مبلغین ومبلغات کیلئے ماہِ ذوالحِجّۃ سے متعلق
اصلاحی موضوعات کا خوبصورت گلدستہ

ذُوالحِجّۃِ الحَرام کے
25 بیانات



پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

مبلغین و مبلغات کیلئے ماہِ ذوالحِجّۃ سے متعلق

اصلاحی موضوعات کا خوبصورت گلدستہ

ذُوالحِجّۃِ الحَرام کے 25 بیانات

پیشکش

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

نام کتاب : ذُوالحِجّۃِ الحَرام کے 25 بیانات
صفحات : 755
پہلی بار : ذوالقعدۃ ۱۴۴۱ ہجری مطابق جولائی 2020
تعداد : ویب ایڈیشن
پیش کش : مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ (شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

قیامت کے روز حسرت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: سب سے زیادہ حسرت قِیامت کے دن اُس کو ہو گی جسے دُنیا میں عِلْم حاصل کرنے کا موقع ملا مگر اُس نے حاصِل نہ کیا اور اس شخص کو ہو گی جس نے عِلْم حاصِل کیا اور دوسروں نے تو اس سے سُن کر نفع اُٹھایا لیکن اس نے نہ اُٹھایا (یعنی خود اس علم پر عمل نہ کیا)۔

(تاریخ دمشق لابن عساکِر، ۱۳۸/۵۱)

اجمالی فہرست

نمبر شمار	بیان کا نام	صفحہ نمبر
☆	پہلے اسے پڑھیں.....	1
☆	اجمالی فہرست	3
1	تقوی و پرہیز گاری	7
2	فیضانِ عثمان غنی	35
3	فکرِ مدینہ	71
4	فیضانِ صحابہ	103
5	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی	136
6	عاشقوں کا سفرِ حج	166
7	شانِ عثمانِ غنی	198
8	حرص کے نقصانات اور قناعت کی برکتیں	229
9	قربانی کے فضائل و مسائل	261
10	باپ اولاد کی تربیت کیسے کرے	288
11	برکاتِ مکہ و مدینہ	319
12	اسلاف کی شرم و حیا کے واقعات	353
13	حج کے فضائل	385
14	رضائے الٰہی کے لئے اسلاف کی قربانیاں	414
15	عثمانِ غنی کا عشقِ رسول	441
16	حاضری مدینہ	478
17	حضرت عمر کا خوفِ خدا	510
18	جانوروں پر ظلم اور ہم	541
19	باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے	568
20	سیرتِ عثمانِ غنی	594
21	دکھیاری امت کی خیر خواہی	621
22	اللہ کی نعمتوں کی قدر کیجئے	646
23	حضرت عثمانِ غنی کی شان	673
24	جلد بازی کے نقصانات	699
25	شانِ فاروق اعظم	723
☆	شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کا تعارف	748

پہلے اسے پڑھ لیجئے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ !عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** منظم اور مربوط طریقے سے دین کا کام کرنے والی تحریک ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت اسلامی بھائیوں کے بارہ اور اسلامی بہنوں کے آٹھ مدنی کام دعوتِ دین پھیلانے کے بڑے اہم ذرائع ہیں۔ ان مدنی کاموں میں سے ایک اہم مدنی کام ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت بھی ہے۔ ان ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات میں لاکھوں اسلامی بہنیں اور اسلامی بھائی شرکت کرتے ہیں۔ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات کے لوازمات میں سے ایک اہم جزبیان بھی ہے۔ یہ بیانات اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ میں **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کے تحت تیار ہوتے ہیں۔ اب تک اس شعبے میں ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے 500 سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔ بیان کیسے مرتب کیا جاتا ہے اور کتنے مراحل سے گزارا جاتا ہے؟ ہر مرحلے کا کیا انداز ہے؟ نیز شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کی اب تک کیا خدمات ہیں؟ اس کی تفصیل کتاب کے آخر میں **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کے **تفصیلی تعارف** میں موجود ہے۔

نگرانِ المدینۃُ العلمیۃ ورکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابوماجد محمد شاہد عطاری مدَّظلّہ العالی کی تجویز پر شعبہ قائم ہونے سے لے کر اب تک ہر اسلامی ماہ کے تحت ہونے والے بیانات کو یکجا کیا جاتا ہے اور انہیں کتابی صورت دے کر دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کیا جاتا ہے۔ یوں **جُمادَی الاولیٰ تا ذوالقعدۃ الحرام کے ٹوٹل 158 بیانات** سات ضخیم کتابوں کی صورت میں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کر دیئے گئے ہیں۔ اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے اب **ذوالحجۃ الحرام کے 25 بیانات** پر مشتمل مجموعہ آپ کے سامنے ہے۔

اس کتاب کے حوالے سے چند باتوں کی وضاحت ذہن نشین فرمالیں:

؟اس مجموعہ میں وہ بیانات بھی شامل ہیں جو کافی پہلے تیار ہوئے۔ اس دوران دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات بھی تبدیل ہوئی ہیں اور بیانات کے انداز میں بھی کافی تبدیلی آئی ہے۔ وہ اصطلاحات وغیرہ

ان بیانات میں برقرار ہیں، استفادہ کرنے والے قارئین بالخصوص مبلغین ان تبدیلیوں کا لحاظ رکھیں۔

؟ ہفتہ وار اجتماع میں ہونے والے بیان کے آخر میں 6 درودِ پاک اور 2 دعائیں بھی شامل ہوتی ہیں، تکرار سے بچنے کیلئے ان تمام بیانات سے دردِ پاک اور دعائیں ختم کر دی گئی ہیں۔

؟ بیان کا نام اور جس تاریخ کو بیان ہفتہ وار اجتماع میں ہوا تھا وہ ہر بیان کے ساتھ لکھ دیا گیا ہے۔ مزید برآں کہ شروع میں اجمالی فہرست بھی بڑھائی گئی ہے تاکہ استفادہ میں آسانی رہے۔

؟ طوالت و تاخیر سے بچنے کیلئے کتاب کے دیگر لوازمات (تفصیلی فہرست، آخذ و مراجع وغیرہ) شامل نہیں کئے گئے۔

اللہ پاک ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول "المدینۃُ العلمیۃ" کو مزید برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی

المدینۃُ العلمیّۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

درود شریف کی فضیلت

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: "جس نے مجھ پر سو مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شُہَداء کے ساتھ رکھے گا۔"

(مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی الصلاۃ علی النبی، الحدیث ۱۷۲۹۸، ج ۱۰، ص ۲۵۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تقوی ہو تو ایسا

حضرت سیدنا ابراہیم بن ادہم علیہ رحمۃ اللہ الاعظم فرماتے ہیں: "میں نے بعض مشائخ سے پوچھا کہ میں رزق حلال کس طرح اور کہاں سے حاصل کروں۔" میرے اس سوال پر مشائخ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اگر تُو رزق حلال کا طالب ہے تو ملک شام چلا جا، وہاں تجھے رزق حلال کمانے کے وسائل میسر آجائیں گے۔" میں نے ملک شام کی طرف کوچ کیا اور اس کے ایک شہر "مصیصہ" میں پہنچ گیا۔ وہاں میں کافی دن رہا اور لوگوں سے پوچھتا رہا کہ میں کون سا کام کروں جس کے ذریعے مجھے

رزقِ حلال حاصل ہو اور اس میں کسی قسم کا شبہ نہ ہو لیکن میری صحیح طرح کوئی رہنمائی نہ کر سکا۔

بالآخر میں نے اپنا مسئلہ وہاں کے مشائخ کی خدمت میں پیش کیا تو انہوں نے فرمایا: "اگر تُو رزق حلال کا طالب ہے تو "طرسوس" نامی شہر میں چلا جا۔ وہاں اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! تجھے کسب حلال کے ذریعے رزق حلال میسر آجائے گا۔ چنانچہ مَیں طرسوس شہر پہنچا اور وہاں اپنے مقصد کی خاطر اِدھر اُدھر گھومتا رہا۔ ایک دن میں ساحلِ سمندر پر گیا تاکہ وہاں کوئی کام تلاش کروں جس کے ذریعے رزقِ حلال حاصل ہو سکے۔ میں ساحلِ سمندر پر تھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے کہا: "مجھے اپنے انگوروں کے باغ کی دیکھ بھال کے لئے ایک باغبان کی ضرورت ہے کیا تم اُجرت پر میرے باغ کی نگہبانی کے لئے تیار ہو؟ "میں نے کہا: "جی ہاں! میں تیار ہوں۔"

چنانچہ میں اس شخص کے ساتھ چلا گیا اور خوب محنت و لگن سے اپنا کام کرتا رہا۔ مجھے اس باغ میں کام کرتے ہوئے جب کافی دن گزر گئے تو ایک دن باغ کا مالک اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ باغ میں آیا اور مجھے بلا کر کہا: "ہمارے لئے بہترین قسم کے میٹھے انگور توڑ کر لاؤ۔" یہ سن کر میں نے اپنی ٹوکری اُٹھائی اور ایک بیل سے کافی انگور لا کر اس باغ کے مالک کے سامنے رکھ دیئے۔ جب اس نے انگور کا دانہ کھایا تو وہ کھٹا تھا۔ اس نے مجھ سے کہا: "اے باغبان! تجھ پر افسوس ہے، کیا تجھے حیا نہیں آتی کہ تُو اتنے دنوں سے اس باغ میں کام کر رہا ہے اور ابھی تک تجھے کھٹے اور میٹھے انگوروں کی پہچان نہ ہو سکی حالانکہ تُو یہاں سے انگور وغیرہ خوب کھاتا ہو گا۔"

میں نے کہا: "اللہ عزوجل کی قسم! میں نے آج تک اس باغ سے انگور کا ایک دانہ بھی نہیں کھایا، پھر مجھے

کھٹے اور میٹھے انگوروں کی پہچان کس طرح حاصل ہو سکتی ہے، مجھے تو صرف اس باغ کی دیکھ بھال کے لئے خادم رکھا گیا تھا، لہٰذا میں دیکھ بھال تو کرتا رہا لیکن اس باغ میں سے انگور کا ایک دانہ بھی نہ کھایا۔"

حضرت سیدنا ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے یہ جواب سن کر باغ کا مالک اپنے دوستوں کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا: "تمہاری کیا رائے ہے؟ کیا اس سے بھی زیادہ کوئی عجیب بات ہو سکتی ہے کہ ایک شخص اتنے عرصہ تک باغ میں رہے اور پھر اِتنی ایمانداری سے رہے کہ وہاں سے ایک دانہ بھی نہ کھائے؟ یہ شخص تو ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرح متقی اور پرہیز گار معلوم ہوتا ہے (اس باغ والے کو معلوم نہ تھا کہ یہی حضرت سیدنا ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں) حضرت سیدنا ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "پھر میں اپنے کام میں لگ گیا اور باغ کا مالک وہاں سے رخصت ہو گیا۔"

دوسرے دن میں نے دیکھا کہ آج پھر باغ کا مالک بہت سارے لوگوں کے ساتھ باغ کی طرف آرہا ہے۔ مَیں سمجھ گیا کہ میرے اس واقعہ کی خبر اس نے لوگوں کو دی ہو گی اس لئے لوگ مجھے ملنے آرہے ہیں۔ چنانچہ میں چھپ کر باغ سے نکل گیا، وہ لوگ باغ میں داخل ہوئے، ان کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ وہ مجھے باغ میں تلاش کرتے رہے لیکن میں انہیں نہ ملا، مَیں وہاں ہوتا تو انہیں ملتا میں تو وہاں سے باہر آگیا تھا۔ وہ لوگ کافی دیر تک مجھے ڈھونڈتے رہے بالآخر تھک ہار کر واپس چلے گئے اور میں نے کسی سے بھی ملاقات نہ کی۔ (عیون الحکایات ۱/ ۲۲۴، ۲۲۳)

(اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو.. اور.. اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! تقوی ہو تو ایسا کہ اتنا عرصہ باغ میں رہنے کے باوجود بھی وہاں سے کوئی چیز نہ کھائی حالانکہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اگر وہاں سے انگور کھاتے تو مالک کو کوئی اعتراض نہ ہوتا لیکن یہ ہمارے بزرگان دین رحمہم اللہ المبین کی شان ہے کہ وہ تقوی وپرہیز گاری کے پیکر اپنے پیٹ میں حرام تو کیا بلکہ ایسا لقمہ بھی نہیں جانے دیتے کہ جس میں ذرہ برابر بھی شک ہوتا، نیز یہ ایک حقیقت ہے کہ دنیا وآخرت کی بھلائیوں کے حصول کا بہترین ذریعہ تقویٰ وپرہیز گاری ہے، تَقْویٰ مشکلات سے نجات، رزق میں فَراخی اور مہمات (اہم اُمور) میں آسانی کا ذریعہ ہے۔ جنت پرہیز گاروں کا ٹھکانہ ہے۔ انہیں موت کے وقت سہولت وآسانی نصیب ہوگی۔ اُن کی عزت افزائی کی جائے گی۔ اور جو تقوی اختیار کر لیتا ہے وہ اللہ عزوجل کے فضل وکرم سے حرام چیزوں سے مکمل طور پہ بچ جاتا ہے۔ اگر ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کے مطابق تَقْویٰ اِختیار کر لیں تو دنیا وآخرت کی نعمتیں ہمارا مُقَدَّر بن جائیں گی۔

رہوں مست وبے خود میں تیری ولا میں
پلا جام ایسا پلا یاالٰہی

تقویٰ کیا ہے؟

حجۃ الاسلام امام محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَالِی تقوی کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ہر اس چیز اور کام سے بچنے کا نام تقویٰ ہے جس سے دین میں نقصان پہنچنے کا خوف واندیشہ ہو۔(

منہاج العابدین، ص ٦٠)

تقویٰ کے ارکان

مُفَسِّر شہیر حَکِیمُ الْاُمَّت مُفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان تقوی کے ارکان بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: تقوی کے دو رکن ہیں: اچھے کام کرنا، برے کاموں سے بچنا مگر اس کا رکن اعلیٰ برے کاموں سے بچنا ہے۔ عبادات آسان ہیں مگر محرمات سے پرہیز، برے معاملات سے بچنا بہت ہی مشکل ہے۔(مرآۃ٦/٨٩٣)

تقویٰ کے فضائل قرآن میں

خدائے احکم الحاکمین جل جلالہ نے قرآن پاک میں جابجا اپنے بندوں کو تقویٰ وپرہیز گاری کی تاکید فرمائی ہے۔یقیناہر شخص یہ چاہتاہے کہ وہ اللہ عزوجل کا محبوب ومقرب بندہ بن جائے، تو اللہ عز وجل کے مقرب بندے وہی ہیں جو سب سے زیادہ تقوی وپرہیز گاری والے ہیں چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے۔"اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔(پ٢٦،الحجرات، ١٣)

نیز خدائے حنّان ومنّان عزوجل نے اہلِ تقویٰ کے لئے قرآن کریم میں مختلف مقامات پر بہت سے دینی ودنیوی فوائد بیان کیے ہیں۔

مغفرت کا پروانہ

اہلِ تقویٰ کو حق و باطل کے درمیان فرق کرنے کی قوت عطا کی جاتی ہے، ان کی خطائیں مٹاد کر انہیں بخشش و مغفرت کا پروانہ دیا جاتا ہے چنانچہ خدائے غفار عَزَّوَجَلَّ کا فرمان مغفرت نشان ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّ یُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ یَغْفِرْ لَكُمْؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿۲۹﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اگر اللہ سے ڈرو گے، تو تمہیں وہ دے گا جس سے حق کو باطل سے جدا کرلو اور تمہاری برائیاں اتار دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ (پ۹، الانفال۔ ۲۹)

حضرت سَیِّدُنا امام خازن ابو الحسن علاءُ الدین علی بن محمد بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: اللہ عزوجل کی اطاعت کرو اور گناہوں سے اجتناب کرو تو وہ تمہیں نُور دے گا اور تمہارے دلوں میں یہ توفیق دے گا کہ تم حق اور باطل کے درمیان فرق کرلو گے۔ حضرتِ سَیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہ الْواحِد فرماتے ہیں: اللہ عزوجل تمہارے لئے دنیا و آخرت میں نجات کی راہ نکال دے گا تمہارے سابقہ گناہوں کو مٹادے گا، دنیا و آخرت میں تمہارے گناہوں کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ اور اللہ عزوجل بڑے فضل والا ہے، یعنی وہی تم پر فضل فرماتا ہے اور سب مخلوق پر اسی کا فضل ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اطاعت گزاروں پر اس کا فضل یہ ہے کہ ان کی نیکیاں قبول فرمالے اور گناہگاروں پر اس کا فضل یہ ہے کہ ان کے گناہ معاف فرمادے۔

(تفسیر خازن پ۹، الانفال، تحت الآیۃ: ۲۹، ۲/ ۱۹۱ ملتقطا)

تقویٰ انمول خزانہ ہے

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سَیِّدُنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَالِی تقویٰ کی فضیلت واہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: تقویٰ ایک نادِر خزانہ ہے اگر تم اس خزانے کو پالینے میں کامیاب ہوگئے تو تمہیں اس میں بیش قیمت موتی وجواہرات ملیں گے اور علم وروحانی دولت کا بہت بڑا خزانہ ہاتھ آئے گا، رزق کریم تمہارے ہاتھ آجائے گا تم بہت بڑی کامیابی حاصل کرلوگے، بہت بڑی غنیمت پالو گے اور مُلکِ عظیم (جنت) کے مالک بن جاؤ گے، یوں سمجھو کہ دنیاو آخرت کی بھلائیاں تقویٰ میں جمع کردی گئی ہیں۔ تم ذرا قراٰنِ حکیم میں غور تو کرو کہ کہیں ارشاد فرمایا: اگر تم تقویٰ اختیار کروگے تو ہر قسم کی خیر وبرکت کے مالک بن جاؤ گے۔ کہیں تقویٰ اختیار کرنے پر اجر وثواب کے وعدے فرمائے گئے ہیں اور کہیں فرمایا گیا کہ سعادت کا ذریعہ تقویٰ وپرہیز گاری اختیار کرنا ہے۔

(منہاج العابدین، ص۵۵)

جنت کا وعدہ:

اہلِ تقویٰ کے لئے جنت کا وعدہ ہے۔چنانچہ اللہ رب العالمین عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: "وَ اُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِیْنَ غَیْرَ بَعِیْدٍ ﴿۳۱﴾

ترجمہ کنزالایمان: اورپاس لائی جائے گی جنت پرہیز گاروں کے کہ ان سے دورنہ ہوگی۔(پ۲۶،ق۔۳۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان کے علاوہ بھی تقویٰ کے بے شمار فوائدو ثمرات اور فضائل

وکمالات ہیں تاہم اس کی عظمت وشرافت کے لئے اتنی بات ہی کافی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں تقریبا 90 سے زائد مقامات پر اس کا ذِکر فرمایا ہے۔ اسی طرح احادیثِ کریمہ میں بھی تقوی وپرہیز گاری کی ترغیب اور اس کے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔ آیئے اس ضمن میں چند احادیث مبارکہ سنتے ہیں۔

تقویٰ کے فضائل پر احادیث

تقویٰ وپاکدامنی کی دعا

(1): حضرتِ سَیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے میرے پَرْوَرْدگار! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاکدامنی اور تونگری کا سوال کرتا ہوں۔ (مسلم کتاب الذکر والدعا والتوبۃ والاستغفار، باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر مالم یعمل، ص ۱۴۵۷، حدیث: ۲۷۲۱)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: ہدایت سے مراد اچھے عقائد ہیں، تقویٰ سے مراد اچھے اعمال، پاکدامنی سے مراد برائیوں سے بچنا ہے اور تونگری (دولتمندی) سے مراد مخلوق کا محتاج نہ ہونا، اللہ ورسول (عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کا حاجتمند رہنا ہے، اس (دعا) میں دین کی تمام بھلائیاں مانگ لی گئیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۷۱)

دین کا بہترین عمل

(2): نبیِّ کریم، رءوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت

سے بڑھ کر ہے اور تمہارے دین کا بہترین عمل تقویٰ(پرہیز گاری) ہے۔(طبرانی اوسط، من اسمہ علی ۹۲/۳حدیث:۳۹۶۰)

سب سے زیادہ عزت والا کون؟

(3):حضرتِ سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے عرض کی گئی:یارسولَ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! سب سے زیادہ عزت والا کون ہے؟ فرمایا:وہ جو لوگوں میں سب سے زیادہ متقی ہو۔(بخاری، کتاب احادیث الانبیائ، باب قولہ تعالٰی واتخذ اللّٰہ ابراہیم خلیلا، ۴۲۱/۲، حدیث:۳۳۵۳)

حدیثِ مذکور میں سب سے مُعَزَّز ترین اسے بتایا گیا جو سب سے زیادہ متقی ہو، تقویٰ بہت بڑی دولت ہے جسے یہ نصیب ہو جائے اس کے لئے جنت کی عظیم نعمتوں کا وعدہ ہے تمام نیکیوں کی اصل ہی تقویٰ ہے جو جتنا تقویٰ اختیار کرے گا اتنا ہی بڑا عالم بن جائے گا، اس ضمن میں ایک بہت ہی پیاری حدیثِ پاک ملاحظہ فرمایئے!

دنیا وآخرت میں کامیابی کے بہترین اُصول

حضرتِ سَیِّدُنا اَبُوالْعَبَّاس مُسْتَغْفِرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں علم دین کی طلب میں مصر گیا تاکہ وہاں مشہور مُحَدِّث حضرتِ سَیِّدُنا امام ابوحامد مصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے حضرتِ سَیِّدُنا خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی حدیث سنوں۔جب وہاں پہنچا تو انہوں نے فرمایا:پہلے ایک سال روزے رکھو پھر حدیث سناؤں گا۔چنانچہ حدیث کی طلب میں میں نے ایک سال کے روزے رکھے اور شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے یہ حدیث پاک سنائی:

حضرتِ سَیِّدُنا خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ سے دنیا اور آخرت کے متعلق سوال کرنا چاہتا ہوں؟ رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو پوچھنا چاہتے ہو پوچھو! اس نے عرض کی: میں سب سے بڑا عالم بننا چاہتا ہوں؟ فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہو سب سے زیادہ علم والے بن جاؤ گے۔ عرض کی: میں سب سے زیادہ غنی بننا چاہتا ہوں؟ فرمایا: قناعت اختیار کرو سب سے زیادہ غنی بن جاؤ گے۔ عرض کی: سب سے بہتر بننا چاہتا ہوں؟ فرمایا: لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کو نفع پہنچاتا ہو لہٰذا تم لوگوں کو نفع پہنچانے والے بن جاؤ! عرض کی: سب سے زیادہ عدل کرنے والا بننا چاہتا ہوں؟ فرمایا: لوگوں کے لئے بھی وہی پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو تو سب سے بڑے عادل بن جاؤ گے۔ عرض کی: اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا خاص بندہ بننا چاہتا ہوں؟ فرمایا: اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا کثرت سے ذکر کرو اس کے خاص بندے بن جاؤ گے۔ عرض کی: میں مُحْسِنِیْن میں شامل ہونا چاہتا ہوں؟ فرمایا: اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اس طرح عبادت کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو اگر تم اسے نہیں دیکھ سکتے تو وہ تو تمہیں ضرور دیکھ رہا ہے۔

عرض کی: میں چاہتا ہوں کہ میرا ایمان کامل ہو جائے؟ فرمایا: اپنے اخلاق اچھے کرلو، تمہارا ایمان کامل ہو جائے گا۔ عرض کی: میں اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمانبرداروں میں ہونا چاہتا ہوں؟ فرمایا: اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے فرائض ادا کرو اس کے فرمانبرداروں میں شامل ہو جاؤ گے۔ عرض کی: میں گناہوں سے پاک وصاف ہو کر اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ملنا چاہتا ہوں۔ فرمایا: پاک ہونے کے لئے جنابت سے غسل کیا کرو قیامت کے دن اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملو گے کہ تم پر کوئی گناہ نہ ہو گا۔ عرض کی: چاہتا ہوں کہ بروزِ قیامت

مجھے نور عطا کیا جائے؟ فرمایا: کبھی بھی کسی پر ظلم نہ کرنا قیامت کے دن تمہارا حشر نور میں ہو گا۔ عرض کی: میں چاہتا ہوں کہ میرا رب مجھ پر رحم کرے؟ فرمایا: اپنے آپ پر رحم کرو اور مخلوقِ خدا پر رحم کرو، خالقِ کائنات تم پر رحم فرمائے گا۔ عرض کی: میں اپنے گناہوں میں کمی چاہتا ہوں؟ فرمایا: اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے مغفرت طلب کیا کرو تمہارے گناہ کم ہو جائیں گے۔

عرض کی: میں لوگوں میں معزز ترین بندہ بننا چاہتا ہوں؟ فرمایا: مخلوق سے اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی شکایت نہ کیا کرو لوگوں میں معزز ہو جاؤ گے۔ عرض کی: میں اپنے رزق میں وُسعت چاہتا ہوں؟ فرمایا: طہارت پر ہمیشگی اختیار کرو تمہارے رزق میں وُسعت کر دی جائے گی۔ عرض کی: میں اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول کا محبوب بننا چاہتا ہوں؟ فرمایا: جسے اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول محبوب رکھتے ہیں تم بھی اسے محبوب رکھو اور جسے وہ مبغوض سمجھتے ہوں اسے تم بھی مبغوض سمجھو۔ عرض کی: میں غضبِ الٰہی سے محفوظ رہنا چاہتا ہوں؟: فرمایا: کسی پر غصہ نہ کیا کرو اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے غضب سے محفوظ رہو گے۔

عرض کی: میں اپنی دعاؤں کی قبولیت چاہتا ہوں؟ فرمایا: حرام کاموں سے بچتے رہو تمہاری دعائیں قبول ہو نگی۔ عرض کی: چاہتا ہوں کہ بروزِ قیامت مجھے سرِعام رُسوا نہ کیا جائے؟ فرمایا: اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرو تا کہ بروزِ قیامت تمہیں سب کے سامنے رُسوا نہ کیا جائے۔ عرض کی: میں چاہتا ہوں کہ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے عُیوب پر پردہ ڈالے رکھے؟ فرمایا: اپنے بھائیوں کے عیبوں کی پردہ پوشی کیا کرو اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری عیب پوشی فرمائے گا۔ عرض کی: کونسی چیز میری خطاؤں کو مٹادے گی؟ فرمایا: آنسو، خُضُوع اور اَمراض۔ عرض کی: کون سی نیکی اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں افضل ہے؟ فرمایا: حُسنِ اخلاق، تواضع، آزمائش

کے وقت صبر اور رضا بِالقضا۔ عرض کی: سب سے بڑی بُرائی کونسی ہے۔ فرمایا: بدخُلُقی اور بخل۔ عرض کی: کونسی چیز اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے غضب کو مٹاتی ہے؟۔ فرمایا: چُھپا کر صدقہ دینا اور صلہ رحمی کرنا۔ عرض کی: کونسی چیز جہنم کی آگ کو بجھاتی ہے؟ فرمایا: روزہ دوزخ کی آگ کو بجھاتا ہے۔ (کنز العمال، کتاب المواعظ والرقائق والخطب والحکم، قسم الافعال، ۸/۵۳، حدیث: ۴۴۱۴۷، الجزء السادس عشر)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی گلدستہ

"خوفِ خدا" کے 6 حروف کی نسبت سے حدیثِ مذکور اور اس کی وضاحت سے ملنے والے 6 مدنی پھول ملاحظہ کیجئے۔

(1) بارگاہِ خداوندی میں سب سے معزز ترین وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہو۔

(2) حسب ونسب اسی وقت فائدہ مند ہے جب اسلام کے ساتھ ہو، جس نے اسلام قبول نہیں کیا تو اس نے خود اپنے ہاتھوں اپنی عزت وشرافت ضائع کرلی۔

(3) جو زمانہ کفر میں اپنی قوم میں اعلیٰ وافضل ہو وہ مسلمان ہو کر بھی اعلیٰ وافضل ہی رہے گا اور اگر وہ عالم باعمل بن جائے تو اس کی عزت وشرافت مزید بڑھ جائے گی۔

(4) جو علم کی روشنی سے نور بار ہونا چاہے اسے تقویٰ اختیار کرنا چاہیئے۔

(5) ہر نیکی کی اصل تقویٰ وپرہیز گاری ہے۔

(6) مُتَّقِیْن کے لئے جنت اور اس کی اعلیٰ ترین نعمتوں کی بشارت ہے۔ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں تقویٰ واِخلاص

کی دولت سے مالامال فرمائے، دنیاو آخرت میں بھلائی عطا فرمائے! اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

(فیضان ریاض الصالحین ۱/ ۵۹۲۔۵۹۵)

جنت میں داخل کرنے والا عمل

(4): حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے لوگوں کو کثرت سے جنت میں داخل کرنے والے عمل کے بارے میں سوال کیا گیا: تو فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنا اور حُسنِ اَخلاق۔ (ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب حسن الخلق، ۱/ ۳۴۹، حدیث: ۴۷۶)

(۵): خاتَمُ الْمُرسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "تین خصلتیں ایسی ہیں کہ جس میں ان میں سے ایک بھی نہ ہو کُتّا اس سے بہتر ہے: (۱) ایسا تقوی جو اسے اللہ عزوجل کی حرام کردہ اشیاء سے بچائے (۲) ایسا حلم (یعنی بردباری) جس سے وہ جاہل کی جہالت کا جواب دے اور (۳) ایسا حسنِ اخلاق جس سے وہ لوگوں کے ساتھ پیش آئے۔" (شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، فصل فی الحلم۔۔۔۔الخ، الحدیث: ۸۴۲۳، ج ۶، ص ۳۳۹)

(۶): ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ارشاد فرماتی ہیں: "میرے سر تاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سوائے صاحبِ تقویٰ کے دنیا کی کوئی چیز اور نہ کوئی شخص خوش کرتا تھا۔"

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عائشۃ، الحدیث: ۲۴۴۵۷، ج۹، ص ۳۴۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا کہ ہمارے پیارے پیارے آقا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم متقی شخص کو پسند فرماتے ہیں۔ تقویٰ ایک ایسی خصلت ہے کہ جو اسے اختیار کرلیتا ہے دنیاو آخرت کی بھلائیاں اس میں جمع ہو جاتی ہیں۔ اسلام میں اس کی عظمت اور عُلمائے حقہ کی نظر میں اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ یہ حضرات اپنے خطبوں، بیانات اور مواعظ کا آغاز تقویٰ کی نصیحت سے کرتے ہیں۔ اسی طرح اکابرین سے جب کوئی نصیحت کا طلبگار ہوتا تو یہ حضرات اسے اکثر و بیشتر تقویٰ وپرہیز گاری کی نصیحت کیا کرتے۔

تقویٰ کی اہمیت

تقوی کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ "علم کو اس وجہ سے شرافت وعظمت حاصل ہے کہ علم تقوی تک پہنچنے کا وسیلہ ہے اور تقوی کی وجہ سے بندہ اللہ عزوجل کے حضور بزرگی اورابدی سعادت کا مستحق ہو جاتا ہے"۔

(راہ علم ۱۵)

بازار کی روٹی

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب فیضان سنت صفحہ 189 پر تقوی سے متعلق ایک بزرگ کا واقعہ نقل فرماتے ہیں: حضرت سیدنا امام برہان الدین ابراھیم زرنوجی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں، امام جلیل حضرت سیدنا محمد بن فضل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دوران تعلیم کبھی بھی بازار سے کھانا نہیں کھایا ان کے والد صاحب ہر

جمعہ کو اپنے گاؤں سے ان کیلئے کھانا لے آتے تھے۔ایک مرتبہ جب وہ کھانا دینے آئے تو ان کے کمرے میں بازار کی روٹی رکھی دیکھ کر سخت ناراض ہوئے اور اپنے بیٹے سے بات تک نہیں کی۔ صاحبزادے نے معذرت کرتے ہوئے عرض کی،ابا جان!یہ روٹی بازار سے میں نہیں لایا میرا رفیق میری رضامندی کے بغیر خرید کر لایا تھا۔ والد صاحب نے یہ سن کر ڈانٹتے ہوئے فرمایا، اگر تمہارے اندر تقویٰ ہوتا تو تمہارے دوست کو کبھی بھی یہ جرأت نہ ہوتی۔ (تعلیم المتعلم طریق التعلم ص۶۷ باب المدینہ کراچی)

بازاری کھانا بے برکت ہوتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے !ہمارے بزرگان دین رحمہم اللہ المبین تقوے کا کس قدر خیال رکھتے تھے اور اپنی اولاد کی کیسی زبردست تربیت فرماتے تھے کہ ہوٹل کی اور بازاری غذائیں انہیں نہیں کھانے دیتے تھے۔ حضرت امام زرنوجی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں،"اگر ممکن ہو تو غیر مفید اور بازاری کھانے سے پرہیز کرنا چاہئے کیونکہ بازاری کھانا انسان کو خیانت و گندگی کے قریب اور ذکر خداوندی عزوجل سے دور کر دیتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بازار کے کھانوں پر غرباء اور فقراء کی نظریں بھی پڑتی ہیں اور وہ اپنی غربت وافلاس کی بنا پر جب اس کھانے کو نہیں خرید سکتے تو دل برداشتہ ہو جاتے ہیں اور یوں اس کھانے سے برکت اٹھ جاتی ہے۔"(ایضاً ص۸۸)

بازاروں میں ٹھیلوں اور بستوں وغیرہ پر طرح طرح کی چٹپٹی غذاؤں کے چٹخارے لینے والے اس سے درس عبرت حاصل کریں۔ جب بازار میں کھانا برا ہے تو فلمی گیتوں کی دھنوں میں ہوٹلوں کے اندر وقت بے وقت کھانا،چائے کی چسکیاں لینا اور ٹھنڈے مشروبات پینا کس قدر معیوب ہو گا! اگر

گانے نہ بھی بج رہے ہوں تب بھی ہوٹلوں کا ماحول اکثر غفلتوں بھرا ہوتا ہے، ان میں جا کر بیٹھنا شرفاء اور باشرع حضرات کے شایان شان نہیں۔ لہٰذا ضرورت ہو تب بھی خرید کر کسی محفوظ جگہ پر کھانے پینے ہی میں بھلائی ہے۔

(۷): حضرتِ سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جود وسخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ "اے ابو ذر! تدبیر سے بڑھ کر کوئی عقل نہیں اور گناہ سے باز رہنے سے بڑھ کر کوئی تقوی نہیں اور حسن اخلاق سے بڑھ کر کوئی شرافت نہیں۔"

(الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب الترغیب فی الخلق الحسن، رقم ۱۲، ج۳، ص ۲۷۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیث پاک سے ہمیں پتہ چلا کہ تقوی کا اعلی درجہ گناہ سے باز رہنا ہے، لہٰذا انسان کو چاہیے کہ اپنے آپ کو گناہ سے بھی بچائے نیز ہر اس کام سے بچائے جو گناہ کی طرف لے جانے والا ہو۔ لیکن اگر بتقاضائے بشریت کوئی گناہ سرزد ہو بھی جائے تو فوراً سے پیشتر صدق دل سے توبہ واستغفار کرے اور آئندہ گناہ سے بچنے کا عزم مصمم کرے، کیونکہ جو سچے دل سے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں جھک جاتا ہے، اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے تو اللہ عزوجل اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے چنانچہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ "گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس سے گناہ ہوا ہی نہیں"۔

مگر افسوس! فی زمانہ مسلمانوں کی بدحالی وبد اعمالی کا یہ حال ہے گناہ ہو جانے پر اس کا احساس تک نہیں

ہوتا، ہمارا ہر ہر لمحہ گناہوں میں بسر ہو رہا ہے، توبہ تو ہم اس وقت کریں نا کہ جب ہمیں یہ احساس بھی ہو کہ ہم نے گناہ کیا ہے۔ جب احساس ہی نہیں ہو گا تو توبہ کی طرف کیسے آئیں گے۔ اس سے پہلے کہ موت ہم سے توبہ کی مہلت بھی چھین لے، خدارا سنبھل جایئے اور شیطان کی دوستی چھوڑ کر اپنے مالک حقیقی سے صلح کر لیجیے، دعوت اسلامی کے مدنی ماحول اور عاشقان رسول کی صحبت کو اپنائے رکھیے، ان شاء اللہ عزوجل متقی، نیک بننے اور توبہ کر کے اپنی آخرت سنوارنے کا جذبہ ملے گا، آیئے، تقوی کے متعلق صحابہ کرام رحمہم اللہ السلام اور بزرگان دین رحمہم اللہ المبین کے کچھ فرامین سنتے ہیں۔

تقویٰ کے متعلق آثار

حضرتِ سیِّدُنا اعمش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:"جس کا سرمایہ تقویٰ ہو زبانیں اس کا نفع بیان نہیں کر سکتیں۔"

(الرسالۃ القشیریۃ، باب التقوی، ص۱۴۳، قول ابوالحسن زنجانی.)

ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبرستان والوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:"اے اہل قبور! تمہارے مرنے کے بعد تمہارے مال تقسیم ہو گئے، عورتوں نے نئے نکاح کر لئے، یہ تو تمہارے بعد ہماری خبر ہے، اب تم بتاؤ کہ تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟"پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:"اے لوگو! اگر انہیں کلام کرنے کی اجازت ہوتی تو اس طرح کہتے:"بے شک بہترین زادِ راہ تقوی ہے۔"

(عیون الحکایات ۲۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حصولِ تقویٰ کا طریقہ

حضرتِ سَیِّدُنا امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی حصولِ تقویٰ کا طریقہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: نفس کو پورے عزم و ثبات (استقامت) سے ہر معصیت (گناہ) اور ہر طرح کے فضول حلال (مباح) سے دور رکھا جائے۔ ایسا کرنے سے بدن کے ظاہری وباطنی اعضا صفتِ تقویٰ سے موصوف ہو جائیں گے۔ آنکھ، کان، زبان، دل، پیٹ، شرمگاہ اور باقی جملہ اعضا اور اجزائے بدن میں تقویٰ پیدا ہو جائے گا۔ اور نفس تقویٰ کی لگام میں اچھی طرح آجائے گا۔ دین کو ضرر و نقصان سے بچانے کے لیے ان مذکورہ پانچ اعضا (آنکھ، کان، زبان، دل، پیٹ، شرمگاہ) کو ہر معصیت (نافرمانی)، ہر حرام، ہر فضول حلال اور ہر اِسراف سے حفاظت میں رکھنا ضروری ہے، جب ان اعضا کی حفاظت ہو گئی تو امید ہے کہ بدن کے باقی اعضا بھی محفوظ ہو جائیں گے اور بندہ مکمل طور پر تقویٰ کی صفت سے موصوف ہو جائے گا۔

(منہاج العابدین، ص ٦١)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُتَّقِی وپرہیز گار شخص کے لیے صرف یہ کافی نہیں کہ وہ بکثرت نوافِل پڑھتا یا بَہُت نفلی روزے رکھتا رہے یا اکثر تسبیح ہاتھ میں رکھے اور خوب ذکر و اذکار اور گڑگڑا کر دُعائیں کرتا رہے یا صدقہ خیرات بَہُت کرے بلکہ نیک اعمال کے ساتھ ساتھ گناہوں سے بچنا بھی بے حد ضروری ہے۔ اب اگر کوئی شخص نیک اعمال کرتا رہے اور ساتھ ہی بدنگاہی بدکلامی، مسلمانوں کی دل

آزاری اور دیگر حرام کاریوں میں بھی ملوث رہے ،ایسا شخص ہر گز ہر گز متقی کہلوانے کا حق نہیں رکھتا۔لہذا ہمیں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پسندیدہ بندہ بننے کے لئے گناہوں سے بچتے ہوئے اس کی رضاوالے کام کرنے چاہئیں۔

رحمتِ عالَم ،نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تین دن میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے ایک لاکھ چالیس ہزار کلمات کے ذریعے جو کلام فرمایا اس میں یہ بھی تھا: اے موسیٰ!میرے لئے عمل کرنے والوں نے دنیا سے بے رغبتی جیسا کوئی عمل نہیں کیا اور مقربین نے ان پر میری حرام کردہ اشیاء سے بچنے جیسے کسی اور عمل سے میرا قرب حاصل نہیں کیا اور میری عبادت کرنے والوں نے میرے خوف سے رونے جیسی کوئی عبادت نہیں کی۔ حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے ساری کائنات کے رَبّ عَزَّوَجَل اور روزِ جزا کے مالک! یاذَاالْجَلَال والاِکرام! تونے ان کے لئے کیا تیار کیا ہے اور تو انہیں کیا بدلہ عطا فرمائے گا؟ فرمایا: دنیا سے بے رغبتی رکھنے والوں کے لئے تو میں اپنی جنت کو مُباح کر دوں گا وہ اس میں جہاں چاہیں ٹھکانا بنالیں اور اپنی حرام کردہ چیزوں سے پرہیز کرنے والوں کو یہ انعام دوں گا کہ بروزِ قیامت ان کے علاوہ ہر بندے سے سخت حساب لوں گا کیونکہ میں پرہیز گاروں سے حیا کروں گا اور انہیں عزت واِکرام سے نوازوں گا پھر انہیں بغیر حساب جنت میں داخل فرماؤں گا اور میرے خوف سے رونے والوں کیلئے رفیقِ اعلیٰ ہو گا جس میں ان کا کوئی شریک نہ ہو گا۔(مجمع الزوائد، کتاب الزھد، باب ماجاء فی فضل الورع والزھد، ۱۰/۵۲۹، حدیث:۱۸۱۲۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سبحن اللہ عزوجل! اللہ جل شانہ کی طرف سے ڈرنے والوں کے لیے

کیسی کیسی عظیم بشارتیں ہیں۔ ہمیں بھی متقی و پرہیز گار اور رب تعالی کا فرمانبر دار بننے کے لیے بری صحبتیں چھوڑ کر اچھی صحبت اپنانی ہو گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فی زمانہ تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کا مدنی ماحول کسی نعمت عظمی سے کم نہیں، اس کی برکت سے تقوی و پرہیز گای اختیار کرنے، گناہوں سے بچنے، نیکیاں کرنے کا ذہن دیا جاتا ہے لہذا آپ بھی دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور دعوت اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں کے مسافر بن جایئے اور روزانہ فکر مدینہ کر کے مدنی انعامات کا رسالہ ہر مدنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجیے۔

دعوت اسلامی کے تربیتی اعتکاف کی کیا بات ہے!

اس کے علاوہ تقوی و پرہیز گاری اختیار کرنے اور نیک بننے کا ایک ذریعہ دعوت اسلامی کے زیر اہتمام رمضان المبارک میں ہونے والے تربیتی اعتکاف میں شرکت بھی ہے۔ اعتکاف کی برکتیں لوٹنے کے لیے ابھی سے یہ ذہن بنالیجئے کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس رمضان المبارک پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی پیاری سنت پر عمل کی نیت سے اعتکاف میں ضرور ضرور شرکت کروں گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے پیارے آقا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم بھی ماہ رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے، یوں تو اعتِکاف کے بے شُمار فضائل ہیں مگر عُشّاق کیلئے تو اتنی ہی بات کافی ہے کہ آخِری عَشَرہ کا اِعتِکاف سُنّت ہے۔ یہ تصوُّر ہی ذَوق اَفْزا ہے کہ ہم پیارے سرکار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ایک پیاری پیاری سُنّت ادا کر رہے

ہیں۔عاشِقوں کی تو دُھن یہی ہوتی ہے کہ فُلاں فُلاں کام ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کیا ہے بس اسی لئے ہمیں بھی کرنا ہے۔

اور دعوت اسلامی کے تربیتی اعتکاف کی تو کیا بات ہے کہ اس میں پنجگانہ نمازیں باجماعت ادا کرنے کے ساتھ ساتھ تہجد،چاشت واشراق اور دیگر نفلی عبادات کی سعادت نصیب ہوتی ہے،تربیتی حلقوں میں وضو وغسل،نماز وروزے سے متعلق علم دین کے انمول موتی بھی سمیٹنے کا موقع ملتا ہے۔اس کے علاوہ شیخ طریقت، امیر اہلسنت،بانی دعوت اسلامی ،حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ مدنی مذاکرے کے ذریعے عقائدو اَعمال ، فضائِل و مَنَاقِب،شریعت وطریقت ، تاریخ وسیرت، سائنس وطِبّ ،اَخلاقیات و اِسلامی معلومات،معاشی و معاشرتی وتنظیمی معاملات اور دیگر بہت سے موضوعات کے متعلق سوالات کے جوابات ارشاد فرماتے ہیں،جن کی برکت سے بھی معلومات میں خاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے۔ہمیں بھی حصول علم کے اس اہم ترین موقع کو اپنے ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہیے ورنہ روز قیامت حسرت وندامت کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔چنانچہ

قِیامت کے روز حسرت

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ واٰلہٖ وسلَّم ہے سب سے زیادہ حسرت قِیامت کے دن اُس کو ہوگی جسے دُنیا میں عِلْم حاصل کرنے کا موقع ملا مگر اُس نے حاصِل نہ کیا اور اس شَخص کو ہوگی جس نے عِلْم

حاصِل کیااور دوسروں نے تواس سے سُن کر نفع اُٹھایالیکن اس نے نہ اُٹھایا(یعنی اس علم پر عمل نہ کیا)۔

(تاریخ دمشق لابن عساکر ج51ص138دار الفکر بیروت)

ہزار گناثواب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!ہماری خوش نصیبی کہ ہمیں رمضان المبارک میں علم دین سیکھنے کا موقع مل رہاہے کہ اس مبارک مہینے میں نیکیوں کا اَجر بَہُت بڑھ جاتا ہے لہٰذا ہمیں کوشش کرکے زیادہ سے زیادہ نیکیاں جمع کرلینی چاہئیں۔چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخَعِی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:"ماہِ رَمَضان میں ایک دن کا روزہ رکھنا ایک ہزار دن کے روزوں سے افضل ہے اور ماہِ رَمَضان میں ایک مرتبہ تسبیح کرنا(یعنی سبحٰن اللہ کہنا)اس ماہ کے علاوہ ایک ہزار مرتبہ تسبیح کرنے(یعنی سبحٰنَ اللہ)کہنے سے افضل ہے اور ماہِ رَمَضان میں ایک رَکْعَت پڑھنا غیر رَمَضان کی ایک ہزار رَکْعَتوں سے افضل ہے۔

(اَلدُّرُّ الْمَنْثُور ج1ص454)

میری کمر کا درد چلا گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!اعتِکاف کی عظمت کے کیا کہنے!اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے معاشرے کے بگڑے ہوئے کئی افراد گناہوں بھری زندگی چھوڑ کر نہ صرف نیکیوں کی راہ پر گامزن ہوگئے بلکہ اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے دعوت اسلامی کے مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے بن گئے۔ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجائیں اور بارہ مدنی کام کرنے والے بن جائیں۔

ان 12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کیے جانے والے پانچ مدنی کام یہ ہیں (1)صدائے مدینہ (2)بعدِ فجر مدنی حلقہ (3)مسجد درس (4) مدرسۃ المدینہ بالغان میں شرکت (5) چوک درس۔

اسی طرح ہفتہ وار پانچ مدنی کام یہ ہیں (1)ہفتہ وار اجتماع میں اول تا آخر شرکت (2)یومِ تعطیل اعتکاف (3)ہفتہ وار مدنی مذاکرہ/مسجد اجتماع/تربیتی حلقہ (4)کیسٹ/VCD اجتماع اور (5)علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت۔

جبکہ ماہانہ صرف دو مدنی کام ہیں(1)مدنی قافلے میں عاشقان رسول کے ساتھ شرکت اور(2)مدنی انعامات پر عمل۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہی 12مدنی کاموں کی برکت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کو وہ ترقی ملی کہ دن بدن ہزاروں لوگ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے لگے اور ان کی زندگیوں میں قابلِ قدر مدنی انقلاب رونما ہوگیا۔

چور کی توبہ

باب المدینہ (کراچی) کے علاقے کورنگی نمبر2 کے اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میں دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے گناہوں بھری زندگی گزار رہا تھا۔ دنیا کی محبت اور پیسوں کی لالچ نے مجھے اندھا کر رکھا تھا۔ میں فکر آخرت سے غافل ہو کر اپنے ایامِ حیات برباد کر رہا تھا مزید بُرے دوستوں کی صحبت بد نے مجھے چوری جیسے گناہ کا عادی بنا دیا تھا، اس عادت بد کی وجہ سے لوگوں کی نظروں سے گر چکا تھا مجھے نفرت وحقارت سے دیکھا جاتا مگر مجھے اس کا کچھ احساس نہیں تھا، یوں میرے شب وروز چوریاں کرنے اور دیگر برائیوں میں گزرتے تھے۔ اگر مجھے کوئی سمجھاتا تو میں

اس کی ایک نہ سنتا بلکہ میں اپنی موج مستی میں گم رہتا آہ! اسی طرح گناہوں بھری زندگی گزر رہی تھی۔قسمت اچھی تھی کہ دعوت اسلامی کا مشکبار مدنی ماحول میسر آگیا سب کچھ اس طرح بنا کہ ایک دن میں نے دیکھا کہ میرا ایک دوست جو کل تک چوریاں کرتا تھا وہ آج دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہے جس کی برکت سے بری حرکات چھوڑ چکا ہے اور عاشقانِ رسول کے ساتھ صلوٰۃ وسنّت کے مطابق زندگی بسر کر رہا ہے اوراس پر بھی دعوتِ اسلامی کا مدنی رنگ چڑھتا جارہا ہے۔اس کے بعد میں بھی اس کے ساتھ اجتماعات میں شرکت کرنے لگا پھر ایک اسلامی بھائی نے مجھ پر انفرادی کوشش کرکے رمضانُ المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کرنے کا ذہن بنایا تو میں اعتکاف میں بیٹھ گیا ۔جہاں میں نے نماز،وضو،غسل کے مسائل پاکی ناپاکی کے مسائل سیکھے اور امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُ ُمُ الْعَالِیَہ کا پُرسوز بیان "پل صراط کی دہشت" سناتو دل میں خوفِ خدا کا غلبہ ہو گیااور پل صراط کے خوفناک مناظر میری نظروں میں گھومنے لگے لہذا اس کی دہشتوں اور ہولناکیوں سے بچنے کے لیے میں نے اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اشکباری کرتے ہوئے اپنے سابقہ گناہوں سے پکی سچی توبہ کی اور نیکیوں بھری زندگی گزارنے کے لیے دعوت اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا، نمازِ پنجگانہ کے ساتھ ساتھ نماز تہجد بھی ادا کرنے لگا۔سنّتوں بھرے اعتکاف کی بَرَکت سے دل میں قراٰن پاک پڑھنے کا شوق پیدا ہوا تو میں نے مدرسۃ المدینہ برائے بالغان میں داخلہ لے لیا جہاں میں نے قراٰن پاک صحیح مخارج کیساتھ پڑھنا سیکھ لیا۔یوں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مدنی ماحول نے میری زندگی یکسر بدل دی۔تادم تحریر مدنی انعامات کے ذمہ دار کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کر رہا ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشہ بزمِ جنّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابیح، ج۱ص۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا

جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"مدینے کی حاضِری" کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے گھر میں آنے جانے کے 12 مَدَنی پھول

(1): جب گھر سے باہَر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے: "بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ" ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے، میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسہ کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قوّت۔

(ابوداود، د، ج۴ ص ۴۲۰ حدیث ۵۰۹۵)

اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس دعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گے، آفتوں سے حفاظت ہو گی اور اللہ اَلصَّمَد عَزَّوَجَلَّ کی مدد شاملِ حال رہے گی۔

(2): گھر میں داخل ہونے کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡأَلُکَ خَیۡرَ الۡمَوۡلَجِ وَ خَیۡرَ الۡمَخۡرَجِ بِسۡمِ اللہِ وَلَجۡنَا وَ بِسۡمِ اللہِ خَرَجۡنَا وَ عَلَی اللہِ رَبِّنَا تَوَکَّلۡنَا۔ (اَیضاً۔ حدیث ۵۰۹۶)

(ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے داخل ہونے کی اور نکلنے کی بھلائی مانگتا ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے ہم (گھر میں) داخل ہوئے اور اسی کے نام سے باہر آئے اور اپنے رب اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ہم نے بھروسہ کیا) دعا پڑھنے کے بعد گھر والوں کو سلام کرے پھر بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کرے اس کے بعد سورۃُ الاِخلاص شریف پڑھے۔ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ روزی میں بَرَکت اور گھریلو جھگڑوں سے بچت ہو گی۔

(3): اپنے گھر میں آتے جاتے محارِم و مَحرمات (مَثَلاً ماں، باپ، بھائی، بہن، بال بچّے وغیرہ) کو سلام کیجئے۔

(4): اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لئے بغیر مَثَلاً بسم اللہ کہے بِغیر جو گھر میں داخل ہوتا ہے شیطان بھی اُس کے ساتھ داخِل ہو جاتا ہے۔

(5): اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیۡنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللہِ الصّٰلِحِیۡنَ (یعنی ہم پر اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں پر سلام) فِرِشتے اس سلام کا

جواب دیں گے۔(رَدُّالْمُحتارج۹ص۶۸۲)

یا اس طرح کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ(یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رُوحِ مبارَک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔(بہارِ شریعت حصّہ۱۶ ص۹۶،شرح الشّفاء للقاری ج۲ص۱۱۸)

(6):جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اِس طرح کہئے:السلامُ علیکم کیا میں اندر آسکتا ہوں؟

(7):اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو بخوشی لوٹ جایئے ہو سکتا ہے کسی مجبوری کے تحت صاحبِ خانہ نے اجازت نہ دی ہو۔

(8):جب آپ کے گھر پر کوئی دستک دے تو سنّت یہ ہے کہ پوچھئے:کون ہے؟باہَر والے کو چاہئے کہ اپنا نام بتائے:مَثَلًا کہے:"محمد الیاس۔"نام بتانے کے بجائے اس موقع پر"مدینہ!"،میں ہوں!""دروازہ کھولو"وغیرہ کہنا سنّت نہیں۔

(9):جواب میں نام بتانے کے بعد دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تاکہ دروازہ کھلتے ہی گھر کے اندر نظر نہ پڑے۔

(10):کسی کے گھر میں جھانکنا ممنوع ہے۔بعض لوگوں کے مکان کے سامنے نیچے کی طرف دوسروں کے مکانات ہوتے ہیں لہٰذا بالکونی وغیرہ سے جھانکتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ان کے گھروں میں نظر نہ پڑے۔

(11):کسی کے گھر جائیں تو وہاں کے انتِظامات پر بے جا تنقید نہ کیجئے اس سے اُس کی دل آزاری ہو سکتی

ہے۔

(12): واپسی پر اہلِ خانہ کے حق میں دُعا بھی کیجئے اور شکریہ بھی ادا کیجئے اور سلام بھی اور ہو سکے تو کوئی سنّتوں بھرا رسالہ وغیرہ بھی تحفۃً پیش کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

شَفاعت کی بِشارت:

حضرتِ سَیِّدُنا ابو دَرْداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایت ہے کہ میٹھے میٹھے مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو شَخص صُبح و شام مجھ پر دس دس بار دُرُود شریف پڑھے گا بروزِ قِیامت میری شَفاعت اُسے پہنچ کر رہے گی۔

(اَلتَّرْغِیب وَالتَّرْھِیب ج ۱ ص ۲۶۱ حدیث ۲۹ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہ" مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجَمُ الکبیر لِلطَّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بیان سننے کی نیّتیں : نگاہیں نیچی کیے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گا ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا ضَرور تاًسمٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں گا دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا صَلُّوا عَلَی

الحبیب، اُذْکُرُوا اللہ، تُوبُوْا اِلَی اللہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کیلئے بُلند آواز سے جواب دوں گا بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مصافحہ اور انفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کرنے کی نیّتیں: میں بھی نیت کرتا ہوں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا دیکھ کر بیان کروں گا پارہ 14، سورۃُ النَّحل، آیت125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ**(ترجَمۂ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکّی تدبیر اور اچّھی نصیحت سے)اور بُخاری شریف (حدیث 4361)میں وارِد اِس فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃ۔ یعنی ”پہنچادو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو“ میں دیئے ہوئے اَحکام کی پیروی کروں گا نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا اَشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مشکل الفاظ بولتے وقت دل کے اِخلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی علمیَّت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رغبت دلاؤں گا قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا نظر کی حفاظت بنانے کی خاطر حتَّی الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کے مدَنی پھول:

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! آج مَیں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غَنی رَضِیَ

اللہ تَعَالٰی عَنْہ کی حَیاتِ طیّبہ کے حَسین گوشے بَیان کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔ مثلاً آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام و نَسَب، قَبولِ اِسلام اور اُس کے بعد پیش آنے والے مَصائِب اور اُن پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا صَبر و اِسْتِقْلال، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شان میں نازِل شُدہ چند آیات، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں منقول چند اَحادیثِ مُبارکہ، پُراَسرار اَجنبی کی ایک حِکایت جِس میں ہمیں مَعلوم ہو گا کہ آپ کے گستاخ کا کیا اَنجام ہوا، مَزید آپ کی شَرم و حَیاء، عشقِ رسول و خَوفِ خُدا، فِکرِ آخرت اور چند کرامات کا تَذکِرہ کرکے آپ کی سیرتِ مُبارکہ سے حاصل ہونے والے مَدَنی پھول پیش کروں گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

پُراَسرار اَجنبی:

آیئے! سَب سے پہلے ایک پُراَسرار اَجنبی کی حکایت سُنتے ہیں چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابُو قِلابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا بَیان ہے کہ مَیں نے مُلکِ شام کی سَرزمین میں ایک آدَمی دیکھا جو بار بار یہ صَدا لگا رہا تھا: ہائے اَفسوس! میرے لئے جہنَّم ہے۔ مَیں اُٹھ کر اُس کے پاس گیا تو یہ دیکھ کر حَیران رہ گیا کہ اُس کے دونوں ہاتھ پاؤں کَٹے ہوئے ہیں، دونوں آنکھوں سے اَندھا ہے اور مُنہ کے بَل زمین پر اَوندھا پڑا ہوا بار بار یہی کہہ رَہا ہے: ہائے اَفسوس! میرے لئے جَہنَّم ہے۔ مَیں نے اُس سے پوچھا: اے آدَمی! تم یہ کِس وَجہ سے کہہ رہے ہو؟ جواب دیا: اے شخص! میرا حال نہ پوچھ، مَیں اُن بَدنَصیبوں میں سے ہوں جو اَمیرُ الْمُؤمنین حَضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شَہید کرنے کیلئے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مَکان میں داخِل ہو گئے تھے، مَیں جَب تلوار لے کر قریب پہنچا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زَوجہ مُحترمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا مُجھے زور زور سے ڈانٹنے لگیں تو مَیں نے غُصّے میں آکر بی بی صاحِبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو تھپّڑ مار دیا! یہ دیکھ کر اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یہ دُعا مانگی: "اللہ عَزَّوَجَلَّ تیرے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کاٹے، تجھے اَندھا کرے اور تجھ کو جہنَّم میں جھونک دے۔" اے شخص!

اَمیرُ الْمُؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا پُر جَلال چہرہ دیکھ کر اور اُن کی یہ قاہِرانہ دُعا سُن کر میرے بَدَن کا ایک ایک رُونگٹا کھڑا ہو گیا اور مَیں خَوف سے کانپتا ہوا وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا۔ مَیں اَمیرُ الْمُؤمِنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی چار دُعاؤں میں سے تین کی زَد میں تو آچکا ہوں، تُم دیکھ ہی رہے ہو کہ میرے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کٹ چکے اور آنکھیں بھی بے نُور ہو گئیں، آہ! اب صِرْف چوتھی دُعا یَعْنِی میرا جَہنَّم میں داخِل ہونا باقی رہ گیا ہے۔ (اَلرِّیاضُ النَّضرۃ لِلْمُحِبِّ الطَّبَرِی ج ۳ ص ۴۱)

دو جہاں میں دشمنِ عثماں، ذلیل و خوار ہے
بَعْد مرنے کے عذابِ نار کا حَقْدار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ اگرچہ بڑا غَفُورٌ رَّحیم ہے، لیکن اگر کوئی بَدنصیب اُس کے مَحبوب بَندوں کی شان میں گُستاخی و بے ادَبی کرتا ہے تو اُس کی قَہّاری و جَبّاری اُس گُستاخ کو مُعاف نہیں فرماتی، دُنیا و آخرت کے بڑے بڑے عَذابوں میں گرِفتار کرتی ہے اور وہ دونوں جہان میں قَہرِ قَہّار و غَضَبِ جَبّار کا اِس طرح سزاوار ہوتا ہے کہ دُنیا میں ذلیل و خوار ہوتا ہے اگر بِغیر تَوبہ کیے مر گیا تو آخرت میں عَذابِ نار کا حَقْدار ٹھہرتا ہے۔ اِن نُفُوسِ قُدْسِیّہ کی بے اَدبی و گُستاخی بَذاتِ خود اِن کی حَیات میں اِن کے ساتھ کی جائے یا اِن کے اَہل و عِیال کو تکالیف پہنچائی جائیں یا ان کی وفاتِ ظاہری کے بعد ان کے مُقدّس مَزارات کی بے حُرمتی کی جائے بَہَر صُورت دُنیا و آخرت کی تَباہی و بَربادی کا باعِث ہے۔

یاد رکھئے اُمَّت کے بہترین اَفراد میں سَب سے اَفْضل صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ہیں کہ جو حُضُور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی قُربت و صُحبت سے فَیض یاب ہوتے رہے، شَب و روز آپ صَلَّی اللہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کے شَربتِ دِیدار سے سیراب ہوتے ، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم پر نُزولِ وَحی کے اَثَرات مُلاحَظہ کرتے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی ذات سے صادِر ہونے والے بہت سے مُعجِزات کا ظُہور بھی اپنی نِگاہوں سے دیکھتے۔ چُونکہ اِن اَفراد کی تَعلیم وتربیّت خُود نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم فرمایا کرتے تھے اِسی وجہ سے اِن کے ذِہنوں میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی سوچ، آنکھوں میں نُبُوَّت کا سراپا، زِندگی میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا کردار رَچا بَسا ہوتا تھا۔ اور حُضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ والسَّلَام کی مَعِیَّت (مَعِیْ۔یَتْ) سے شَرَفیاب ہونے کے طُفَیل آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم پر نازِل ہونے والے اَنْوار وتَجَلِّیات سے اُنہیں بھی حِصّہ ملتا رہا۔ اِسی وجہ سے صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا مَقام ومرتبہ اُمَّت میں سَب سے بُلند وبالا ہے۔

اور جس طرح دیگر تمام اَنْبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام میں سب سے اَفْضل اور اَعلیٰ ہمارے آقا ومَوْلیٰ، تاجدارِ اَنبیاء، مالکِ ہر دوسَرا، صاحبِ جُود وعَطا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں اِسی طرح دیگر تمام اَنبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کے صَحابہ میں بھی سب سے اَفضل مَقام ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَصْحَاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہم کا ہے۔ اور پھر تمام صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہم میں سب سے اَفْضل خُلَفائے راشدین (یعنی حضرت سیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق، حضرت سیِّدُنا عُمر فاروق، حضرت سیِّدُنا عُثمانِ غَنی اور حضرت سیِّدُنا علیُّ المُرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ) ہیں۔ اور اِنہی خُلَفائے راشِدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہم میں سے تیسرے خَلیفۂ راشد وہ ہیں جِن کا ذِکرِ خَیر ہم سُنیں گے۔

نام ولقب اور کُنیت:

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نامِ نامی، اِسمِ گرامی "عُثمان" اور کُنیَت "ابو عَمْرو" ہے۔ جبکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی

عَنْہ کے اَلْقاب میں سے "اَمیرُالْمُؤمنین، ذُوالنُّورَین، کاملُ الْحَیاءِ وَالْاِیمان، مُجَھِّزُجَیْشِ الْعُسْرَۃ۔" (فتاوی رضویہ، ج۲۹، ص۳۵۶) جامِعُ القرآن صاحِبُ الھِجْرَتَیْن، مَحبوبِ مُصطفٰے، سَیِّدُالْاَسْخِیاء، عُثمانِ باحَیا وغیرہ مَشہور ہیں۔" (کرامات عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ، ص۵۳، ۱۱) مگر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے تمام اَلقاب مَیں سے آپکا لقب "ذُوالنُّورَین" بہت مَشہور ہے۔ اِس لَقب کا سبَب یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نُور، شافِعِ یوم النُّشور، شاہِ غَیّور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی دو شَہزادیاں یکے بَعْد دِیگرے اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے نکاح میں دِی تھیں۔ اِسی طرف اِشارہ کرتے ہوئے سَیِّدی اَعلیٰ حَضرت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں۔

نُور کی سَرکار سے پایا دوشالہ نُور کا
ہو مُبارَک تم کو ذُوالنُّورَین جوڑا نور کا (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قبولِ اِسلام اور مصائب:

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اُن حضراتِ صحابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ میں سے ہیں جو اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اِنفرادی کوشش سے آغازِ اِسلام ہی میں اِسلام لائے تھے۔ چنانچہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق، حضرت سَیِّدُنا علی اور حضرت زید بن حارثہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کے بعد اِسلام قَبول کیا۔

(تاریخ مدینۃ دمشق، عثمان بن عفان، ۳۹/۲۶)

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ خود اِرشاد فرماتے ہیں: "اِنِّی لَرَابِعُ اَرْبَعَۃٍ فِی الْاِسْلَامِ یعنی مَیں اِسلام قَبول کرنے

والے چار اَشْخاص میں سے چوتھا ہوں۔" (معجم کبیر، نسبۃ عثمان بن عفان، ج۱، ص۸۵، حدیث: ۱۲۴)

جِس سال آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اِسلام قَبول کیا اُس سال آپ کے عِلاوہ کثیر تَعداد میں صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان حَلقۂ اِسلام میں داخِل ہوئے اُن میں حضرت سیِّدُنا زُبیر بن عَوّام، حضرت سیِّدُنا سَعد بن ابی وَقاص، حضرت سیِّدُنا عبدُ الرَّحمن بن عَوف اور حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبیداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے اَسمائے مبارکہ سرِ فہرست ہیں۔

(طبقات کبری، ج۳، ص۴۰، اسد الغابۃ، ج۱، ص۷۴۹، سیرت سید الانبیاء، ص۷۳)

دنیا چھوڑ سکتا ہوں پر اِیمان نہیں:

جب اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اِسلام لائے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو نہ صِرف اپنے گھر والوں بلکہ پُورے خاندان کی شدید مُخالفت کا سامنا کرنا پڑا، اِسی وَجہ سے آپ کو زدو کوب بھی کیا گیا۔ یہاں تک کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا چچا حَکَم بن اَبی العاص اِس قَدر ناراض اور بَرہم ہوا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو پکڑ کر ایک رَسّی سے باندھ دیا اور کہا: تُم نے اپنے باپ دادا کا دِین چھوڑ کر ایک دُوسرا نَیا مذہب اِختیار کر لیا ہے، جب تک کہ تُم اُس نئے مذہب کو نہیں چھوڑو گے ہَم تُمہیں نہیں چھوڑیں گے اِسی طرح باندھ کر رکھیں گے۔ یہ سُن کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: خُدائے ذُوالجَلال کی قسم! مذہبِ اسلام کو میں کبھی نہیں چھوڑ سکتا" اور نہ کبھی اس دولت سے دَسْت بَردار (دَسْت۔ بَرْ۔ دَار) ہو سکتا ہوں، میرے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالو یہ ہو سکتا ہے مگر دل سے دینِ اسلام نکل جائے یہ ہر گز نہیں ہو سکتا، حَکَم بن اَبی العاص نے جب اِس طرح آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا اِسْتِقْلال دیکھا تو مَجبور

ہو کر آپ کو رہا کر دیا۔ (تاریخ مدینۃ دمشق، عثمان بن عفان، ۳۹/۲۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! سُنا آپ نے اِیمان لانے کے بَعد حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ پر آپ کے اَہلِ خانہ نے کس قَدر ظُلم و سِتم کیے مگر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اُنہیں بَرداشت کرتے ہوئے ثابِت قَدم رہے۔ اِس واقِعے سے ایسے اَفراد کو ہِمّت و حَوصلے سے کام لینا چاہیے کہ جو اِسلامی تَعلیمات سے مُتأثر ہو کر دائرۂ اِسلام میں تو داخل ہو گئے، مگر اُن کے اَہلِ خانہ پر ابھی تک اِسلام کی حقّانِیَّت واضِح نہیں ہوئی، تو وہ اُن پر ظُلم و زِیادتی کرتے ہیں، طرح طرح سے سَتاتے ہیں تا کہ کسی طرح مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ دینِ اِسلام سے پھر کر مُرتدّ ہو جائیں۔ مگر یاد رکھئے! ہر حالت میں اِیمان کی حِفاظت اِنْتِہائی ضَروری ہے، چاہے کیسی ہی آفت آن پڑے اِیمان ہر گز مُتَزَلْزِل نہیں ہونا چاہیے بلکہ مَزید دینِ اِسلام کی پُختگی کے لئے علمِ دین حاصِل کرنا چاہیے۔ اِس کا ایک اَہم ذریعہ عاشقانِ رسول کے ساتھ مَدَنی قافِلے میں سفَر کرنا بھی ہے۔

مَدَنی قافلے میں سفر کیجئے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تَحریک دَعوتِ اِسلامی ساری دُنیا میں نیکی کی دَعوت عام کرنے کا عَزمِ مُصَمَّم رکھتی ہے۔ اِس سِلسِلے میں دَعوتِ اِسلامی کے سُنَّتوں کی تربیّت کے بے شُمار مَدَنی قافِلے 3 دن، 12 دن، 1 ماہ (30 دن) اور 12 ماہ کے لئے مُلک بہ مُلک، شہر بہ شہر اور قَریہ بہ قَریہ سفَر کر کے علمِ دین اور سُنّتوں کی بہاریں لُٹا رہے اور نیکی کی دَعوت کی دُھومیں مچا رہے ہیں۔ یَقیناً راہِ خُدا میں سفَر کرنے والے عاشقانِ رسول کے ہمراہ دعوتِ اسلامی کے اُن مَدَنی قافلوں میں سفَر کرنا بہت بڑی سعادت ہے۔ اِن مَدَنی قافِلوں کی بَرَکت سے پَنْجْ وَقْتَہ نماز و نوافِل کی پابندی کے ساتھ ساتھ پیارے آقا

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی سُنّتیں بھی سیکھنے کو ملتی ہیں اور یوں علمِ دین حاصل کرنے کا مَوقع مُیَسَّر آتا ہے۔ علمِ دین کے لیے سَفر کے بے شُمار فَضائل ہیں۔ چُنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایت ہے کہ سیِّدُ الْمُبلِّغِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو عِلْم کی تلاش میں نکلتا ہے وہ واپس لوٹنے تک اللہ تَعالٰی کی راہ میں ہوتا ہے۔" (ترمذی، کتاب العلم، رقم ۲۶۵۶، ج۴، ص۲۹۴)

حضرتِ سَیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: "عِلْم کا ایک باب جسے آدمی سیکھتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک ہزار رَکعت نَفل پڑھنے سے زِیادہ پسندیدہ ہے اور جب کسی طالبُ الْعِلْم کو عِلْم حاصل کرتے ہوئے مَوت آجائے تو وہ شہید ہے۔"

(الترغیب والترہیب، کتاب العلم، الترغیب فی العلم، رقم ۱۶، ج۱، ص۵۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اب کوئی عمل نقصان نہ پہنچائیگا:

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! یُوں تو تمام صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہم ہی صَحابِیَّت کے عظیم مَنْصَب پر فائز ہیں اور اِسی مَقام و مَرتبے کے سبب حُضُور شافِعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تمام اُمّت سے اَفْضل اور اعلیٰ ہیں لیکن بَعض خُوش نصیب صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ایسے بھی ہیں کہ جو اپنے اعلیٰ اَوصاف اور عُمدہ خَصائل کی وَجہ سے بارگاہِ رِسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ میں بہت زِیادہ مَقْبول تھے اور اُن کے فَضائل خُود خَلْق کے رَہْبَر، شافِعِ مَحْشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی زبانِ مُقدَّس سے اِرشاد فرمائے ہیں۔ اِس کے ساتھ ساتھ بَعض خُوش نصیب صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہم ایسے بھی ہیں کہ جِنہوں نے ایسے کارنامے

سَر اَنجام دیئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُن کے حَق میں آیتیں نازِل فرمائیں۔ اِنہی جَلیلُ القَدر صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم میں سے ایک اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی ہیں جن کے مُتعلّق قُرآنِ پاک کی آیتیں نازل ہوئیں۔ چُنانچہ

جنگِ تَبُوک کا واقعہ ایسے وَقْت میں پیش آیا جب کہ مَدینۂ مُنوّرہ میں سَخت قَحط پڑا ہوا تھا اور عام مُسلمان بہت زِیادہ تنگی میں تھے۔ یہاں تک کہ دَرخْت کے پتے کھا کر گُزارہ کرتے تھے۔ اِسی لیے اِس جنگ کے لشکر کو جَیشِ عُسرہ (یعنی تنگدستی کا لشکر) کہا جاتا ہے۔ اور جیشِ عُسْرہ کی تیاری کے لئے اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک ہزار دِینار اپنے کُرتے کی آستین میں بھر کر لائے (دینار ساڑھے چار ماشہ سونے کا سکہ ہوتا تھا) اور اِن دیناروں کو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے رسولِ مَقْبول، بی بی آمنہ کے مہکتے پھُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی گود میں ڈال دیا۔

حضرت عَبدُ الرّحمن بن سَمُرَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: مَیں نے دیکھا کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُن دِیناروں کو اپنی گود میں اُلٹ پَلٹ کر دیکھتے اور فرماتے: آج کے بَعد عُثمان کو اُن کا کوئی عمل نُقْصان نہیں پہنچائے گا۔ سَرکارِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کے بارے میں اِس جملہ کو دو بار فرمایا۔ (سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب عثمان، الحدیث: ۵، ۳۷۲۱/۳۹۲) (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب عثمان، الحدیث: ۲، ۶۰۷۳/۴۲۴)

مُفسرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اِس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: اِس فرمانِ عالی میں حضرت عثمانِ غنی کو تین بشارتیں دی گئیں: ایک یہ کہ اُن کے سارے گُزشتہ گُناہ

اور خَطائیں مُعاف ہو گئیں اُن کا آج کا یہ عمل اُن کا کفارہ بن گیا۔ دوسرے یہ آئندہ وہ گناہوں سے مَحفوظ رہیں گے۔ تیسرے یہ کہ اُن کا خاتمہ اِیمان پر ہو گا۔ (مرآۃ المناجیح)

راہِ خدا میں خرچ کرنے پر قرآن کی بشارت:

جب اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جَیشِ عُسْرہ کی اِس طرح مدد فرمائی کہ ایک ہزار اُونٹ ساز و سامان کے ساتھ پیش فرمائے اور ایک ہزار دینار چَندہ بھی دیا اور حَضرت عبدُ الرحمن بن عَوْف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بھی صَدَقہ کے چار ہزار درہم بارگاہِ رِسالت میں پیش کیے تو اِن دونوں حضرات کے بارے میں یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی: چنانچہ پارہ 3، سورۃ البقرہ، آیت نمبر 262 میں ارشاد ہوتا ہے:

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ لَاۤ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾

(پارہ 3، البقرہ: 262)

ترجَمۂ کنزالایمان: وہ جو اپنے مال اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر دیے پیچھے نہ اِحسان رکھیں نہ تکلیف دیں اُن کا نیگ اُن کے رَبّ کے پاس ہے اور اُنہیں نہ کچھ اَندیشہ ہو نہ کچھ غَم.

درَخت کے بدلے باغ دے دیا:

حضرت علّامہ اِسماعیل حَقّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی تحریر فرماتے ہیں کہ مدینۂ مُنوّرہ میں ایک مُنافق رہتا تھا۔ اُس کا درَخت ایک اَنصاری پڑوسی کے مَکان پر جُھکا ہوا تھا جس کا پھل اُن کے مَکان میں گرتا

تھا۔ اَنْصاری نے سَرکارِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اِس کا ذکر کیا۔ اُس وقت تک مُنافِق کا نِفاق لوگوں پر ظاہِر نہیں ہوا تھا۔ حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُس سے فرمایا کہ تُم درَخْت اَنْصاری کے ہاتھ بیچ ڈالو اِس کے بدلے تمہیں جنّت کا درَ ُخت مِلے گا۔ مگر مُنافِق نے اَنصاری کو درَخْت دینے سے اِنکار کر دیا۔ جب اِس واقِعہ کی خبَر حضرت عُثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ہوئی کہ مُنافِق نے حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فَرمان کو مَنظور نہیں کیا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پُورا ایک باغ دے کر درخت کو اُس سے خرید اور انصاری کو دے دیا۔ اِس پر حضرت عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی تعْریف اور مُنافِق کی برائی میں یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی: چنانچہ اِرشاد ہوتا ہے۔

سَیَذَّكَّرُ مَنْ یَّخْشٰى ﴿۱۰﴾ وَ یَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ﴿۱۱﴾ الَّذِیْ یَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ﴿۱۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: عنقریب نصیحت مانے گا جو ڈرتا ہے۔ اور اُس سے وہ بڑا بدبخت دور رہے گا جو سب سے بڑی آگ میں جائے گا۔ (سورۃ الاعلیٰ، الایۃ ۱۰، ۱۲، ۱۱، پ۳۰)

اِس آیت مبارکہ میں ﴿مَنْ یَّخْشٰى﴾ سے مراد حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور ﴿اَشْقَى﴾ سے مراد اس درخت کا مالک منافق ہے۔

(تفسیر روح البیان، سورۃ الاعلیٰ، تحت الایۃ ۱۰، ۱۱، ۱۰/۴۰۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اَمیرُالْمؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے غزوۂ تَبُوک کے موقع پر کس طرح دل کھول کر راہِ خدا میں خرچ کیا۔ اور مُنافِق کے ایک درخت کے بدلے اپنا پورا باغ دے دیا، اُن کے اِس طرح خرچ کرنے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اسکے کے پیارے حبیب صَلَّی

اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کیسی مَسَرَّت کا اظہار فرمایا۔ لہٰذا ہمیں بھی دل کھول کر راہِ خدا عزوجل میں خرچ کرنا چاہیے۔ کیونکہ صَدَقہ کرنے میں سراسر ہمارا ہی فائدہ ہے۔ نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک صَدَقہ کرنے والوں کو صَدَقہ قبر کی گرمی سے بچاتا ہے اور بلاشبہ مُسلمان قِیامت کے دن اپنے صَدَقہ کے سائے میں ہو گا۔ (شُعَبُ الایمان، باب الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۳/۲۱۲، حدیث: ۳۳۴۷)

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ بے شک مُسلمان کا صَدَقہ عمر بڑھاتا اور بُری موت کو روکتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے صَدَقہ دینے والے سے تکبُّر و تفاخُر (بڑائی اور فخر کرنے کی بُری عادت) دور کر دیتا ہے۔ (المعجم الکبیر، ۱۷/۲۲، حدیث: ۳۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا راہِ خُدا میں خَرچ کرنے سے نہ صِرف اَجر و ثواب ملتا ہے بلکہ ہماری آخِرَت بھی سَنْور جاتی ہے، لہٰذا جو لوگ مال جمع کرنے کی حِرص میں مُبتَلا رہتے ہیں اُنہیں یہ سوچنا چاہیے کہ سب مال و مَتاع فانی ہے، یہ سب یہیں رہ جائے گا اور سب کچھ چھوڑ کر قبر میں تنہا جانا ہو گا۔ لہٰذا بہتری اِسی میں ہے کہ حصولِ ثواب کی خاطر دل کھول کر نہ صرف خود بڑھ چڑھ کر ہر جائز و نیک کام میں اپنا مال خرچ کرنا چاہیے بلکہ دوسروں پر بھی انفرادی کوشش کرتے ہوئے مَساجد، مَدارس اور دیگر دینی کاموں میں خرچ کرنے کا ذہن دینا چاہیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آج (یعنی ۱۴۳۵ھ میں) دعوتِ اسلامی تقریباً دو سو ممالک میں پہنچ چکی ہے اور تقریباً 96 شُعبوں میں سُنَّتوں کی خِدمت میں مَشغول ہے۔ ان تمام شُعبہ جات کو چلانے کیلئے کروڑوں کے اَخراجات ہوتے ہیں۔ ہمیں بھی حُصولِ ثواب کی خاطِر دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی ترقّی کے لیے اپنے گھر، رِشتہ داروں اور اَہلِ مَحلہ کے ساتھ ساتھ مُختلف

عَلاقوں میں جاجا کر دعوتِ اسلامی کے شُعبہ جات کا تعارف کرواتے ہوئے مدنی عطیات جمع کرنے چاہئیں اور نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینا چاہیے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں سَیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سیرت پر چلتے ہوئے راہِ خدا میں خرچ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اے اُحُد ! ٹھہر جا: میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآنِ پاک کے ساتھ ساتھ احادیثِ مُبارکہ میں بھی اَمِیرُالْمُؤمِنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بے شُمار فَضائل بیان ہوئے ہیں۔ آیئے ! سَیِّدُ الْمُرسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ اَقْدس سے اَمِیرُالْمُؤمِنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے فضائل آپ کے گوش گُزار کرتا ہوں۔

حضرتِ سیِّدُنا انَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینۂ مُنوَّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صِدّیق، حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم اور حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم اُحُد پہاڑ پر تشریف لے گئے تو وہ (خوشی کے مارے) ہلنے لگا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے اسے ٹھوکر مار کر فرمایا: اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَیْكَ نَبِیٌّ وَّصِدِّیقٌ وَّ شَهِیْدَانِ۔ اُحُد ! ٹھہر جا کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی، ایک صِدّیق اور دو شہید ہیں۔ (صحیح بُخاری ج ۲ ص ۵۲۴ حدیث ۳۶۷۵)

ایک ٹھوکر میں اُحُد کا زلزلہ جاتا رہا

رکھتی ہیں کتنا وَقار اللہ اکبر ایڑیاں (حدائقِ بخشش شریف)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک سے اَظْهَرُ مِنَ الشَّمْسِ وَ اَبْيَنُ مِنَ الْاَمْس (یعنی سورج سے زیادہ روشن اور روزِ گزشتہ سے زیادہ قابلِ یقین) ہوا کہ ہمارے پیارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کو عطائے الٰہی سے علمِ غیب ہے جبھی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے جَبَلِ اُحُد شریف سے ارشاد فرمادیا کہ تجھ پر "ایک نبی" ایک صِدّیق اور دو شہید ہیں۔ کسی کے بارے میں اُس کے جیتے جی بتادینا کہ یہ شہید ہے، یہ غَیب کی خبر نہیں تو اور کیا ہے۔ اِس حدیثِ پاک کے تحت مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان مراٰۃ جلد 8 صَفْحَہ 408 تا 409 پر فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے مقبول بندے ساری خَلقَت (یعنی شَجَر و حَجَر دریا و پہاڑ سبھی) کے مَحبوب (اور پیارے) ہوتے ہیں، ان کی تشریف آوَری سے سب خُوشیاں مَناتے ہیں، انہیں پتّھر اور پہاڑ بھی جانتے ہیں۔ مزید فرماتے ہیں: یہ بھی معلوم ہوا کہ حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم) سب کے اَنجام (یعنی اچّھا یا بُرا خاتِمہ ہونے) سے خبر دار ہیں کہ فرمایا: ان میں سے دو صَحابہ شہید ہو کر وفات پا جائیں گے۔ (مراٰۃ ج۸ ص۴۰۸)

رب کی عطا سے سب کچھ جانے دیکھے بَعید و قریب
غیب کی خبریں دینے والا اللہ کا وہ حبیب
اللہ اللہ، اللہ ھُو، لا اِلٰہَ اِلاَّ ھُو

شہادت کا اِنتظار:

اس پیش گوئی کے بعد حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ خُوب جانتے تھے کہ نَدی کا بہتا

ہوا دھارا توڑ سکتا ہے۔ درخت بھی اپنی جگہ سے ہٹ سکتا ہے۔ بلکہ پہاڑ بھی اپنی جگہ بدل سکتا ہے مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب ، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان نہیں ٹل سکتا۔ اِس لیے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنی شہادت کا انتظار فرماتے تھے۔ تو یہ اور ان کے علاوہ دوسرے لوگ جو اپنی شہادت کے مُنْتَظِر تھے تو ان کے حق میں یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی: چنانچہ پارہ 21، سُورۃ الاحزاب، آیت نمبر 23 میں اِرشاد ہوتا ہے:

فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۫ (پارہ21، الاحزاب:23)

ترجَمۂ کنزالایمان: تو ان میں کوئی اپنی مَنَّت پوری کر چُکا (جیسے حضرت حمزہ و مصعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہما کہ یہ لوگ جہاد پر ثابت رہے یہاں تک کہ جنگِ اُحد میں شہید ہوگئے) اور کوئی راہ دیکھ رہا ہے۔ (جیسے حضرتِ عثمان اور حضرت طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہما)

(تفسیر البیضاوی، سورۃ الاحزاب، تحت الآیۃ ۲۳، پ ۲۱ بحوالہ خلفائے راشدین، ص ۱۹۳)

فرشتے بھی حیا کرتے ہیں:

حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ ایک روز رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے مکان میں لیٹے ہوئے تھے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ران یا پنڈلی مبارک سے کپڑا ہٹا ہوا تھا۔ اتنے میں حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ آئے اور اُنہوں نے حاضری کی اجازت چاہی۔ حُضُور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کو بلایا اور وہ اندر آگئے مگر حُضُورِ اَقْدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِسی طرح لیٹے رہے اور گفتگو فرماتے رہے۔ اِس کے بعد حضرت عُمر رَضِیَ

اللہ تَعَالٰی عَنْہ بھی آگئے۔ اُنہوں نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ حُضُور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کو بھی اجازت دے دی اور وہ بھی اندر آگئے لیکن حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پھر بھی بدَستُور اِسی طرح لیٹے رہے یعنی ران یا پنڈلی سے کپڑا ہٹاتا رہا۔ پھر حضرتِ عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ آگئے اورآپ نے اندرآنے کی اجازت چاہی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اٹھ کر بیٹھ گئے اور کپڑوں کو دُرُست کرلیا۔ اِس کے بعد حضرت عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اندر آنے کی اجازت مَرْحَمَت فرمائی۔

اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ جب یہ لوگ چلے گئے تو میں نے حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے دَرْیافت کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا وجہ ہے کہ میرے والد حضرت صدّیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ آئے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بدَستُور لیٹے رہے پھر حضرت فاروقِ اَعْظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ آئے مگر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بدَستُور لیٹے رہے۔ اور جُنْبِش بھی نہیں فرمائی۔ لیکن جب حضرتِ عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ آئے تو آپ اُٹھ کر بیٹھ گئے اور کپڑوں کو دُرُست کرلیا۔

حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے اس سوال کے جواب میں سرکارِ اَقْدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا میں اس شخص سے حَیا نہ کروں جس سے فَرشتے بھی حَیا کرتے ہیں۔ (صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، الحدیث: ۲۴۰۱، ص۱۳۰۷)

بیان کردہ حدیثِ پاک میں ران مُبارک سے کپڑا ہٹنے کا ذکر ہے اس کی وضاحت کرتے ہوئے مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: اس کا مطلب یہ نہیں کہ (ران) بالکل ننگی تھی، یہ مطلب

بھی ہو سکتا ہے کہ ران سے قمیض ہٹی ہوئی تھی تہبند شریف اس جگہ پر تھا۔ (مراٰۃ المناجیح، شرح مشکاۃ المصابیح، ج ہشتم، ص ۳۱۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شرم وحیا کے بھی کیا کہنے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم بھی آپ سے حیا فرماتے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہمیشہ نہایت عمدہ اَوصاف کے حامل رہے، یہاں تک کہ زمانۂ جاہلیت میں بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کئی برائیوں سے دور رہے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ خود اپنے بعض اَوصاف بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: میں نے نہ کبھی فُضول اَشعار گُنگنائے اور نہ ہی ان کی تمنا کی، زمانۂ جاہلیت اور زمانۂ اسلام دونوں میں کبھی شراب نہ پی اور جب سے میں نے دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بیعت کی ہے تب سے اپنے دائیں ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو نہیں چھوا۔ (تاریخ ابن عساکر، ج ۳۹، ص ۲۲۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ تو اَمِیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شرم وحیا تھی جبکہ ہمارے ہاں بے شرمی و بے حیائی کا عالم یہ ہے کہ لوگ ٹی وی پر فلموں ڈراموں کے فحش مَناظر بڑی دِلچسپی سے دیکھتے ہیں، ہمارے یہاں شادی بیاہ اور دیگر تقریبات میں بیہودہ فنکشنز (پروگرام) کا انتظام کیا جاتا ہے جن میں مرد و زَن کا اِختلاط اور ہنسی مذاق کیا جاتا ہے۔ اکثر گھر سینما گھروں اور اکثر مَجالس نَقّار خانوں (یعنی نوبت وڈھول وغیرہ بجانے کی جگہوں) کا سَماں پیش کرتی ہیں، اب تو کُفّار بِدَ اَطوار نے شیطان کے اِیما (اشارے) پر گانوں میں فحش اَشعار کے ساتھ ساتھ کُفریہ کلمات کے ایسے ایسے زہر گھول دیئے ہیں جنہیں دلچسپی سے سُننا اور گُنگُنانا کُفر ہے مگر اس طرف کسی کی توجُّہ ہی نہیں

جاتی۔اس کے علاوہ بے حیائی کو فروغ دینے والے مُتعدّد رسائل وڈائجسٹ میں چھپنے والے عِشقیہ وفِسقیہ مَضامین بڑے اِنہماک سے پڑھے جاتے ہیں۔جب بے پردہ خواتین شرم وحَیا کو بالائے طاق رکھتے ہوئے گلی بازاروں کی زِینت بنتی ہیں تومرد بھی اپنی آنکھوں سے حَیادھو ڈالتے ہیں اور ایسی خواتین کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنا گویا کہ اپنا حق سمجھتے ہیں۔الغرض ہمارامُعاشَرہ فحاشی، عُریانی وبے حَیائی کی آگ کی لپیٹ میں بڑی تیزی سے آتا جارہاہے جس کے سبب خاص کر نئی نسل اخلاقی بے راہ روی و شدید بَدْعملی کا شکار ہوتی جارہی ہے۔جب ہمارے معاشرے میں حَیاہی ختم ہوچکی توشاید اسی وجہ سے آج ہم سرِعام ناجائزوحرام کام اورڈھیروں گناہ کرتے بالکل نہیں شرماتے۔گالی دینا، تُہمت لگانا، بدگُمانی، غیبت، چُغلی، جھوٹ بولنا، کسی کا مال ناحق کھانا، خون بہانا، مسلمانوں کو بُرے اَلقاب سے پکارنا، شراب، جُوا، چوری، ڈکیتی، سُودورِشوت کا لین دین، ماں باپ کی نافرمانی، اَمانت میں خِیانت، غُرُوروتکبر، حَسَدوریاکاری، حُبِّ جاہ، بخل وخودپسندی وغیرہ وغیرہ جیسے گناہوں کا ارتکاب ہمارے مُعاشَرے میں بڑی بے باکی کے ساتھ کیا جاتاہے۔ایسامحسوس ہوتاہے کہ شرم وحَیاہمیں چُھوکر بھی نہیں گزری۔ہمارامُعاملہ تو یہ ہوچُکا ہے کہ

دن لَہُو میں کھونا تجھے، شب صبح تک سونا تجھے
شرمِ نبی، خوفِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں (حدائقِ بخشش)

اے کاش!! کہ ہمیں بھی حیائے عُثمانی کے صدقے شرم وحَیاء نصیب ہوجائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!ایک مسلمان کے لیے عشقِ رسول عظیم دولت اور ایمان کامل کے لیے

شرط ہے۔ سرکار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذات اس کے نزدیک تمام رشتوں سے بڑھ کر محبوب ہونی چاہیے۔ نبیِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اس وقت تک مَومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والد، اولاد اور تمام لوگوں سے زِیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

بخاری، کتاب الایمان، باب حب الرسول... الخ، ۱/۱۷، حدیث: ۱۵

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عشقِ رسول سے سرشار ہو کر جس شاندار انداز میں اپنے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اپنی مَحبَّت و عقیدت کا اِظہار کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ ان حضرات نے اپنے کردار سے رہتی دُنیا تک کے مسلمانوں کو یہ بتا دیا کہ ایک اُمَّتی کو اپنے نبی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے کیسا تَعلُّق اور کیسا عشق ہونا چاہیے۔ اَمِیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے عشقِ رسول کا بھی یہی حال تھا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اطاعتِ رسول میں اپنی پوری زندگی بسر کر دی۔ نبیِّ کریم، رءوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک ادائیں ہر وقت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پیشِ نظر رہا کرتیں، جو چیز حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کو پسند ہوتی اسے محبوب رکھتے اور جس چیز کو حُضور ناپسند فرماتے اسے آپ بھی ناپسند کرتے، مُشکل سے مُشکل وقت میں بھی فرمانِ رسالت پر عمل کرنے میں ذرا بھی نہ ہچکچاتے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی گُفتگو میں ذِکرِ رسول لازمی طور پر شامل ہوتا، لباس بھی سُنَّتِ نَبَوِی کے مُطابق زَیبِ تَن فرماتے۔ بارگاہِ رسالت میں جانی و مالی قُربانی پیش کرنے کے لیے ہمہ وَقْت تیار رہتے، نسبتِ رسول کا حَد درجہ اَدب و اِحترام فرماتے۔ غرض یہ کہ دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی طرح عشقِ رسول اَمِیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی مُبارک زِندگی میں نُمایاں طور پر نظر آتا۔ آیئے اپنے دل کو اَنْوارِ عشقِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سے روشن کرنے کے لیے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے عشقِ رسول کے چند واقعات سُنتے ہیں۔ چنانچہ

وُضو کر کے خَنْداں ہوئے شاہِ عُثمان:

ایک بار آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک مقام پر پہنچ کر پانی منگوایا اور وضو کیا پھر یکایک مُسکرائے اور رُفقاء سے فرمانے لگے: ”جانتے ہو میں کیوں مسکرایا؟ پھر اس سوال کا خود ہی جواب دیتے ہوئے فرمایا: ایک بار سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِسی جگہ وضو فرمایا تھا اور بعدِ فراغت مُسکرائے تھے اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے فرمایا تھا: ”جانتے ہو میں کیوں مُسکرایا؟“ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: وَاللہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ یعنی اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن، اَنِیْسُ الْغَرِیْبِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جب آدمی وُضو کرتا ہے تو ہاتھ دھونے سے ہاتھوں کے، چہرہ دھونے سے چہرے کے اور سر کا مَسح کرنے سے سر کے اور پاؤں دھونے سے پاؤں کے گُناہ جھڑ جاتے ہیں۔“ (مسند احمد، ج۱، ص۱۳۰، حدیث: ۴۱۵)

وُضو کر کے خَنْداں ہوئے شاہِ عثماں	کہا کیوں تبسُّم بھلا کر رہا ہوں؟
جوابِ سوالِ مُخالف دیا پھر	کسی کی اَدا کو اَدا کر رہا ہوں

سخت سردی میں بھی فرمانِ نَبَوِی پر عمل:

ایک دفعہ اَمِیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے غلام ”حَمران“ سے وُضو کے لیے پانی مانگا، حضرت سَیِّدُنا حَمران رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کہتے ہیں: میں اَمِیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں پانی لے کر حاضر ہوا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس سے ہاتھ اور منہ دھوئے، میں نے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو کفایت کرے رات تو بہت ٹھنڈی ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی

عَنْہ نے جواباً ارشاد فرمایا: میں نے دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنا ہے کہ: ”جو بندہ کامل وضو کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے اگلے پچھلے گُناہ بخش دیتا ہے۔“ (مسند البزار، مسند عثمان بن عفان، ج۲، ص۵،۷۵، الحدیث: ۴۲۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سخت سردی میں اَمِیرُالْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا فرمانِ مُصْطَفٰی پر عمل کرنا سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سچی مَحَبَّت کی دلیل ہے اور ایک مُسلمان بالخصوص عاشقِ رسول اپنے آقا و مولیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی ہر ہر ادا کو اپنانا اَوَّلین ترجیح اور سعادت سمجھتا ہے۔ بعض اوقات بظاہر نظر آنے والا نُقصان سُنَّتوں پر عمل کرنے میں رُکاوٹ بن جاتا ہے اور شیطانی وَسْوَسوں کا شکار ہو کر ہم سُنَّت پر عمل کا ثواب پانے سے محروم ہو جاتے ہیں، لیکن آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عشق و مَحَبَّت رکھنے والا کسی صورت بھی خلافِ سُنَّت کام نہیں کرتا اور ہر مُعاملے میں سُنَّتِ رسول کی پیروی کو باعثِ سعادت سمجھتا ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتوں کا پیکر بننے کے لیے لوگوں سے شرم محسوس نہ کریں، سُنَّتوں پر عمل کی وجہ سے لوگ باتیں بنائیں تو ہمیں ان کی باتوں پر بالکل کان نہیں دھرنے چاہئیں۔ اور کیسی ہی کڑی آزمائش کیوں نہ آجائے رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنَّتوں کے مُطابق زندگی بسر کرنی چاہیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سُنَّتوں پر عمل کی بَرَکت سے زِندگی گلزار بن جائے گی۔

تیری سُنَّتوں پہ چل کر میری رُوح جب نکل کر
چلے، تم گلے لگانا مدنی مدینے والے (وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

خطبے میں ادائے مصطفٰے کا تذکرہ:

اَمِیرُالْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے ایک خُطبے میں نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک اَدا کا ذِکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: قبر کو مُلاحظہ کرتے ہوئے اور اس کا ذِکر کرتے ہوئے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آنکھوں سے اَشک جاری ہوجاتے۔" (تاریخ ابن عساکر، ج ۱۲، ص ۱۱۴)

یہی وجہ تھی کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی فکرِ آخرت سے مَعْمور ادائے مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اَدا کرنے کے لیے قَبر کو دیکھ کر رویا کرتے، جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں عرض کی جاتی: جنّت و دوزخ کے تذکرے پر آپ اتنا نہیں روتے جس قَدر اس مَوقع پر روتے ہیں تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فکرِ آخرت میں ڈوبا ہوا جواب ارشاد فرماتے: قَبر مَنازلِ آخرت میں سب سے پہلی مَنْزِل ہے، اس سے نَجات پانے والے کے لیے بعد والی منازل بھی آسان ہوجائیں گی اور اس سے نجات نہ پانے والے کے لیے دیگر مَنازلِ آخرت سَخْت تر آزمائش کا سبب بنیں گی۔

(الزھد لابن السری، باب عذاب القبر، ج ۱، ص ۲۱۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے یہ رِقّت انگیز کلمات عقلمندوں کیلئے زَبَردَسْت تازیانۂ عِبرت ہیں مگر افسوس! ہماری اکثریَّت آج دُنیا کی مَتْوالی اور فکرِ آخرت سے خالی ہے، ہم میں سے کچھ تو وہ ہیں جو فانی دُنیا کی لذّتوں کے باعِث مَسرور و شاداں، زَوال و فَنا سے بے خوف،

موت کے تصوُّر سے نا آشنا، لذّاتِ دُنیا میں بد مَسْت ہیں تو بعض وہ ہیں جو اِس دارِ ناپائیدار میں یکایک موت سے ہمکنار ہونے کے اَندیشے سے نَابَلَد، سَہولتوں اور آسائشوں کے حُصُول میں اس قَدَر مگن ہوگئے کہ قبر کے اندھیروں، وحشتوں اور تنہائیوں کو بھول گئے۔ آہ! آج ہماری ساری توانائیاں صِرف و صِرف دُنیوی زندگی ہی بہتر بنانے میں صَرف ہورہی ہیں، آخرت کی بہتری کے حُصول کی فِکر بہت کم دکھائی دیتی ہے۔ ذرا غور تو کیجئے کہ اس دُنیا میں کیسے کیسے مالدار لوگ گزرے ہیں، جو دولت و حکومت، جاہ و حَشمت، اَہل و عِیال کی عارِضی اُنسِیّت، دوستوں کی وَقتی مُصَاحَبت اور خُدّام کی خُوشامدانہ خِدْمت کے بھرم میں قَبْر کی تنہائی کو بھولے ہوئے تھے۔ مگر آہ! یکایک فَنا کا بادَل گرجا، موت کی آندھی چلی اور دُنیا میں تادیر رہنے کی اِن کی اُمّیدیں خاک میں مل کر رہ گئیں، ان کے مَسرَّتوں اور شادمانیوں سے ہنستے بستے گھر موت نے ویران کردیئے۔ روشنیوں سے جگمگاتے مَحلّات و قُصُور سے اُٹھا کر انہیں گُھپ اندھیری قُبُور میں منتقل کردیا گیا۔ آہ! وہ لوگ کل تک اَہل و عِیال کی رونقوں میں شادمان و مَسرور تھے اور آج قُبُور کی وَحشتوں اور تنہائیوں میں مغموم و رَنْجُور ہیں۔

اَجَل نے نہ کِسریٰ ہی چھوڑا نہ دارا	ہر اِک لیکے کیا کیا نہ حسرت سِدھارا
اِسی سے سِکندر سا فاتح بھی ہارا	پڑا رہ گیا سب یُونہی ٹھاٹھ سارا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے	یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قَبر کا مُعاملہ انتہائی تَشْوِیش ناک ہے کوئی نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا ہوگا

؟ لہٰذا سمجھدار وہی ہے جو زِندگی کو غنیمت جانتے ہوئے دنیا میں رہ کر قبر و آخرت کی تیاری میں مشغول ہو جائے کیونکہ دُنیا ہی آخِرت کی تیّاری کیلئے مَخْصوص ہے۔ جیسا کہ

دنیا فانی اور آخِرت باقی ہے:

اَمِیرُالْمُؤمِنین حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنا سب سے آخِری خُطْبہ جو ارشاد فرمایا ،اس میں یہ بھی ہے: اللہ تعالیٰ نے تمہیں دُنیا صرف اس لئے عطا فرمائی ہے کہ تم اس کے ذَرِیعے آخِرت کی تیّاری کرو اور اِس لئے عطا نہیں فرمائی کہ تم اسی کے ہو کر رَہ جاؤ، بے شک دُنیا فانی اور آخِرت باقی ہے۔ تمہیں فانی (دنیا) کہیں بہکا کر باقی (آخرت) سے غافِل نہ کر دے، فنا ہو جانے والی دُنیا کو باقی رہنے والی آخِرت پر تَرجیح نہ دو کیونکہ دُنیا مُنْقَطِعْ ہونے والی ہے اور بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف لَوٹنا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو کیونکہ اس کا ڈر اس کے عذاب کیلئے (رَوک اور) ڈھال اور اُس تک پہنچنے کا ذَرِیعہ ہے۔(موسوعۃ ابن ابی الدنیا،کتاب ذم الدنیا،۸۳/۵، حدیث:۱۴۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کراماتِ عثمانِ غَنی : میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَمِیرُالْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ذاتِ مُبارکہ سے وقتاً فوقتاً کئی ایسی کرامتوں کا صُدور ہوا کہ جن کو سُن کر عقلیں دَنگ رہ جاتی ہیں۔ آیئے ہم بھی حُصولِ بَرَکت کے لیے کچھ سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

ایک دفعہ ایک شخص نے سرِ راہ کسی عورت کو غَلَط نگاہوں سے دیکھا پھر جب وہ اَمِیرُالْمُؤمِنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمتِ باعَظَمت میں حاضِر ہوا تو حضرتِ اَمِیرُالْمُؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے نہایت ہی پُر جَلال لہجے میں فرمایا: تم لوگ ایسی حالت میں میرے سامنے آتے ہو کہ تمہاری

آنکھوں میں بدکاری کے اثرات ہوتے ہیں! اُس شخص نے کہا: کیا رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد اب آپ پر وَحی اُترنے لگی ہے؟ آپ کو یہ کیسے معلوم ہو گیا کہ میری آنکھوں میں بدکاری کے اثرات ہیں؟ ارشاد فرمایا: ”مجھ پر وحی تو نازِل نہیں ہوتی لیکن میں نے جو کچھ کہا بالکل سچی بات ہے۔ رَبُّ الْعِزّت عَزَّوَجَلَّ نے مجھے ایسی فِراست (نورانی بصیرت) عنایت فرمائی ہے جس سے میں لوگوں کے دِلوں کے حالات و خیالات جان لیتا ہوں۔“

(طَبَقاتُ الشّافِعِیّۃ الکُبریٰ لِلسُّبکی ج ۲ ص ۳۲۷ وغیرہ)

آنکھوں میں پگھلا ہوا سیسہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اہلِ بصیرت اور صاحبِ باطن تھے لہٰذا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنی نگاہِ کرامت سے اُس شخص کی آنکھوں سے کی جانے والی مَعْصِیَّت (نافرمانی) مُلاحَظہ فرمالی اور اُس کی آنکھوں کو بدکار قرار دیا۔ بے شک اَجْنَبِیَّہ یعنی نامَحْرَمہ کہ جس سے شادی ہمیشہ کیلئے حرام نہ ہو اُس کی طرف بِلا اجازتِ شَرْعی نظر کرنا بَہُت بڑی جُرأت ہے۔ منقول ہے: ”جو شخص شَہْوت سے کسی اَجْنَبِیَّہ کے حُسن و جمال کو دیکھے گا قِیامت کے دن اسکی آنکھوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔“ (ھدایہ ج ۴ ص ۳۶۸)

یاد رکھئے! بدنگاہی سے بچنا بے حد ضَروری ہے ورنہ اِس پر ہونے والا عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔ منقول ہے: ”جو کوئی اپنی آنکھوں کو نظرِ حرام سے پُر کرے گا قِیامت کے روز اُس کی آنکھوں میں آگ بھر دی جائے گی۔“ (مُکاشَفَۃُ الْقُلُوب ص ۱۰)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی نگاہوں کی حفاظت کرنے کیلئے آنکھوں کا قُفلِ مدینہ لگانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

اپنے مدفن کی خبر دے دی:

حضرتِ سیِّدُنا امام مالِک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْخَالِق فرماتے ہیں کہ اَمِیرُالْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک مرتبہ مدینۂ منورہ زَادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّتَعْظِیْماً کے قبرستان "جَنَّتُ الْبَقِیْع" کے اُس حصّے میں تشریف لے گئے جو "حَشِّ کَوْکَب" (ایک انصاری شخص کے باغ والی جگہ) کہلاتا تھا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وہاں ایک جگہ پر کھڑے ہو کر فرمایا: "عنقریب یہاں ایک مردِ صالح کو دفن کیا جائے گا۔" چُنانچہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اِس فرمان کے تھوڑے ہی عرصے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہادت ہو گئی اور باغیوں نے جنازۂ مُبارَکہ کے ساتھ اس قَدَر اُودھم بازی کی کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو نہ تو رَوْضۂ مُنوَّرہ کے قریب دفن کیا جا سکا اور نہ ہی آپ جَنَّتُ الْبَقِیْع کے اُس حصّے میں مَدفُون کئے جا سکے جو اکابر یعنی بڑے بڑے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا قبرستان تھا بلکہ سب سے دُور الگ تھلگ اسی مقام "حَشِّ کَوْکَب" میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی تدفین کی گئی جس کے بارے میں کچھ عرصہ پہلے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا تھا۔ (ریاض النضرۃ، ج۳، ص۴۱، کراماتِ صحابہ ص۹۶، ازالۃ الخفاء، مقصد دوم، ج۴، ص۳۱۵)

اللہ سے کیا پیار ہے عُثمانِ غنی کا
محبوبِ خدا، یار ہے عُثمانِ غنی کا (وسائلِ بخشش)

شہادت کی تاریخ: حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ۳۵ھ ماہِ ذُوالْحِجَّہ کے ایامِ تشریق میں شہید ہوئے جبکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عُمر بیاسی سال کی تھی۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے **جنازہ کی نماز** حضرت سیِّدُنا زُبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پڑھائی اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ حشِ کَوکَب کے مَقام پر

جنَّتُ الْبَقِیْع میں دفن کیے گئے۔(الریاض النضرۃ،الفصل الحادی عشر،ذکر تاریخ مقتلہ، ۲ /۷۳)(اسد الغابۃ، عثمان بن عفان، مقتلہ، ۳/ ۶۱۷)(الصواعق المحرقۃ، الباب السابع فی فضائلہ، الفصل الثالث، ص ۱۱۱)

دُرِّ منثور قرآں کی سلک بہی زَوجِ دو نُورِ عِفَّت پہ لاکھوں سَلام
یعنی عُثمان صاحبِ قمیص ہدیٰ حُلّہ پوشِ شہادت پہ لاکھوں سلام

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سیرت و کردار پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیان کا خُلاصہ: میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے اَمِیرُالْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سیرت کے مُتعلِّق سنا، سب سے پہلے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے گُستاخ کا عِبرت ناک اَنجام سُنا، اس سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے نیک بندوں کی گُستاخی کرنے والوں کو دُنیا و آخرت میں ذَلیل و رُسوا کرتا ہے۔ ہمیں بھی اَوْلیاءُ اللہ کی شان میں گُستاخی کرنے والوں کی صُحبتِ بد سے بچنا چاہیے۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قبولِ اسلام کے بارے میں سنا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے چوتھے نمبر پر اسلام قبول کیا اور جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اَہلِ خانہ کو علم ہوا اور اُنہوں نے ظُلم و سِتم شُروع کر دیا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بَرداشت کرتے رہے اور اسلام پر ثابِت قَدم رہے۔ پھر ہم نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سَخاوَت کے بارے میں سُنا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے راہِ خدا میں ایک مَوقعے پر ایک ہزار اُونٹ بمع سازو سامان اور ایک ہزار دینار خَرچ کیے اور ایک مُنافق سے ایک درخت

لے کر انصاری صحابی کو دے دیا اور اس کے بدلے پورا باغ دے دیا، آپ کی سَخاوت و راہِ خدا میں خرچ کرنے پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شان میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آیات نازل فرمائیں۔ بیان کے دوران ہم نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شَرم وحَیا سے مُتعلِّق بھی سُنا کہ فَرشتے بھی آپ سے حَیا فرماتے ہیں۔ مزید آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے عشقِ رسول سے مُتعلِّق سنا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتوں سے بے حد مَحَبَّت فرماتے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی ہر ادا کو اپناتے، ہمیں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے سُنَّتوں پر عمل کرنا چاہیے۔ سُنَّتوں بھری زندگی بسر کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے خُوب سُنَّتیں سیکھ کر ان پر عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کا جذبہ نصیب ہو گا۔ اس کے علاوہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی فکرِ آخرت سے مُتعلِّق سنا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ قبر کا تذکرہ سُن کر خُوب آہ وزاری کرتے اور فرماتے کہ قَبْر آخرت کی پہلی مَنْزِل ہے اس سے نَجات پانے والے کے لیے بعد کی مَنازل آسان ہو جائیں گی اور اس سے نَجات نہ پانے والے کیلئے مَنازلِ آخرت سَخت تر آزمائش کا سبب بنیں گی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی مرنے سے پہلے قَبر وحشر کی تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے اَسْلاف خاص کر خُلفائے راشدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے نَقْشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بارہ مدنی کام کیجئے! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خُلفائے راشدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی سیرت پر تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی

شائع کردہ کتب و رسالہ "خُلفائے راشدین و فیضانِ صدّیقِ اکبر" اور رسالہ "کراماتِ عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ" ہدیۃً حاصل کیجئے اور خود بھی مُطالعہ کیجئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی تُحفۃً پیش کیجئے۔ اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیے اور 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے والے بن جایئے۔ 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام روزانہ **"مسجد درس"** بھی ہے۔ یادرہے مسجد میں درس دینا، علمِ دین سیکھنا سکھانا صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سُنَّت اوراس میں شرکت کرنا خود پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّت ہے۔ چنانچہ حضرتِ عبدُاللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہ سے روایت ہے کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک دن اپنے حُجرے سے باہر تشریف لائے اور مسجد میں داخل ہوئے تو دو حلقوں کو مُلاحظہ فرمایا۔ ایک حلقے والے تلاوتِ قرآن اور دُعا میں مشغول تھے اور دوسرے حلقے میں علمِ دین سیکھنے سکھانے کا عمل جاری تھا۔ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: دونوں ہی بھلائی کے کاموں میں مصروف ہیں۔ یہ حلقے والے تلاوتِ قرآن اور دُعا میں مشغول ہیں اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو اِنہیں عطا فرمائے اور اگر چاہے تو روک دے۔ اور یہ دوسرے حلقے والے مُذاکرۂ عِلْم میں مَصروف ہیں۔ اور بیشک مجھے مُعَلِّم (سکھانے والا) بنا کر مَبْعُوث کیا گیا ہے۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم علمِ دین کے حلقے میں بیٹھ گئے۔ (سنن ابن ماجہ، ج۱، ص۱۵۱، حدیث۲۲۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ مسجدِ نَبَوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں لگنے والے حلقوں میں حُضُور سَیِّدِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس حَلقے میں شریک ہوئے کہ جس میں علمِ دین کی

باتیں ہو رہی تھیں۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسجد درس میں بھی علمِ دین ہی کی باتیں سکھائی جاتی ہیں۔آپ بھی روزانہ مسجد درس دینے یا سننے کی نیّت کر لیجئے۔اس سے دینی معلومات کے ساتھ ساتھ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ادائے سُنَّت کا ثواب بھی ملے گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی بَرَکت سے بہت سے اسلامی بھائی گُناہوں بھری زِندگی چھوڑ کر سُنَّتوں کے مُطابق زندگی گزارنے والے بن رہے ہیں۔آیئے ایک مَدَنی بہار آپ کے گوش گُزار کرتا ہوں۔چُنانچِہ

فَتْح پور کمال (ضلع رحیم یار خان،پنجاب،پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے میں نماز تو پابندی سے پڑھتا تھا مگر اس کے باوجود مختلف گناہوں کا عادی تھا۔مثلاً گانے باجے سُننا،فلمیں ڈرامے دیکھنا،تاش کھیلنا وغیرہ۔میں ہمیشہ کالج جاتے ہوئے اپنی سائیکل ایک اسلامی بھائی کی دُکان پر کھڑی کرتا تھا۔رَجَبُ المُرجّب کے ایّام تھے ایک روز جب میں اپنی سائیکل دُکان پر کھڑی کرنے کے لئے گیا تو اُس اسلامی بھائی نے شبِ معراج کے سلسلے میں ہونے والے اجتماعِ ذِکر و نعت کی دعوت دی۔میں نے شرکت کی ہامی بھر لی اور اِس رات اکیلا اپنی بستی سے جو کہ کچھ فاصلے پر تھی،آیا اور پوری رات اجتماعِ ذِکر و نعت میں شرکت کی۔مجھے اس اجتماعِ پاک میں بہت ہی سُکون ملا جس کی وجہ سے میں نے ہفتہ وار اجتماع میں پابندی کے ساتھ شرکت کرنا شُروع کر دی۔اس دوران رَمَضانُ الْمُبارَک کا بابَرَکت مہینہ بھی تشریف لا چکا تھا۔اسلامی بھائیوں نے مجھ پر انفرادی کوشش کر کے اِعْتِکاف کے لئے تیار کیا۔میں مُتأثر (مُت۔اَث۔ثر) تو پہلے ہی ہو چکا تھا۔چنانچہ اِعْتِکاف کے لیے تیار ہو گیا۔دس روزہ اِعْتِکاف میں مجھے سیکھنے کو بہت کچھ ملا اور اِسی میں میں نے اَلْحَمْدُ

لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عمامہ شریف کا تاج سجالیا اوراس دن سے داڑھی بھی رکھ لی اور گُناہوں بھری زندگی سے بھی نفرت ہوگئی۔ تادمِ تحریر ڈویژن مدنی انعامات کے ذمّہ دار کی حیثیت سے مدنی کاموں میں مصروف ہوں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس مدنی ماحول میں اِستقامت عطا فرمائے۔(کفن کی واپسی، ص۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حج کے مہینے کے مقدس دن چل رہے ہیں، ان دِنوں میں روزہ رکھنے کے خصوصی فضائل ہیں، آیئے میں آپ کو فیضانِ سُنّت جلد اوّل سے کچھ فضائل عرض کرتا ہوں۔۔

بعض احادیثِ مُبارکہ کے مطابق ذُوالْحِجَّۃُ الْحرام کا پہلا عَشَرہ (یعنی اِبتدائی دس دن) رَمَضانُ الْمُبارَک کے بعد سب دِنوں سے افضل ہے۔

''اللہ'' کے چار حُرُوف کی نسبت سے عَشَرَۂ ذُوالْحِجَّۃُ الْحرام کے مُتَعَلِّق چار رِوایات

نیکیاں کرنے کے پسندیدہ ترین اَیّام: مدینہ ۱: سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، محبوبِ ربِّ غفّار عَزَّوَجَل و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ نور بار ہے: ''ان دس ۱۰ دنوں سے زیادہ کسی دن کا نیک عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کو محبوب نہیں۔'' صَحابۂ کِرام علیہم الرضوان نے عرض کی، ''یارسولَ اللہ ! عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور نہ راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں جِہاد؟'' فرمایا، ''اور نہ راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں جِہاد، مگر وہ کہ اپنے جان ومال لیکر نکلے پھر ان میں سے کچھ واپَس نہ لائے۔ (یعنی صِرف وہ مُجاہِد افضل ہوگا جو جان ومال قربان کرنے میں کامیاب ہوگیا) (صحیح بخاری، ج۱، ص ۳۳۳، حدیث ۹۶۹)

شبِ قَدر کے برابر فضیلت: مدینہ ۲: حدیثِ پاک میں ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کو عَشَرَۂ ذُوالْحِجَّہ سے زیادہ کسی دن میں اپنی عِبادت کیا جانا پسندیدہ نہیں اِس کے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں اور ہر شب

کاقِیام شبِ قَدْر کے برابر ہے۔'' (جامع ترمذی، ج۲، ص۱۹۲، حدیث۷۵۸)

عَرَفہ کا روزہ: مدینہ ۳: حضرتِ سَیِّدُنا ابو قَتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایَت ہے، سُلطانِ مدینہ، قرارِ قَلْب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعَطَّر پسینہ، باعِثِ نُزُولِ سکینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ''مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر گُمان ہے کہ عَرَفہ (یعنی ۹ ذُوالحجَّۃُ الحرام) کا روزہ ایک سال قَبْل اور ایک سال بعد کے گُناہ مٹادیتا ہے۔''

(صحیح مُسلم، ص۵۹۰، حدیث۱۹۶)

ایک روزہ ہزار روزوں کے برابر: مدینہ ۴: اُمُّ المُؤمِنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رِوایَت ہے، رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: عَرَفہ (یعنی ۹ ذوالحجَّۃُ الحرام) کا روزہ ہزار روزوں کے برابر ہے۔

(شُعَبُ الایمان، ج۳، ص۳۵۷، حدیث۳۷۶۴)

مگر حج کرنے والے پر جو عَرَفات میں ہے اُسے عَرَفہ (یعنی ۹ ذوالحجَّۃُ الحرام) کے دِن روزہ مکروہ ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ خُزَیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرتِ سَیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حُضُورِ پُر نُور، شافِعِ یومُ النُّشُور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے عَرَفہ کے دِن (یعنی ۹ ذوالحجَّۃُ الحرام کے روز حاجی کو) عَرَفات میں روزہ رکھنے سے مَنْع فرمایا۔ (صحیح ابن خُزیمہ، ج۳، ص۲۹۲، حدیث۲۱۰۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں۔

تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَہ بزمِ جنَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(اِبنِ عَساکِر ج۹ص۳۴۳)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

”کرم یارَسُولَ اللہ“ کے تیرہ حُرُوف کی نسبت سے پانی پینے کے 13 مَدَنی پھول:

دو فرامینِ مصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم:

اُونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں مت پیو، بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو اور پینے سے قبل بِسْمِ اللہ پڑھو اور فَراغت پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کہا کرو۔

(تِرمِذی ج۳ص۳۵۲حدیث۱۸۹۲)

نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے برتن میں سانس لینے یا اس میں پھونکنے سے مَنْع فرمایا ہے۔

(ابوداؤد ج۳ص۴۷۴حدیث۳۷۲۸)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: برتن میں سانس لینا جانوروں کا کام ہے نیز سانس کبھی زہریلی ہوتی ہے اِس لیے برتن سے الگ مُنہ کر کے سانس لو، (یعنی سانس لیتے وقت گلاس منہ سے ہٹالو) گرم دُودھ یا چائے کو پھونکوں سے ٹھنڈا نہ کرو بلکہ کچھ ٹھہرو، قدرے ٹھنڈی ہو جائے پھر پیو۔ (مراٰۃ ج۶ص۷۷) البتّہ درودِ پاک وغیرہ پڑھ کر یہ

نیّتِ شفا پانی پر دم کرنے میں حَرَج نہیں۔ پینے سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھ لیجئے، چوس کر چھوٹے چھوٹے گُھونٹ پئیں، بڑے بڑے گُھونٹ پینے سے جِگر کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔ پانی تین سانس میں پئیں۔ بیٹھ کر اور سیدھے ہاتھ سے پانی نوش کیجئے لَوٹے وغیرہ سے وُضو کیا ہو تو اُس کا بچا ہوا پانی پینا 70 مرض سے شِفا ہے کہ یہ آبِ زم زم شریف کی مُشابَہَت رکھتا ہے، ان دو (یعنی وُضو کا بچا ہوا پانی اور زم زم شریف) کے عِلاوہ کوئی سا بھی پانی کھڑے کھڑے پینا مکروہ ہے۔(ماخوذ از فتاوی رضویہ ج۴ص۵۷۵ ج ۲۱ص۶۶۹)

یہ دونوں پانی قبلہ رُو ہو کر کھڑے کھڑے پئیں۔ پینے سے پہلے دیکھ لیجئے کہ پینے کی شے میں کوئی نُقصان دَہ چیز وغیرہ تو نہیں ہے۔(اِتحافُ السّادَۃ للزّبیدی ج ۵ ص ۵۹۴)

پی چکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کہیے۔ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: بِسْمِ اللہ پڑھ کر پینا شروع کرے پہلی سانس کے آخر میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دوسرے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن اور تیسرے سانس کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھے۔

(اِحیاءُ الْعُلُوم ج ۲ ص ۸)

گلاس میں بچے ہوئے مُسلمان کے صاف سُتھرے جھوٹے پانی کو قابلِ استعمال ہونے کے باوجود خوامخواہ پھینکنا نہ چاہیے، منقول ہے: سُؤْرُ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ یعنی مسلمان کے جھوٹے میں شِفاء ہے۔

(الفتاوی الفقہیۃ الکبری لابن حجر الہیتمی ج۴ص۱۱۷، کشف الخفاء ج۱ص۳۸۴)

پی لینے کے چند لمحوں کے بعد خالی گلاس کو دیکھیں گے تو اس کی دیواروں سے بہہ کر چند قطرے پیندے میں جمع ہو چکے ہوں گے انہیں بھی پی لیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب (۱)312 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" حصّہ 16 اور (۲)120 صفحات کی کتاب "سُنَّتیں اور آداب" ہدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

درود شریف کی فضیلت:

سلطانِ دوجہان، مدینے کے سلطان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک فِرشتہ میری قَبْر پر مُقَرَّر فرمایا ہے جسے تمام مخلوق کی آوازیں سُننے کی طاقت عَطا فرمائی ہے، پس قِیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اس کا اور اس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے کہ فُلاں بن فُلاں نے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر اس وَقْت دُرُودِ پاک پڑھا ہے۔ (مسند البزار، ۴/۲۵۵، حدیث: ۱۴۲۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہ" مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجَمُ الکبیر لِلطَّبرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بیان سننے کی نیّتیں : نگاہیں نیچی کیے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گا ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علم

دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا ضَرور تاًسمٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں گا دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا صلُّوا عَلَی الْحبیب، اُذْکُرُوا اللہ، تُوبُوْا اِلَی اللہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کیلئے بُلند آواز سے جواب دوں گا بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مصافحہ اور انفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کرنے کی نیّتیں: میں بھی نیت کرتا ہوں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا دیکھ کر بیان کروں گا پارہ 14، سورۃُ النَّحل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (ترجَمۂ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکّی تدبیر اور اچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃ۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پیروی کروں گا نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا اَشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مشکل الفاظ بولتے وقت دل کے اِخلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی علمیَّت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رغبت دلاؤں گا قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا نظر کی حفاظت بنانے کی خاطر حتَّی الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم "فکرِ مدینہ یعنی مُحاسَبۂ نَفْس" سے مُتعلِّق مدنی پُھول سُننے کی سعادت حاصل کریں گے، سب سے پہلے ایک عابد وزاہد کی فکرِ آخرت سے بھرپور نصیحت آموز حکایت بیان کی جائے گی جس کو سُن کر اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اَعمال کا مُحاسَبہ کرنے اور فکرِ آخرت کے لیے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔ اسکے بعد آیاتِ قُرآنی اور تفاسیر کی روشنی میں ہم پر یہ بات آشکار ہو گی کہ ہمارے یہ اَعْضا جو آج ہماری بداعمالیوں پر خاموش رہتے ہیں روزِ قیامت ہمارے ہی خلاف گواہی دیں گے، اس کے علاوہ فکرِ مدینہ (اعمال کا محاسبہ کرنے) سے مُتعلِّق احادیثِ مُبارکہ اور بُزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِيْن کے حِکمت بھرے چند اَقوال سن کر عمل کی بھی کوشش کریں گے۔ امام غزالی عَلَيْهِ رَحمَةُ اللهِ الوَالِي کے بیان کردہ اپنی ذات کی خامیوں کو مَعلوم کرنے کے چار طریقے سن کر اپنی خامیوں کو دور کریں گے۔ روزمرَّہ کے معمولات سے مُتعلِّق فکرِ مدینہ کا طریقہ سُن کر روزانہ اپنے اعمال کا مُحاسَبہ کرنے کی نِیَّت بھی کریں گے، بیان کے اِختتام پر مِسواک سے مُتعلِّق مَدنی پُھول سن کر سُنَّت کی نیت سے مسواک کی عادت بھی بنائیں گے۔ آیئے سب سے پہلے ایک عابد کی فکرِ آخرت سے بھرپور حکایت سُنتے ہیں۔

فکرِ آخرت کے لئے کوئی نہیں روتا:

حضرت سَیِّدُنا یَزید بن صَلْت الجوشی عَلَيْهِ رَحمَةُ اللهِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اپنے ایک عابد وزاہد دوست سے ملنے بَصْرہ گیا۔ جب میں ان کے گھر پہنچا تو دیکھا کہ ان کی حالت بہت نازُک ہے اور شِدَّتِ مرض سے قَریبُ الْمَرگ ہیں، ان کے بچے، زَوجہ اور ماں باپ اِرد گِرد کھڑے رو رہے ہیں اور

سب کے چہروں پر مایوسی عَیاں ہے۔ میں نے جا کر سلام کیا اور پوچھا: "آپ اس وقت کیا محسوس کر رہے ہیں؟" یہ سُن کر میرے وہ دوست کہنے لگے: "میں اس وقت ایسا محسوس کر رہا ہوں جیسے میرے جسم کے اَندر چیونٹیاں گُھوم پھر رہی ہوں۔"

اتنی دیر میں ان کے والد رونے لگے تو میرے دوست نے پوچھا: "اے میرے شَفیق باپ! آپ کو کس چیز نے رُلایا؟" کہنے لگے: "میرے لال! تیری جُدائی کا غم مجھے رُلا رہا ہے، تیرے مَرنے کے بعد ہمارا کیا بنے گا۔" پھر ان کی ماں، بچے اور زَوجہ بھی رونے لگے۔ میرے دوست نے اپنی والدہ سے پوچھا: "اے میری مہربان و شفیق ماں! تم کیوں رو رہی ہو؟" ماں نے جواب دیا: "میرے جِگر کے ٹکڑے! مجھے تیری فُرقَت کا غَم رُلا رہا ہے، میں تیرے بِغیر کیسے رہ پاؤں گی۔" پھر اپنی بیوی سے پوچھا: "تمہیں کس چیز نے رونے پر مجبور کیا؟" اس نے بھی کہا: "میرے سرتاج! آپ کے بِغیر ہماری زِندگی اَجیرن ہو جائے گی، جُدائی کا غَم میرے دل کو گھائل کر رہا ہے، آپ کے بعد میرا کیا بنے گا؟" پھر اپنے روتے ہوئے بچوں کو قَریب بُلایا اور پوچھا: "میرے بچو! تمہیں کس چیز نے رُلایا ہے؟" بچے کہنے لگے: "آپ کے وِصال کے بعد ہم یتیم ہو جائیں گے، ہمارے سر سے سایہ پِدری اُٹھ جائے گا، آپ کے بعد ہمارا کیا بنے گا؟ آپ کی جُدائی کا غَم ہمیں رُلا رہا ہے۔"

ان سب کی یہ باتیں سُن کر میرے دوست نے کہا: "مجھے بٹھا دو۔" جب اُنہیں بٹھا دیا گیا تو گھر والوں سے کہنے لگے: "تم سب دُنیا کے لئے رو رہے ہو۔ تم میں سے ہر شخص میرے لئے نہیں بلکہ اپنا نَفع خَتم ہو جانے کے خَوف سے رو رہا ہے، کیا تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جسے اس بات نے رُلایا ہو کہ مرنے کے بعد قَبر میں میرا کیا حال ہو گا، عنقریب مجھے وَحشَت ناک تنگ و تاریک قبر میں چھوڑ دیا جائے گا، کیا تم

میں سے کوئی اس بات پر بھی رویا کہ مجھے مرنے کے بعد مُنکَر نکیر سے واسطہ پڑے گا؟ کیا تم میں سے کوئی اس خَوف سے بھی رویا کہ مجھے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کے سامنے (حساب وکتاب) کے لئے کھڑا کیا جائے گا، تم میں سے کوئی بھی میری اُخروی پریشانیوں کی وَجہ سے نہیں رویا بلکہ ہر ایک اپنی دُنیا کی وَجہ سے رو رہا ہے، پھر ایک چیخ ماری اور ان کی رُوح قَفَسِ عُنصُری سے پرواز کر گئی۔"

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور انکے صَدَقے ہماری بے حساب مَغْفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حِکایت میں اس عابد وزاہِد نے اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ ساتھ ہمیں بھی فِکرِ آخرت کا کیسا مدنی ذِہن دیا۔ واقعی ہمیں یہ سوچنا چاہیے کہ دُنیوی نِعمتوں کے چِھن جانے پر تو ہم خوب روتے ہیں، کیا کبھی اپنی بد اَعمالیوں کے سبب جنَّت کی نعمتیں نہ ملنے اور جہنَّم کے دَرْدناک عذاب کے حَقْدار بننے کے خوف سے بھی رونا آیا، دُنیوی نعمتوں کے حُصُول کے لیے تو ہم خُوب کوشش کرتے ہیں کیا کبھی جنَّت کی نعمتیں پانے کیلئے نَفْس کی مُخالَفت کرتے ہوئے نیک اَعمال کیلئے بھی جُستجو کی؟ دُنیا میں اگر کوئی ہمارا امتحان لیتا ہے تو ہمارے پسینے چُھوٹ جاتے ہیں، جواب یاد ہونے کے باوجود گھبراہٹ کے سبب جَواب بُھول جاتے ہیں، کیا کبھی قبْر وحَشْر کے اِمتحان کے خَوف سے بھی لَرزا طاری ہوا یا کبھی اس اِمتحان کی تیاری کا ذِہن بنا؟ یاد رکھئے! یہ دنیا اور اس کی تمام نعمتیں فانی ہیں۔ لہٰذا دُنیا کی ان فانی آسائشوں اور نِعمتوں سے لُطف اَندوز ہونے کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی ذِہن میں بٹھا لینی چاہیے کہ آخرت میں ان سب نعمتوں کا حساب بھی دینا ہو گا۔ صرف کھانے پینے یا استعمال کی ضَروری چیزوں کے بارے میں ہی پوچھ گچھ نہیں ہو گی بلکہ اعمال کے بارے میں بھی پُرسش ہو گی اور ہمیں ہر ہر عمل

کا حساب دینا ہو گا۔ لہٰذا کوئی بھی کام کرنے سے پہلے لَمْحَہ بھر کے لیے یہ ضَرور سوچنا چاہیے کہ میں جس کام کو کرنے کا اِرادہ رکھتا ہوں اس میں میری آخرت کا فائدہ ہے بھی یا نہیں کیونکہ فُضُول ولَغْو کاموں کے اِرْتِکاب پر آخرت میں میری پکڑ ہو سکتی ہے۔ یاد رہے روزِ قیامت ہمارے اِن اَعْضا کے بارے میں بھی سوال ہو گا جن سے ہم بِلا جھجک دن رات ڈھیروں گُناہ کرتے ہیں۔ جیسے آنکھ کہ ہم اس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی والے بہت سے کام کرتے ہیں۔ بد نگاہی کرنا، فلموں ڈراموں کے حَیا سوز مَناظر سے لُطْف اندوز ہونا۔ اسی طرح ہمارے کان بھی حَرام کردَہ کاموں میں مَصْروف رہتے ہیں اور ہم دن رات گانے باجے، فُضُول اور فُحش لطیفے، غِیبت و چُغلی سُننے اور کسی کے عُیُوب کو سُننے جیسے گُناہوں کے مُرتَکِب ہوتے ہیں۔ اسی طرح ہمارا دل بھی بُرے خَیالات، بُغْض و کینہ، حَسد وغیرہ جیسی باطِنی بیماریوں کا عادی ہوا جارہا ہے۔ لہٰذا سمجھدار وہی ہے جو آخِرت کے حِساب و کتاب سے ڈَرتے ہوئے اپنے اَعْضا کو گُناہوں سے بچانے میں کامیاب ہو جائے ورنہ روزِ قِیامت جب ان اَعْضا کے بارے میں پوچھا جائے گا تو ہمارے پاس اس کا کوئی جواب نہ ہو گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک میں پ15 سورہ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 36 میں ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓىٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک کان اور آنکھ اور دل ان سب سے سوال ہونا ہے۔"

(پ۱۵، بنی اسرائیل:۳۶)

اس آیتِ کریمہ کے تَحْت تفسیرِ قُرطبی میں ہے کہ "ان میں سے ہر ایک سے اس کے اِستعمال کے بارے میں سوال ہو گا، چُنانچہ دل سے پوچھا جائے گا کہ اس کے ذَریعے کیا سوچا گیا اور پھر کیا

اِعْتِقاد رکھا گیا جبکہ آنکھ اور کان سے پوچھا جائے گا تمہارے ذَریعے کیا دیکھا اور کیا سُنا گیا۔"(ج۲۰، ص ۱۳۹)

علامہ سَیِّد محمود آلُوسی بَغْدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی تفسیر رُوحُ الْمَعانِی میں فرماتے ہیں: یہ آیت اس بات پر دَلیل ہے کہ آدمی کے دل کے اَفْعال پر بھی اس کی پکڑ ہو گی مثلاً کسی گُناہ کا پُخْتَہ اِرادہ کر لینا یا دل کا مُختلف بیماریوں مثلاً کینہ، حَسد اور خُود پَسندی وغیرہ میں مُبتلا ہو جانا، ہاں عُلماء نے اس بات کی تَصْرِیح فرمائی کہ دل میں کسی گُناہ کے بارے میں مَحْض سوچنے پر پکڑ نہ ہو گی جبکہ اس کے کرنے کا پُخْتَہ اِرادہ نہ رکھتا ہو۔

(ج۱۵، ص۹۷)

حَکیمُ الْاُمَّت، مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: دل کے برے اِرادے یا بُرے عَقیدوں پر پکڑ ہو گی، ہاں دل کے وَسْوَسے جو بے اِختیار دل میں آجاویں وہ مُعاف ہیں۔ مزید فرماتے ہیں: ان ظاہری باطِنی اَعْضاء کے مُتعلِّق قِیامت میں سوال ہو گا کہ تم نے ان سے ناجائز کام تو نہیں کئے؟ اس لئے ان سے جائز کام ہی کرو، یہ سوالات رَبّ کے عِلْم کے لئے نہیں، بلکہ مُجْرِم سے اِقْرارِ جُرم کرانے کو ہوں گے۔

(تفسیر نور العرفان مع ترجمۂ کنز الایمان، ص ۴۵۵)

محشر کا ہولناک منظر:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے کہ قِیامت کے ھَیبَت ناک دن میں جب زَمین تانبے کی ہو گی، سُورج سَوا مِیل کے فاصلے پر رَہ کر آگ برسا رہا ہو گا، نَفْسِی نَفْسِی کا عالَم ہو گا، کوئی کسی کا پُرسانِ حال نہ ہو گا، پیاس کی شِدَّت سے زبان سُوکھ کر کانٹا ہو جائے گی، ایسے کَڑے وقت میں جب ہمارے

اَعْضائے بدن سے ان کے مُتعلِّق سوالات کیے جائیں تو اس وقت ہمارا کیا بنے گا؟ دُنیا میں تو ہم اپنے کسی عَمل کی وَضاحَت کرتے ہوئے سامنے والے کو کسی نہ کسی طرح بہلا پُھسلا کر اور باتیں بنا کر کام چلا لیتے ہیں، کبھی یہ کہہ کر کہ آپ کو غَلَط فہمی ہوئی ہے، شاید آپ میری بات سمجھ نہیں رہے، کبھی جھوٹ کا سہارا لے کر واقعے ہی سے مُکَر جاتے ہیں اور کبھی جان چُھڑانے کیلئے ایک لَفْظ "مَعْذرت" کہہ کر جان چُھڑا لیتے ہیں۔ لیکن یاد رکھیے! یہ سب یہاں تو چل جاتا ہے لیکن وہاں یہ سب نہیں چل سکے گا۔ سَیِّدی اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

چُھپ کے لوگوں سے کیے جس کے گُناہ
وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے
واں نہیں بات بنانے کی مَجال
چارہ اِقْرار ہے کیا ہونا ہے

(حدائقِ بخشش شریف، حصہ اول، ص۱۶۹)

شَرحِ کلامِ رضا: یعنی وہاں وہ عَدالت ہو گی کہ جہاں جُھوٹ، بَہانہ، مَکْر وفَریب چل ہی نہیں سکتے۔ سِوائے اِقْرار کر لینے اور مان لینے کے کوئی چارہ کار نہ ہو گا۔

(شرح حدائق بخشش، از مولانا حسن قادری، ص۴۹۳)

ہمارے اَعضاء، ہمارے خِلاف:

ہمارے یہ اَعضائے بدن جو آج ہر اچھے اور بُرے کام میں ہمارے مُعاون ہیں، کسی بھی نیکی کے کام پر حوصلہ اَفزائی یا گُناہ کے اِرتِکاب پر مَلامت کرنے کی بجائے بالکُل خاموش رہتے ہوئے ہمیں اَپنے تأثرات (تَ۔اَثْ۔ثُرات) سے مکمل طور پر "مَحروم" رکھتے ہیں۔ لیکن بَروزِ قِیامت یہی اَعضاء ہمارے خِلاف

گواہی دیں گے کہ فُلاں فُلاں دِن اور رات میں اِس شخص نے مجھ سے یہ گناہ کیا۔ چُنانچہ قُرآنِ پاک میں پارہ 18، سورۂ نور کی آیت نمبر 24 میں اِرشاد ہوتا ہے:

يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَ اَيْدِيْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: جس دِن اُن پر گواہی دیں گی اُن کی زبانیں، اُن کے ہاتھ اور اُن کے پاؤں جو کچھ کرتے تھے۔ (پ۱۸، النور: ۲۴)

تفسیر رُوحُ المَعَانی میں اِس آیتِ کریمہ کے تحت لکھا ہے کہ مذکورہ اَعضاء کی گواہی کا مطلب یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی قُدرتِ کامِلہ سے اِنہیں بولنے کی قُوَّت عطا فرمائے گا، پھر اِن میں سے ہر ایک اُس شخص کے بارے میں گواہی دے گا کہ وہ اِن سے کیا کام لیتا رہا ہے۔ (تفسیر رُوحُ المعانی، ج۱۸، ص ۴۴۲)

صَدرُ الاَفاضِل مُفتی نَعیمُ الدِّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: زبانوں کا گواہی دینا تو اُن کے مُونہوں پر مُہریں لگائے جانے سے قبل ہو گا اور اُس کے بعد مُونہوں پر مُہریں لگا دی جائیں گی جِس سے زبانیں بَند ہو جائیں گی اور اَعضاء بولنے لگیں گے اور دُنیا میں جو عَمل کئے تھے اُن کی خبر دیں گے۔

(تفسیر خزائن العرفان، پارہ ۱۸، تحت الآیۃ ۲۴)

جیسا کرو گے ویسا بھرو گے:

خُدارا اَپنے حالِ زار پر رَحم کیجئے کیونکہ ہمارے نازک جِسم قَبْر و حَشْر کے دَرْدناک عَذاب کو سہنے کی ہرگز طاقت نہیں رکھتے، لہٰذا زِندگی کو غنیمت جانتے ہوئے جَلد اَز جَلد گُناہوں بھری زِندگی سے تَوبہ کر لیجئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے رَسُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی اِطاعت و فرمانبرداری والے کاموں میں لگ جایئے، اگر یُونہی گُناہوں کا سِلسِلہ چلتا رہا، تَوبہ کی تَوفیق نصیب نہ

ہوئی اور یک دَم یہ چلتی سانسیں رُک گئیں اور روزِ مَحشر ہمارے اَعضاء نے ہماری عصیاں سے بھرپور زِندگی کی داستان سُنانی شُروع کی تو یاد رکھئے سِوائے پچھتاوے کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ مُناسِب یہی ہے کہ آج ہی ہم اِسی دُنیا میں اپنے تمام کاموں کا مُحاسَبہ کریں اور ہر کام کرنے سے پہلے یہ سوچنے کی عادَت ڈالیں کہ مَیں یہ کام کیوں اور کِس لیے کر رہا ہوں؟ کہیں میرے اِس عَمَل سے میری آخِرت کا نُقصان تو نہیں ہو رہا؟۔ اے کاش! کہ لوگوں سے چُھپ کر گُناہ کرتے وقْت ہمارا یہ ذِہن بَن جائے کہ ہمارا رَبّ ہمیں ہر آن دیکھ رہا ہے وہ ہمارے ہر ہر عَمَل سے باخبَر ہے۔ آج ہم کوئی بھی کام کرتے وقْت دِن کے اُجالے یا رات کی تاریکی کی مُطلقاً پَرواہ نہیں کرتے۔ لیکن یاد رکھئے! کہ بَروزِ قِیامَت یہ بھی ہماری نیکی یا بَدی پر گواہ ہوں گے۔ جیسا کہ حَضْرت سَیِّدُنا مَعْقِل بن یَسار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروِی ہے کہ نبیِّ پاک، صاحِبِ لَوْلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: کوئی دن ایسا نہیں جو دُنیا میں آئے اور یہ نِداء نہ کرے: اے اِبنِ آدَم! مَیں تیرے ہاں جَدید مَخلوق ہوں، آج تُو مُجھ میں جو عمل کریگا مَیں کل قِیامَت کے دن اُس کی گواہی دُوں گا، تُو مُجھ میں نیکی کر! تاکہ مَیں تیرے لئے کل قِیامَت میں نیکی کی گواہی دوں، میرے چلے جانے کے بَعْد تُو کبھی مُجھے نہ دیکھ سکے گا۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فَرمایا: اور رات بھی یُوں ہی اِعلان کرتی ہے۔

(حلیۃ الاولیاء، ج ۲، ص ۳۴۴، رقم الحدیث ۲۵۰۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَفسوس! کہ دِن اور رات کے اِس طرح مُطَّلِع کرنے کے باوجود بھی ہم دُنیا کی رنگینیوں میں بدمَسْت رہتے ہیں بلکہ ہمارا ہر آنے والا دِن پچھلے سے بڑھ کر گُناہوں میں بسَر ہوتا ہے۔ اَفسوس! گُناہوں کی عادت نے کچھ ایسا ڈِھیٹ بنا چھوڑا ہے کہ گُناہ کرنے سے دِل بھی قَطعاً نہیں لرزتا، ہائے! ہائے! گناہوں کی نُحُوست کہیں بربادیٔ اِیمان کا سبَب نہ بن جائے! گُناہوں کے

عادیوں کو خبر دار کرتے ہوئے حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سیِّدُنا امام مُحَمَّد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی صالحین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کا اِرشادِ عالی نقل فرماتے ہیں: ”بیشک گُناہ کرنے سے دِل کالا ہو جاتا ہے، اور دِل کی سِیاہی کی عَلامَت و پہچان یہ ہے کہ گُناہوں سے گھبراہٹ نہیں ہوتی، اِطاعَت کی سَعادَت نہیں ملتی اور نصیحت اثر نہیں کرتی۔ اے عزیز! تُم کسی بھی گناہ کو مَعمولی مَت سمجھو اور کبیرہ گناہوں پر اِصرار کرنے کے باوُجُود اپنے آپ کو تَوبہ کرنے والا گمان نہ کرو۔“

(منہاج العابدین ص 35)

کر کے تَوبہ مَیں پھر گناہوں میں
ہو ہی جاتا ہوں مبتلا یا رَبّ
نیم جاں کر دیا گناہوں نے
مَرضِ عِصیاں سے دے شِفا یا رَبّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے کاش! ہمیں فِکرِ آخرت نصیب ہو جائے اور ہم دِن بھر میں کیے جانے والے اَعمال کا مُحاسَبہ کرنے والے بَن جائیں، اگر کوئی نیک عَمَل کیا تو اُسے اِستقامت کے ساتھ ہمیشہ کرنے کی نِیّت کیجئے اور رَب تعالی سے دُعا کیجئے، اور اگر کوئی گُناہ سَرزَد ہو گیا ہو تو بارگاہِ الٰہی میں خُوب گڑگڑا کر سچی تَوبہ کیجئے اور ہر وَقْت آخرت کی فِکر میں مَصروف رہیے کہ لمحہ بھر کے لیے آخرت کے بارے میں غَور و فِکْر کرنا کئی سال کی عِبادَت سے بہتر ہے جیسا کہ دو عالَم کے مَالِک و مُختار، حَبیبِ پَروَردِگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فَرمانِ خُوشبودار ہے: (اُمورِ آخرت میں) گھڑی بھر غَور و فِکر کرنا ساٹھ سال کی عِبادَت سے بہتر ہے۔ (کنز العمال، ج ۳، ص ۴۸، رقم الحدیث ۵۷۰۷)

سَب سے بڑی بے وقوفی:

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! مَعلوم ہوا کہ گھڑی بھر کا تَفَکُّر ساٹھ سال کی عِبادَت سے بہتر ہے، مگر ہمارا حال تو یہ ہے کہ اَوّلاً تو نیکیاں کرتے نہیں ہیں اور کر لیں تو اَپنی نیک نامی بڑھانے، عِبادَت و رِیاضَت کا چَرچا کروانے اور اَپنے تقوٰی و پَرہیز گاری کی دَاستانیں سُنانے سے عَمَل ہی ناقِص کر دیتے ہیں، لہٰذا ہمیں اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ کرتے ہوئے یہ سوچنا چاہیے کہ کیا ہم نے یہ نیک عَمَل خالِص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے کیا ہے یا اِس سے لوگوں پر اپنی عِبادَت و رِیاضَت کی دھاک بِٹھانا مَقصود تھی؟ اِسی طرح بُرے اَعمال کے بارے میں بھی سوچیں کہ برے کاموں میں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی ناراضی ہے۔ تو میں نے یہ گُناہ کا کام کیا کیوں؟ اور پھر فَوراً ہی تَوبہ کر لیں۔ یاد رکھئے اپنے نفْس کی ہر بات ماننا بہت بڑی حَماقت ہے اور پھر اِس فعل پر اپنا محاسَبہ نہ کرنا یہ اِس سے بھی بڑی بے وقوفی ہے۔ آیئے فکرِ مدینہ (اَعمال کا مُحاسَبہ) کرنے سے مُتَعَلِّق چَند رِوایات سُنتے ہیں۔

نبیٔ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، شَہَنشاہِ بنی آدَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا فرمانِ نَصیحت نِشان ہے: سمجھ دار وہ شَخْص ہے جو اپنا محاسَبہ کرے اور آخرت کی بہتری کے لئے نیکیاں کرے اور اَحمق وہ ہے جو اپنے نفْس کی خَواہِشات کی پیروی کرے اور اللہ تَعَالٰی سے اِنعامِ آخرت کی اُمّید رکھے۔ (مسند احمد بن حنبل، ج۶، ص۷۸۰، رقم ۱۷۱۲۳ امرویات شداد بن اوس)

سَرورِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اپنے نَفْس کا مُحاسَبہ کرو اِس سے پہلے کہ تُمہارا مُحاسَبہ کیا جائے۔ (ترمذی، ابواب صفۃ القیامۃ، باب حدیث الکیس ۔۔۔۔۔۔الخ، الحدیث ۲۴۵۹، ص۱۸۹۹)

ایک اور رِوایت میں ہے عقل مَند کے لئے چار گھڑیاں ہونی چاہئیں جِن میں سے ایک گھڑی وہ اپنے نفْس کے مُحاسَبہ کرنے کے لئے مُقرَّر کرے۔"(شعب الایمان، باب فی تعدید نعم اللہ وشکرھا، فصل فی فضل العقل، الحدیث ۴۶۷۷، ج۴، ص ۱۶۴)

جَنّت کا حُصول کیسے مُمکن:

حَضْرت سَیِّدُنا ذُوالنُّون مِصری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے پوچھا گیا کہ بَندے کو جنّت کیسے حاصِل ہوتی ہے؟اُنہوں نے فرمایا:پانچ باتوں سے جنّت حاصِل ہوتی ہے۔(۱)ایسی اِستقامَت جِس میں جُھول نہ ہو۔(۲)ایسا اِجْتِہاد جِس میں بُھول نہ ہو۔(۳)ظاہِر و باطِن میں اللہ تَعَالٰی کو سامنے دیکھنا(مُراقَبہ)۔(۴)تیّاری کے ساتھ مَوت کا اِنتظار۔(۵)اور نَفْس کا اِحْتِساب کرنا اِس سے پہلے کہ اُسکا محاسَبہ کیا جائے۔فیضان احیاء العلوم ص ۸۳

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! بَیان کردہ رِوایات سے فِکرِ مَدینہ (یعنی اعمال کا محاسبہ کرنے) کی اَہَمِّیَّت معلوم ہوئی۔لہٰذا ہمیں بھی وَقتاً فوقتاً فِکرِ مدینہ کرنی چاہیے۔اگر ہم اَپنی زِنْدَگی میں اپنے اَعْمال کے بارے میں غَور و فِکْر نہیں کریں گے تو مَرنے کے بَعْد اپنے پَروَرْدِگار عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حَاضِر ہو کر اپنے اَعْمال کا حِساب ضَرور دینا ہے۔جِس کے بَعْد اگر رَحْمتِ اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ شامِلِ حال رہی تو جنّت کی اَعلٰی نعمتیں ہمارا مُقدّر بنیں گی یا پھر مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ گُناہوں کی شَامَت کے سبَب جہنّم کی ہَولْناک سَزائیں ہَمارا نَصیب ہوں گی۔لہٰذا!دُنْیَوی رَونَقوں، مَسَرَّتوں اور رَعنائیوں میں کھو کر حِسابِ آخرت سے بے خَوف ہو جانا سَراسَر نادانی ہے۔نَجات اِسی میں ہے کہ ہَم اَپنے خَالِق و مالِک عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حَبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحْکامات کے مُطابِق زِنْدَگی بسَر کریں۔

سیِّدُنا فاروقِ اَعظم اور مُحاسَبۂ نَفْس:

اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حَضْرت سیِّدُنا عُمَر بن خَطّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا فَرمان ہے: ”خُود اپنا مُحاسَبہ کر لو اِس سے پہلے کہ تُمہارا مُحاسَبہ کیا جائے اور اپنے اَعمال کا وَزْن کئے جانے سے پہلے خُود ہی اِن کا وَزْن کر لو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُضور پیش ہونے والے سَب سے بڑے دِن کے لئے خُود کو تیّار کر لو کہ جِس دِن تُم پیش کئے جاؤ گے کُچھ بھی مَخفی نہ رہے گا، بے شک آخرت میں اُسی قَوم کا حِساب آسان ہو گا جِس نے دُنیا ہی میں اَپنا مُحاسَبہ کیا اور اُسی قَوم کے نامۂ اَعمال روزِ قِیامت وَزْنی ہوں گے جِس نے دُنیا میں اپنے نُفوس کے اَعْمال کا وَزْن کیا ہو گا، میزان کا حَق یہ ہے کہ اُس میں سِوائے حَق کے کُچھ نہ رَکھا جائے جو بھاری ہی ہو گا۔ (قوت القلوب، ص ۳۷۱)

یہی وَجہ ہے کہ اَمِیْرُالْمُؤمِنین حَضرت سیِّدُنا عُمَر فارُوق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے اَعمال کا سختی سے مُحاسَبہ کیا کرتے تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس ایک رِجسٹر تھا جِس میں اپنے ہَفْتہ وار اَعْمال لِکھا کرتے تھے۔ جَب جُمُعہ کا دِن آتا تو اپنے اَعْمال کا جائزہ لیتے اور جِس عَمَل کو (اپنے گمان میں) رِضائے اِلٰہی کے لئے نہ پاتے تو اَپنے آپ کو دُرَّہ مارتے اور فَرماتے، ”تُم نے یہ کیوں کیا؟“ (درۃ الناصحین، المجلس الخامس والستون، ص ۲۹۳

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اَب ذَرا غَور کیجئے کہ اَمِیْرُالْمُؤمِنین حَضرت سیِّدُنا عُمَر فارُوق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کس قَدر عالیشان مَرتبے اور بَلَند مَنْصَب پر فائز ہونے کے باوُجُود بھی اپنے اَعْمال ایک رِجسٹر میں نوٹ کرتے رہتے اور ہَفْتہ وار فِکرِ مدینہ کرتے تھے اور ایک ہم ہیں کہ سارا دِن گُناہوں کے دَلْدَل میں دَھنسے رہنے کے باوُجُود اپنے اَعْمال کی فِکر نہیں کرتے۔ حَضْرت سیِّدُنا مکحول شامی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

فرماتے ہیں کہ ، اِنسان جَب بِستر پَر آرام کرنے لگے تو اَپنا مُحاسَبہ کرے کہ آج اُس نے کیا اَعْمال کئے ؟ پھر اگر اُس نے اَچھے اَعْمال کئے ہوں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شُکر کرے اور اگر اُس سے گُناہ سَرزَد ہوئے ہوں تو تَوبہ واِستِغْفار کرے ۔ کیونکہ اگر یہ ایسا نہ کریگا تو اُس تاجِر کی طرح ہو گا جو خَرچ کرتا جائے لیکن حِساب کِتاب نہ رکھے تو ایک وقْت ایسا آئے گا کہ وہ کنگال ہو جائے گا۔ (تنبیہ الغافلین۔باب التفکر، ص ۳۰۹)

فِکرِ مدینہ کی اَہَمِّیَّت:

آیئے فِکرِ مدینہ (یَعنی اَعمال کا مُحاسبہ کرنے) کا ذِہن بنانے کے لیے اِس کی اہمیت سے مُتعلق بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِین کے چَند اَقْوال آپ کے گوش گزار کرتا ہوں:

1): اَمِیْرُالْمُؤمِنین حَضْرت سَیِّدُنا عُثْمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فَرماتے ہیں: دُنیا کی فِکر دِل میں اَندھیرا جَب کہ آخرت کی فِکر روشنی ونُور پیدا کرتی ہے۔

(المنبہات علی الاستعداد لیوم المعاد، ص ۴)

2): حَضرت سَیِّدُنا فُضَیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: تفکر ایک ایسا شِیشہ ہے جو تجھے تیری نیکیاں اور بُرائیاں دِکھاتا ہے۔ (اِحیاء العلوم، کتاب التفکر، ج ۵، ص ۱۶۲)

3): ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا قَوْل ہے، دانائی میں اِضافہ چار اَشیاء کے سبَب ہوتا ہے، (۱) دُنیا کی مَضرّ و فیّات سے بدَن کا فارِغ ہونا، (۲) دُنیا کے کھانوں سے پیٹ کا خَالی ہونا، (۳) دُنیاوی سَامان سے ہاتھ کا خالی ہونا، (۴) اپنی عَاقِبت کے بارے میں سوچنا کہ نہ جانے کیسی ہو گی؟ کیا خَبر میرے اَعْمال قُبول کئے گئے یا نہیں؟ کیونکہ اللہ تعالٰی تو پاکیزہ اور سُتھرے اَعمال ہی قبول فرماتا ہے۔ (تنبیہ الغافلین۔باب التفکر، ص ۳۰۹)

4): حضرت سَیِّدُنا مالِک بِنْ دِیْنار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: اللہ تَعَالٰی اُس بَندے پر رَحْم فرمائے جو (اپنا محاسبہ کرتے ہوئے) اپنے آپ سے کہے: "کیا تُو ایسا نہیں؟ کیا تُو ویسا نہیں؟" (مکاشفۃ القلوب، فی بیان المحبۃ ومحاسبۃ النفس، ص ۲۶۵)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اَب تک ہم اپنی زِنْدَگی کی نہ جانے کتنی سَانسیں لے چُکے ہیں اور اِس دارِ فانی میں کتنے اَنمول ہِیرے گنوا چکے ہیں، بچپن، جَوانی اور بُڑھاپے میں سے ہم اپنی عُمر کے کتنے اَدْوَار گُزار چکے ہیں۔ کیا اِس دَوْران کبھی ہمارے بَدن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ڈر سے لَرزہ طارِی ہوا؟ کیا کبھی ہماری آنکھوں سے خَشْیَتِ اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ کی وَجہ سے آنسو نکلے؟ کیا کسی گُناہ کے لئے اُٹھتے ہوئے قَدَم اُس کے نتیجے میں ملنے والی سزا کا سوچ کر واپس ہوئے؟ کیا کبھی **اللہ** تعالٰی کی بارگاہ میں حاضِری اور اُس کی طرف سے کی جانے والی گرِفْت کے ڈر سے زِنْدَگی کی کوئی رات روتے ہوئے کاٹی؟ کیا ہمیں رَبِّ تَعَالٰی کی ناراضی کا سوچ کر کبھی گُناہوں سے وَحْشت مَحْسوس ہوئی؟ کیا کبھی اپنے مالک عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کو پالینے کی خَواہش سے ہمارے دِل کی دُنیا زیر و زبَر ہوئی؟

اگر جَواب ہاں میں ہو تو سوچئے کہ اگر ہم نے اِن کَیْفِیّات کو مَحْسوس کیا بھی تو کیا خَوفِ خُدا عَزَّوَجَلَّ کے عَمَلی تَقاضوں پر عَمَل پیرا ہونے کی سَعَادَت حاصِل کی یا مَحْض اِن کَیْفِیّات کے دِل پر طاری ہونے پر مطمئن ہو گئے؟ کیا اِن کَیْفِیّات کے بَعْد ہم نے اَپنا تَعَلُّق گُناہوں سے توڑا یا گُناہوں کی ڈور یُونہی بندھی رہنے دی؟ صِرف یہی نہیں بلکہ اِن کَیْفِیّات کے بار بار اِحْسَاس کے لئے کوئی دُعا بھی لَبوں پر نہ آئی۔

اگر ان سُوالات کا جَواب نَفی (اِنکار) میں آئے تو غور کیجئے کہیں ایسا تو نہیں کہ گُناہوں کی کَثْرت کے نتیجے میں ہمارا دل سَخْت سے سَخْت تر ہو چُکا ہو جس کی وَجَہ سے ہم اِن کَیْفِیَّات سے اب تک ناآشْنا ہوں۔ یاد رکھئے! دل کا سَخْت ہو جانا بہت بڑی آفت ہے، اِسکی وَجَہ سے انسان اپنے عُیُوب سے

اَندھا ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جو اسے اسکے عُیُوب بتائے اسکو بھی اپنا دُشمن سمجھتا ہے۔حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: اب حالت یہ ہے کہ کوئی ہمیں ہمارے عُیُوب پر مُطَّلَع کرے تو ہمیں یہ سُن کر خُوشی نہیں ہوتی اور نہ ہی ہم اس کے کہنے پر ان عُیُوب کو دُور کرنے کی کوشش کرتے ہیں بلکہ ہم نَصِیحَت کرنے والے کو تَنقید کا نِشانہ بناتے ہیں اور اسے کہتے ہیں کہ تم میں بھی تو فُلاں فُلاں عَیب ہیں، اس طرح ہم اس کی بات سے نَصِیحَت حاصل کرنے کے بجائے اس کی دُشْمَنی مَول لیتے ہیں۔ اس عَیب جُوئی کی وَجہ دل کی سَختی ہے جس کا نتیجہ گُناہوں کی کَثْرت کی صُورت میں سامنے آتا ہے۔

بَدقسمتی سے آج ہم اپنی ذات میں پائی جانے والی بُرائیوں کو نَظر اَنداز کرتے ہوئے اپنی اِصْلاح کرنے کے بجائے دوسروں میں عَیب تلاش کرنے کیلئے خُوب کوششیں کرتے ہیں، کسی کی خامی ہمیں معلوم ہو جائے تو اسے چُھپانے کے بجائے اسے ذَلیل ورُسوا کیے بِغیر چَین سے نہیں بیٹھتے۔ دوسروں کے عُیُوب تلاش کرنے سے بہتر ہے کہ ہم اپنی خامیوں پر نَظر رکھیں اور اپنی اِصْلاح کی کوشش کریں۔حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی اپنے نَفْس کے عُیُوب مَعلوم کرنے کے چار طریقے بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

نَفْس کے عُیُوب معلوم کرنے کے چار طریقے:

پہلا طریقہ: ایسے شیخ ومُرشد کے پاس بیٹھے جو نَفْس کے عَیبوں کی خَبر رکھتا ہو اور پوشیدہ آفات کو جانتا ہو۔ خُود کو اس کے حَوالے کر دے اور اس کے بتائے ہوئے طریقے کے مُطابِق مُجاھَدَہ وریاضَت کرے، مُرید کی اپنے شیخ کے ساتھ اور شاگرد کی اپنے اُستاد کے ساتھ یہی حالت ہونی چاہئے۔ مُرشد و شیخ

اسے عُیُوب کی پہچان کرائے اور اس کے عِلاج کا طریقہ بتائے لیکن اس زَمانے میں ایسے شیخ و مُرشد کا وُجُود نایاب ہے۔

دوسرا طریقہ: کسی سچّے صاحبِ بَصیرت اور دِین دار دوست کو تلاش کرے اور اسے اپنے نَفْس پر نگہبان بنائے تاکہ وہ اِس کے اَحْوال اور اَفْعال پر نَظر رکھے اور ظاہر و باطِن میں جو برائی بھی دیکھے اِس پر اُسے تَنْبِیْہ کرے، عَقْل مَنْد لوگ اور اکابر اَئِمَّہ دِین اسی طرح کیا کرتے تھے۔

مجھ میں کون سی بات آپ کو ناپسندیدہ معلوم ہوتی ہے؟

ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اَمِیرُالْمُؤمِنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خِدْمَت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے پوچھا: اے سلمان (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ!) مجھ میں کون سی بات آپ کو ناپسندیدہ معلوم ہوتی ہے؟ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بتانے سے مَعْذِرت کی تو اَمِیرُالْمُؤمِنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بِالْاِصْرار پوچھا جس پر اُنہوں نے عرض کی: "مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ ایک دَسْتر خوان پر دو کھانے جَمْع کرتے ہیں اور آپ کے پاس کپڑے کے دو جوڑے ہیں ایک دن میں پہنتے ہیں اور دُوسرا رات میں زَیْبِ تَن کرتے ہیں۔" اَمِیرُالْمُؤمِنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "اس کے علاوہ کوئی اور بات؟" عرض کی: "نہیں۔" اس پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "ان دو باتوں کے مُتعلِّق آپ تَسلّی رکھئے۔

تیسرا طریقہ: اپنے دُشمنوں کی زَبان سے اپنے عُیُوب پر مُطَّلَع ہو کہ وہ عُیُوب کی تلاش میں لگے رہتے ہیں۔ شاید اسی وَجَہ سے انسان اَکثر تعریف کرنے والے چاپلوس دوست جو اس کی خُوشامد میں لگا رہتا ہے اور اس کے عُیُوب کو چُھپا کر رکھتا ہے اِس کے مُقابلے میں عَیْب نکالنے والے دُشمن سے زیادہ نَفْع

اُٹھاتا ہے مگر انسان فِطری طور پر دُشمن کو جُھوٹا قرار دیتا اور اس کی بات کو حَسد پر مَحمُول کرتا ہے لیکن صاحبِ بصیرت شخص دُشمنوں کی باتوں سے ضَرور فائدہ اُٹھاتا ہے کیونکہ بُرائیاں لازماً ان کی زَبان پر آجاتی ہیں (جنہیں معلوم کرکے وہ خُود سے ان برائیوں کو دُور کرلیتا ہے)۔

چوتھا طریقہ: لوگوں کے ساتھ مِل جُل کر رہے ان میں جو ناپسندیدہ بات دیکھے اسے اپنے نَفْس میں گُمان کرے کیونکہ ایک مومن دوسرے مومن کے لئے آئینہ ہوتا ہے جس میں وہ دوسروں کے عُیُوب کے ذَریعے اپنے عَیب دیکھتا ہے اور یہ بات جان لینی چاہئے کہ طبیعتیں خَواہش کی پیروی میں قَریب قَریب ہوتی ہیں جو بات ایک میں ہوگی وہ دوسرے میں بھی ہوگی اب یا تو وہ بڑھ کر ہوگی یا پھر کم، لہٰذا اپنے نَفْس کا خیال رکھتے ہوئے جسے دوسروں میں قابلِ مذمت دیکھے اس سے نَفْس کو پاک کرے۔ تادِیب کا یہ طریقہ کافی ہے، اگر تمام لوگ اسی طرح دُوسروں کو دیکھ کر اُن میں جو ناپسندیدہ باتیں ہوں اُن کو اپنے سے دُور کریں تو انہیں کسی اَدب سکھانے والے کی ضَرورت نہیں رہے گی۔

حضرت سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے پوچھا گیا: آپ کو اَدَب کس نے سکھایا؟ ارشاد فرمایا: ”مجھے کسی نے اَدَب نہیں سکھایا، مجھے جاہل کی جہالت بُری معلوم ہوئی تو میں نے خُود کو اس سے بچایا۔“

حُجَّۃُ الْاِسْلام امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَالِی فرماتے ہیں: آخر کے یہ تین طَریقے اس کے لئے ہیں جو ایسے مُرشد و شیخ کو نہ پائے جو عارِف، ذَہین، لوگوں کے عُیُوب سے باخَبر، شَفیق، دِینی نَصِیحَت کرنے والا، اپنے نَفْس کی تَربِیَّت سے فارِغ اور لوگوں کا خَیْر خَواہ ہو کر ان کی تَربِیَّت میں مَشْغُول ہونے والا ہو اور

جو ایسے کو پائے تو اس نے طبیب کو پالیا اب وہ اس کے ساتھ وابستہ رہے کہ وہ اسے مَرَض سے خَلاصی عطا کرے گا اور جس ہلاکت میں وہ پڑا ہے اس سے نَجات دِلائے گا۔

(احیاء العلوم، ج۳، ص ۱۹۴ تا ۱۹۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے پُرفِتن دَور میں پیری مُریدی کا سلسلہ وَسیع تَر ضَرور ہے، مگر کامِل اور ناقِص پیر کا اِمتیاز مُشکل ہے۔ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خاص کرم ہے! کہ وہ ہر دَور میں اپنے پیارے مَحبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی اُمّت کی اِصلاح کیلئے اپنے اَولیاء کرام رَحِمَہُمُ اللہ السَّلام ضَرور پیدا فرماتا ہے۔ جو اپنی مومنانہ حِکمت وفَراست کے ذَریعے لوگوں کو یہ ذِہن دینے کی کوشش فرماتے ہیں کہ "مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

فی زَمانہ مُرشدِ کامل کی ایک مثال بانیِ دعوتِ اسلامی، شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت حضرتِ علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطّار قادری رَضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہیں، جن کی نگاہِ ولایت نے لاکھوں مُسلمانوں بالخُصوص نوجوانوں کی زِندگیوں میں مَدَنی اِنقلاب برپا کر دیا۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سلسلۂ عالیہ قادِریہ رَضویہ عطاریہ میں مُرید کرتے ہیں، اور قادری سلسلے کی تو کیا بات ہے! کہ حُضُور غوثِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: "میرا مُرید چاہے کتنا ہی گُناہ گار ہو بغیر توبہ کے نہیں مرے گا۔ (اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ)

(آدابِ مرشد کامل ص ۲۲)

جو کسی کا مُرید نہ ہو اُسکی خِدمت میں مَدَنی مَشْورہ ہے کہ اپنی دُنیا و آخرت کی بہتری کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مُرید ہو جائے۔ یقیناً مُرید ہونے میں نُقصان کا کوئی پہلو نہیں، دونوں جہاں میں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہی فائدہ ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی دُوسروں کے عُیُوب تلاش کرنے کے بجائے امام غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَالِی کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کرتے ہوئے اپنی خامیوں کو تلاش کرکے اُن کی اِصلاح کی کوشش کرنی چاہیے اور نَفْس وشیطان کے بہکاوے میں آکر ہر گز ہر گز کسی کا عَیْب تلاش نہیں کرنا چاہیے۔ اور اگر ہمارا نَفْس نیکیوں میں سُستی اور گُناہوں میں چُستی دِکھائے تو بُزرگانِ دین کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے وقتاً فوقتاً اس پر سختی بھی کرنی چاہیے۔ جیسا کہ (1): حضرت سَیِّدُنا طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک شخص ننگے پاؤں گرم ریت اور پتھروں پر چل رہا تھا، پھر ان پر لوٹ پوٹ ہوتے ہوئے کہنے لگا: اے مُردار نَفْس! تُو کب تک یُوں رات دن سَرکشی پر آمادہ رہے گا؟ اتنے میں رَسُولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہاں تشریف لے آئے اور اس سے پُوچھا، اے بندۂ خدا! کیوں اپنے آپ کو ہَلکان کرتا ہے؟ اس شخص نے جَواب دیا، اس لئے کہ یہ نَفْس مجھ پر غالب آنا چاہتا ہے (کیمیائے سعادت ج۲، ص۸۹۳)

2): حضرت سَیِّدُنا مجمع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک مرتبہ اُوپر کی طرف دیکھا تو ایک چھت پر مَوجُود کسی عورت پر نظر پڑ گئی۔ آپ نے فوراً نگاہ جُھکالی اور اس قدر پشیمان ہوئے کہ عَہْد کر لیا کہ "آئندہ کبھی اوپر نہ دیکھوں گا۔" (کیمیائے سعادت ج۲، ص۸۹۳)

3): حضرت سَیِّدُنا اَحنَف بِن قَیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رات کے وَقت چراغ ہاتھ میں اُٹھالیتے اور اس کی لو پر اپنا انگوٹھا رکھ کر اس طرح اپنا مُحاسَبہ فرماتے کہ: اے نَفْس! تُو نے فُلاں وَقْت فُلاں کام کیوں کیا؟ اور فلاں چیز کیوں کھائی؟" (کیمیائے سعادت ج۲، ص۸۹۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور انکے صَدَقے ہماری بے حساب مَغْفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

روزمرَّہ کے معمولات کے حوالے سے "فکرِ مدینہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کبھی کبھار آنکھیں بند کر کے اپنے روزمرہ کے معمولات کا اس طرح بھی مُحاسَبہ کرنا چاہیے کہ "کل صُبْح سے لے کر اب تک جس اَنداز سے میں اپنا وَقت گُزار چُکا ہوں، کیا یہ اندازا ایک مُسلمان کو زَیْب دیتا ہے؟ افسوس! اپنی عادت کے مُطابق میں نے جگائے جانے کے باوُجُود سُستی کرتے ہوئے فجر کی جماعت چھوڑ دی اور گھر میں پڑھ لی، پھر اپنی دُکان پر جانے کے لئے تیار ہوتے ہوئے داڑھی شریف جو کہ عظیم سُنَّت ہے، کو مونڈ کر (معاذاللہ) گندی نالی تک میں بہادینے سے بھی دَرِیغ نہیں کیا، ناشتہ پسند نہ آنے پر والدہ سے بَدتَمیزی کر کے ان کا دل بھی تو دُکھایا تھا، ابا جان نے ایسا کرنے سے منع کیا تو انہیں بھی آڑے ہاتھوں لیا تھا، جب گھر سے روانہ ہوا تو چلتے چلتے اپنے پڑوسیوں کے دروازے سے دَانِستہ طور پر اَندر جھانکا بھی تھا، بس میں ایک مُسافر سے خَواہْ مَخْواہ اُلجھ کر دو چار گالیاں بھی تو بکی تھیں اور بس کی کھڑکی سے فُٹ پاتھ پر چلنے والی بے پردہ خواتین کو ٹِکٹِکی باندھ کر دیکھا بھی تو تھا، پھر دُکان پر آنے والے گاہکوں میں سے کسی کے ساتھ جھُوٹ بولا، کسی کے سامنے جُھوٹی قَسم تک اُٹھائی، کسی کو عَیْب دار مال بِغیر عَیْب بتائے بھی تو بیچ ڈالا تھا، سارا دن دُکان پر اتنا "مصروف" رہا کہ ظُہر و عَصْر و مَغْرِب کی نماز کی ادائیگی کا "وقت" ہی نہ ملا، گھر پہنچ کر "شدید تھکاوٹ" کی بناء پر عِشاء کی نماز بھی نہ پڑھ سکا اور رات کا کھانا کھانے کے بعد "فریش (Fresh)" ہونے کے لئے گلی میں آوارہ دوستوں کی مَحفل میں جا بیٹھا، فُحْش کلامی، گالی گلوچ، تاش، رات گئے تک گلی ہی میں کرکٹ وغیرہ کھیلنا اور اُودھم مَچا کر محلے داروں کی ناک میں دَم کرنا ہم تمام دوستوں کا "مَحْبوب مَشْغَلَہ" تھا، جب رات گئے گھر لوٹا تو سب گھر والے سو چُکے تھے، لہٰذا میں "ذِہْنی سُکون" کے لئے فلمیں دیکھنے بیٹھ گیا تھا، یہاں تک کہ نیند کے

مارے میری آنکھیں بوجھل ہونے لگیں، میں نے کمپیوٹر / ٹی وی بند کیا اور سونے کے لئے بِستر پر چلا گیا، یوں میں نے کل کا سارا وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں گُزار دیا۔ اس مَقام پر پہنچ کر اپنی آنکھیں کھول کر اپنے آپ سے یُوں مُخاطِب ہوں کہ، "اے نادان! تُو کب تک اسی مَنحُوس طرزِ زندگی کو اپنائے رکھے گا؟ کیا روزانہ یُونہی تیرے نامۂ اعمال میں گُناہوں کی تعداد بڑھتی رہے گی؟ کیا تجھے نیکیوں کی بالکل حاجَت نہیں؟ کیا تجھ میں دَوزَخ کے عَذابات بَرداشت کرنے کی ہِمَّت وطاقت ہے؟ کیا تُو جنَّت سے مَحرُومی کا دُکھ بَرداشت کرپائے گا؟ یاد رکھ اگر اب بھی تُو خوابِ غفلت سے بیدار نہ ہوا تو موت کے جھٹکے بالآخر تجھے جھنجھوڑ کر اُٹھادیں گے، لیکن اَفسوس! اس وقت بہت دیر ہوچکی ہوگی، پچھتانے کے سِوا کچھ حاصل نہ ہوگا، لہٰذا زِندگی کو غنیمت سمجھتے ہوئے خُدائے اَحکَمُ الحاکِمین عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت اور اس کے حبیب، نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی سُنَّتوں کی اِتباع میں مَشغُول ہوجا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ تیرا حامی وناصر ہو۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زِندگی کو غنیمت جانتے ہوئے اپنے اَعمال کا مُحاسَبہ کرتے رہنا چاہیے اور جہاں نیکیوں میں سُستی کرتا پائیں تو قَبر وحَشر کے سَخت ترین حِساب وکتاب کا تَصوُّر باندھ کر خُود کو ڈرائیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہمیں یُونہی غفلت کی حالت میں موت آجائے اور سِوائے پچھتاوے کے کچھ ہاتھ نہ آئے۔ امام غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَالِی اَعمال کا مُحاسَبہ (فکرِ مدینہ) کرنے کا ایک بہترین طریقہ ارشاد فرماتے ہیں جس سے ہمارے تمام اَعمال ہمارے سامنے ہونگے اور ہم بآسانی اپنے ہر ہر عمل کے بارے میں اپنا مُحاسَبہ کرسکیں گے۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ "ہر شخص کے پاس ایک کاپی ہونی چاہیے، جس پر ہلاکت میں ڈالنے والے اُمُور اور نَجات دینے والی تمام صِفات کا ذِکْر ہو نیز تمام گُناہوں اور عِبادت کا بھی تذکرہ ہو اور وہ روزانہ اس کی مدد سے اپنا مُحاسَبہ کرے۔"

(احیاء العلوم، کتاب التفکر، ج ۵، ص ۱۷۱)

ہمیں بھی اپنے مَطْلُوبہ اَعْمال کی فہرست روز مرَّہ، ہفتہ وار، ماہانہ اور سالانہ اِعْتِبار سے بنا لینی چاہیے۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ ہر شخص ایسی فہرست مُرتَّب کرنے کی صلاحِیَّت نہیں رکھتا جو اس کی دُنیا وآخرت کو بہتر بنانے والے اُمُور پر مُشْتَمِل ہو، لہٰذا میرا مَشْوَرہ ہے کہ آپ پہلی فُرصَت میں، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مَدَنی اِنْعامات کا رسالہ حاصل کرلیں (اسلامی بھائیوں کے لئے 72، اسلامی بہنوں کے لئے 63، اسکولز، کالجز اور جامِعات کے طلباء کے لئے 92، طالبات کے لئے 83، اور مدرسۃُ المدینہ کے مدنی مُنّوں کے لئے 40 مَدَنی اِنعامات ہیں، اِسی طرح خصوصی یعنی گونگے بہرے اور نابینا اسلامی بھائیوں اور قیدیوں کے لیے بھی مدنی انعامات مرتّب کیے گئے ہیں)، مدنی انعامات کے رسائل مکتبۃ المدینہ سے طلب کیے جاسکتے ہیں، ان کا بَغَور مُطالَعَہ کرنے کے بعد آپ اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ یہ دَرْاَصْل خُود اِحْتِسابی کا ایک جامع نِظام ہے جس کو اپنا لینے کے بعد نیک بننے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل وکَرم سے آہستہ آہستہ دُور ہو جاتی ہیں اور اس کی بَرَکت سے پابندِ سُنَّت بننے، گُناہوں سے نَفْرت کرنے اور ایمان کی حِفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذِہْن بنتا ہے۔ اس رسالہ کو پُر کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ (یعنی قمری مہینے) کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے علاقے کے ذِمَّہ دار اسلامی بھائی کو جمع کروانے کا

معمول بنالیجئے۔ مدنی انعامات کے سلسلے میں درکار وضاحت کے لئے "جنّت کے طلب گاروں کے لیے مدنی گلدستہ" نامی کتاب مکتبۃُ المدینہ سے حاصل فرما کر اس کا مُطالَعہ کیجئے۔

بیان کا خُلاصہ: میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے مُحَاسَبَہ کی اَہَمِّیّت کے بارے میں سُنا۔ سب سے پہلے ایک عابد کی حکایت سے ہمیں یہ مَدَنی پھول ملے کہ دُنیا کی نِعمتوں سے لُطف اندوز ہونے کے ساتھ ساتھ ہمیں آخِرت کی تیاری کیلئے خُوب خُوب نیک اَعمال کرنے چاہئیں۔ حکایت کے بعد ہمیں قرآنِ کریم کی آیات اور مُختلف تَفاسیر سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے یہ اَعضاء جن کو ہم دن رات گُناہوں میں مصروف رکھتے ہیں روزِ قیامت ہمارے ایک ایک عمل کی گواہی دیں گے، اُس وقت سِوائے حَسرت وندامت کے کچھ حاصل نہ ہو گا لہٰذا ابھی وقت ہے اپنی سانسوں کو غنیمت جانتے ہوئے قَبر و حَشر کی تیاری اور وقتاً فوقتاً اپنے اعمال کا مُحاسَبہ کرتے رہنا چاہیے، کیونکہ جو لوگ دُنیا میں اپنا مُحاسَبہ کرتے ہیں اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قول کے مُطابق آخرت میں ان کا حساب آسان ہو گا۔ بیان کے دوران ہم نے فکرِ مدینہ سے مُتعلِّق اَحادیثِ مُبارَکہ بھی سُننے کی سعادت حاصل کی، ایک حدیثِ پاک کے مفہوم سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو شخص آخرت کی بہتری کے لیے نیکیاں کرے اور اپنا مُحاسَبہ کرے وہ سمجھدار ہے اور جو اپنے نَفْس کی خواہشات کی پیروی کرے وہ بے وقُوف ہے۔ ہم نے یہ بھی سُنا کہ فکرِ مدینہ (اپنے اعمال کا مُحاسَبہ) ہمارے اَسلافِ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام کا بھی طریقہ رہا ہے جیسا کہ اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن

حضرتِ سیّدُنا عمرِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک رجسٹر میں پورے ہفتے کے اعمال لکھا کرتے اور پھر جُمعہ کے دن اپنے اعمال کا جائزہ لیتے اگر کوئی عمل رضائے الٰہی سے خالی پاتے تو خُود کو ایک دُرَّہ لگاتے۔اس کے بعد ہم نے امام غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَالِی کے بیان کردہ اپنے عُیُوب کو تلاش کرنے کے چار طریقے سیکھے،اس کے علاوہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فکرِ مدینہ کا طریقہ یہ بھی بتایا کہ ہر شخص کے پاس ایک کاپی ہو جس میں وہ مُنْجِیات (نجات دلانے والے) اور مُہْلِکات (ہلاکت میں ڈالنے والے) تمام اَعمال کی فہرست بنائے اور اس کو سامنے رکھ کر اپنا مُحاسَبہ کرے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت،امیر اہلسُنَّت،حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمّد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مَدَنی انعامات کی صُورت میں یہ فہرست مُرتَّب فرمائی ہے۔یقیناً اپنے اعمال کا مُحاسَبہ کرنے کیلئے اِس سے بہتر اور کوئی صورت نہیں۔اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اِس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی قافلوں میں سفر کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم مَدَنی اِنعامات کی صُورت میں روزانہ فکرِ مدینہ کو اپنا معمول بنالیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے بہت سی بے اِحتیاطیاں،کمزوریاں اور خامیاں سامنے آئیں گی تو اس

طرح ہم اپنی اِصلاح کی کوشش بھی کریں گے۔ اپنی اِصلاح کے ساتھ ساتھ ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کا جذبہ پانے کیلئے عاشقانِ رسول کے ہمراہ مدنی قافلوں میں سفر کا بھی معمول بنالیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس سِلسِلے میں دَعوتِ اِسلامی کے سُنّتوں کی تربیّت کے بے شُمار مَدَنی قافلے 3 دن، 12 دن، ایک ماہ اور 12 ماہ کے لئے مُلک بہ مُلک، شہر بہ شہر اور قَریہ بہ قَریہ سفَر کرکے علمِ دین اور سُنّتوں کی بہاریں لُٹا رہے ہیں اور نیکی کی دَعوت کی دُھومیں مچا رہے ہیں۔

یقیناً راہِ خُدا میں سفَر کرنے والے عاشقانِ رسول کے ہمراہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں سفَر کرنا بہت بڑی سعادت ہے۔ اِن کی بَرَکت سے جہاں خُود پنجْوَقْتَہ نمازونوافِل کی پابندی کے ساتھ ساتھ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی سُنّتیں سیکھنے کو ملتی ہیں اور علمِ دین حاصل کرنے کا مَوقع مُیَسَّر آتا ہے وہیں نیکی کی دعوت کے ذریعے مُعاشرے کے بگڑے ہوئے اَفْراد کی اِصلاح بھی ہوجاتی ہے۔

بارہ مدنی کام کیجئے!

آپ سے بھی مَدَنی اِلْتِجا ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیے اور نیکی کے کاموں میں مزید تَرَقّی کیلئے دعوتِ اسلامی کے بارہ مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ان 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"چوک درس"** بھی ہے اور چوک درس دینا یقیناً سعادَت کی بات ہے کیونکہ یہ بھی اِشاعتِ علمِ دین کا ایک بہترین ذَریعہ ہے۔ آج اس پُر فِتَن دَور میں جبکہ ہمارے بازار گُناہوں کے مَرکز بنے ہوئے ہیں ایسے حالات میں اُسی بازار میں گُناہوں سے بچانے، صلوٰۃ وسُنَّت کی راہ پر چلانے اور علمِ دین کو پھیلانے کے لیے لوگوں کو جمع کرکے نیکی کی دعوت دینا اور انہیں دینی تعلیمات سے آگاہ کرنا بھی

ڈھیروں ثواب کا باعث ہے۔ حدیثِ پاک میں علمِ دین سکھانے کے بے شُمار فَضائل وارد ہوئے ہیں ۔چُنانچہ

سرورِ عالم نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: ”جس نے عِلْم کا ایک باب اس لئے سیکھا کہ لوگوں کو اس کی تعلیم دے گا تو اسے ستّر صِدّیقین کا ثواب عطا کیا جائے گا۔“ (نیک بننے اور بنانے کے طریقے، ص ۲۴)

نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو بڑا سَخی کون ہے ؟عرض کی گئی: اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: اللہ تَعَالٰی بڑا جوَّاد ہے پھر اولادِ آدم میں مَیں بڑا سَخی ہوں اور میرے بعد وہ شخص بڑا سَخی ہے جو عِلْم سیکھے اور پھر پھیلائے وہ قِیامت کے دن ایک جماعت ہو کر آئے گا۔ (نیک بننے اور بنانے کے طریقے، ص ۲۳) (شعب الایمان، باب فی نشر العلم، حدیث ۱۷۶۷ ج ۲، ص ۲۸۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے علمِ دین پھیلانے کے کس قَدر فَضائل ہیں اور چوک درس میں بھی علمِ دین ہی سکھایا جاتا ہے لہٰذا ہمیں بھی چوک درس کے ذریعے خُوب خُوب نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانی چاہئیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے جہاں بہت سے لوگ دِینی تعلیمات سے آگاہ ہوئے، گنہگار نیکیوں کی راہ پر گامزن ہوئے وہیں کئی بدعَقیدہ اَفراد توبہ کر کے صَحِیْحُ الْعَقِیْدہ مُسلمان بن گئے۔ جیسا کہ

دُشمنِ صحابہ، مُحِبِّ صحابہ بن گیا

صوبہ پنجاب (پاکستان) کے رہائشی اسلامی بھائی اپنی زندگی میں آنے والے مدنی اِنقلاب کا تذکرہ کچھ یُوں کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کروڑہا کروڑ احسان کہ اس نے مجھے مُسلمان گھرانے میں پیدا کیا مگر

افسوس! بد قسمتی میرے آڑے آئی اور عَقْل و خِرَدْ کی دَہلیز پر قَدم رکھنے سے پہلے ہی مجھے بُرے دوستوں کی صُحبت مُیَسَّر آگئی اور یہی نہیں بلکہ میرے وہ دوست بُرائیوں میں مُبتلا ہونے کے ساتھ ساتھ بدعَقیدہ بھی تھے یہی وَجہ تھی کہ اُنہوں نے میرے ذِہن میں بدعَقیدگی کا زہر گھول دیا، بے مُروّتی کی اِنتہا یہ تھی کہ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے مُتعلّق گُستاخانہ جُملے بکنے اور ان کی شان میں زبانِ طَعْن دَراز کرنے میں ذَرا نہیں لَجاتے تھے، ایک مرتبہ بَسلسلۂ روز گار میرا پنجاب سے بابُ المدینہ (کراچی) آنا ہوا تو اِنہی دِنوں خُوش قسمتی سے میرا گُزر ایک ایسے راستے سے ہوا جہاں مین چوک پر سَفید لباس میں مَلبوس سروں پر سبز سبز عمامے سجائے کُچھ اسلامی بھائی موجود تھے، تَجَسُّس کے ہاتھوں مجبور ہو کر میں ان کے قریب گیا تو دیکھا کہ ان میں سے ایک اسلامی بھائی ''فیضانِ سُنَّت'' نامی ضَخیم کتاب تھامے دَرْس دے رہے ہیں اور بَقیَّہ توجُّہ کے ساتھ دَرْس سُننے میں مَصْروف ہیں، دَرِیْں اَثْنا ایک اسلامی بھائی نے آگے بڑھ کر مجھ سے مُصَافَحہ کیا اور مَحبَّت کے ساتھ مجھ سے شِرکت کی دَرْخواسْت کی لہٰذا میں بھی دَرْس سُننے کھڑا ہو گیا۔ عشقِ مُصْطفیٰ اور عظمتِ صَحابہ سے بھرپُور اَلفاظ میرے کانوں میں رَس گھولنے لگے، میرے دل و دماغ کو تازگی ملی اور مجھے احساس ہونے لگا کہ میں آج تک گُمراہی کی زِندگی بسر کرتا رہا ہوں اس خیال کے آتے ہی میری آنکھوں کی وادیوں سے آنسوؤں کے چشمے بہنے لگے، خَوفِ خدا کی بدولت میں نے اپنے تمام سابِقہ گُناہوں سے توبہ کرلی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت پہ قُربان کہ جس نے مجھے چوک دَرْس کی بَرکت سے دُشمنانِ صحابہ کی صَفْ سے نکال کر مُحبانِ صحابہ کی صَفْ میں شامل فرمادیا۔ دل مذہبِ اَہلسُنَّت کی حقّانیّت کی گواہی دینے لگا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اِستقامت عطا فرمائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَہ بزمِ جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (ابنِ عَساکِر ج۹ص۳۴۳)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

”مسواک کرنا سُنَّتِ مُبارَکہ ہے“ کے بیس حُرُوف کی نسبت سے مسواک کے 20 مَدَنی پھول

پہلے دو فرامینِ مصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں: دو رَکعت مِسواک کر کے پڑھنا بغیر مِسواک کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہے (اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب ج۱ص۱۰۲حدیث۱۸) مِسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازِم کر لو کیونکہ اِس میں مُنہ کی صفائی اور رَبِّ تعالٰی کی رِضا کا سبب ہے (مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج۲ ص۴۳۸حدیث۵۸۶۹) دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صَفحَہ 288 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی لکھتے ہیں، مَشائخِ کِرام فرماتے ہیں: جو شخص مِسواک کا عادی ہو مرتے وَقت اُسے کلمہ پڑھنا نصیب ہو گا اور جو اَفیون کھاتا ہو مرتے وَقت اسے کلمہ نصیب نہ ہو گا حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے

روایت ہے کہ مِسواک میں دس خوبیاں ہیں: منہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مضبوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، منہ کی بدبو ختم کرتی، سنّت کے مُوافق ہے، فرشتے خوش ہوتے ہیں، رب راضی ہوتا ہے، نیکی بڑھاتی اور معدہ دُرُست کرتی ہے (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج۵ ص۲۴۹ حدیث ۱۴۸۶۷) حضرتِ سیِّدُنا عبدالوہّاب شَعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نقل کرتے ہیں: ایک بار حضرتِ سیِّدنا ابو بکر شبلی بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی کو وضو کے وَقت مِسواک کی ضَرورت ہوئی، تلاش کی مگر نہ ملی، لہٰذا ایک دینار (یعنی ایک سونے کی اشرفی) میں مِسواک خرید کر استعمال فرمائی۔ بعض لوگوں نے کہا: یہ تو آپ نے بَہُت زیادہ خرچ کر ڈالا! کہیں اتنی مہنگی بھی مِسواک لی جاتی ہے؟ فرمایا: بیشک یہ دنیا اور اس کی تمام چیزیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک مچھّر کے پر برابر بھی حیثیّت نہیں رکھتیں، اگر بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے یہ پوچھ لیا تو کیا جواب دوں گا کہ: ”تو نے میرے پیارے حبیب کی سنّت (مِسواک) کیوں ترک کی؟ جو مال و دولت میں نے تجھے دیا تھا اُس کی حقیقت تو (میرے نزدیک) مچھر کے پر برابر بھی نہیں تھی، تو آخر ایسی حقیر دولت اِس عظیم سُنَّت (مِسواک) کو حاصل کرنے پر کیوں خرچ نہیں کی؟“ (مُلَخَّص از لوقح الانوار ص۳۸) سیِّدنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: چار چیزیں عقل بڑھاتی ہیں: فضول باتوں سے پرہیز، مِسواک کا استِعمال، صُلَحا یعنی نیک لوگوں کی صحبت اور اپنے علم پر عمل کرنا (اِحیاء العُلوم ج۳ ص۲۷) مِسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو مِسواک کی موٹائی چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو مِسواک ایک بالِشت سے زیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے اِس کے رَیشے نرم ہوں کہ سخت رَیشے دانتوں اور مَسُوڑھوں کے درمیان خَلا (GAP) کا باعث بنتے ہیں مِسواک تازہ ہو تو خوب (یعنی بہتر)

ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بھگو کر نرم کر لیجئے مناسب ہے کہ اِس کے رَیشے روزانہ کاٹتے رہئے کہ رَیشے اُس وقت تک کارآمد رہتے ہیں جب تک ان میں تَلخی باقی رہے دانتوں کی چوڑائی میں مِسواک کیجئے جب بھی مِسواک کرنی ہو کم از کم تین بار کیجئے ہر بار دھو لیجئے مِسواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سِرے پر ہو پہلے سیدھی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مِسواک کیجئے مٹھی باندھ کر مِسواک کرنے سے بواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے مِسواک وضو کی سنَّتِ قَبلیہ ہے البتّہ سنَّتِ مُؤَکَّدہ اُسی وقت ہے جبکہ منہ میں بدبو ہو (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۶۲۳) مِسواک جب ناقابلِ اِستعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ ادائے سنّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دَفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وزن باندھ کر سمندر میں ڈبو دیجئے۔ (تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صفحہ 294 تا 295 کا مطالعہ فرمالیجئے)

ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب (۱) 312 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" حصّہ 16 اور (۲) 120 صفحات کی کتاب "سنتیں اور آداب" ہدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوت اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ برکت نشان ہے: مجھ پر دُرُود شریف پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا دُرُودِ پاک پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لیے نور ہو گا۔ (فردوس الاخبار، ۱/۴۲۲، حدیث: ۳۱۴۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطَّبرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بیان سننے کی نیّتیں: نگاہیں نیچی کیے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گا ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ضَرورتاً سمٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں گا دھکّا وغیرہ لگا

تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا صلُّوا عَلَی الْحبیب، اُذْکُرُوا اللہ، تُوبُوْا اِلَی اللہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کیلئے بُلند آواز سے جواب دوں گا بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کرنے کی نیّتیں: میں بھی نیت کرتا ہوں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا دیکھ کر بیان کروں گا پارہ 14، سورۃُ النَّحل، آیت125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ**(ترجمۂ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکّی تدبیر اور اچّھی نصیحت سے)اور بُخاری شریف (حدیث 4361)میں وارِد اِس فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃ۔ یعنی ”پہنچادو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو“ میں دیئے ہوئے اَحکام کی پیروی کروں گا نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا اَشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مشکل الفاظ بولتے وقت دل کے اِخلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی علمیَّت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رغبت دلاؤں گا قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا نظر کی حفاظت کا ذہن بنانے کی خاطر حتَّی الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول:

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! آج میں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے سامنے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان وعظمت سے مُتَعَلِّق مَدَنی پھول بیان کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔ مثلاً صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان کس قدر بُلند ہے، ان کی مَحَبَّت اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی مَحَبَّت ہے، ان سے بُغْض اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم سے بُغْض کی دلیل ہے۔ سب سے پہلے میں آپ کے سامنے حضرت سَیِّدُنا بشر حافی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْکافی کا واقعہ بیان کروں گا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اس قدر بُلند مرتبہ کیسے حاصل ہوا، پھر میں صَحابی کی تعریف، صحابۂ کرام و اَوْلیائے عِظام میں اَفضل کون ہے نیز صحابۂ کرام میں اَفْضَلِیَّت کی ترتیب آپ کے گوش گُزار کرنے کی سعادت حاصل کروں گا، اس کے بعد ہم صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان وعظمت سے مُتَعلِّق آیاتِ مُبارکہ اور احادیثِ طیّبہ سُن کر ان نُفُوسِ قُدْسیّہ کے مَقام ومرتبہ کو دل میں بٹھانے اور ان کی گُستاخی وبے ادبی سے بچنے اور بے ادبوں کی صحبت سے دور رہنے کی بھی نیت کریں گے، پھر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مَحَبَّت اور ان کی پیروی سے مُتَعلِّق چند فرامینِ مُصْطَفٰے اور ان کے طریقے پر چلنے کی بَرَکت سے اُخْرَوِی فوائد پانے والوں کے چند واقعات بھی بیان کیے جائیں گے۔ بیان کے اِخْتتام پر میں آپ کو صحابۂ کرام علیہم الرضوان کی محبت کس طرح حاصل کی جاسکتی ہے اس تعلق سے بھی کچھ مہکتے مہکتے مدنی پھول پیش کروں گا اور پھر مُصافَحہ کرنے (یعنی ہاتھ ملانے) کے مدنی پھول پیش کرنے کی بھی سعادت حاصل کروں گا۔ ان شآءاللہ عزوجل

آیئے! سب سے پہلے حضرتِ عبد المصطفی اعظمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی شانِ صحابہ میں لکھی ہوئی

منقبت کے اشعار پیش کرتا ہوں، پھر ان شآءَ اللہ عزوجل سَیِّدُنا بشر حافی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الکافی کی حکایت سُنتے ہیں:

شانِ صحابہ (منقبت)

دوعالم نہ کیوں ہو نثارِ صحابہ — کہ ہے عرش منزل وقارِ صحابہ
امیں ہیں یہ قرآن ودینِ خدا کے — مدارِ ہدیٰ اعتبارِ صحابہ
رسالت کی منزل میں ہر ہر قدم پر — نبی کو رہا انتظارِ صحابہ
خلافت، امامت، ولایت، کرامت — ہر اک فضل پر اقتدارِ صحابہ
نمایاں ہے اسلام کے گلستاں میں — ہر اک گل پہ رنگِ بہارِ صحابہ
کمالِ صحابہ، نبی کی تمنا — جمال نبی ہے قرارِ صحابہ
یہ مہریں ہیں فرمانِ ختم الرسل کی — ہے دین خدا شاہکارِ صحابہ
صحابہ ہیں تاجِ رسالت کے لشکر — رسولِ خدا تاجدارِ صحابہ
انہیں میں ہیں صدیق وفاروق وعثماں — انہیں میں علی شہسوارِ صحابہ
انہیں میں ہیں بدر واُحد کے مجاہد — لقب جن کا ہے جاں نثارِ صحابہ
انہیں میں ہیں اصحابِ شجرہ نمایاں — جنہیں کہتے ہیں راز دارِ صحابہ
انہیں میں حسین وحسن، فاطمہ ہیں — نبی کے جو ہیں گل عذارِ صحابہ
پس مرگ اے اعظمی یہ دعا ہے — بنوں میں غبارِ مزارِ صحابہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سیّدُنا بِشْر حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی کا واقعہ

حضرتِ سیّدُنا بشر حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی فرماتے ہیں: ”میں ایک بار خواب میں حُضُور نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت سے مُشَرَّف ہوا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ”اے بِشْر! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں تمہارے ہم عَصْر اَوْلیاء (اپنے زمانے کے اولیاء) سے زِیادہ بُلند مَرتبہ کیوں عطا فرمایا؟“ مَیں نے عرض کی: ”یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں اس کا سبب نہیں جانتا۔“ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”بِاِتِّباعِكَ لِسُنَّتِی، کہ تم میری سُنَّت کی پیروی کرتے ہو۔ وَخِدْمَتِكَ لِلصَّالِحِیْنَ، اور صالحین کی خِدمت کرتے ہو۔ وَنَصِیْحَتِكَ لِاِ خْوَانِكَ، اور اپنے اسلامی بھائیوں کی خَیر خواہی (یعنی انہیں نصیحت) کرتے ہو، وَمَحَبَّتِكَ لِاَصْحَابِیْ وَاَهْلِ بَیْتِیْ اور میرے صحابہ اور میرے اہلِ بیت (رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) سے مَحَبَّت کرتے ہو۔ یہی سبب ہے کہ جس نے تمہیں اَبْرار (یعنی نیک لوگوں) کی مَنازِل تک پہنچادیا ہے۔“ (الرسالۃ القشیریۃ، ص ۳۱)

اہلسنت کا ہے بیڑا پار اصحابِ حضور نجم ہیں اور ناؤ ہے عطرت رسول اللہ کی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرت سَیِّدُنا بشر حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی کو اہلِ بیتِ اطہار اور صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے مَحَبَّت اور ان کی پیروی کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کس قَدر اِنْعام واِکْرام سے نوازا کہ اِنہیں نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت بھی نصیب ہوئی اور اپنے ہم عَصْر اولیا میں بُلند مَرتبہ پر فائز بھی فرمادیا۔ ہمیں بھی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مَحَبَّت کو دل میں بسا کر ان کے طریقے پر چلتے ہوئے زِندگی بَسر کرنی چاہیے اور جو لوگ ان کی شان میں زبانِ

طَعن دَراز کرتے ہیں ان کی صُحبت سے دور رہ کر ایسے عاشقانِ رسول کی صُحبت اپنا لینی چاہیے کہ جو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی خُوب خُوب شان بیان کرتے ہوں، ان کا نام لیتے وقت زبانوں پر تَعَظِیماً رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم جاری ہو جاتا ہو۔ یاد رکھئے! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی تعظیم ہر مسلمان پر لازم وضروری ہے۔ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ والسَّلام کے بعد صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان تمام انسانوں میں سب سے زیادہ تعظیم وتوقیر کے لائق ہیں یہ وہ مُقدّس ومُبارک ہستیاں ہیں، جنہوں نے امامُ الانصارِ وَالمہاجِرین، جنابِ رحمۃٌ لِّلعٰلمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت پر لَبَّیْك کہا، دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے اور تن مَن دَھن سے اسلام کے آفاقی اور اَبدی پیغام کو دُنیا کے گوشے گوشے میں پہنچانے کے لیے کَمر بَستہ ہو گئے۔ تاریخ گواہ ہے کہ ان مُبارک ہستیوں نے قرآن وحدیث کی تعلیمات کو عام کرنے اور پرچمِ اسلام کی سربلندی کے لیے ایسی بے مثال قربانیاں دی ہیں کہ آج جن کا تَصوُّر بھی مُشکل ہے۔ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رُوئے زیبا کی زِیارت وہ عَظیم سعادت ہے کہ دُنیا جہاں کی کوئی نعمت اس کے برابر نہیں ہو سکتی اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ تو وہ ہیں کہ شب و روز آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت اور آپ کی صُحبتِ فَیض سے مُستفیض ہوتے رہے، قرآن و دین کو حُضُور پُرنُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک زبان سے سُنا اور بے واسطہ اللہ تبارک وتعالٰی کے اَوامِر ونَواہِیْ (احکامات) کے مُخاطب رہے۔ ان مُقدّس ہستیوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بے حد فَضْل وکرم ہے لہٰذا ہمیں چاہئے کہ دونوں جہاں میں کامیابی کے لیے ان پاکیزہ نُفُوس کی مَحبّت دل میں بسائیں اور ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے زندگی بَسر کرنے کی کوشش کریں۔ آیئے! صحابی کی تعریف سُنتے ہیں:

صحابی کی تعریف

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: شریعت میں صحابی وہ انسان ہے جو ہوش و ایمان کی حالت میں حُضُورِ انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو دیکھے یا صُحبت میں حاضر ہوا اور ایمان پر اس کا خاتمہ ہو جاوے۔

(مراۃ المناجیح، ۸/۳۳۴)

صحابہ وہ صحابہ جن کی ہر صُبح عید ہوتی تھی
خُدا کا قُرب حاصل تھا نبی کی دِید ہوتی تھی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَحابہ کرام اَفْضَلُ الْاَوْلِیاء ہیں

یاد رکھئے! تمام علماء و اکابرِ اُمَّت کا اس مسئلہ پر اِتِّفاق ہے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان "اَفْضَلُ الْاَوْلِیَاء" (یعنی تمام اولیاء کرام سے افضل) ہیں۔ یعنی قیامت تک کے تمام اولیاء اگرچہ درجۂ وِلایت کی بلند ترین منزل پر فائز ہو جائیں، ہرگز ہرگز کبھی بھی وہ کسی صحابی کے کمالاتِ ولایت تک نہیں پہنچ سکتے۔ اللّٰہُ ربُّ الْعٰلمین عزوجل نے اپنے حبیبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شمعِ نبوّت کے پروانوں کو مرتبۂ وِلایت کا وہ بُلند و بالا مَقام عطا فرمایا ہے اور ان مُقدّس ہستیوں کو ایسی ایسی عظیمُ الشّان کَرامتوں سے سرفراز فرمایا ہے کہ دوسرے تمام اولیاء کے لیے اس مِعْراجِ کمال کا تَصوُّر بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اس میں شک نہیں کہ حضراتِ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے اس قَدر زِیادہ کَرامتوں کا صُدُور نہیں ہوا، جس قدر کہ دوسرے اَوْلیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام سے کَرامتیں منقول ہیں لیکن یاد رہے، کثرتِ کرامت، اَفضلیتِ وِلایَت کی دلیل نہیں کیونکہ وِلایَت دَرْحقیقت قُربِ اِلٰہی کا نام ہے۔ یہ قُربِ

اِلٰہی جس کو جس قدر زِیادہ حاصل ہو گا، اُسی قدر اُس کی وِلایت کا دَرَجہ بُلند سے بُلند تَر ہو گا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان چونکہ نگاہِ نَبُوَّت کے اَنْوار اور فیضانِ رِسالت کے فُیُوض وبَرَکات سے مُسْتَفِیْض ہیں، اس لیے بارگاہِ خُداوَنْدی میں ان ہَستیوں کو جو قُرب وتَقَرُّب حاصل ہے، وہ دوسرے اَوْلِیَاءُ اللہ کو حاصل نہیں۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد اوّل صَفْحَہ 252 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولانا مُفْتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: تمام صَحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَہلِ خَیر وصَلاح (یعنی بھلائی اور تقوے والے) ہیں اور عادِل، اُن کا جب ذِکر کیا جائے تو خَیْر (یعنی بھلائی) ہی کے ساتھ ہونا فَرض ہے۔ کسی صحابی کے ساتھ سُوءِ عقیدت (بُری عقیدت) بدمذہبی و گمراہی واِسْتِحْقاقِ جہنَّم (یعنی جہنم کی حقداری) ہے۔

مزید فرماتے ہیں: تمام صَحابۂ کرام اَعْلٰی واَدْنٰی (اور ان میں ادنیٰ کوئی نہیں) سب جنَّتی ہیں، وہ جہنَّم (میں داخل تو کیا ہوں گے اُس) کی بِھنک (یعنی ہلکی سی آواز تک) نہ سُنیں گے اور ہمیشہ اپنی مَن مانتی مُرادوں میں رہیں گے، مَحشر کی وہ بڑی گھبراہٹ انہیں غمگین نہ کرے گی، فِرِشتے ان کا اِسْتِقْبال کریں گے کہ یہ ہے وہ دن جس کا تم سے وَعدہ تھا، یہ سب مَضْمون قرآنِ عظیم کا ارشاد ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱/۲۵۴)

صحابہ میں افضلیت کی ترتیب

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت، عظیم المرتبت مجددِ دین وملت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن ''فتاوٰی رَضَویہ'' شریف 28 ویں جلد صفحہ 478 پر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں اَفْضَلِیَّت کی ترتیب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "اہلِ سُنَّت وجماعت نَصَرَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کا اِجماع (اِتفاق) ہے کہ مُرسلین

ملائکہ ورُسُل و انبیائے بشر صَلَواتُ اللہِ تَعَالٰی وَتَسْلِیمَاتُہٗ عَلَیْہِمْ کے بعد حضراتِ خُلفائے اَرْبَعہ رِضْوانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ تمام مخلوقِ الٰہی سے افضل ہیں، تمام اُمَمِ اَوَّلین وآخرین میں کوئی شخص ان کی بُزرگی وعَظمت وعزت ووَجاہت وقَبول وکَرامت وقُرب ووِلایت کو نہیں پہنچتا۔

(فتاوی رضویہ جلد ۲۸ ص ۴۷۸)

صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علامہ مولانا مُفْتی امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: خُلفائے اَرْبعہ راشدین کے بعد بقیہ عَشَرۂ مُبَشَّرہ و حضراتِ حَسَنَیْن و اَصحابِ بدر و اصحابِ بَیْعَۃُ الرِّضْوان کے لیے اَفْضلیَّت ہے اور یہ سب قَطعی جنَّتی ہیں۔

اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: جو (شخص) حضرات شیخین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما کو مَعاذَ اللہ بُرا کہے، کافر ہے، اور اگر مولا علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہ الکریم کو صدیقِ اکبر اور عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما سے اَفْضل بتائے تو کافر نہ ہو گا مگر گُمراہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

انہی صحابۂ کرام میں سے حضرت سَیِّدُنا امیر مُعاوِیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی جَلِیْلُ الْقَدْر صحابی ہیں اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کاتبِ وحی اور شاہانِ اسلام میں سے پہلے بادشاہ ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بادشاہی اگرچہ سَلْطَنَت ہے مگر کس کی حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی۔ حضرت سَیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے خود خِلافت امیر مُعاوِیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سِپُرد کر کے ان کے ہاتھ پر بیعت فرمائی۔ حضرت سَیِّدُنا امیر مُعاوِیہ یا آپ کے والد حضرت سَیِّدُنا ابوسُفیان یا والدہ ماجدہ حضرتِ ہِندہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہم کی شان میں بے اَدَبی کرنا بھی حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کو ایذا دینا ہے۔ (ہمارا اسلام، ص ۱۱۲، ملخصًا)

نیز صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے باہم جو واقعات ہوئے، ان میں پڑنا حرام، حرام، سخت حرام ہے، مسلمانوں کو تو یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ سب حضرات آقائے دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کے جاں نثار اور سچے غلام ہیں۔ (بہارِ شریعت)

قرآنِ پاک اور شانِ صحابہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان نُفُوسِ قُدْسِیَّہ کی فَضیلت ومَدح میں قرآنِ پاک میں جابَجا آیاتِ مُبارَکہ وارِد ہوئی ہیں، جن میں ان کے حُسنِ عمل، حُسنِ اَخلاق اور حُسنِ ایمان کا تذکرہ ہے اور انہیں دُنیا ہی میں مَغْفِرت اور اِنعاماتِ اُخْرَوِی کا مُژدہ سُنایا گیا ہے۔ جن مُقَدَّس ہَستیوں کے اَوْصافِ حمیدہ اللہ عَزَّوَجَلَّ خود بیان فرمائے تو ان کی عَظمت ورِفْعَت کا اَندازہ کون لگا سکتا ہے۔ چنانچہ پارہ 10، سورۃُ الْاَنْفال کی آیت: 74 میں فرمانِ خُدائے ذُو الْجَلال ہے۔

وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ الَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْۤا اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّاؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِیْمٌ ﴿۷۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں لڑے اور جنہوں نے جگہ دی اور ان کی مدد کی۔ وُہی سچے ایمان والے ہیں انکے لیے بخشش ہے اور عِزّت کی روزی۔

اسی طرح پارہ 11 سورۂ توبہ کی آیت 100 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ صحابۂ کرام کو اپنی رِضا، جنّت اور کامیابی کا مُژدہ سُناتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ

خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًاؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝۱۰۰

ترجمہ کنزالایمان: اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور ان کیلئے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

احادیثِ مبارکہ اور شانِ صحابہ

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان کس قدر بُلند و بالا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے اَعمال قبول فرما کر انہیں اپنی رِضا کا مُژدہ، جنّت کی بشارت اور بڑی کامیابی کی نَوید سُنادی، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی مُختلف مَواقع پر اپنے پیارے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی عَظمت و شان بیان فرمائی ہے: آیئے ہم بھی حُصُولِ بَرکت کیلئے صحابہ کے پانچ حروف کی نسبت سے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی عظمت پر 5 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم سُنتے ہیں۔

صحابہ کے پانچ حروف کی نسبت سے صحابہ کرام کی عظمت پر 5 فرامینِ مصطفٰے

1. میرے صحابہ کے مُعاملے میں میرا لحاظ کرنا کیونکہ وہ میری اُمَّت کے بہترین لوگ ہیں۔ (حلیۃ الاولیا، ۱/۳۱۱)
2. ایک شخص نے نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم سے پوچھا، کون لوگ بہتر ہیں؟ ارشاد فرمایا: بہتر لوگ اس زَمانے کے ہیں جس میں، مَیں ہوں اِس کے بعد دوسرے زَمانے کے اور اُس کے بعد تیسرے زَمانے کے۔ (مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، ص ۱۳۷۱، حدیث: ۲۵۳۳)

3. اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے صحابہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ) کو نبیوں اور رَسُولوں (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے علاوہ تمام جہانوں پر فَضِیلَت دی ہے۔ "(مجمع الزوائد، کتاب المناقب، باب ماجاء فی اصحاب رسول اللہ، ۹/۳۶۷، حدیث: ۱۶۳۸۳)

4. اس مسلمان کو جہنَّم کی آگ نہیں چُھوئے گی جس نے میری یا میرے صحابی کی زِیارت کا شَرَف حاصل کیا ہو۔ (ترمذی باب ماجاء فی نبی صلی اللہ علیہ وسلم وصحبہ، ۵/۴۶۱، حدیث: ۳۸۸۴)

5. میرے صَحابہ میں سے جو صحابی جس سَرزَمین میں فوت ہو گا تو قیامت کے دن ان کے لیے نُور اور رہنما بنا کر اُٹھایا جائے گا۔ "(ترمذی، کتاب المناقب، باب فی من سبَّ اصحاب النبی، ۵/۴۶۴، حدیث: ۳۸۹۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یقیناً صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان بہت بُلند و بالا ہے، کوئی بھی نماز و روزہ و دیگر نیک اعمال کے ذَریعے ان کے مَقام و مرتبہ کو ہر گز ہر گز نہیں پا سکتا۔ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مَسْعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: "(اے لوگو!) تم نماز، روزہ اور اِجتہاد میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے بڑھنا چاہتے ہو (یاد رکھو! ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ) وہ تم سے بہتر ہیں۔ "لوگوں نے عرض کی: "اے ابو عبدُ الرَّحْمٰن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ! اس کی کیا وجہ ہے؟" ارشاد فرمایا: "وہ دُنیا میں سب سے زیادہ زُہد اِختیار کرتے اور آخرت میں سب سے بڑھ کر رَغْبَت رکھتے (اس لئے تمہارے اَعمال اگر ان سے زیادہ ہو بھی جائیں تب بھی اَجر و ثواب میں کم ہی رہیں گے)۔ "(مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الزہد، کلام ابن مسعود، ج۸، ص ۱۶۲، الحدیث ۳۵)

ایک دن اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فجر کی نماز پڑھ کر بے قَراری کے ساتھ ہاتھ مَلتے ہوئے مسجد سے باہر نکلے اور فرمایا کہ میں نے حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کے صحابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو جس حال میں دیکھا ہے، آج میں کسی آدمی میں ان کی مُشابَہَت کا اَثر نہیں دیکھتا۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم رات بھر جاگ کر نمازوں میں قرآنِ مجید پڑھا کرتے تھے۔ صُبْح کو ان کے بال پَراگندہ اور چہرہ زَرْدی دِکھائی دیتا تھا۔ اور وہ ڈگمگاتے ہوئے چلا کرتے تھے اور ان کی آنکھیں آنسوؤں سے تَر رہا کرتی تھیں اور آج لوگوں کا یہ حال ہے کہ ہر طرف لوگ غَفْلت اور بے خَوفی کے ساتھ اِدھر اُدھر پھر رہے ہیں، کسی کے چہرے پر خَوفِ خُداوَندی کا اَثر نظر ہی نہیں آتا۔ آپ نے جس دن یہ فرمایا اس کے بعد پھر کسی نے کبھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ہنستے ہوئے نہیں دیکھا۔ (احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان أحوال الصحابۃ والتابعین والسلف الصالحین ج۴، ص۲۲۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم اپنے دَوْر کے مُسلمانوں کی عَمَلی حالت پر کُڑھن کا اِظہار کرتے ہوئے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی عِبادت وریاضت، قرآنِ پاک کی تِلاوت پر اِستِقامت کو یاد فرمارہے ہیں۔ جبکہ ہمارا مُعاملہ یہ ہے کہ دِن بدن گُناہوں کی دَلْدَل میں دَھنستے جارہے ہیں، ہمارے شب وروز اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی نافرمانیوں میں بسر ہورہے ہیں۔ اَوّلاً تو نیک عمل کرتے نہیں اگر کوئی نیکی کر بھی لیں تو یہ تَمَنّا ہمیں تنگ کرتی رہتی ہے کہ لوگوں میں ہماری واہ واہ ہوتی رہے۔ نیک نامی بڑھتی رہے۔ اے کاش! ہمیں یہ سعادت مل جائے کہ ہم اپنی نیکیوں کو بھی اُسی طرح چُھپائیں جس طرح اپنے گُناہوں

کو چُھپاتے ہیں، اور بس اِسی کو کافی سمجھیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری نیکیاں جانتا ہے۔ بِالْخُصُوص پَوشیدہ نیکی کرنے کے بعد نَفْس کی خُوب نگرانی کی جائے کیوں کہ ہو سکتا ہے یہ عِبادت ظاہر کرنے کی حِرْص نَفْس کے اَندر جوش مارے اور وہ کچھ اِس طرح پھنسانے کی ترکیب کرے کہ اپنی یہ عبادت لوگوں پر ظاہر کر دے کہ اِس طرح نیکیاں چُھپائے رکھنے سے جب لوگوں کو تیرے مَقام و مَرتبے کا علم ہی نہیں ہو گا تو وہ بے چارے تیری پیَروی سے مَحْروم رہ جائیں گے، ایسے میں تُو لوگوں کا مُقْتَدا (یعنی پیشوا اور رَہْنُما) کیسے بنے گا ؟ تیرے ذَرِیعے نیکی کی دعوت کیسے عام ہو گی ؟ وغیرہ۔ ایسی صورت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اِسْتِقامت و ثابِت قَدَمی کی دُعا کرنی چاہئے اور اپنے عمل کے بدلے میں ملنے والی جنَّت کی عظیمُ الشّان دائمی نعمت یاد کرنی چاہئے۔ خود کو ڈرانا چاہئے کہ جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کے ذَرِیعے اس کے بندو ں سے اَجر (یعنی بدلے) کا طالِب ہوتا ہے، اُس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا غَضَب نازِل ہوتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دوسروں کے سامنے اپنا عمل ظاہر کرنے کی وجہ سے وہ ان کے نزدیک تو محبوب (یعنی پیارا) ہو جائے لیکن اللہ تَعَالٰی کے نزدیک اُس کا مقام و مرتبہ گِر جائے ! تو کہیں اِس طرح میرا عمل بھی ضائع نہ ہو جائے ! پھر نفس کو اِس طرح سمجھائے کہ میں کس طرح اس عمل کو لوگوں کی تعریف کے بدلے بیچ دوں وہ تو خود عاجِز و لاچار ہیں نہ تو وہ مجھے رِزْق دے سکتے ہیں اور نہ ہی موت و حَیات کے مالِک ہیں۔

یاد رکھیے ! عِبادت و رِیاضت، قرآنِ پاک کی تِلاوت اور دیگر نیک اعمال کرتے وقت خالصۃً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا مَقْصود ہونی چاہئے ورنہ عمل کا ثواب تو ہاتھ سے جائے گا ہی بلکہ ایسا شخص ریاکاری کی تباہ کاری میں گرفتار ہو کر ناراضی رَبِّ قَہّار کا بھی حَقْدار ہو سکتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی صحابۂ کرام

عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے نَقْشِ قدم پر چلتے ہوئے فقط اپنی رِضا کی خاطر نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مَحَبَّت میں زندگی گزارتے ہوئے ایمان وعافیَّت کیساتھ شَہادت کی موت عطا فرمائے اور جنّت میں نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کے پیارے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا پڑوس عطا فرمائے۔ کیونکہ جو دُنیا میں جس سے مَحَبَّت کرتا ہے وہ اسی کے ساتھ رہے گا۔

احادیثِ مبارکہ اور محبتِ صحابہ

حضرتِ سیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی، "قیامت کب آئے گی؟" فرمایا، "تُو نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟" اس نے عرض کی، "کچھ نہیں مگر مَیں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبّت کرتا ہوں۔ حُضُور عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: "تم اُسی کے ساتھ رہو گے جس سے مَحَبّت کرتے ہو۔" حضرتِ سَیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ہمیں کسی شے سے اتنی خُوشی نہیں ہوئی جتنی رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس قول سے ہوئی کہ "تم جس سے مَحَبَّت کرتے ہو اُسی کے ساتھ رہو گے" حضرتِ سیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حضرتِ سَیِّدُنا صِدّیق و عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے ساتھ مَحَبَّت کرتا ہوں اور مجھے اُمّید ہے کہ ان سے مَحَبَّت کرنے کی وجہ سے میں انہی کے ساتھ رہوں گا۔ (بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر بن خطاب۔۔۔ الخ، ۲/۵۲۷، حدیث: ۳۶۸۸)

سب صحابہ سے ہمیں تو پیار ہے

ان شآءاللہ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

حضرتِ سیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، سرکارِ نامدار، دوعالم کے مالِک و مختار، شَہَنشاہِ اَبرار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ نور بار ہے: ”جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مَحَبَّت کرتا ہے، اُسے چاہیے کہ وہ مجھ سے مَحَبَّت کرے اور جو مجھ سے مَحَبَّت کرتا ہے اُسے چاہیے کہ وہ میرے صحابہ سے مَحَبَّت کرے اور جو میرے صحابہ سے مَحَبَّت کرتا ہے اُسے چاہیے کہ وہ قرآنِ پاک سے مَحَبَّت کرے اور جو قرآنِ پاک سے مَحَبَّت کرتا ہے اسے چاہیے کہ وہ مَساجد سے مَحَبَّت کرے۔ کیونکہ یہ ایسی عمارتیں ہیں، جنہیں اللہ تَعَالٰی نے بنانے اور پاک رکھنے کا حکم دیا اور ان میں بَرَکت رکھی۔ پس یہ خَیر و بَرَکت والی جگہیں ہیں اور ان کے رہنے والے بھی خَیر و بَرَکت میں ہیں۔ یہ پسندیدہ جگہیں ہیں اور ان میں رہنے والے بھی پسندیدہ ہیں۔ یہ لوگ اپنی نمازوں میں ہوتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی ضَرورت پوری فرماتا ہے۔ یہ مَساجد میں ہوتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کو اپنے مَقاصد میں کامیابی عطا فرماتا ہے۔“ (المجروحین لابن حبان ، ابو معمر، ج۲، ص۵۱۰، الرقم ۱۷۲ ابتغیر، بحوالہ حکایتیں اور نصیحتیں ص۴۸۷)

حضرتِ سیِّدُنا ابو ذَر غِفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے حُضُور سراپا نُور، شافِعِ یومُ النُّشور، فیض گنجور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ پُرنُور ہے: ”جس نے میرے کسی صحابی کو خوش کیا، اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا، اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو خوش کیا اور جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو خوش کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے کہ وہ اسے خوش کر کے جنّت میں داخل فرمادے۔ (حکایتیں اور نصیحتیں)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سیّدُنا ابو اَیُّوب سَختِیانی کا قول

حضرت سیّدُنا ابُو اَیُّوب سَختِیانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانی فرماتے ہیں: جس نے اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَحَبَّت کی, اس نے دین کی نشانی قائم کی ۔ جس نے اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَحَبَّت کی اس نے دین کا راستہ واضح کیا۔ جس نے اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَحَبَّت کی اس نے نورِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے روشنی پائی۔ جس نے اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مَحَبَّت کی اس نے عُرْوَۃُ وُثْقٰی یعنی مضبوط رسی کو تھام لیا۔ جس نے کہا: حضور عَلَیْہِ السَّلام کے تمام صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں خیر ہی خیر ہے وہ نِفاق سے بری ہو گیا۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر)

جس وقت تھے خدمت میں اُن کی بو بکر و عمر، عثمان و علی
اُس وقت رسولِ اکرم کے دربار کا عالم کیا ہو گا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اتباعِ صحابہ کا حکم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ احادیثِ مُبارَکہ سے معلوم ہوا کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مَحَبَّت حُصُولِ جنَّت ،جنَّت میں ان کی مَعِیَّت (ہمراہی)،نِفاق سے بَراءَت (منافقت سے چھٹکارا) اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے کا ذَریعہ ہے۔ تو جو خوش نصیب بھلائی کے ساتھ ان نُفُوسِ قُدسیّہ (یعنی پاک ہستیوں) کی پیروی کرتا ہے وہ رضائے رَبُّ الْاَنام عَزَّوَجَلَّ پانے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ارشادِ

باری تعالیٰ ہے۔ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍۙ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔ (پ۱۱، التوبہ: ۱۰۰)

صدرالافاضل حضرت مولانا سَیِّد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: ایک قول یہ ہے کہ پیرو ہونے والوں سے قیامت تک کے وہ اِیماندار مُراد ہیں جو ایمان وطاعت ونیکی میں اَنصار ومُہاجرین کی راہ چلیں۔

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے سلطانِ دوجہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اَصْحَابِیْ كَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّهِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ'' یعنی میرے صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ستاروں کی مانند ہیں پس تم ان میں سے جس کی بھی اقتدا کروگے ہدایت پاجاؤگے۔ (مشکاۃ، باب مناقب الصحابہ، ۲/۴۱۴، حدیث: ۶۰۱۸)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: سُبْحَانَ اللہ! کیسی نَفیس تَشْبِیْہ ہے، حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے اپنے صحابہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ) کو ہدایت کے تارے فرمایا اور دوسری حدیث میں اپنے اہلِ بیت (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ) کو کشتیٔ نُوح فرمایا، سمندر کا مُسافر کشتی کا بھی حاجَت مَنْد ہوتا ہے اور تاروں کی رَہْبَری کا بھی کہ جہاز ستاروں کی رَہْنُمائی پر ہی سمندر میں چلتے ہیں۔ اس طرح اُمَّتِ مُسْلِمہ اپنی اِیمانی زِندگی میں اہلِ بیت اَطہار (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ) کے بھی مُحتاج ہیں اور صحابۂ کِبار (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) کے بھی حاجَت مَنْد، اُمَّت کے لئے

صحابہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ) کی اِقْتِداء میں ہی اِہْتِداء یعنی ہدایت ہے۔ (مرآۃ ج۸، ص ۳۴۵)

شاعرِ خوش بیان امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں:

اَہلِ سُنَّت کا ہے بیڑا پار، اَصْحابِ حُضُور

نَجْم ہیں اور ناؤ ہے عِتْرت رَسُولُ اللّٰہ کی

حضرتِ سیِّدُنا عِرباض بن ساریہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک روز صبح کی نماز کے بعد حُسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجْوَر، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں چند نصیحتیں فرمائیں جن سے آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے اور ہمارے دلوں پر گھبراہٹ طاری ہوگئی، ایک شخص نے کہا کہ یہ تو کسی بچھڑ کر جانے والے کی نصیحت معلوم ہوتی ہے ایسے میں آپ ہم سے کیا عَہد لینا چاہیں گے۔ تو حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا، میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے نیز اَمیر کی بات سُن کر اس کی اِطاعت کرنے کی وَصِیَّت کرتا ہوں اگرچہ کسی غُلام کو تمہارا اَمیر بنادیا جائے اور تم میں سے جو زِندہ رہے گا وہ بہت سے اِختلافات دیکھے گا لہٰذا نئی گُمراہ کُن بدعتوں سے بچتے رہنا تم میں سے جو شخص وہ وقت پائے اس کے لئے میری اور میرے ہدایت یافتہ خُلفائے راشدین کی سُنَّت پر عمل کرنا ضَروری ہے اسی سُنَّت پر سختی سے کاربند رہنا۔ (ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنۃ، ۴/۳۰۸، حدیث: ۲۶۸۵)

حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بَصْرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: ”جو کسی کی پیروی کرنا چاہتا ہو وہ اَسْلاف کی پیروی کرے، جو حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ ہیں، یہی اس اُمَّت کے بہترین لوگ ہیں، ان کے دل نیکی و بھلائی میں سب لوگوں

سے بڑھ کر ہیں، ان کا علم سب سے وسیع اور ان میں تکلُّف (یعنی بناوٹ و نمائش) نہ ہونے کے برابر تھا۔ یہ وہ نُفُوسِ قُدسیّہ تھے جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صُحبت اور دین کی تبلیغ کے لئے مُنْتَخَب فرمایا، پس تم ان کے اخلاق و عادات اور ان کے طَور طریقوں پر چلو کیونکہ وہ حضرت سَیِّدُنا محمد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ ہیں، ربِّ کعبہ کی قسم! یہی حضرات ہدایت کے سیدھے راستے پر گامزن تھے۔ (حلیۃ الاولیا)

صِدّیق و عُمر کا وَسیلہ کام آگیا

ایک شخص کا بیان ہے کہ میرے استاذ کے ایک رفیق فوت ہوگئے۔ استاذ صاحب نے انہیں خواب میں دیکھ کر پوچھا: "مَا فَعَلَ اللہُ بِكَ" یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟" جواب دیا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری مَغْفِرت فرما دی۔" پوچھا: "مُنْکَر نَکِیْر کے ساتھ کیسی رہی؟" جواب دیا: اُنھوں نے مجھے بِٹھا کر جب سوالات شُروع کئے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے دل میں ڈالا اور میں نے فِرشتوں سے کہہ دیا: "حضرتِ سیِّدُنا صدّیقِ اکبر اور حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے واسطے مجھے چھوڑ دیجئے۔" یہ سُن کر ایک فرشتے نے دوسرے سے کہا: "اس نے بڑی بُزرگ ہستیوں کا وَسیلہ پیش کیا ہے لہٰذا اس کو چھوڑ دو۔" چنانچہ اُنہوں نے مجھے چھوڑ دیا اور تشریف لے گئے۔ (شرح الصدور، باب فتنۃ القبر وسوال الملکین، ص ۱۴۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر مُسلمان کو چاہیے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا اِنتہائی اَدَب واِحترام کے ساتھ ذِکرِ خَیر کرے، ان کی عَقِیدت و مَحَبَّت کو دل میں جگہ دے۔ کیونکہ ان کی مَحَبَّت میں

اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت ہے اور ان سے بُغْض رکھنا مُنافقت کی علامت اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت کا سبب ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابُو سعید خُدْرِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، مَحبوبِ رَبُّ الْعزت، مُحْسنِ انسانیَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”جو میرے صحابہ میں سے کسی کو بھی بُرا کہے اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت ہو۔“

(معجم الاوسط، ۱/۵۰۰، حدیث: ۱۸۴۶)

سَیِّدی اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

جن کے دُشمن پہ لعنت ہے اللہ کی
ان سب اہلِ مَحَبَّت پہ لاکھوں سلام

نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان، محبوبِ رَحْمٰن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”جس نے انہیں (صحابہ کو) ستایا اس نے مجھے ستایا اور جس نے مجھے ستایا، اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ایذا دی اور جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ایذادی تو قریب ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی پکڑ فرمائے۔“ (مشکاۃ المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب الصحابۃ، الفصل الثانی، ۲/۴۱۴، حدیث: ۶۰۱۴)

حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اس کی شرح میں فرماتے ہیں: صحابۂ کرام میں سے کسی کو ستانا در حقیقت مجھے ستانا ہے۔ امام مالک (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) فرماتے ہیں کہ صحابہ کو بُرا کہنے والا قَتْل کا مُسْتَحِق ہے کہ اس کا یہ عمل عَداوَتِ رسول کی دلیل ہے۔“ (مرقاۃ) اور عَداوتِ رسول،

عَداوتِ رَبّ ہے۔ ایسا مرد و د دوزخ ہی کا مُستَحِق ہے۔" (مرآۃ ج۸، ص۳۴۳، ملخصًا)

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نَبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: میرے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو بُرا مت کہنا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قُدرت میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر سونا بھی (راہِ خدا میں) خرچ کر لے تو بھی وہ ان میں سے کسی ایک کے مُد (یعنی سیر بھر) یا اس سے آدھے کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔"

(ابو داؤد، کتاب السنة، باب فی النهی عن سبّ أصحاب رسول الله، ۴/۲۸۲، حدیث: ۴۶۵۸)

اَمیرُالْمُؤمِنِیْن حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: "بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تم پر ابُو بکر، عُمر، عُثمان اور علی (رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کی مَحَبَّت کو فرض کر دیا ہے، جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کو تم پر فرض کیا ہے تو جو ان میں سے کسی ایک سے بھی بُغْض رکھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی نماز قبول فرمائے گا، نہ زکوٰۃ، نہ روزہ اور نہ ہی حج۔ اور اسے قبر سے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ (مسند الفردوس، ۱/۱۷۳، حدیث: ۶۴۵)

وسیلہ تجھ کو بو بکر و عمر، عثمان و حیدر کا الٰہی تُو عطا کر دے ہمیں بھی گھر مدینے میں

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اعلانِ جنگ

امام ابنِ حجر مکی شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جس نے تمام صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان یا ان میں سے کسی ایک کو بھی گالی دی اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اعلانِ جنگ کیا اور جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اعلانِ

جنگ کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ہلاک اور ذَلیل ورُسوا کر دے گا۔ یہی وجہ ہے کہ عُلمائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام فرماتے ہیں کہ اگر کسی کے سامنے صحابۂ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان کا بُرائی سے ذِکْر کیا جائے مثلاً ان کی طرف کسی عَیْب کی نِسْبت کی جائے تو اس میں مُبْتَلا ہونے سے روکنا نہ صرف واجب ہے بلکہ تمام بُرائیوں کی طرح حَسْبِ اِسْتِطاعت پہلے اپنے ہاتھ، پھر زبان اور پھر دل سے اس کا اِنکار کرنا واجب ہے، بلکہ یہ گُناہ سب سے زِیادہ بُرا اور قَبِیْح ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام پر "لعن طعن" کرنا بہت قبیح فعل (یعنی بُرا کام) ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو اُن کی تعریف کرتے ہیں اور یہ گُستاخ ان کی ذات کو طَعن وتَشْنِیْع کا نشانہ بناتا ہے یقیناً اس کا یہ فعل عقیدے کی کمزوری اور نِفاق کے سبب سے ہے۔ ایسے لوگ آخرت میں تو ذَلیل وخوار اور عذابِ نار کے حَقْدار ہونگے دُنیا میں بھی لوگوں کیلئے نشانِ عبرت بن جاتے ہیں۔ جیسا کہ

گُستاخ بندر بن گیا

حضرت سیِّدُنا نورُ الدّین عبد الرحمٰن جامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامی اپنی مشہور کتاب شَوَاهِدُ النُّبُوَّة میں نقل کرتے ہیں تین افراد یَمَن کے سفر پر نکلے ان میں ایک کُوفی (یعنی کوفے کا رہنے والا) تھا جو شیخینِ کریمین (حضرت ابو بکر صِدّیق اور حضرت عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما) کا گُستاخ تھا، اُسے سمجھایا گیا لیکن وہ باز نہ آیا۔ جب یہ تینوں یمن کے قریب پہنچے تو ایک جگہ قیام کیا اور سو گئے۔ جب کُوچ کا وقت آیا تو ان میں

سے دونے اُٹھ کر وضو کیا اور پھر اُس گستاخ کُوفی کو جگایا۔ وہ اُٹھ کر کہنے لگا: افسوس! میں تم سے اِس منزل میں پیچھے رہ گیا ہوں تم نے مجھے عین اُس وقت جگایا جب شَہَنْشاہِ عرب و عجم، مَحبوبِ ربِّ اَکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم میرے سرہانے تشریف فرما ہو کر ارشاد فرما رہے تھے: اے فاسق! اللہ عَزَّوَجَلَّ فاسِق کو ذلیل و خوار کرتا ہے، اِسی سفر میں تیری شکل بدل جائے گی۔" جب وہ گُستاخ اُٹھ کر وضو کے لیے بیٹھا تو اُس کے پاؤں کی اُنگلیاں مَسخ ہونا (بگڑنا) شُروع ہو گئیں، پھر اُس کے دونوں پاؤں بندر کے پاؤں کے مُشابہ ہو گئے، پھر گُھٹنوں تک بندر کی طرح ہو گیا، یہاں تک کہ اس کا سارا بدن بندر کی طرح بن گیا۔ اُس کے رُفقاء نے اُس بندر نُما گستاخ کو پکڑ کر اُونٹ کے پالان کے ساتھ باندھ دیا اور اپنی منزل کی طرف چل دیئے۔ غُروبِ آفتاب کے وقت وہ ایک ایسے جنگل میں پہنچے جہاں کچھ بندر جمع تھے، جب اُس نے اُن کو دیکھا تو مُضْطرِب (یعنی بے تاب) ہو کر رسّی چُھڑائی اور اُن میں جا ملا۔ پھر سبھی بندر اِن دونوں کے قریب آئے تو یہ خائِف (یعنی خوفزدہ) ہو گئے مگر اُنہوں نے ان کو کوئی اَذِیّت نہ دی اور وہ بندر نُما گُستاخ ان دونوں کے پاس بیٹھ گیا اور اِنہیں دیکھ دیکھ کر آنسو بہاتا رہا۔ ایک گھنٹے کے بعد جب بندر واپَس گئے تو وہ بھی اُن کے ساتھ ہی چلا گیا۔ (شواہد النبوۃ ص ۲۰۳)

گردن میں لپٹا ہوا سانپ

حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزّاق فرماتے ہیں: مجھے ایک میّت کو غسل دینے کے لیے بلایا گیا، جب میں نے اُس کے چہرے سے کپڑا ہٹایا تو اُس کی گردن میں سانپ لپٹا ہوا تھا، لوگوں نے بتایا کہ یہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان کو گالیاں دیتا تھا۔ (شَرْحُ الصُّدُور ص ۱۷۳)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اس واقعے کے تحت فرماتے ہیں: مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان کو گالیاں دینا گناہ، بَہُت سخت گناہ، قطعی حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ حضرتِ صَدْرُ الْاَفاضِل مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی فرماتے ہیں: مُسلمان کو چاہیے کہ صَحابۂ کِرام (عَلَیْہِمُ الرِّضْوان) کا نہایت اَدَب رکھے اور دل میں ان کی عقیدت و مَحَبَّت کو جگہ دے۔ ان کی مَحَبَّت حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی مَحَبَّت ہے اور جو بدنصیب صَحابہ (عَلَیْہِمُ الرِّضْوان) کی شان میں بے ادَبی کے ساتھ زَبان کھولے وہ دُشمنِ خُدا و رسول ہے۔ مُسلمان ایسے شخص کے پاس نہ بیٹھے۔ (سوانح کربلا ص ۳۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مَحَبَّت کو دل میں بٹھا کر ان کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے زندگی گُزارنی چاہیے اور جو لوگ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان میں زبانِ طَعن دَراز کرتے ہیں ان کی صُحْبتِ بد سے دُور رہنا چاہیے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مزید شان و عظمت جاننے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتابیں کراماتِ صحابہ اور صحابۂ کرام کا عشقِ رسول کا مُطالعہ کیجئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سیرت پر چلتے ہوئے زِندگی بَسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے فَضائل سے مُتعلِّق بیان سُنا، سب سے پہلے آپ نے حضرت سَیِّدُنا بشر حافی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْکافی کی حکایت سماعت فرمائی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو صحابۂ کرام اور اہلِ بیت اطہار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے طریقے پر چلنے اور ان سے محبت کرنے کے طفیل نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت سے مشرف فرما کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی زبانِ مبارک سے یہ خوشخبری بھی عطا فرمادی کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے زمانے کے اولیائے کرام میں بلند و بالا مقام پر فائز ہیں۔ اس حکایت کے بعد ہم نے صحابی کی تعریف سُنی کہ صحابی وہ خوش نصیب انسان ہوتا ہے جو ہوش و ایمان کی حالت میں حُضُورِ انور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو دیکھے یا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صُحبتِ بابرکت میں حاضر ہوا ہو اور اس کا خاتمہ بھی ایمان پر ہوا ہو سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! خدا کی قسم کسی عابد کی عبادت نہ کسی ولی کی کَرامت اس مرتبہ کو پہنچ سکتی ہے جو مرتبہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو ایک دیدار سے مل گیا یہ ایسی نعمت ہے جس کے سبب صحابۂ کرام سَعادتوں کی مِعراج پر جا پہنچے۔ نیز آج کے بیان سے ہمیں یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ صحابۂ کرام میں بعدِ انبیاء و مُرسَلین و ملائکہ تمام مخلوق سے افضل حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں پھر حضرت عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ پھر حضرت عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ پھر مولی علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم پھر بقیہ عشرۂ مبشرہ یعنی وہ دس خوش نصیب صحابۂ کرام کہ جنہیں حُضور جانِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مِنبرِ اَقدس پر جلوہ فرما ہو کر جنّت کی بشارت مَرحمت فرمائی اور حضراتِ حسنین و اصحابِ بدر و اصحابِ بَیْعَۃُ الرِّضْوان کے لیے اَفضلیَّت ہے اور یہ سب قَطعی جنّتی ہیں۔ اس کے بعد صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان میں نازل ہونے والی آیاتِ مُقدَّسہ اور احادیثِ مُبارَکہ سے مزید ان نُفُوسِ قُدسیّہ کا مَقام و مرتبہ واضح ہوا۔ پھر اِتباعِ صحابہ کے بارے میں یہ فرمانِ مصطفےٰ بھی سنا کہ میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس کی بھی پیروی کرو گے راہ پاجاؤ گے، اس کے بعد یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابۂ کرام کا وسیلہ بہت ہی فائدہ مند ہے اس کی برکت سے ایک شخص کو قبر میں مُنکَر نَکِیر کے سوالات سے نَجات مل گئی۔ اس کے علاوہ گُستاخِ صحابہ کے عِبرت ناک انجام سے مُتعلّق چند واقعات سُن کر ہمیں یہ بھی درس ملا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقبول بندوں

کی شان میں اَدْنیٰ سی گُستاخی بھی آخرت میں سَخْت سے سَخْت مُشکل میں مُبتلا کر سکتی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مَحَبَّت اور ان کے طریقے پر چلتے ہوئے زندگی گزارنے اور بے ادب و گُستاخوں کی صحبت سے دور رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی محبت سینوں میں بسانے کے لئے چند مدنی پھول پیشِ خدمت ہیں:

(1) کتب کا مطالعہ کیا جائے۔ مثلاً مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتابیں حکایتیں اور نصیحتیں، خلفائے راشدین، کراماتِ صحابہ، صحابہ کا عشقِ رسول وغیرہ۔

(2) صحابہ کرام علیہم الرضوان سے عقیدت و محبت رکھنے والوں کی صحبت اختیار کی جائے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے طریقے پر چلنے کیلئے ایسے عاشقانِ رسول کی صُحْبت انتہائی ضَروری ہے کہ جو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے مَحَبَّت کرتے ہوں اَوْلیاءُ اللہ کو مانتے ہوں، جن کے دل فکرِ مدینہ سے معمور ہوں، دن رات آخرت کی فَلاح کے لئے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصْلاح کی کوشش میں مَصروف رہتے ہوں، اُن کی آنکھیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے روتی اور عِشْقِ رسول میں آنسو بَہاتی ہوں، تو قَوی اُمّید ہے کہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہی کیفیّات ہمارے دل میں بھی سَرایَت کر جائیں گی۔

مدرسۃ المدینہ (بالغان): اچّھی صُحبت پانے کے لئے پریشان ہونے کی قَطعاً ضَرورت نہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ فی زمانہ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اچھی صُحبت پانے کا بہترین ذَریعہ ہے آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور نیکی کی دعوت عام

کرنے کیلئے بارہ مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ حصہ لیجئے ،ان بارہ مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام مدرسۃُالمدینہ بالغان بھی ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مختلف مَساجِد میں عُموماً عشا کی نماز کے بعد ہزارہا مدرسۃالمدینہ بالغان کی ترکیب ہوتی ہے جن میں بڑی عمر کے اسلامی بھائی صحیح مَخارِج سے حُرُوف کی دُرُست اَدائیگی کے ساتھ فی سبیل اللہ قراٰنِ کریم سیکھتے ہیں۔

قراٰنِ مجید،فُرقانِ حمید رَبُّ الْاَنام عَزَّوَجَلَّ کا مُبارَک کلام ہے،اس کا پڑھنا، پڑھانا اور سُننا سُنانا سب ثواب کا کام ہے۔ مگر یہ ثواب اسی صورت میں ملے گا جب قرآن پاک کو دُرُست تَلَفُّظ کے ساتھ پڑھا گیا ہو ورنہ بسا اَوقات ثواب کے بجائے بندہ عذاب کا مُسْتَحِق بن جاتا ہے مثلاً اَلْحَمْدُ میں اگر کوئی (ح) کو (ہ) پڑھے تو اَلْھَمْدُ کا معنی "ہلکا اور کمزور ہو جانا" ہے جبکہ اَلْحَمْدُ کا معنی "تمام تعریفیں" ہے۔ مذکورہ مثال سے معلوم ہوا کہ قراٰنِ مجید کی تِلاوت میں تَلَفُّظ کی غلطی کی وجہ سے کیا سے کیا معنی بن جاتے ہیں اور ایسا کرنے والا قراٰنِ پاک سے اِکْتِسابِ فَیض کے بجائے عذاب کا مُسْتَحِق ہو جاتا ہے۔ قراٰنِ مجید کو تجوید کے ساتھ پڑھنے کے بارے میں میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں:"بِلاشُبہ اتنی تجوید جس سے تصحیح (تَصْ۔حِی۔حِ) حُروف ہو (یعنی قواعدِ تجوید کے مطابِق حُرُوف کو دُرُست مخارِج سے ادا کر سکے) اور غَلَط خوانی (یعنی غلط پڑھنے) سے بچے، فرضِ عَین ہے۔"(فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجہ ج۶ص۳۴۳)

قراٰنِ مجید پڑھنا اور پڑھانا دونوں ہی باعثِ فضیلت ہیں چنانچہ نبیِّ مکرّم نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا فرمانِ معظّم ہے:خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُراٰنَ وَعَلَّمَہٗ۔ یعنی تم میں بہترین شخص وہ ہے جس نے قراٰن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔

(صَحِیحُ البُخَارِی ج۳ص۴۱۰حدیث۵۰۲۷)

حضرتِ سیِّدُنا ابو عبد الرحمن سُلمی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ مسجِد میں قراٰنِ پاک پڑھایا کرتے اور فرماتے: اِسی حدیثِ مبارک نے مجھے یہاں بٹھا رکھا ہے۔

(فَیضُ القَدیر ج۳ص۶۱۸تحتَ الحدیث۳۹۸۳)

شہنشاہِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ با قرینہ ہے: ”جو شخص جوانی میں قرآن سیکھے قرآن اُس کے گوشت اور خون میں پیوست ہو جاتا ہے اور جو اسے بڑھاپے میں سیکھے اور اسے قرآن بار بار بھول جاتا ہو اور اس کے باوجود وہ اسے نہ چھوڑتا ہو تو اس کیلئے دو اجر ہیں۔“ (کنز العمال کتاب الاذکار الحدیث ۲۳۷۸ ج۱ص۲۶۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً قرآن پاک پڑھنے کا ثواب اسی صورت میں ملے گا کہ ہم نے حروف کی صحیح ادائیگی کے ساتھ پڑھا ہو گا۔ جو اسلامی بھائی کسی مجبوری کے سبب ابھی تک قرآن پاک نہیں پڑھ سکے تو مدرسۃ المدینہ (بالغان) ان کے لیے بہترین موقع ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ اس کے ذریعے درست مخارج کے ساتھ قرآنِ پاک سیکھنے کے ساتھ ساتھ مختلف دعائیں، نماز و روزہ غُسل وطَہارت کے ضروری مسائل اور بہت سی سُنّتیں اور آداب بھی سیکھ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ مدرسۃ المدینہ (بالغان) کی برکت سے بہت سے بے عمل افراد کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا ہو گیا اور وہ اپنی گناہوں بھری زندگی سے تائب ہو کر نیکیوں کی راہ پر گامزن ہو گئے۔ آیئے اسی ضمن میں ایک مدنی بہار سنتے ہیں۔

گھر میں مدنی انقلاب: مدینہ پور (دنیاپور، ضلع لودھراں، پنجاب) کے مُقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں آنے سے پہلے میری عملی حالت اِنتہائی افسوس ناک تھی، نماز روزے سے دور، فَحاشی و بدنگاہی کا دِلدادہ اور دِینی معلومات سے نابلد تھا۔ ہمارا پورا گھرانا ہی

فلموں، ڈراموں کا بے حد شوقین تھا۔ میری تاریک زِندگی میں نیکیوں کی صُبح اس وقت طُلوع ہوئی کہ جب ہم خانیوال شہر میں رہتے تھے ایک دن دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک اسلامی بھائی نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں تجوید و قرأت کے مُطابق قراٰنِ پاک پڑھنے کا ذِہن دیا۔ ان کے سمجھانے پر میں نے مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں داخلہ لے لیا اور پابندی سے شرکت کرنے لگا۔ اس کی برکت سے نماز روزہ، وضو و غسل وغیرہ کے مسائل سیکھے اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے قریب تر ہوتا چلا گیا، اسی دوران امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسائل پڑھنے سے فکرِ آخرت کا ذہن ملا۔ جب میں مکمل طور پر مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا تو گھر والوں پر بھی انفرادی کوشش شُروع کر دی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کرم اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دیئے گئے گھر میں مدنی ماحول بنانے کے 19 مدنی پھُولوں پر عمل کی بَرَکت سے ان میں بھی مدنی اِنْقلاب برپا ہو گیا گھر کے تمام افراد دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ فلموں ڈراموں کا سلسلہ بھی بند ہو گیا۔ سبھی امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ میں داخل ہو کر عطاری بن چکے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فَضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نَبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَہ بزمِ جنت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (ابنِ عساکر ج۹ ص۳۴۳)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا

جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"ہاتھ ملانا سنّت ہے" کے چودہ حُرُوف کی نسبت سے ہاتھ ملانے کے 14مَدَنی پھول

(1)دو مُسلمانوں کا بوقتِ ملاقات سلام کر کے دونوں ہاتھوں سے مُصافَحہ کرنا یعنی دونوں ہاتھ ملانا سُنَّت ہے(2)رُخصت ہوتے وَقت بھی سلام کیجئے اور ہاتھ بھی مِلا سکتے ہیں(3)نبیِّ مُکَرَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا ارشادِ مُعَظَّم ہے:"جب دو مسلمان مُلاقات کرتے ہوئے مُصافَحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے خَیْریت دریافت کرتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے درمیان سو رحمتیں نازل فرماتا ہے جن میں سے ننانوے رحمتیں زیادہ پُرتپاک طریقے سے ملنے والے اور اچھے طریقے سے اپنے بھائی سے خَیریت دریافت کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔"(اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط لِلطَّبَرَانِی ج۵ص۳۸۰رقم ۷۶۷۲)

(4)"جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مُصافَحہ کرتے ہیں اور نبی(صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم)پر دُرُود پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جُدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گُناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔"(شُعَبُ الْاِیْمَان لِلْبَیْہَقِی حدیث ۸۹۴۴ج۶ص۴۷۱)

(5)ہاتھ مِلاتے وقت دُرُود شریف پڑھ کر ہو سکے تو یہ دُعا بھی پڑھ لیجئے:"یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَ لَکُم"(یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مَغْفِرت فرمائے)(6)دو مسلمان ہاتھ مِلانے کے دَوران جو دُعا مانگیں گے اِنْ

شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ قبول ہو گی ہاتھ جُدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مغفِرت ہو جائے گی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

(مُسندِ امام احمد بن حَنبل ج۴ص۲۸۶حدیث۱۲۴۵۴)

(7) آپس میں ہاتھ ملانے سے دُشمنی دُور ہوتی ہے (8) فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم ہے: جو مُسلمان اپنے بھائی سے مُصافَحہ کرے اور کسی کے دل میں دوسرے سے عَداوَت نہ ہو تو ہاتھ جُدا ہونے سے پہلے اللہ تعالٰی دونوں کے گزشتہ گناہوں کو بخش دے گا اور جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی طرف مَحَبَّت بھری نظر سے دیکھے اور اُس کے دل یا سینے میں عداوت نہ ہو تو نگاہ لوٹنے سے پہلے دونوں کے پچھلے گُناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(کَنزُالعُمّال ج۹ص۵۷)

(9) جتنی بار ملاقات ہو ہر بار ہاتھ مِلا سکتے ہیں (10) دونوں طرف سے ایک ایک ہاتھ ملانا سُنَّت نہیں مُصافَحہ دو ہاتھ سے کرنا سُنَّت ہے (11) بعض لوگ صِرف اُنگلیاں ہی آپس میں ٹکرا دیتے ہیں یہ بھی سُنَّت نہیں (12) ہاتھ مِلانے کے بعد خود اپنا ہی ہاتھ چوم لینا مکروہ ہے۔ ہاتھ ملانے کے بعد اپنی ہتھیلی چوم لینے والے اسلامی بھائی اپنی عادت نکالیں۔ (بہارِ شریعت حصّہ۱۶ص۱۱۵مُلَخَّصاً)

(13) اگر اَمرَد (یعنی خوبصورت لڑکے) سے ہاتھ مِلانے میں شَہْوت آتی ہو تو اس سے ہاتھ مِلانا جائز نہیں بلکہ اگر دیکھنے سے شَہْوت آتی ہو تو اب دیکھنا بھی گُناہ ہے (دُرِّ مُختار ج۲ص۹۸)

(14) مُصافَحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) وقت سُنَّت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ حائل نہ ہو، دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہئے۔ (بہارِ شریعت حصّہ۱۶ص۹۸)

طرح طرح کی ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ16

(312صفحات) نیز120صَفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جسے یہ پسند ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش ہوتے وَقْت اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے راضی ہو، اسے چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھے۔

(فِردوسُ الاخبار بماثور الخطاب، ج ۲ ص ۲۸۴، حدیث ۶۰۸۳)

بیٹھتے، اُٹھتے، جاگتے، سوتے

ہو اِلٰہی مِرا شِعار دُرُود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔
(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ؟ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ؟ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ؟ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ؟ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ؟ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ؟ دیکھ کر بَیان کروں گا ؟ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَۃً۔ یعنی "پہنچا دو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پیروی کروں گا ؟ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ؟ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلْفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ؟ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ؟ قَہْقَہہ لگانے اور

لگوانے سے بچوں گا؟ نظر کی حِفاظت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خواب سچ کر دکھایا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ ذُوالْحِجَّۃُ الْحَرام اپنی خُوشبوئیں، بہاریں اور برکتیں لُٹا رہا ہے۔ یہ وہ مُبارَک مہینہ ہے کہ جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی، حضرتِ سَیِّدُنا اِبْراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے صاحبزادے حضرتِ سَیِّدُنا اِسْمٰعِیْل ذَبِیْحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ مِلْ کر صَبْر و رِضا کا ایسا مَنْظر پیش فرمایا کہ جس کی نَظِیْر (مثال) نہیں ملتی۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ذُوالْحَج کی آٹھویں(8) رات ایک خواب دیکھا جس میں کوئی کہنے والا یہ کہہ رہا ہے: "بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اپنے بیٹے کو ذَبْح کرنے کا حکم دیتا ہے۔" نَویں(9) رات پھر وہی خواب دیکھا، دَسویں(10) رات پھر وہی خواب دیکھنے کے بعد آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے صُبْح اس خواب پر عمل کرنے یعنی بیٹے کی قُربانی کا پَکّا اِرادہ فرمالیا۔ (تفسیر کبیر، ۹/۳۴۶، از بیٹا ہو تو ایسا، ص ۲۔۳، ملتقطاً) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے بیٹے کی قُربانی کے لئے حضرتِ اِبْراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب اپنے پیارے بیٹے حضرتِ اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جن کی عمر اُس وَقْت 7 سال (یا 13 سال یا اِس سے تھوڑی زائد) تھی لے کر چلے۔ (بیٹا ہو تو ایسا، ص ۳) پھر جس طرح حضرت اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کہا تھا ان کو اُسی طرح باندھ دیا، اپنی چُھری تیز کی، حضرت اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو پیشانی کے بَل لِٹا دیا، اُن کے چِہرے سے نظر ہٹالی اور ان کے گلے پر چُھری چلادی، لیکن چُھری نے اپنا کام نہ کیا یعنی گلا نہ کاٹا۔ اِس وَقْت

حضرتِ ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر وَحی نازِل ہوئی۔ چنانچہ پارہ 23 سُوْرَۃُ الصّٰفّٰت آیت نمبر 104 تا 107 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ نَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰۤاِبْرٰهِیْمُ ﴿۱۰۴﴾ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَاۚ-اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ ﴿۱۰۶﴾ وَ فَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۰۷﴾	تَرْجَمۂ کنزالایمان: ”اور ہم نے اسے نِدا فرمائی کہ اے اِبْراہیم بیشک تُو نے خواب سچ کر دِکھائی، ہم ایسا ہی صِلہ دیتے ہیں نیکوں کو، بیشک یہ روشن جانچ تھی اور ہم نے ایک بڑا ذَبیحہ اس کے صَدْقہ میں دے کر اسے بچالیا۔“

(تفسیر خازن ج۴ ص ۲۲ ملخّصاً، از بیٹا ہو تو ایسا، ص ۱۲)

آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا تعارف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے جہاں حضرتِ سَیِّدُنا اِسْمٰعِیْل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اَعْلٰی مَقامِ صَبْر و رِضا ثابت ہوتا ہے، وہیں حضرتِ سَیِّدُنا اِبْراہیم خَلِیْلُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کا حَد دَرَجہ مُطِیْع و فرمانبردار ہونا بھی ظاہر ہوتا ہے۔

کیا ہر کوئی خواب دیکھ کر اپنا بیٹا ذَبح کر سکتا ہے؟

یاد رہے! کوئی شخص خواب یا غیبی آواز کی بُنیاد پر اپنے یا دوسرے کے بچّے یا کسی اِنسان کو ذَبح نہیں کر سکتا، کرے گا تو سَخْت گُنہگار اور عذابِ نار کا حَقْدار قَرار پائے گا۔ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جو خواب کی بِنا پر اپنے بیٹے کی قُربانی کے لئے تیّار ہو گئے، یہ حَق ہے کیوں کہ آپ نبی ہیں اور نبی کا خواب وَحیِ اِلٰہی ہوتا ہے۔ ان حضرات کا اِمتحان تھا، حضرتِ جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام جَنَّتی دُنبہ لے آئے اور اللہ تَعَالٰی

کے حکم سے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے پیارے بیٹے کے بجائے اُس جَنَّتی دُنبے کو ذَبح فرمادیا۔

(بیٹا ہو تو ایسا، ص۱۹)

آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا نام "ابراہیم" ہے۔ اِبْراہیم سُریانی زبان کا لَفْظ ہے۔ اس کے معنی ہیں اَبٌ رَحِیْمٌ (یعنی مہربان باپ) چُونکہ آپ بچوں پر بہت مہربان تھے۔ نیز مہمان نَوازی اور رَحْم و کرم میں آپ مَشْہور ہیں، اسی لیے آپ کو اِبْراہیم کہا جاتا ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اِبْراہیم اَصْل میں ابرم تھا۔ جس کے مَعْنٰی ہیں بُزرگ، چُونکہ آپ بہت سے اَنْبیائے کرام (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے والد ہیں اور سارے دِیْنوں میں آپ کی عِزت، حتّٰی کہ مُشرکینِ عَرب بھی آپ کی عَظمت کرتے تھے، اس لیے آپ کا نامِ نامی اِبْراہیم ہوا۔ (تفسیر نعیمی ۱/۶۱۸، ملتقطاً) آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی کُنْیَت اَبُوالضَّیْفان (بہت مہمان نواز) ہے۔ کیونکہ آپ کا گھر سڑک کے کِنارے تھا جو بھی وہاں سے گُزرتا آپ اس کی مہمان نوازی کرتے تھے۔ (تفسیر خازن، تحت قولہ ومن احسن دینا ممن اسلم، ۱/۴۳۴) آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی وِلادَت سَرزمینِ "اَہْواز" کے مقام "سوس" میں ہوئی پھر آپ کے والد آپ کو "بابِل" ملکِ نَمْرود میں لے آئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو حکمت و دانائی سے سَرفراز فرمایا اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو زمین و آسمان کی تمام اَشْیاء کا مُشاہَدہ بھی کرایا۔ چُنانچہ اِرْشادِ رَبّانی ہے: ﴿وَ كَذٰلِكَ نُرِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لِیَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ ۝۷۵﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: اور اسی طرح ہم اِبْراہیم کو دِکھاتے ہیں ساری بادشاہی آسمانوں اور زمین کی اور اس لئے کہ وہ عَیْنُ الْیَقِیْن والوں میں ہو جائے۔ (پارہ:۷، الانعام:۷۵)

10 خاص فضیلتیں:

آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دس (10) ایسی فضیلتیں حاصل ہیں جو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ

خاص ہیں۔وہ فضیلتیں یہ ہیں:؟... رَسُولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سب سے اَفْضَل ہیں؟... حضرت اِبْراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہی اپنے بعد آنے والے سارے اَنْبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے والِد ہیں۔(بہارِ شریعت،۱/۵۲)؟...ہر آسمانی دِیْن میں آپ ہی کی پیْرَوِی اور اِطاعَت ہے؟...ہر دِیْن والے آپ کی تَعْظِیْم کرتے ہیں؟...آپ ہی کی یاد قربانی ہے؟...آپ ہی کی یادگار حَجّ کے اَرْکان ہیں؟...آپ ہی کَعْبہ شریف کی پہلی تَعْمِیْر کرنے والے یعنی اسے گھر کی شَکْل میں بنانے والے ہیں؟...جس پتھر(مَقامِ اِبْراہیم)پر کھڑے ہوکر آپ نے کَعْبہ شریف بنایاوہاں قِیام اور سجدے ہونے لگے؟...مُسلمانوں کے فوت ہوجانے والے بچّوں کی آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اورآپ کی بیوی صاحِبہ حضرتِ سارہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا عالَمِ بَرْزَخ میں پَرْوَرِش کرتے ہیں؟...قیامت میں سب سے پہلے آپ ہی کو عُمدہ لباس عَطا ہوگا اس کے فوراً بعد ہمارے حُضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو۔(تفسیر نعیمی ج۱ص۶۲۱مُلَخَّصًا،از بیٹا ہو تو ایسا،ص:۲۱،بتغیر قلیل)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سب سے اَوْلٰی واَعْلٰی ہمارا نبی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آخری فضیلت کہ قِیامت والے دن سب سے پہلے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عُمدہ لباس ملے گا بعد میں ہمارے نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو، اسے سُن کر کسی کے ذِہْن میں یہ خیال آسکتا ہے کہ حضرت سَیِّدُنا اِبْراہیم عَلَیْہِ السَّلَام حُضُور سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اَفْضَل ہیں۔ بروزِ قیامت سب سے پہلے حضرتِ سَیِّدُنا اِبْراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو حُلَّہ عَطا کیا

جانا اپنی جگہ، مگر اَفْضل ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہی ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 3 سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت نمبر 253 میں اِرْشاد فرماتا ہے:

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ	تَرْجَمۂ کنزالایمان: یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا ان میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلند کیا۔

صَدْرُ الاَفاضِل حضرتِ علامہ مُفْتی سَیِّد محمد نَعِیْمُ الدِّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمان کہ "کوئی وہ ہے جسے سب پر دَرَجوں بُلند کیا" کے مُتَعَلِّق فرماتے ہیں: اس سے مُراد حُضُور پُرنُور سَیِّدِ اَنْبیاء محمدِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہیں کہ آپ کو بدَرَجاتِ کَثیرہ (بہت سے دَرَجوں کے سبب) تمام اَنْبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام پر اَفْضَل کیا۔ اس پر تمام اُمَّت کا اِجْماع ہے اور بکثرت اَحادِیْث سے ثابت ہے۔ حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے وہ خَصائِص و کَمالات جن میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تمام اَنْبیاء پر فائِق و اَفْضل ہیں اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا کوئی شریک (یعنی ہم پلّہ) نہیں، بے شُمار ہیں کہ قرآنِ کریم میں یہ اِرْشاد ہوا "دَرَجوں بُلند کیا" ان دَرَجوں کی کوئی شُمار قرآنِ کریم میں ذِکْر نہیں فرمائی تو اب کون حد لگا سکتا ہے۔ (خزائن العرفان، پارہ:۳، بقرہ: تحت الآیہ:۲۵۳، ملتقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعْلُوم ہوا کہ ہمارے پیارے آقا و مَولٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمام اَنْبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام سے اَفْضل ہیں۔ یہاں تک کہ جنابِ اِبْراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بھی جو خَصائِص و کَمالات اور بُلند مَراتِب حاصل ہوئے وہ بھی ہمارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا صَدْقہ

ہے۔ کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صَدْقے سے ہی دُنْیَاوَمَافِیْھَا (دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب) کو پیدا کیا گیا۔ اَعْلٰی حضرت اِمام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسی حقیقت کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ہوتے کہاں خلیل و بِنا، کَعبہ و مِنٰی
لَولاک والے صاحِبی سب تیرے گھر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۰۳)

بنے دو جہاں تمہارے لیے:

یعنی اَعْلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یہ فرمارہے ہیں: ہر کسی کا وُجُود حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے فَیْضِ نُور سے ہے۔ اگر حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نہ ہوتے تو نہ کعبہ تعمیر کرنے والے حضرت خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام ہوتے، نہ کعبہ شریف کی بُنیاد رکھی جاتی اور نہ ہی مِنٰی کی رونقیں ہوتیں۔ (شرح حدائقِ بخشش از مولانا حسن قادری، ص:۵۸۵) تو عالَم کی پیدائش بھی حُضُورِ پُرنُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے طُفیل ہوئی ہے اور اس کائناتِ رنگ و بُو میں چَہل پہل بھی میٹھے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دَم قَدَم سے ہے۔ جب خالقِ اَرْض و سَماوات عَزَّوَجَلَّ نے کائنات بَسانے کا اِرادہ فرمایا تو اس نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نُور کی تخلیق فرمائی، اس وَقْت نہ جِنّ تھے نہ اِنْسان، نہ لَوح تھی نہ قَلَم، نہ جَنَّت و دوزخ، نہ حُور و مَلَک تھے، نہ زمین و فَلَک اور نہ ہی یہ مَہ و ماہ وُجُود میں آئے تھے۔ اس وَقْت اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے محبوب کے نُور سے لَوح و قَلَم اور عَرش و کُرسی پیدا فرمائے، پھر اس نُورِ پاک سے آسمان و زمین اور جَنَّت و دوزخ کو بنایا، غرض یہ کہ حُضُورِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ پاک ہی مَقْصَدِ تخلیقِ

کائنات ہے۔ جیسا کہ حدیثِ قُدسی کا مفہُوم ہے۔

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو وَحی بھیجی: اے عیسیٰ! محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر اِیمان لاؤ! اور تمہاری اُمّت میں سے جو لوگ اُن کا زَمانہ پائیں، انہیں بھی حکم کرنا کہ اُن پر ایمان لائیں "فَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَاخَلَقْتُ اٰدَمَ وَلَا الْجَنَّۃَ وَلَا النَّارَ، یعنی کیونکہ اگر محمدِ عربی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ گرامی نہ ہوتی تو میں نہ آدم کو پیدا کرتا اور نہ ہی جَنَّت و دوزخ بناتا۔" جب میں نے عرش کو پانی پر بنایا تو وہ اس وَقْت جُنْبِش کر رہا تھا میں نے اس پر "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ" لکھ دیا، پس وہ ٹھہر گیا۔ (الخصائص الکبری، باب خصوصیتہ بکتابۃ اسمہ الشریف...الخ، ۱/۱۴) گویا کہ اس کائنات کی سب رونقیں حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہی کے سبب سے ہیں۔

حدیثِ قُدسی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرْشاد فرماتا ہے: لَقَدْ خَلَقْتُ الدُّنْیَا وَاَھْلَھَا لِاُعَرِّفَھُمْ کَرَامَتَکَ وَمَنْزِلَتَکَ عِنْدِیْ وَلَوْلَاکَ یَامُحَمَّدُ! مَاخَلَقْتُ الدُّنْیَا۔ یعنی اے میرے حبیب (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! میں نے دُنیا اور اَہْلِ دُنیا کو اس لیے پیدا کیا کہ جو عِزَّت و مَنْزِلَت تمہاری میرے یہاں ہے، میں ان کو اس کی پہچان کرادوں اور اے میرے حبیب (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! اگر تم نہ ہوتے تو میں دُنیا کو پیدا نہ کرتا۔ (تاریخ دمشق، ۳/۵۱۸، از ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۵۲۱) معلوم ہوا کہ دُنیا کی تمام اَشْیا یہاں تک کہ جُملہ اَنْبیا عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بھی وُجُود کی دولت ہمارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہی کے تَوَسُّل سے ملی ہے، آپ ہی اَصْلِ کائنات اور مَنْبَعِ مَوْجُودات ہیں۔ اسی لیے تو اَعْلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں۔

(1) زمین و زماں تمہارے لیے، مکین و مکاں تمہارے

چُنیٰن و چُناں تمہارے لیے، بنے دو جہاں تمہارے لیے
(2)فِرِشتے خِدَم، رسولِ حِشَم، تمامِ اُمَم، غلامِ کَرَم
وُجُود و عَدَم، حُدُوث و قِدَم، جَہاں میں عِیاں تمہارے لیے

(حدائقِ بخشش، ص۳۴۸)

اشعار کی وضاحت:

(1)یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! یہ ساری زمین آپ کی خاطر بنائی گئی، جتنے بھی زمانے آئے، آپ ہی کی خاطر، یہ مکان یعنی آبادیاں بھی آپ کی خاطر اور ان مکانوں کے مکین بھی آپ کی خاطر، چنین و چناں یعنی ایسا ویسا ہر شئے آپ کی خاطر بلکہ دونوں جہاں ہی آپ کے لیے ہیں۔

(2)یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! فرشتے آپ کے خدمت گزار ہیں، انبیاء ورُسل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خیر خواہ ہیں، تمام اُمّتیں آپ کے کرم کی بھکاری ہیں، وجود ہو یا عِدَم یعنی ہونا ہو یا نہ ہو، عالَم حدُوث ہو یا قِدَم یعنی زندگی ہو یا موت، نیا ہو یا پُرانا، رات ہو یا دِن ان سب کی جلوہ سامانیاں آپ کی ذاتِ بابرکات کے طفیل ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قوم کو نیکی کی دعوت دینا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ اِبراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمارے پیارے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد تمام اَنْبیا عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں سب سے بڑا

رُتبہ عَطا فرمایا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے مُقرَّب و محبوب بندوں کو آسانیوں کے ساتھ ساتھ بہت سی مُشکلات میں مُبتلا فرما کر ان کی آزمائش بھی فرماتا ہے اور یہ نُفُوسِ قُدسیہ حَرفِ شکایت زَبان پر لانے کے بَجائے ہمیشہ خَندہ پیشانی کے ساتھ ان مَصائِب و آلام کو برداشت کرتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ ابراہیم عَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بھی کئی چیزوں کے ذریعے آزمایا اور آپ عَلَیہِ السَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے ہر اِمتحان میں کامیاب ہوئے۔ آپ عَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم شِرک کی لَعنت میں مُبتلا تھی۔ جب آپ عَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اِعلانِ نَبوّت فرمایا تو سب سے پہلے اپنے اَہل و عِیال میں سے اپنے چچا سے آغاز فرمایا اور اُسے شِرک سے باز رہنے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ہی مَعبودِ حقیقی ماننے کی دعوت دی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آپ عَلَیہِ السَّلَام کا چچا آپ کی بات ماننے کی بَجائے آپ عَلَیہِ السَّلَام کا دُشمن ہو گیا۔ قرآنِ پاک میں یہ واقعہ یُوں بیان کیا گیا ہے: چُنانچہ پارہ 16، سورۂ مریم، آیت نمبر 43، 42 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ یٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا یَسْمَعُ وَ لَا یُبْصِرُ وَ لَا یُغْنِیْ عَنْكَ شَیْــٴًـا(۴۲) یٰۤاَبَتِ اِنِّیْ قَدْ جَآءَنِیْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ یَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِیْۤ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِیًّا(۴۳)	تَرجَمۂ کنزالایمان: جب اپنے باپ سے بولا اے میرے باپ کیوں ایسے کو پُوجتا ہے جو نہ سنے نہ دیکھے اور نہ کچھ تیرے کام آئے اے میرے باپ بیشک میرے پاس وہ علم آیا جو تجھے نہ آیا تو تُو میرے پیچھے چلا آ میں تجھے سیدھی راہ دِکھاؤں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیتِ مُبارکہ میں حضرتِ ابراہیم عَلَیہِ السَّلَام کے چچا کو باپ سے تعبیر کیا گیا ہے، اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے حضرتِ صَدرُ الْاَفاضِل مولانا مُفتی سیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ فرماتے ہیں: قامُوس میں ہے کہ آزَر، حضرتِ ابراہیم عَلَیہِ السَّلَام کے چچا کا نام

ہے۔ امام علامہ جلالُ الدِّین سِیُوطی (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) نے مَسالک الحُنَفاء میں بھی ایسا ہی لکھا ہے، چچا کو باپ کہنا تمام مُمالک میں معمول ہے بالخُصُوص عرب میں ،قرآنِ کریم میں ہے ﴿نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآىِٕكَ اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ﴾ ''اس میں حضرت اِسْمٰعِیْل کو حضرت یعقوب کے آباء میں ذِکْر کیا گیا ہے باوُجُود یکہ آپ عَم (یعنی چچا) ہیں۔ (خزائن العرفان، ص ۲۶۱)

اَلْغَرَض آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے چچا کو ہر طرح سے سمجھایا، لیکن وہ اپنے آباواَجداد کے دِیْن کو چھوڑنے پر راضی نہ ہوا اور اِنْتہائی سَخْت لہجے میں جواب دیا، جسے قرآنِ پاک نے پارہ 16، سورۂ مریم کی آیت نمبر 46 میں ان لَفْظوں سے بیان فرمایا ہے:

قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِیْ یٰۤاِبْرٰهِیْمُ ۚ لَىٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَ اهْجُرْنِیْ مَلِیًّا ﴿۴۶﴾		تَرْجَمۂ کنزالایمان: بولا کیا تُو میرے خُداؤں سے مُنہ پھیرتا ہے اے ابراہیم بیشک اگر تُو باز نہ آیا تو میں تجھے پتھراؤ کروں گا اور مجھ سے زَمانہ درازتک بے علاقہ ہو جا۔

ٹھنڈی آگ:

آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے چچا نے جب آپ کی بات ماننے سے اِنکار کیا اور وہ بھی آپ کا دُشْمن ہو گیا تو اس کے بعد آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی قوم کو دعوت دی تو اُنہوں نے بھی آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی بات ماننے سے اِنکار کر دیا۔ مگر آپ عَلَیْہِ السَّلَام مُسلسل اپنی قوم کو نیکی کی دعوت دینے اور اُنہیں کُفْر و شِرک کی اَندھیری وادِیوں سے نکالنے کے لیے کمربستہ رہے مگر وہ باز نہ آئے اور وہ بھی آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے دُشْمن ہو گئے اور

کہنے لگے۔﴿قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: بولے انہیں قتل کر دو یا جلا دو۔ (پارہ:۲۰، العنکبوت:۲۴) صَدرُ الاَفاضل حضرت مُفتی سَیِّد محمد نَعیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ فرماتے ہیں: نمرود اور اس کی قوم آپ عَلَیہِ السَّلَام کو جلا ڈالنے پر مُتَّفِق ہو گئی اور اُنہوں نے آپ عَلَیہِ السَّلَام کو ایک مکان میں قید کر دیا اور قَریہ کُوثیٰ میں ایک عِمارت بنائی اور ایک مہینہ تک بکوشش تمام قِسم قِسم کی لکڑیاں جَمع کیں اور ایک عظیم (بڑی) آگ جلائی، جس کی تپش سے ہَوا میں پرواز کرنے والے پَرندے جل جاتے تھے اور ایک منجنیق (مَن۔جَ۔نیق۔پتھر پھینکنے کی توپ) کھڑی کی اور آپ عَلَیہِ السَّلَام کو باندھ کر اس میں رکھ کر آگ میں پھینکا، اس وَقت آپ عَلَیہِ السَّلَام کی زبانِ مُبارَک پر تھا حَسْبِیَ اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِیْلُ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے کافی ہے اور کیا ہی اچھا کارساز)، جبریلِ اَمین عَلَیہِ السَّلَام نے آپ عَلَیہِ السَّلَام سے عَرض کیا کہ کیا کچھ کام ہے؟ آپ عَلَیہِ السَّلَام نے فرمایا تم سے نہیں، جبرئیل عَلَیہِ السَّلَام نے عرض کیا: تو اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے سوال کیجئے! فرمایا: سوال کرنے سے اس کا میرے حال کو جاننا میرے لئے کفایت کرتا ہے۔ (خزائن العرفان، پارہ:۱۷، الانبیا، تحت الآیۃ:۶۸) تب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُس آگ کو حکم فرمایا ﴿یٰنَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰۤى اِبْرٰهِیْمَ ۪ۙ(۶۹)﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: اے آگ ہو جا ٹھنڈی اور سلامتی ابراہیم پر۔ (پارہ:۱۷، الانبیا:۶۹) تو آگ نے سوا آپ کی بندش (رسیوں وغیرہ) کے اور کچھ نہ جلایا اور آگ کی گرمی زائل ہو گئی اور روشنی باقی رہی۔ (خزائن العرفان، پارہ:۱۷، الانبیا، تحت الآیۃ:۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آزمائش پر صَبر انبیاء کا طریقہ ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرتِ سَیِّدُنا اِبراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے

اپنی قوم کو دِیْنِ حق کی دعوت دینے میں کیسی ہِمّت، اِستقامت، حوصلے اور صَبْر سے کام لیا۔ پہلے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے گھر والے آپ کے دُشْمن ہوئے، پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم بھی دُشْمن ہو گئی، اس کے باوُجُود آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے دعوتِ دِیْن پہنچانا تَرک نہ فرمایا، بلکہ ان کی اِصْلاح کی کوشش جاری رکھی۔ یہاں تک کہ اُنہوں نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو زِندہ آگ میں جَلانے کا فیصلہ کر لیا، تَب بھی آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ان کے آگے جُھکنا گوارا نہ کیا اور کَمالِ صَبْر دیکھئے! اُس وَقْت حضرتِ سَیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے حاضِر ہو کر عرض بھی کی کہ کوئی حاجت ہے تو فرمائیں پُوری کر دوں؟ مگر قُربان جایئے! حضرت سَیِّدُنا اِبْراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر کہ اس وَقْت بھی صَبْر و رِضا کے پیکر بنے رہے۔ اِس واقعے سے اُن اسلامی بھائیوں کو بھی دَرْس حاصل کرنا چاہیے جو راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں نیکی کی دعوت دیتے ہوئے پیش آنے والی مُصیبتوں پر شِکْوہ کرتے نظر آتے ہیں۔ یاد رکھئے! دِیْن کی تبلیغ کرنا اَنْبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی سُنَّتِ کریمہ ہے اور اس راہ میں ملنے والی تکلیفوں پر صَبْر کرنا بھی اِنہی مُقَدَّس ہستیوں کا طریقہ ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اَنبیاو مُرسَلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْم اور اَوْلیائے کاملین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کی آزمائش فرماتا ہے اور ان مَصائِب و آلام پر صَبْر کرنے پر وہ رَحِیْم و کریم رَبّ عَزَّوَجَلَّ اپنی رحمت سے اُنہیں بے شُمار اَجْر و ثواب اور بُلند دَرَجات سے بھی نوازتا ہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ جب بھی نیکی کی دعوت دیتے وَقْت کہیں مُشکلات اور مُصیبتوں کا سامنا کرنا پڑے تو رِضائے اِلٰہی کی خاطِر اسے برداشت کرتے ہوئے صَبْر سے کام لیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے اَجْر و ثواب کا خزانہ ہمارے ہاتھ آئے گا۔ اس ضِمْن میں دو فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے اور عمل کا جذبہ پیدا کیجئے۔

(1) ”جس نے مُصیبت پر صَبْر کیا یہاں تک کہ اس (مُصیبت) کو اچّھے صَبْر کے ساتھ لوٹا دیا تو اللہ تبارَکَ وَتعالیٰ اس کے لئے تین سو (300) دَرَجات لکھے گا، ہر ایک دَرَجہ کے مابَین (یعنی درمیان) زمین وآسمان کا فاصِلہ ہو گا۔“ (اَلْجَامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطِی ص ۳۱۷ حدیث ۵۱۳۷)

(2) ”اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے کو تکلیف میں مُبتلا رکھتا ہے یہاں تک کہ وہ تکلیف اس کے تمام گُناہ مِٹا دیتی ہے۔ (المستدرک، کتاب الجنائز، باب المریض یکتب لہ من۔۔۔۔۔۔ الخ، الحدیث: ۱۳۲۶، ج ۱، ص ۶۶۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عِشْق کے اِمتحاں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سَیِّدُنا اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حضرت سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زوجۂ مُحْتَرمہ حضرت بی بی ہاجرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے بَطنِ مُبارَک سے پیدا ہوئے۔ ان کی پیدائش کے بعد آپ (حضرت سَیِّدُنا ابراہیم) عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر وَحْی نازِل ہوئی کہ آپ حضرت ہاجرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا اور اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ السَّلَام کو اُس سَرزمین میں چھوڑ آئیں جہاں بے آب و گیاہ (یعنی بے رونق) میدان اور خُشک پہاڑیوں کے سِوا کچھ بھی نہیں ہے۔ چُنانچہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرت ہاجرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا اور حضرت اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ السَّلَام کو ساتھ لے کر سفر فرمایا اور اُس جگہ آئے جہاں کَعْبۂ مُعَظَّمہ ہے۔ یہاں اس وَقْت نہ کوئی آبادی تھی نہ کوئی چشمہ، نہ دُور دُور تک پانی یا آدمی کا کوئی نام و نشان تھا۔ ایک توشہ دان میں کچھ کھجوریں اور ایک مَشک میں پانی، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام وہاں رکھ کر روانہ ہو گئے۔ حضرت ہاجرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے فریاد کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی اس سُنْسان بیابان میں جہاں نہ کوئی مُونِس ہے نہ غمخوار، آپ ہمیں بے یارومَدَدْگار چھوڑ کر کہاں جارہے ہیں؟ کئی بار حضرت ہاجرہ رَضِیَ

اللہ تَعَالٰی عَنْہَا نے آپ کو پُکارا مگر آپ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ آخر میں حضرت ہاجرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے سُوال کیا کہ آپ اِتنا فرمادیجئے کہ آپ نے اپنی مَرضی سے ہمیں یہاں لا کر چھوڑا ہے یا خُدا وَنْدِ قُدُّوس عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے آپ نے ایسا کیا ہے؟ تو آپ عَلَیہِ السَّلَام نے فرمایا کہ اے ہاجرہ! میں نے جو کچھ کیا ہے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے کیا ہے۔ یہ سُن کر حضرت ہاجرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے کہا کہ اب آپ جایئے، مجھے یقینِ کامل اور پُورا پُورا اِطْمینان ہے کہ اللہ کریم عَزَّوَجَلَّ مجھے اور میرے بچے کو ضائع نہیں فرمائے گا۔ چند دنوں میں کھجوریں اور پانی خَتْم ہو جانے پر حضرت ہاجرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر بُھوک اور پیاس کا غَلَبہ ہوا اور ان کے سینے میں دُودھ خُشک ہو گیا اور بچہ بُھوک و پیاس سے تڑپنے لگا۔ حضرت ہاجرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے پانی کی تلاش و جُستجو میں سات (7) چکر صَفا و مَرْوَہ کی دونوں پہاڑیوں کے لگائے، مگر پانی کا کوئی سُراغ دُور دُور تک نہیں ملا۔ حضرت اِسْمٰعِیْل عَلَیہِ السَّلَام پیاس کی شدت سے ایڑیاں پٹک پٹک کر رو رہے تھے۔ حضرت جبرئیل عَلَیہِ السَّلَام نے آپ کی اَیڑیوں کے پاس زَمین پر اپنا پیر مار کر زمزم کا چَشْمہ جاری کر دیا۔ ایک روایت کے مُطابِق حضرت اسمٰعیل عَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ایڑی سے جاری ہوا (مراٰۃ المناجیح، ۴/۶۷) اس پانی میں دُودھ کی خاصِیَّت تھی کہ یہ غِذا اور پانی دونوں کا کام کرتا تھا۔ چنانچہ یہی زَمْزَم کا پانی پی پی کر حضرت ہاجرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور حضرت اِسْمٰعِیْل عَلَیہِ السَّلَام زِندہ رہے۔ یہاں تک کہ حضرت اِسْمٰعِیْل عَلَیہِ السَّلَام جوان ہو گئے اور شِکار کرنے لگے تو شِکار کے گوشت اور زَمْزَم کے پانی پر گُزر بَسر ہونے لگی۔ پھر قبیلہ جُرْہُم کے کچھ لوگ اپنی بکریوں کو چَراتے ہوئے اس میدان میں آئے اور پانی کا چَشْمہ دیکھ کر حضرت ہاجرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی اِجازت سے یہاں آباد ہو گئے اور اس قبیلہ کی ایک لڑکی سے حضرت اِسْمٰعِیْل عَلَیہِ السَّلَام کی شادی بھی ہو گئی اور رَفْتہ رَفْتہ یہاں ایک آبادی ہو گئی۔

(عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص ۱۴۵، ملخصًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِطاعت گُزار ہو تو ایسا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے ہمیں یہ معلوم ہوا کہ حضرت سَیِّدُنا اِبْراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اپنے رَبّ تَعَالٰی کے بہت ہی اِطاعت گُزار اور فرمانبردار تھے کہ (آپ نے رِضائے اِلٰہی کی خاطر اپنا) وہ بچہ جس کو بڑی دُعاؤں کے بعد بڑھاپے میں پایا تھا، جو آپ کی آنکھوں کا نُور اور دل کا سُرور تھا، فِطْری طور پر حضرت اِبْراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اس کو کبھی اپنے سے جُدا نہیں کرسکتے تھے، مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کی خاطر اپنے پیارے فَرزَنْد اور زوجہ کو وادیٔ بَطْحا کی اُس سُنْسان جگہ پر چھوڑ آئے جہاں سَر چُھپانے کو دَرَخْت کا پتّا اور پِیاس بُجھانے کو پانی کا ایک قَطرہ بھی نہیں تھا، نہ وہاں کوئی یار و مَدَدْگار، نہ کوئی مُؤنِس و غمخوار۔ ہم میں سے کوئی ہوتا تو شاید اِس کے تَصوُّر ہی سے اُس کے سینے میں دل دَھڑکنے لگتا، بلکہ شِدَّتِ غَم سے دل پَھٹ جاتا۔ مگر حضرت ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ حکم سُن کر نہ فِکْر مَنْد ہوئے، نہ ایک لمحہ کے لئے سوچ بِچار میں پڑے، نہ رَنْج و غَم سے نِڈھال ہوئے بلکہ فوراً ہی اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کا حکم بَجالانے کے لئے بیوی اور بچے کو لے کر مُلکِ شام سے سَرزمینِ مکہ میں چلے گئے اور وہاں بیوی بچے کو چھوڑ کر ملکِ شام واپس آگئے۔ اللہُ اَکْبَر! اس جَذبۂ اِطاعَت شِعاری اور جوشِ فرمانبرداری پر ہماری جاں قُربان!

اے کاش! ہم بھی رِضائے اِلٰہی کی خاطِر اِسلام کی تَرویج واِشاعَت کرنے، سُنَّتیں سیکھنے اور لوگوں میں نیکی کی دعوت کو عام کرنے کیلئے خُود بھی اور اپنے جِگر پاروں، آنکھوں کے تاروں کو خُود سے

جُدا کر کے کئی سالوں یا مہینوں کیلئے نہیں بلکہ مہینے میں صِرف تین (3) دن کیلئے راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں میں سفر پر روانہ کرنے والے بن جائیں۔ ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں اپنے سمجھدار اور بڑے بچوں کے ساتھ خُود بھی شرکت کرنا ہمارا مَعْمُول بن جائے۔ داڑھی، عمامہ شریف اور دیگر سُنَّتوں پر عمل کرنے اور اپنے بچوں کو بھی سُنَّتوں پر عمل کی ترغیب دِلانے کی سَعادَت نصیب ہو جائے۔

سُنَّتوں کی کروں خُوب خِدمت ہر کسی کو دُوں نیکی کی دعوت
نیک میں بھی بنوں اِلتجا ہے یاخُدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش، ص۱۳۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

راضی برضائے اِلٰہی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ساری زِندگی راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں قُربانیاں دیتے ہوئے گُزری۔ جب بھی حکمِ خُداوَنْدی آیا تو آپ نے تعمیل کرتے ہوئے کبھی گھر والوں کو شِرک سے روکا تو کبھی قوم کو نیکی کی دعوت دے کر ان کی مُخالَفَت جھیلی، کبھی بادشاہِ وَقْت کو توحید و رِسالت کا پیغامِ حق سُنایا تو کبھی اپنے قوم کے ہاتھوں آتَش کَدے میں جَلنا پڑا، بڑی چاہتوں اور مُرادوں کے بعد بُڑھاپے میں حاصل ہونے والے شِیْر خوار بیٹے کو اس کی والدہ کے ساتھ لَقْ ودَقْ (یعنی ویرانہ) بیابان اور چٹیل میدان (وہ میدان جہاں کوئی سایہ دار درخت نہ ہو) میں رَبِّ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے بِغَیْر کسی دُنیوی سَہارے کے اَکیلا چھوڑ دیا، تو کبھی اسی بیٹے کی نرم و نازُک گردن پر اپنے ہاتھوں سے چُھری

چلانے تک گُریز نہ کیا۔ اَلْغَرض آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی تمام زِندگی اِطاعتِ الٰہی میں بَسَر ہوتی نظر آتی ہے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی داستانِ حیات کا ایک ایک گوشہ رِضائے اِلٰہی میں راضی رہنے کا دَرْس دیتا ہے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا ہر حال میں راضی بَرضائے اِلٰہی رہنے کا جَذبہ صَدْ کروڑ مَرحبا! کاش! کہ ہم بھی آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرح اپنے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا میں راضی رہنے والے بن جائیں، کاش! کہ ہم بھی اِطاعتِ اِلٰہی سے مَعْمُور زِندگی بَسر کرنے والے بن جائیں۔

حضرت سَیِّدُنا اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام راہِ خُدا میں اپنی اَوْلاد تک قربان کرنے کو تیار ہوگئے، اے کاش! ہم اپنا کچھ وَقْت ہی راہِ خُدا میں صَرف کرنے والے بن جائیں۔ خُوب خُوب مدنی قافلوں میں سَفر کرنے کے ساتھ ساتھ مدنی اِنْعامات کے عامل اور مدنی کاموں کی دُھو میں مَچانے والے بن جائیں۔

حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی حَیاتِ طَیِّبَہ سے ہمیں یہ بھی دَرْس مِلتا ہے کہ ہم پر کتنی ہی بڑی مُصِیبت کیوں نہ آجائے اور کیسی ہی بڑی آزمائش میں کیوں نہ مُبتلا ہو جائیں، لیکن اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا میں راضی رہتے ہوئے صَبْر و شُکْر کے ساتھ اُس وَقْت کو گُزارنا چاہیے۔ بالفرض! اگر ہم کسی مُصِیبَت کا شکار ہو بھی جائیں، تَب بھی واویلا مَچانے کے بَجائے خُود کو ملنے والے ثوابِ عظیم کی طرف نظر کرنی چاہیے۔ کتنی ہی نعمتیں ایسی ہیں جو بن مانگے ہمیں عطا ہوئی ہیں اور ان کا سلسلہ بڑھتا ہی چلا جارہا ہے۔ یقیناً خُدائے اَحْکَمُ الْحَاکِمِیْن عَزَّوَجَلَّ کی بے شُمار نِعْمتیں ساری کائنات کے ذَرّے ذَرّے پر بارِش کی بُوندوں، دَرَختوں کے پتّوں، سمندر کے قطروں اور ریت کے ذرّوں سے زیادہ ہر لمحہ، ہر گھڑی بن مانگے طُوفانی بارشوں سے تیز تَر برس رہی ہیں۔ جن کو شُمار کرنے کا تَصوُّر بھی نہیں کیا جاسکتا اور اس کا اِعْلان اللہ عَزَّوَجَلَّ خُود اپنے پیارے کلام میں فرمارہا ہے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ (پارہ:۱۳، ابراہیم:۳۴)	تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور اگر اللہ کی نعمتیں گِنو تو شمار نہ کر سکو گے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً اس میں کوئی شک نہیں کہ بندہ کسی وَقْت، کسی لمحے، کسی بھی حالت میں اپنے خالق و مالک عَزَّوَجَلَّ کی بے حَد و بے عَدد نعمتوں سے لا تَعلُّق نہیں ہو سکتا۔ اس لیے اگر کوئی آزمائش کی گھڑی مُقدَّر میں آ ہی جائے، یا کوئی نِعْمت خَتم ہو جائے، تب بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دوسری لا تَعداد نِعْمتیں تو مَوْجُود ہوتی ہیں۔ لہٰذا عقلمند وہی ہے جو ایسے لمحات میں صَبْر کا دامن نہ چھوڑے اور رِضائے اِلٰہی کی خاطر اسے برداشت کرے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے اَجْر و ثواب کا ڈھیروں ڈھیر خزانہ ہمارے ہاتھ آئے گا۔ چنانچہ دو فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے:

مُسلمان کو جو بھی تکلیف، اَذِیَّت، اَندیشہ، غم اور مَلال پہنچے یہاں تک کہ اگر اس کو کانٹا بھی چُبھ جائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان تکالیف کے سبب اس کے گُناہ مِٹا دیتا ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب المرضی، باب کفارۃ المرض، الحدیث ۵۶۴۰، ج۴، ص۳)

قیامت کے دِن جب مُنادی نِدا کریگا: کون ہے جس کا اللہ عَزَّوَجَلَّ پر قَرض ہے؟ تو مخلوق کہے گی: ایسا کون ہے جس کا قرض اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ہو؟ فِرشتے کہیں گے: وہ جسے (دُنیا میں) ایسی مُصیبت میں مُبتلا کیا گیا جس سے اس کا دِل غمگین ہوا، آنکھوں سے آنسو بہے لیکن اس نے ثواب کی اُمید پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے صَبْر کیا آج وہ کھڑا ہو جائے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنا اَجْر لے لے۔

(نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں، ص۶۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قُربانی کی اَہمیَّت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنے اَندر صَبر و شُکر جیسی عادات پیدا کرنے کی کوشش کریں اوران اَوْصافِ حمیدہ کو اپنی ذات پر نافذ کرنے کا ایک بہترین ذَرِیعہ یہ بھی ہے کہ ہم اپنے اَسْلاف کی سیرت و کردار کا مُطالَعہ کریں۔ جب اَنْبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور اَوْلیائے عِظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کے واقعات پڑھیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے کرداروں کی مَدَنی مہک سے ہماری زِندگی بھی مہک اُٹھے گی۔ آج ہم نے حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مُتَعَلِّق سُنا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ساری زِندگی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت و فرمانبرداری میں گُزاری، حکمِ خُداوَندی میں اپنا تَن، مَن، دھن فِدا کرنے کا عملی مُظاہَرہ کیا، یہاں تک کہ چاند سا بیٹا بھی راہِ خدا میں قُربان کرنے سے دَرِیغ نہیں کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی یہ اَدا اتنی پسند آئی کہ تمام اُمَّتِ مُسلمہ کو حکم فرمادیا کہ تم بھی میرے خلیل (عَلَیْہِ السَّلَام) کی اس اَدا پر عمل کرتے ہوئے جانور ذَبح کیا کرو۔ چُنانچہ ہر بالغ، مُقیم، مُسلمان مَرد و عورت، مالکِ نِصاب پر قُربانی واجِب ہے۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۲۹۲، ملتقطاً) مالکِ نصاب ہونے سے مُراد یہ ہے کہ اُس شخص کے پاس ساڑھے باوَن (52.5) تولے چاندی یا اُتنی مالیَّت کی رَقم یا اِتنی مالیَّت کا تِجارت کا مال یا اتنی مالیَّت کا (حاجاتِ اصلیہ سے زائد) سامان ہو اور اُس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ یا بندوں کا اِتنا قَرضہ نہ ہو جسے اَدا کرکے بیان کردہ نِصاب باقی نہ رہے۔ (عالمگیری، ۱/۱۸۷، ملخصاً) فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام فرماتے ہیں: حاجتِ اَصلیّہ (یعنی ضَروریاتِ زندگی) سے مُراد وہ چیزیں ہیں جن کی عُموماً انسان کو ضَرورت ہوتی ہے اور ان کے بِغیر گُزر اَوْقات میں شدید تنگی و دُشواری محسوس ہوتی ہے جیسے رہنے کا گھر، پہننے کے کپڑے، سُواری، علمِ دین سے مُتعلِّق کتابیں اور پیشے سے مُتعلِّق اَوزار وغیرہ۔

(عالمگیری، ۱/ ۱۷۲، ملخصًا)

کئی اَحادیثِ مُبارَکہ میں قُربانی کے فَضائل وارِد ہوئے ہیں۔ آیئے! ان میں سے دو(2) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں۔

1. حضرتِ سَیِّدُنا زید بن اَرْقم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان نے عرض کی، "یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! یہ قُربانیاں کیا ہیں؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: تمہارے باپ اِبْراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی سُنَّت ہیں۔ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ان میں ہمارے لئے کیا ثواب ہے؟ فرمایا: ہر بال کے بَدلے ایک نیکی ہے۔ عرض کی: اور اُون میں؟ فرمایا: اس کے ہر بال کے بدلے بھی ایک نیکی ہے۔ (ابن ماجہ، کتاب الاضاحی، باب ثواب الاضحیہ، رقم ۳۱۲۷، ج۳، ص۵۳۱)

2. ایک اور حدیثِ مُبارَکہ میں ہے: اے لوگو! خُوش دِلی سے قُربانی کیا کرو اور ان کے خُون پر رِضائے اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ اور اَجْر کی اُمید رکھو اگرچہ وہ زمین پر گر چکا ہو، کیونکہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حِفاظَت میں گِرتا ہے۔ (المعجم الاوسط، الحدیث: ۸۳۱۹، ج۶، ص۱۴۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! جس شخص پر شَرعی اُصُولوں کی بِنا پر قُربانی واجِب ہے اس پر قُربانی سے مُتعلِّق مَسائل سیکھنا بھی لازِم ہیں۔ فِی زَمانہ عِلْمِ دِیْن سے دُوری کے باعث مُسلمان اس اَہَم فَریضہ کو بھی کَمَاحَقُّہٗ (جیسا کہ اس کا حق ہے) اَدا نہیں کرپاتے، ہمارے معاشرے کی ایک تعداد ایسی ہے جن کی دِیْنی مَعْلُومات کا حال یہ ہے کہ ایک ہی گھر میں رہنے والے مُختلِف مالکِ نِصاب اَفْراد پُورے گھر کی طرف سے ایک ہی بکرا قُربان کر دیتے ہیں اور قُربانی کے لیے کیسا جانور ہونا چاہیے؟ یا کس عَیْب کی وجہ سے قُربانی نہیں ہوگی؟ انہیں معلوم ہی نہیں ہوتا اور وہ قُربانی کرنے کے بعد اس خُوش فہمی میں

مُبتلا رہتے ہیں کہ ہم نے بھی سُنَّتِ اِبْراہیمی پر عمل کر لیا اور ہمارا واجِب اَدا ہو گیا۔ حالانکہ ان کے ذِمّہ واجب کی اَدائیگی باقی رہتی ہے۔ اس لیے قُربانی کے اَحْکامات کا عِلْم ہونا بہت ضَروری ہے۔ قُربانی میں پیش آنے والے مسائل کے مُتَعَلِّق شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے 48 صفحات پر مُشْتَمِل رِسالے "اَبْلَق گھوڑے سُوار" کا مُطالَعہ بہت مُفید رہے گا۔ ہر اسلامی بھائی کو چاہیے کہ قُربانی کرنے سے پہلے کم اَز کم ایک بار تو ضَرور اس رِسالے کا مُطالَعہ فرمالیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ علمِ دین کا ڈھیروں ڈھیر ذَخِیرہ ہاتھ آئے گا اور قُربانی کے بہت سے مَسائل سے بھی آگاہی ہو گی۔ قُربانی کے مُتَعَلِّق مزید مَعْلُومات کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "بہارِ شریعت جلد 3 حصہ 15" سے قُربانی کے مَسائل کا مُطالَعہ کیجئے یا دارُ الِافْتاء اَہلسُنَّت سے رُجوع کیجئے۔

قُربانی کی کھالیں دعوتِ اسلامی کو دیجئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قُرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی، خِدْمتِ دین کے کم و بیش 97 شُعبوں میں سُنَّتوں کی خِدْمت میں مَشغول ہے۔ ان تمام شُعْبہ جات کو چلانے کیلئے ماہانہ کروڑوں روپے کے اَخْراجات ہوتے ہیں۔ ہمیں بھی حُصُولِ ثواب کی خاطِر دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی ترقّی کیلئے اپنے گھر، رِشتہ داروں اور اَہلِ مَحلہ کے ساتھ ساتھ مُختلف عَلاقوں میں جاجا کر دعوتِ اسلامی کے شُعْبہ جات کا تَعارُف کرواتے ہوئے قُربانی کی کھالیں جَمْع کرنے کی بھرپور کوشش بھی کرنی ہے اور اپنے عزیز و اقارِب کو یہ ترغیب بھی دِلانی ہے کہ وہ بھی اپنی قربانی کے جانور کی کھال دعوتِ اسلامی کو دے کر نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے کی سعادت

حاصل کریں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے حضرت سَیِّدُنا اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی قُربانیوں کے بارے میں سُنا اور ضِمناً ان سے مُتَعَلِّق مدنی پھول حاصل کیے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی ساری زِندگی اِطاعتِ خُداوَندی اور رِضائے اِلٰہی میں بَسر فرمائی۔ وَقتاً فَوقتاً مَصائب و مُشکلات کا سامنا ہوا مگر آپ نے صَبر و شُکر اور رِضائے اِلٰہی میں راضی رہنے کو تَرجیح دی اور کبھی حَرفِ شکایت زَباں پر نہ لائے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اپنی زِندگی کو اِطاعتِ اِلٰہی میں گُزاریں، ہر مُعاملے میں نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں کی پیروی کرتے رہیں۔ آزمائشوں پر صَبر اور نعمتیں ملنے پر شُکرِ اِلٰہی بَجالائیں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دونوں جہاں میں سَعادتیں ہمارا مُقدَّر رہوں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مزاراتِ اولیاء

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے، سُنّتوں کی خوشبو پھیلانے، عِلْمِ دِین کی شمعیں جلانے میں مصروف ہے۔ دنیا کے کم و بیش 192 ممالک میں اس کا مَدَنی پیغام پہنچ چکا ہے۔ ساری دنیا میں مَدَنی کام کو مُنظّم کرنے کے لئے تقریباً 95 سے زیادہ شعبہ جات قائم ہیں، انہی میں سے ایک شعبہ "مجلسِ مزاراتِ اولیاء" بھی ہے، اس مجلس کے ذِمہ داران

دیگر مدنی کاموں کے ساتھ ساتھ بُزرگانِ دِین کے مزاراتِ مبارکہ پر حاضر ہو کر مختلف دینی خِدمات سرانجام دیتے ہیں۔ مثلاً حتَّی المقدُور صاحبِ مزار کے عُرس کے موقع پر اِجتماعِ ذکر و نعت کا اِنْعِقاد، مزارات سے مُلْحِقہ مساجِد میں عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافلے سفر کروانا اور بالخُصُوص عُرس کے دنوں میں مزار شریف کے اِحاطے میں سُنّتوں بھرے مَدَنی حلقے لگانا، جن میں وُضو، غُسل، تیمم، نماز اور ایصالِ ثواب کا طریقہ، مزارات پر حاضری کے آداب اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتیں سکھائی جاتی ہیں نیز دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت، مدنی قافلوں میں سفر اور مدنی انعامات پر عمل کی ترغیب بھی دلائی جاتی ہے، ایامِ عُرس میں صاحبِ مزار کی خدمت میں ڈھیروں ڈھیر ایصالِ ثواب کے تحائف پیش کرنا نیز صاحبِ مزار بُزرگ کے سَجادہ نشین، خُلَفا اور مَزارات کے مُتَوَلّی صاحبان سے وقتاً فوقتاً ملاقات کر کے اِنہیں دعوتِ اسلامی کی خِدمات، جامعاتُ المدینہ و مدارِسُ المدینہ اور ملک و بیرونِ ملک ہونے والے مَدَنی کاموں سے آگاہ کرنا وغیرہ۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کو دن دُگنی رات چُگنی ترقی عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اِسلامی تیری دُھوم مچی ہو

12 مَدَنی کاموں میں حصّہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی سُنّتوں کی خِدمت کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کام مُسلمانوں کو راہِ سُنّت پر چلانے میں بہت مُعاوِن ہیں۔ ان 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدرسۃُ المدینہ بالِغان" میں پڑھنا پڑھانا بھی

ہے۔ قرآنِ پاک اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مُبارَک کلام ہے، اس کا پڑھنا، پڑھانا اور سُننا سُنانا سب ثواب کا کام ہے، لیکن یہ ثواب اسی وَقْت ملے گا جبکہ دُرُست تلفُّظ کے ساتھ پڑھا گیا ہو ورنہ بَسا اَوْقات ثواب کے بَجائے بندہ عذاب کا مُسْتَحِق بن جاتا ہے۔ میرے آقا اَعْلیٰ حضرت، امامِ اَہْلُسنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "بِلاشُبہ اتنی تَجوید جس سے تصحیح (تَص۔حِی۔ح) حُروف ہو (قواعدِ تجوید کے مُطابِق حُرُوف کو دُرُست مَخارِج سے اَدا کر سکے) اور غَلَط خوانی (یعنی غلط پڑھنے) سے بچے، فرضِ عَین ہے۔" (فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجہ ج ۶ ص ۳۴۳) قرآنِ کریم پڑھنا اور پڑھانا کس قدر باعثِ فضیلت ہے۔ چُنانچہ نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: **خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ۔** یعنی تم میں بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآنِ سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔ (صَحِیحُ البُخارِی ج ۳ ص ۴۱۰ حدیث ۵۰۲۷) حضرتِ سیِّدُنا ابُو عبد الرحمن سُلَمی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مسجِد میں قرآنِ پاک پڑھایا کرتے اور فرماتے: اِسی حدیثِ مُبارک نے مجھے یہاں بٹھا رکھا ہے۔ (فَیضُ القَدیر ج ۳ ص ۶۱۸ تحتَ الحدیث ۳۹۸۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی دُرُست قواعد و مَخارِج کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھنے کے خواہشمند ہیں اور پڑھنا بھی چاہئے تو مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں ضَرور شرکت کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مختلف مَقامات اور مَساجِد وغیرہ میں عُموماً بعد نمازِ عشاء ہزارہا مدرسۃُ المدینہ (بالغان) کی ترکیب ہوتی ہے، جن میں بڑی عمر کے اسلامی بھائی صحیح مَخارِج سے حُروف کی دُرُست اَدائیگی کے ساتھ قرآنِ کریم سیکھتے اور دُعائیں یاد کرتے، نمازیں وغیرہ دُرُست کرتے اور سُنّتوں کی تعلیم مُفْت حاصل کرتے ہیں۔ علاوہ اَزیں دُنیا کے مختلف مُمالِک میں گھروں کے اَندر تقریباً روزانہ ہزاروں مَدارِس بنام مدرَسۃُ المدینہ (برائے بالِغات) بھی لگائے جاتے ہیں، جن میں اسلامی بہنیں قرآنِ پاک، نَماز اور سُنّتوں

کی مُفت تعلیم پاتیں اور دعائیں یاد کرتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃ المدینہ بالغان کی برکت سے کئی اسلامی بھائیوں کی اصلاح بھی ہوئی ہے۔ آیئے اسی حوالے سے ایک ایمان افروز مدنی بہار سنتے ہیں۔

میری زندگی میں بہار آگئی:

زم زم نگر، حیدرآباد (باب الاسلام، سندھ) کے علاقے آفندی ٹاؤن میں مقیم ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میں ایک فیشن پرست نوجوان تھا، دنیا کی موج مستی میں گم، اپنی آخرت کے انجام سے غافل ایامِ حیات بسر کر رہا تھا کہ میری سوئی ہوئی قسمت جاگ اُٹھی، مجھے مدرسۃُ المدینہ (بالغان) کی رُوحانی فضائیں تو کیا مُیَسَّر آئیں میری تو خُوش بختی کے سفر کا آغاز ہو گیا۔ مدرسۃُ المدینہ (بالغان) کی برکات نے میرے تاریک دل کو خوفِ خدا اور عشقِ مُصْطَفٰے کے چراغ سے مُنَوَّر کر دیا۔ اس میں مجھے قرآنِ کریم کی تعلیم کے ساتھ ساتھ سُنَّتوں پر عمل کا جذبہ بھی ملا اور ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں پڑھنے کی برکت سے میری زندگی میں بہار آگئی، فیشن پرستی و موج مستی سے نجات حاصل ہو گئی اور میں دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر مدنی قافلہ ذِمہ دار کی حیثیت سے مدنی کاموں کی دھومیں مچا رہا ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سفر کی سُنّتیں اور آداب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشہ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری

سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکٰوۃُ الْمَصابیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیہ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اکثر و بیشتر ہمیں سفر کی ضرورت پیش آتی رہتی ہے، لہٰذا ہم کوشش کر کے سفر کی بھی کچھ نہ کچھ سُنّتیں اور آداب سیکھ لیں تاکہ ان پر عمل کر کے ہم اپنے سفر کو بھی حصولِ ثواب کا ذریعہ بنا سکیں۔

؟... ممکن ہو تو جمعرات کو سفر کی ابتداء کی جائے کہ جمعرات کو سفر کی ابتداء کرنا سُنَّت ہے۔ (اشعۃ اللمعات، ج ۵، ص ۱۶۱) ؟... اگر سہولت ہو تو رات کو سفر کیا جائے کہ رات کو سفر جلد طے ہوتا ہے ؟... اگر چند اسلامی بھائی مل کر مدنی قافلے کی صورت میں سفر کریں تو کسی ایک کو امیر بنالیں۔ ؟... چلتے وقت عزیزوں، دوستوں سے قصور معاف کروائیں اور جن سے معافی طلب کی جائے ان پر لازم ہے کہ دل سے معاف کر دیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۶، ص ۱۹) ؟... لباسِ سفر پہن کر اگر وقت مکروہ نہ ہو تو گھر میں چار (4) رکعت نفل "اَلْحَمْدُ وَقُلْ" سے پڑھ کر باہر نکلیں، وہ رکعتیں واپسی تک اہل و مال کی نگہبانی کریں گی ؟... ہم جب بھی سفر پر روانہ ہوں تو ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے اہل و مال کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حوالے کر کے جائیں۔ بلکہ ہو سکے تو اپنے گھر والوں کو ذیل کے کلمات کہہ کر سفر پر روانہ ہوں۔ اَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا یُضِیْعُ وَدَائِعَهٗ۔ ترجمہ: میں تم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حوالے کرتا ہوں جو سونپی ہوئی امانتوں کو ضائع نہیں کرتا۔ (سنن ابن ماجه ،کتاب الجهاد ،باب تشبیع الغزوة ووداعهم، الحدیث،

۲۸۲۵، ج۳، ص۳۷۲) ❓... سفر تجارت کرنے والے اسلامی بھائیوں کو چاہیے کہ یہ پانچ (5) سورتیں پڑھ لیا کریں (۱) قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ آخر تک (۲) اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ آخر تک (۳) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ آخر تک (۴) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ آخر تک (۵) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ آخر تک ❓... جب سیڑھیوں پر چڑھیں یا اونچی جگہ کی طرف چلیں، یا ہماری بس وغیرہ کسی ایسی سڑک سے گزرے جو اونچائی کی طرف جارہی ہو تو "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہنا سنت ہے اور جب سیڑھیوں سے اُتریں یا ڈھلان کی طرف چلیں تو "سُبْحَانَ اللّٰهِ" عَزَّوَجَلَّ کہنا سنت ہے ❓... مسافر کو چاہیے کہ وہ دعا سے غفلت نہ کرے کہ یہ جب تک سفر میں ہے اس کی دُعا قبول ہوتی ہے بلکہ جب تک گھر نہیں پہنچتا اس وقت تک دعاء مقبول ہے۔ ❓... منزل پر اُتریں تو وقتاً فوقتاً یہ دعا پڑھیں، اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ ہر نقصان سے بچیں گے۔ دعا یہ ہے: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کلماتِ تامہ کی پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا۔ (کنز العمال، کتاب السفر، الفصل الثانی فی آداب السفر، الحدیث ۱۷۵۰۸، ج۶، ص۳۰۱) ❓... سفر سے واپسی پر گھر والوں کے لئے کوئی تحفہ لے آئیں کہ یہ سنّتِ مبارکہ ہے۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب سفر سے کوئی واپس آئے تو گھر والوں کے لئے کچھ نہ کچھ ہدیہ لائے، اگر چہ اپنی جھولی میں پتھر ہی ڈال لائے۔ (کنز العمال، کتاب السفر، الفصل الثانی فی آداب السفر، الحدیث ۱۷۵۰۲، ج۶، ص۳۰۱)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ

سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔(101 مَدَنی پھول، ص ۲۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

رسولِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: جُمُعہ کے دن مجھ پر دُرودِ پاک کی کثرت کیا کرو کیونکہ یہ حاضِری کا دن ہے کہ اِس میں فِرِشتے حاضِر ہوتے ہیں اور جو شَخْص بھی مجھ پر دُرود پڑھتا ہے اُس کا دُرود میری بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے۔ راوِی فرماتے ہیں کہ میں نے عَرض کی: کیا وِصالِ ظاہری کے بعد بھی؟ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ہاں، بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے زمین پر انبیاء (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ السَّلَام) کے جِسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی زِندہ ہیں، اُنہیں روزی دی جاتی ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل

[1] ... ابن ماجه، كتاب ماجاء في الجنائز، باب ذكر وفاته ودفنه، ۲/۲۹۱، حديث: ۱۶۳۷

سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ؟ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ؟ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ؟ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ؟ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صَدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ؟ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ؟ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ؟ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث: 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَۃً"[2] یعنی

[1] ... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

[2] ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل، ۴۶۲/۲، حدیث: ۳۴۶۱

پہنچادو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پیروی کروں گا۔ ؟ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا۔ ؟ اَشعار پڑھتے نیز عَربی، اَنگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقت دل کے اِخلاص پر تَوجّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلمِیَّت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ؟ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبت دِلاؤں گا۔ ؟ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ؟ نظر کی حِفاظت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الِامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ماہِ ذُوالْحِجَّۃُ الْحَرَام اپنی بَرَکتیں لُٹا رہا ہے، یہ وہ مُبارَک اَیّام ہیں کہ جن میں لاکھوں خُوش قسمت عازِمینِ حج، حج کی سعادَت پاکر مَدِیْنَۃُ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاًوَّتَعْظِیْماً کی زِیارَت سے لُطف اَندوز ہوتے ہیں، یقیناً ذِکرِ مدینہ عاشِقانِ رسول کے لئے باعِثِ تسکینِ دل و جان ہے، عُشّاقِ مدینہ اِس کی فُرقت (جُدائی) میں تڑپتے اور زِیارَت کے بے حد مُشتاق رہتے ہیں۔ دُنیا کی جِتنی زبانوں میں جس قدَر قصیدے مَدِیْنَۃُ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاًوَّتَعْظِیْماً کے ہِجر و فِراق (جُدائی) اور اِس کے دیدار کی تمنّا میں پڑھے گئے، اُتنے دنیا کے کسی اور شہر یا خِطّے (سرزمین) کے لئے نہیں پڑھے گئے، جسے ایک بار بھی مدینے کا دِیدار ہو جاتا ہے وہ اپنے آپ کو بَخت بیدار (خُوش قسمت) سمجھتا اور مدینے میں گُزرے ہوئے حَسین لمحات کو ہمیشہ کے لئے یادگار قرار دیتا ہے۔ کسی عاشقِ رسول نے مدینے کی پُر نُور فَضاؤں میں گُزری ہوئی ساعَتوں کو یاد کرتے ہوئے کیا خُوب کہا ہے کہ

وُہی ساعَتیں تھیں سُرور کی، وُہی دن تھے حاصِلِ زِندگی
بَحُضورِ شافِعِ اُمَّتاں مِری جِن دِنوں طَلَبی رہی

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا سَفَرِ مدینہ

عاشقِ ماہِ رِسالت، اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مُجَدِّدِ دِین وملّت مَولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے دُوسرے سَفَرِ حج میں مَناسکِ حج (اَرکانِ حَج) ادا کرنے کے بعد شدید عَلیل (یعنی سخت بیمار) ہوگئے مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِمْتِدَادِ مَرَض (یعنی بیماری کے طَوِیل ہوجانے) میں مجھے زِیادہ فِکْر، حاضِرِیِ سَرکارِ اَعظم (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی تھی۔ جب بُخار کو اِمْتِدَاد (یعنی طُول) پکڑتا دیکھا، میں نے اُسی حالت میں قَصْدِ حاضِری کیا، یہ عُلَماء مانِع ہوئے (یعنی روکنے لگے)۔ اَوَّل تو یہ فرمایا کہ حالت تو تمہاری یہ ہے اور سَفَرِ طَوِیل! میں نے عَرْض کی: ”اگر سچ پُوچھئے تو حاضِری کا اَصْلِ مقصود زِیارتِ طَیْبَہ ہے، دونوں بار اِسی نیّت سے گھر سے چلا، مَعَاذَ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اگر یہ نہ ہو تو حج کا کچھ لُطف (مزہ) نہیں۔“ اُنہوں نے پھر اِصرار اور میری حالت کا اِشْعَار کیا (یعنی مجھے میری حالت یاد دِلائی)۔ میں نے حدیث پڑھی: ”مَنْ حَجَّ وَلَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ[1] یعنی جس نے حج کیا اور میری (قَبْر کی) زِیارَت نہ کی اُس نے مجھ پر جَفا کی“ فرمایا: تم ایک بار تو زِیارَت کر چکے ہو۔ میں نے کہا: میرے نزدیک حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ عُمْر میں کتنے ہی حج کرے زِیارَت ایک بار کافی ہے بلکہ ہر حج کے ساتھ زِیارَت ضرور (یعنی لازمی) ہے، اب آپ دُعا فرمایئے کہ میں سَرکار (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) تک پَہُنچ لُوں۔ رَوضۂ اَقدَس پر ایک نِگاہ پڑ جائے اگرچہ اُسی وَقت دَم نکل جائے۔[2]

اُس کے طُفیل حج بھی خُدا نے کرا دِیے اَصلِ مُراد حاضِری اُس پاک دَر کی ہے

---

[1]... کشف الخفاء، حرف المیم، ۲/۲۱۸، حدیث: ۲۴۵۸

[2]... عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زِیارَتیں، ص ۱۴۵

(حدائقِ بخشش ص202)

چلوں دُنیا سے میں اِس شان سے اے کاش! یَا اللہ شہِ اَبرار کی چوکھٹ پہ سَر ہو میرا خَم مَولیٰ
سُنہری جالیوں کے سامنے اے کاش! ایسا ہو نکل جائے رسولِ پاک کے جلوؤں میں دَم مولیٰ

(وسائلِ بخشش ص98)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ عاشقوں کے اِمام، اعلیٰ حضرت مَولانا شاہ اِمام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مدینے کے تاجدار، دوعالَم کے مالِک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دربارِ فائِضُ الاَنْوار کی حاضِری کے لئے کِس قدَر بے قَرار رَہا کرتے تھے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چاہتے تو کچھ مُدّت کے بعد اِس سَعادَت سے مُشَرَّف ہو جاتے مگر عشقِ رسول چُونکہ آپ کا سَرمایہ اور حاضِریِ بارگاہِ رسول آپ کی منزلِ مقصود تھی، لہٰذا سَخْت عَلالَت (بیماری) بھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دربِ رسول کی حاضِری سے نہ روک سَکی، الغَرَض آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر ایک ہی دُھن سُوار تھی کہ بس کسی طرح رَوْضۂ رسول کی ایک جَھلک دیکھ لُوں اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر لُوں، پھر بھلے میری جان بھی چلی جائے تو مجھے کوئی پَروا نہ ہو گی نیز آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا یہ جُملہ بھی تاریخ میں سُنہری حُروف سے لکھنے کے قابِل ہے کہ **"اگر سچ پوچھئے تو حاضِری کا اَصْلِ مقصود زِیارَتِ طَیْبَہ ہے، دونوں بار اِسی نِیّت سے گھر سے چلا، مَعَاذَ اللّٰہ اگر یہ نہ ہو تو حج کا کچھ لُطف نہیں۔"**

اے کاش! ہمیں بھی حُضورِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا حقیقی عشق اور مدینے کی سچّی تڑپ نصیب ہو جائے، یقیناً جن کے دِل میں مدینے جانے کا شوق رہتا ہے، اُن پر پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ضرور کرم ہوتا ہے اور اَسباب و وسائل نہ ہونے کے باوُجود بھی اُنہیں حَیرت اَنگیز طور پر حاضِری کی سَعادَت نصیب ہوجاتی ہے، بلکہ اگر یُوں کہا جائے تو شاید غَلَط نہ ہوگا کہ مَکَّۂ مُکَرَّمَہ و مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا وہ مُقَدَّس مقامات ہیں جہاں لوگ خُود نہیں جاتے بلکہ بُلائے جاتے ہیں، آیئے اب مدینے کی تڑپ دِل میں پیدا کرنے کے لئے مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا اور رَوْضَۂ اَقْدَس کی حاضِری کے فضائل سے مُتَعَلِّق تین(3) فَرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں:

مدینہ لوگوں کو پاک وصاف کر دیتا ہے

﴿1﴾ اَلْمَدِیْنَۃُ تَنْفِی النَّاسَ کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ یعنی مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا) لوگوں کو یُوں پاک وصاف کر دیتا ہے جیسے بھٹّی لوہے کا زنگ صاف کر دیتی ہے۔[1]

شفاعت کا پَروانہ

﴿2﴾ جو شَخْص میری (قَبْر کی) زِیارَت کے لئے آئے اور میری زِیارَت کے سِوا اُس کا کوئی مَقصَد نہ ہو تو مجھ پر حق ہے کہ میں قِیامت کے روز اُس کی شفاعت کروں۔[2]

میری قَبْر کی زِیارت کرنا میری ہی زِیارت کرنا ہے

﴿3﴾ مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ وَفَاتِیْ فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ جس نے میری وَفاتِ ظاہری کے بعد حج کیا پھر میری قَبْرِ مبارَک کی زِیارَت کی تو گویا اُس نے میری حیات ہی میں میری زِیارَت کی۔[3]

---

[1] ... مسلم، کتاب الحج، باب المدینہ تنفی شرارھا، ص۷۱۷، حدیث: ۱۳۸۲

[2] ... معجم کبیر، سالم عن ابنِ عمر، ۱۲/۲۲۵، حدیث: ۱۳۱۴۹

[3] ... دارقُطنی، کتاب الحج، باب المواقیت، ۲/۳۵۱، حدیث: ۲۶۶۷

زِیارتِ رَوضۂ اَقدَس کے دس(10) فوائد

مُبَلِّغِ اِسْلَام شَیْخ شُعَیْب حَرِیْفِیْش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرشاد فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ، سُرورِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی قَبْرِ اَقدَس کی زِیارَت کرنے والے کے لئے دس(10) کرامات یعنی عزّتیں ہیں: (۱) وہ بُلند مَرتبہ ہو گا (۲) حُصولِ مَقصَد میں کامیاب ہو گا (۳) اُس کی حاجت پُوری ہو گی (۴) اُسے عَطِیَّات خَرچ کرنے کی تَوفیق مِلے گی (۵) وہ ہلاکت و بَربادی سے اَمن میں رہے گا (۶) عُیوب ونَقائص سے پاک ہو گا (۷) اُس کی مُشکِلات آسان ہوں گی (۸) حادِثات سے اُس کی حِفاظت ہو گی (۹) اُسے آخِرَت میں اچّھا بدلہ مِلے گا اور (۱۰) مَشرِق و مَغرِب کے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت مِلے گی۔[1]

یارَبّ! تیرے مَحبوب کا جلوہ نظر آئے — اُس نُورِ مجسَّم کا سَراپا نظر آئے
اے کاش! کبھی ایسا بھی ہو خواب میں میرے — ہُوں جس کی غُلامی میں وہ آقا نظر آئے
تابِندہ مُقدّر کا سِتارہ نظر آئے — جب آنکھ کُھلے گُنبدِ خَضرا نظر آئے
جس در کا بنایا ہے گدا مجھ کو الٰہی — اُس دَر پہ کبھی کاش! یہ منگتا نظر آئے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے کہ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ(زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا) کی حاضِری کس قدر باعِثِ سعادت ہے کہ اِس کی بَرَکت سے گُناہ دُھل جاتے ہیں، حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شَفاعت نصیب ہوتی ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جس خُوش نصیب کو قَبرِ اَنور کی زِیارَت نصیب ہو جائے تو یہ ایسا ہی ہے جیسے اُسے خُود حُضورِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارَت

[1] ... الروض الفائق، المجلس الثانی والخمسون: فی زیارۃ النبی، ص۳۰۸-۳۰۷ ملخصاً

نصیب ہوگئی، بَہر حال ہمیں مدینے کی یاد میں ہر دم تڑپتے ہوئے اپنے بُلاوے کا مُنْتَظِر رہنا چاہئے اور صلوٰۃ وسلام کی کثرت کرنے کے ساتھ ساتھ ہر سال حج کے پُر بَہار موسم میں عازِمینِ حج وزائرینِ مدینہ کے ذریعے خُصوصی طور پر اپنا سلام، بارگاہِ خَیْرُ الاَنام صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں پَہُنچانا چاہئے۔

سلام بھیجنے والوں کو جوابِ سلام

نبیِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: جو کوئی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ میری رُوح کو مجھ میں لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اُس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔[1]

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی اَحمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں کہ یہاں رُوح سے مراد تَوَجّہ ہے نہ وہ جان جس سے زندگی قائم ہے، حُضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) تو بَحَیاتِ دائمی (ہمیشہ کی زندگی کے ساتھ) زندہ ہیں۔ اِس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ میں ویسے تو بے جان رہتا ہوں کسی کے دُرود پڑھنے پر زِندہ ہو کر جواب دیتا رہتا ہوں ورنہ ہر آن حُضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر لاکھوں دُرود پڑھے جاتے ہیں تو لازم آئے گا کہ ہر آن لاکھوں بار آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی رُوح نکلتی اور داخِل ہوتی رہے۔ خیال رہے کہ حُضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) ایک آن میں بے شمار دُرود خوانوں کی طرف یکساں (برابر) تَوَجّہ رکھتے ہیں، سب کے سلام کا جواب دیتے ہیں جیسے سُورج بَیک وقت سارے عالَم پر تَوَجّہ کرلیتا ہے، ایسے (ہی) آسمانِ نُبُوَّت کے سورج ایک وقت میں سب کا دُرود و سَلام سُن بھی لیتے ہیں اور اُس کا جواب بھی دیتے ہیں، لیکن اِس میں آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کو کوئی تکلیف بھی مَحسوس نہیں ہوتی، کیوں نہ ہو کہ مَظہرِ ذاتِ کِبْرِیا ہیں،

---

[1] ... ابوداود، کتاب المناسک، باب زیارۃ القبور، ۲/۳۱۵، حدیث: ۲۰۴۱

(جیسے) رَبِّ تعالیٰ بیک وقت سب کی دُعائیں سُنتا ہے (ویسے ہی اُس کے مَحبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُس کی عطا سے ایک ہی وقت میں بے شُمار عاشقوں کا دُرود و سلام سُنتے ہیں۔)[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! اب حاضِرِی مدینہ اور سفرِ مدینہ سے مُتَعَلِّق بُزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِین کے چند اِیمان اَفروز واقعات اور اُن سے حاصِل ہونے والے مَدَنی پھول سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ چُنانچِہ،

صحابیِ رسول کا عقیدہ

مَرْوَان اپنے زمانہ تَسَلُّط (زمانہ حکومت) میں ایک دن کہیں چلا جارہا تھا کہ اُس نے کسی شَخْص کو دیکھا کہ وہ حُضور سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی قَبرِ اَنْور پر اپنا چہرہ رکھے ہوئے ہے۔ مَرْوَان نے کہا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم کیا کر رہے ہو؟ جب وہ مَرْوَان کی طرف مُتَوَجّہ ہوئے تو پتا چلا کہ وہ تو حضرتِ سَیِّدُنا ابُو اَیّوب اَنصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں، اُنہوں نے فرمایا: ہاں، میں کسی پتّھر کے پاس نہیں آیا، میں تو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُضُور حاضِر ہوا ہوں میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے سُن رکھا ہے کہ دِین پر اُس وقت آنسو نہ بہانا جب اُس کی ذِمَّہ داری لائِق و اَہْل کے پاس ہو، دِین پر اُس وقت آنسو بہانا جب اُس کی ذِمَّہ داری نالائق و نااَہْل کے پاس ہو۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس واقعے سے معلوم ہوا کہ صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پیارے آقا صَلَّی

---

[1] ... مرآۃ المناجیح ۲/ ۱۰۱

[2] ... مسند احمد، حدیث ابی ایوب الانصاری، ۹/ ۱۴۸، حدیث: ۲۳۶۴۶

اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بے پناہ مَحَبَّت کیا کرتے تھے اور اُن کا یہ عقیدہ تھا کہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنی قَبْرِ اَنْور میں زِندہ ہیں، یہی وجہ ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابُو ایّوب اَنصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مَرْوَان کو اِنتہائی کَھرا جواب دیا کہ میں کسی پتّھر کے پاس نہیں آیا جو کہ بے جان ہوتا ہے نہ سُن سکتا ہے نہ بول سکتا ہے بلکہ میں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لَبِیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس حاضِر ہوا ہوں جو آج بھی اپنی قَبْرِ اَنْور میں حَیَاتِ باکمال کے ساتھ مُتَّصِف ہیں، لہٰذا ہمیں بھی شیطانی وَسْوَسوں سے بچتے ہوئے اِسی عقیدے پر ثابِت قدم رہنا چاہئے کہ نہ صِرْف سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بلکہ تمام کے تمام انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی قَبْروں میں زندہ ہیں جیسا کہ

رَحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اِرشادِ حقیقت بنیاد ہے: ''اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِی قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ یعنی انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی قبروں میں زِندہ ہیں (اور) نمازیں (بھی) ادا فرماتے ہیں۔''[1] ایک اور حدیثِ پاک میں اِرشاد فرمایا: اِنَّ اللہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللہِ حَیٌّ یُّرْزَقُ یعنی بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جسموں کو کھانا، زمین پر حرام کر دیا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی زِندہ ہیں، روزی دِیے جاتے ہیں۔[2]

تُو زِندہ ہے واللہ تُو زِندہ ہے واللہ
مِرے چشمِ عالَم سے چھُپ جانے والے

(حدائقِ بخشش ص158)

---

[1] ... مسند ابی یعلٰی، مسند انس بن مالک، ۳/۲۱۶، حدیث: ۳۴۱۲

[2] ... ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب: ذکر وفاتہ ودفنہ، ۲/۲۹۱، حدیث: ۱۶۳۷

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قطبِ وقت حضرت سَیِّد اَحمد کبیر رِفاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا سفرِ مدینہ

اِمامُ العارِفین، غَوثِ زَماں حضرت سَیِّد احمد کبیر رِفاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب حج سے فارِغ ہو کر مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا) روضۂ اَنور پر حاضِر ہوئے تو عَرَبی میں یہ دو اشعار پڑھے:

فِیْ حَالَۃِ الْبُعْدِ رُوْحِیْ کُنْتُ اُرْسِلُھَا تُقَبِّلُ الْاَرْضَ عَنِّیْ فَھِیَ نَائِبَتِیْ

وَھٰذِہٖ دَوْلَۃُ الْاَشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ فَامْدُدْ یَمِیْنَکَ کَیْ تَحْظٰی بِھَا شَفَتِیْ

"یعنی دُوری کی حالت میں، میں اپنی رُوح کو خِدمتِ اَقدس میں بھیجا کرتا تھا تو وہ میری نائب بن کر آستانۂ مُبارَکہ کو چوما کرتی تھی اور اب بدن کے ساتھ حاضِر ہو کر مِلنے کی باری آئی ہے تو اپنا دَستِ مُبارَک دراز فرمایئے تاکہ میرے ہونٹ دَست بوسی کا شَرَف حاصِل کر سکیں۔" جونہی یہ اَشعار خَتْم ہوئے قَبرِ مُنَوَّر سے دستِ مُبارَک ظاہر ہوا اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دَست بوسی کی سَعادت حاصل کرلی۔[1]

واہ کیا جُود و کَرَم ہے شہِ بَطحا تیرا "نہیں" سُنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی ہمارے اَکابِر و بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن مدینے کی حاضِری کے لئے بَہُت بے چین رہا کرتے تھے جیسا کہ اِمامُ العارِفین حضرت سَیِّد اَحمد کبیر رِفاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں ہم نے سُنا کہ اُن پر یادِ طیبہ اور عشقِ رسول کا غَلَبہ رہا کرتا تھا بلکہ

[1] ... الحاوی للفتاوی، کتاب البعث، تنویر الحلک فی امکان رؤیۃ النبی والملک، ۲/۳۱۴

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تسکینِ عشق کی خاطر جسمانی طور پر نہ سہی پر رُوحانی طور پر پیارے آقا، مکّی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے درِ اقدس کی چوکھٹ کو چُوم آیا کرتے تھے، مگر اِس کے باوُجود آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جسم و رُوح کے ساتھ دیارِ محبوب سے بُلاوے کے مُنْتَظِر رہا کرتے تھے۔ پھر جب اُن کی قسمت چمکی، اِنتِظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور بارگاہِ رسالت سے اُنہیں بُلاوا آیا تو جسم و رُوح کے ساتھ جانبِ مدینہ روانہ ہوئے اور آستانۂ عالیہ میں پہنچ کر عقیدت سے بھرپور اَشعار بارگاہِ اقدس میں ہدیۃً پیش کئے، کرم بالائے کرم ہوا کہ بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں عاشقِ زار کے اَشعار دَرَجۂ قبولیّت حاصِل کر گئے ، رَحمتِ مُصْطَفٰے کو جوش آیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے قبرِ اَنور سے اپنا دَستِ اَطہر باہر نِکال کر اپنے سچّے عاشق کی دَست بوسی کی دیرینہ (دے۔ری۔نہ، یعنی پُرانی) خواہش کو ہاتھوں ہاتھ پُورا فرمادِیا۔

لب وا ہیں آنکھیں بند ہیں پھیلی ہیں جھولیاں — کتنے مزے کی بھیک ترے پاک در کی ہے
منگتا کا ہاتھ اٹھتے ہی داتا کی دَین تھی — دُوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَمیرِ مِلَّت کا سفرِ مدینہ

پنجاب (پاکستان) کے مشہور عاشقِ رسول بُزُرگ اَمیرِ مِلّت حضرت مَولانا پیر سیّد جماعت علی شاہ مُحَدِّث علی پُوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک مرتبہ مَدِیْنَۃٌ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا گئے تو اُن کے کسی مُرید نے مَدِیْنَۃٌ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے ایک کُتّے کو اِتّفاقاً ڈھیلا (ڈھے۔لا) مار دِیا جس کی چوٹ سے کُتّا

چیخا، حضرت اَمیرِ مِلّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی نے کہہ دِیا کہ آپ کے فُلاں مُرید نے مدینے شریف کے ایک کُتّے کو مارا ہے۔ یہ سُن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بے چین ہو گئے اور اپنے مُریدوں کو حُکْم دِیا کہ فوراً اُس کتّے کو تلاش کر کے یہاں لاؤ چُنانچِہ کُتّا لایا گیا، حضرت اَمیرِ مِلّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُٹھے اور روتے ہوئے اُس کتّے سے مُخاطِب ہو کر کہنے لگے: اے دِیارِ حبیب کے رہنے والے! لِلّٰہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے واسطے) میرے مُرید کی اِس لَغزِش (غَلطی) کو مُعاف کر دے۔ پھر بُھنا ہوا گوشت و دُودھ منگوایا اور اُسے کِھلایا پِلایا، پھر اُس سے کہا: جماعت علی شاہ تجھ سے مُعافی چاہتا ہے، خُدارا! اِسے مُعاف کر دینا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ ہمارے بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن مَدِیْنَہ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کے جانوروں سے بھی کس قدر مَحَبَّت فرماتے تھے، اُنہیں ہر گز یہ گوارا (منظور) نہ تھا کہ کوئی دِیارِ مَحبوب کے کُتّوں کے ساتھ بھی نارَوا (نامُناسِب) سُلوک کرے اور اُنہیں اَذِیّت پَہُنچائے۔ یہی وجہ ہے کہ اَمیرِ مِلّت پیر سیّد جماعت علی شاہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جیسے ہی یہ معلوم ہوا کہ میرے کسی مُرید نے اِس مُقدّس شہر کے ایک کُتّے کو ڈھیلا (ڈھے۔لا) مارا ہے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا چین و قَرار جاتا رہا، بے قَراری کے عالَم میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فوراً حُکْم صَادِر (جاری) فرمایا کہ کسی بھی صُورت میں اُس کُتّے کو ڈھونڈو اور میرے پاس لاؤ چنانچِہ جب اُس کُتّے کو لایا گیا تو دیکھنے والوں نے دیکھا کہ مشہورِ زمانہ عاشقِ رسول، لاکھوں مریدین کے پیشوا اور ایک ولیِ کامِل نے گِریہ و زاری کرتے ہوئے اُس کُتّے سے نہ صِرْف اپنے مُرید کی لَغزِش (غَلطی) کی مُعافی مانگی بلکہ عُمدہ غِذاؤں سے اُس

---

[1] ... سنّی علماء کی حکایات نمبر: ۳۷، ص ۲۱۱ ملخصًا

کی خَیر خواہی اور دِلجُوئی بھی فرمائی نیز جب دل مُطْمَئِن نہ ہوا تو ایک بار پھر اُس سے مُعافی کی درخواست کرنے لگے۔

وسوسہ

ممکن ہے کہ کسی کے ذِہن میں یہ وَسْوَسہ آئے کہ کُتّا تو بَظاہر ایک معمولی جانور ہے، لہٰذا اُس کے ساتھ اُس طرح کا بَرتاؤ (سُلوک) کرنا اور اُس کے آگے گڑگڑاتے ہوئے مُعافی مانگنا ایک ولیِ کامِل کو اور وہ بھی سفرِ مدینہ جیسے پاکیزہ و مُقدّس لَمحات کے مَوقع پر ہرگز زیب نہیں دیتا۔

جوابِ وسوسہ

یاد رکھئے! کُتّا اگرچہ بَظاہر ایک معمولی جانور ہے مگر اُسے یا کسی بھی جانور کو بِلاوَجہ مارنا مَنْع ہے جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب "بہارِ شریعت" جِلد 3 صَفْحہ 660 پر ہے: **"بِلاوجہ جانور کو نہ مارے اور سر یا چہرہ پر کسی حالت میں ہرگز نہ مارے کہ یہ بِالاِجماع ناجائز ہے۔"** رَہا ایک ولیِ کامِل کا ایک کُتّے کے ساتھ حُسنِ برتاؤ (اچّھے سُلوک) سے پیش آنا، تو یہاں یہ بات ذِہن نَشِین رکھنا نِہایَت ضروری ہے کہ جب کسی معمولی چیز کو کسی نبی، ولی یا کسی مُقدّس چیز کی صُحبت یا اُن سے نِسبت حاصِل ہو جاتی ہے تو اُس صُحبت و نِسبت کی بَرَکت سے وہ معمولی چیز معمولی نہیں رہتی بلکہ غیر معمولی، اَہَم اور اَنمول ہو جایا کرتی ہے جیسا کہ قِطْمِیْر اگرچہ سگِ اَصحابِ کَہف (یعنی اَصحابِ کَہف کا کُتّا) تھا مگر اللہ والوں کی صُحبت و نِسبت کی بدولت، اَہَمِّیَّت حاصِل کر گیا نیز اِسی بِنا پر قرآنِ کریم میں اُس کا تذکِرہ بھی مَوجود ہے اور وہ جنّت میں بھی جائے گا جیسا کہ مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی اَحمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تحریر فرماتے ہیں: چند جانور جنّت میں جائیں گے، حُضور (عَلَیْہِ السَّلَام) کی اُونٹنی

قَضوا، اَصحابِ کَہف کا کُتّا، حضرت صالِح عَلَیْہِ السَّلَام کی اُونٹنی (اور) حضرت عیسٰی (عَلَیْہِ السَّلَام) کا دراز گوش (یعنی گدھا۔)[1]

لہٰذا جس کُتّے کو اَمیرِ مِلَّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مُرید نے ڈھیلا (ڈھے۔لا) مارا تھا وہ بھی کوئی عام کُتّا نہ تھا بلکہ اُسے حبیبِ کِبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیارے شہر مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ سے نِسبت حاصِل تھی وہ دِیارِ مَحبوب کے گلی کُوچوں سے تَعَلُّق رکھنے والا تھا، اِسی وجہ سے اَمیرِ مِلَّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُس کتے کا اَدَب و اِحترام بَجالائے اور اُس سے مُعافی کے طَلبگار ہوئے، بَہر حال یہ عشق و مَحبَّت کی باتیں ہیں اور عشق و مَحبَّت والے ہی اِنہیں سمجھ سکتے ہیں۔

آپ کی گلیوں کے کُتّوں پہ تَصَدُّق جاؤں — کہ مدینے کے وہ کُوچوں میں پِھرا کرتے ہیں
آپ کی گلیوں کے کُتّے مجھ سے تو اچّھے رہے — ہے سُکوں اُن کو مُیَسَّر سبز گُنبد دیکھ کر

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے دَرد تیری جگہ تو میرے دل میں ہے

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی اَحمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ۱۳۹۰ ھ میں حج و زِیارَت کی سَعادَت حاصِل کی، اِس ضِمن میں سفرِ مدینہ کا ایک اِیمان اَفروز واقِعہ بَیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میں مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں پِھسَل کر گِر گیا، داہنے ہاتھ کی کَلائی کی ہڈّی ٹُوٹ گئی، دَرد زِیادَہ ہوا تو میں نے اُسے بوسہ دے کر کہا: اے مدینے کے درد! تیری جگہ میرے دل میں ہے تُو تو مجھے یار کے دروازے سے مِلا ہے۔

---

[1]... مرآۃ المناجیح، ۷/۵۰۱

تِرا دَرْد میرا دَرماں تِرا غم مِری خوشی ہے مجھے دَرْد دینے والے تری بندہ پَروَری ہے

(فرماتے ہیں کہ) دَرْد تو اُسی وَقْت سے غائب ہو گیا مگر ہاتھ کام نہیں کرتا تھا، سترہ (17) دن کے بعد مُسْتَشْفٰی مَلِک یعنی شاہی اَسپتال میں ایکسرے لیا تو ہڈّی کے دو ٹکڑے آئے، جن میں قدرے فاصِلہ ہے مگر ہم نے عِلاج نہیں کرایا، پھر آہِستہ آہِستہ ہاتھ کام بھی کرنے لگا، مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کے اُس اَسپتال کے ڈاکٹر محمد اسمٰعیل نے کہا کہ یہ خاص کَرِشْمَہ ہوا ہے کہ یہ ہاتھ طِبّی لحاظ سے حَرَکت بھی نہیں کر سکتا، وہ ایکسرے (X-Ray) میرے پاس ہے، ہڈی اب تک ٹُوٹی ہوئی ہے، اِس ٹُوٹے ہاتھ سے تفسیر لکھ رہا ہوں، میں نے اپنے اِس ٹُوٹے ہوئے ہاتھ کا عِلاج صِرْف یہ کیا کہ آستانۂ عَالِیَہ پر کھڑے ہو کر عَرْض کیا کہ حُضور! میرا ہاتھ ٹُوٹ گیا ہے، اے عبدُ اللہ بن عَتِیک (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کی ٹُوٹی پنڈلی جوڑنے والے! اے مُعَاذ بن عَفْرَاء (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کا ٹُوٹا بازو جوڑ دینے والے! میرا ٹُوٹا ہاتھ جوڑ دو۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا کیسا مَدَنی ذِہْن تھا کہ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ میں پیش آنے والے مَصائب و آلام کو نہ صِرْف خَندہ پیشانی سے سہہ لیا کرتے تھے بلکہ اُنہیں اپنے لئے باعِثِ سَعادَت تصوُّر کیا کرتے تھے جیسا کہ بَیان کردہ واقعے سے صاف ظاہر ہے کہ مفتی صاحِب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کَلائی کی ہڈّی ٹُوٹ گئی مگر آپ کے صَبْر و اِستِقلال اور سعادت مَندی کا یہ حال تھا کہ آہ و بُکا اور چیخ و پُکار کرنے کے بجائے اُس کے سبب ہونے والے دَرْد کو اپنے لئے تَمْغا (اِنعامی عَلامت) سمجھ کر قبول کر لیا کہ یہ تو میرے لئے دِیارِ نبی کی ایک عُمدہ سوغات ہے۔ بَہر حال یہ اُنہی

---

[1]... تفسیر نعیمی، ۹/۳۸۸

مُبارَک ہستیوں کا خاصّہ تھا کہ اُنہیں راہِ مدینہ کا کانٹا بھی پُھول محسوس ہوتا تھا، اے کاش! ہمیں بھی اِن بُزُرگوں کا صَدَقہ نصیب ہو جائے اور اے کاش! ہم بھی جب عازِمِ مدینہ ہوں تو سفرِ مدینہ کی خُوب خُوب بَرَکتیں پائیں اور اِس دَوران مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا اور مکینِ گُنبدِ خضراء صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مَحَبَّت میں اِس قدر فَنا ہو جائیں کہ اِس راہ میں آنے والے مَصائب و آلام ہمارے لئے نہ صِرْف رَاحت و اِطمینان کا ذریعہ ہوں بلکہ غمِ دنیا و غمِ مال سے نَجات اور ہمارے گُناہوں کی بخشش کا سبب بن جائیں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! اب شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے سفرِ مدینہ کے پُر کیف و نرالے انداز کے بارے میں سُنتے ہیں کیونکہ بِلاشُبہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی عشقِ رسول کے ایسے دَرَجے پر فائز ہیں کہ جس کی وجہ سے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا شُمار بھی عاشقانِ رسول کی صَفِ اَوّل میں ہوتا ہے، اَمیرِ اَہلسنّت کے سفرِ مدینہ کے اَحوال سُن کر یقیناً ہمیں بہُت کچھ سیکھنے کو ملے گا،

اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا سفرِ مدینہ

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو کئی مرتبہ سَفَرِ حج و سَفَرِ مدینہ کی سعادت حاصِل ہوئی، جن میں مجموعی طور پر جو کَیْفِیَّت رہی اُسے کَمَا حَقُّہٗ تو بَیان نہیں کیا جا سکتا البتّہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ایک سَفَرِ مدینہ کے مُخْتَصَر اَحوال سُنتے ہیں چنانچہ جب مدینۂ پاک زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کی طرف آپ دَامَتْ

بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی روانگی کی مبارَک گھڑی آئی تو ائیر پورٹ پر عاشقانِ رسول کا ایک جَمِّ غَفِیر (بَہُت بڑا ہُجوم) آپ کو اَلوَداع کہنے کے لئے مَوجود تھا، مدینے کے دیوانوں نے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو جُھرمَٹ (حلقے) میں لے کر نعتیں پڑھنا شروع کر دیں۔ سوز و گُداز میں ڈُوبی ہوئی نعتوں نے عُشّاق کی آتشِ عشق کو مزید بھڑکا دیا۔ غمِ مدینہ میں اُٹھنے والی آہوں اور سِسکیوں سے فَضا سوگوار ہوئی جارہی تھی، خود عاشقِ مدینہ، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کَیْفِیَّت بڑی عجیب تھی۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگی ہوئی تھی اور آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے اِن اَشْعار کے مِصْداق نَظر آرہے تھے

آنسوؤں کی لَڑی بن رہی ہو اور آہوں سے پھٹتا ہو سینہ
وِردِ لَب ہو مدینہ مدینہ جب چلے سُوئے طیبہ سفینہ

عشق و اُلفت کا یہ نِرالا انداز ہر ایک کی سمجھ میں تو آنہیں سکتا کیونکہ حاضِریِ طیبہ کے لئے جانے والے تو عُموماً ہنستے ہوئے، مبارَکبادیاں وُصول کرتے ہوئے جاتے ہیں۔ ایسے زائرینِ مدینہ کا آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے ایک کلام میں اِس طرح سے مَدَنی ذِہن بنانے کی کوشش کی ہے:

ارے زائرِ مدینہ! تُو خوشی سے ہنس رہا ہے! دلِ غمزَدہ جو پاتا تو کچھ اَور بات ہوتی

بالآخر اِسی مَحْوِیَّت (مدینے کے خیال میں گم ہو جانے) کے عالَم میں سَفَرِ مدینہ کا آغاز ہوا، جُوں جُوں منزل قریب آتی رہی، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عشق کی شِدّت بھی بڑھتی رہی۔ اُس پاک سَرزمین پر پَہُنچتے ہی آپ نے جُوتے اُتار لئے۔ اللہ! اللہ! مِزاجِ عشقِ رسول سے اِس قدر آشنا (جان پہچان رکھنے والے) کہ خُود ہی کلام میں فرماتے ہیں:

پاؤں میں جُوتا ارے مَحبوب کا کُوچہ ہے یہ ہوش کر تُو ہوش کر غافل! مدینہ آگیا

اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اُس پاک سَرزمین کے آداب کا اِس قدر خیال رکھتے کہ ۱۴۰۶ھ کے سَفَرِ حج میں آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی طبیعت ناساز تھی۔ سَخْت نزلہ ہوگیا، ناک سے شِدّت کے ساتھ پانی بہہ رہا تھا۔ اِس کے باوُجود آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے کبھی بھی مدینۂ پاک کی سَرزمین پر ناک نہیں سِنکی بلکہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ہر ادا سے ادب کا ظُہور ہوتا۔ جب تک مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ میں رہے حتّی الاِمکان گُنبدِ خضرا کو پیٹھ نہ ہونے دی۔

مدینہ اس لئے عطّارؔ جان و دل سے ہے پیارا کہ رہتے ہیں مِرے آقا مِرے دِلبر مدینے میں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! دَرْدِ مدینہ تو کوئی عاشقِ مدینہ، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے سیکھے کہ جب آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدینے شریف سے دُور ہوتے ہیں، اُس وَقْت بھی آپ کے لَبوں پر ہر دم ذِکْرِ مدینہ و ذِکْرِ شاہِ مدینہ جاری رہتا ہے، مگر جب بے چین دِلوں کے چین، رَحمتِ دارَین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ سے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو سَفَرِ مدینہ کا مُژدہ مِلتا ہے تو آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دل کی دُنیا زِیر و زَبر ہو جاتی ہے، اَشکوں کا تھما ہوا طُوفان آنکھوں کے ذریعے اُمنڈ آتا ہے اور گویا آپ اِن اَشعار کی عَمَلی تصویر بن جاتے ہیں:

مدینے کا سَفَر ہے اور میں نَمدیدہ نَمدیدہ جَبیں اَفسُردہ اَفسُردہ بدن لَرزیدہ لَرزیدہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی عاشقِ مدینہ، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے صَدَقے غمِ مدینہ کی

لازوال دَولت سے سَرفراز فرمائے اور بار بار اپنے مرشِدِ کریم کے ساتھ سَفَرِ مدینہ کی سعادت اور مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کی بااَدب حاضِری نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس بات میں کوئی شک نہیں کہ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں رَوْضۂ رسول کے رُوبرُو سلام پیش کرنا بَہُت بڑی سعادت ہے۔ اے کاش! ہماری زِندگی میں بھی وہ مُبارَک لَمحات آئیں مگر یہ بھی یاد رکھئے کہ جسے اِس دَر کی حاضِری نصیب ہو اُس کے لئے ضروری ہے کہ اِس بارگاہِ عالی کے آداب کا خاص خیال رکھے، کیونکہ ذَرا سی بے اِحتیاطی سَخْت مَحرومی کا سبب بَن سکتی ہے۔ آیئے! اب خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرالشریعہ، بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی لکھی ہوئی عظیم الشان ومایہ ناز کتاب "بہارِ شریعت" کی روشنی میں سَفَرِ مدینہ اور رَوضۂ اَقْدس کی حاضِری کے کچھ آداب سُنتے ہیں چنانچہ،

حاضریِ بارگاہ کے آداب

صَدرُالشَّریعہ، بدرُالطَّریقہ حضرت علّامہ مَولانا مفتی محمد امجد علی اَعْظَمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رَوضۂ رسول پر حاضِری کے آداب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ؟ حاضِری میں خالص زِیارتِ اَقدس کی نِیَّت کرو ؟ حج اگر فرض ہے تو حج کرکے مَدِیْنَۂ طَیِّبَہ حاضِر ہو۔ ہاں! اگر مَدِیْنَۂ طَیِّبَہ راستہ میں ہو تو بغیر زِیارت حج کو جانا سَخْت مَحرومی و قَساوتِ قلبی (دل کی سختی) ہے اور اِس حاضِری کو قَبولِ حج وسَعادتِ دِینی و دُنْیَوی کے لیے ذریعہ ووسیلہ قرار دے اور اگر حج نَفْل ہو تو اِختیار ہے کہ پہلے حج سے پاک صاف ہو کر مَحبوب کے دربار میں حاضِر ہو یا سرکار (یعنی بارگاہِ مَحبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) میں پہلے حاضِری دے کر

(اُس حاضِری کو) حج کی مقبولیَّت و نُورانیَّت کے لیے وسیلہ کرے ؟ راستے بھر دُرود و ذِکر شریف میں ڈوب جاؤ اور جس قدَر مَدِیْنَۂ طَیِّبَہ قریب آتا جائے، شَوق وذَوق زِیادہ ہوتا جائے ؟ جب حَرَمِ مدینہ آئے بہتر یہ کہ پیادہ (پیدل) ہولو، روتے، سَر جُھکائے، آنکھیں نیچی کیے، دُرود شریف کی اَور کثرت کرو اور ہو سکے تو ننگے پاؤں چلو،

حَرَم کی زمین اور قدَم رکھ کے چلنا ارے سَر کا مَوقَع ہے او جانے والے!

؟ جب قُبَّۂ اَنْوَر (یعنی نُورانی گُنبد) پر نِگاہ پڑے، دُرود و سلام کی خُوب کثرت کرو ؟ حاضریِ مسجد سے پہلے (اُن) تمام ضَروریات سے (کہ) جن کا لگاؤ دل بٹنے کا باعِث ہو، نہایت جلد فارغ ہو، ان کے سِوا کسی بیکار بات میں مَشْغُول نہ ہو معاً (فوراً) وُضُو و مِسواک کرو اور غُسل بہتر، سفید پاکیزہ کپڑے پہنو اور نئے بہتر، سُرمہ اور خُوشبُو لگاؤ اور مُشک اَفْضَل ؟ اب فوراً آستانۂ اَقْدَس کی طرف نہایت خُشُوع و خُضُوع سے مُتَوجّہ ہو، رونا نہ آئے تو رونے کا مُونھ (مُنہ) بناؤ اور دل کو بَزور (کوشش کرکے) رونے پر لاؤ اور اپنی سنگ دِلی سے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف اِلتجا کرو ؟ جب درِ مسجد پر حاضر ہو، صلوٰۃ و سلام عرض کرکے تھوڑا ٹھہرو جیسے سرکار سے حاضری کی اِجازت مانگتے ہو، (پھر) بِسْمِ اللہ کہہ کر سیدھا پاؤں پہلے رکھ کر ہمہ تَن اَدَب ہو کر داخِل ہو ؟ اُس وقت جو اَدَب و تَعْظِیم فرض ہے ہر مسلمان کا دل جانتا ہے آنکھ، کان، زبان، ہاتھ، پاؤں، دل سب خیالِ غیر سے پاک کرو، مسجد اَقْدَس کے نَقْش و نِگار نہ دیکھو ؟ اگر کوئی ایسا سامنے آئے جس سے سلام کلام ضرور ہو تو جہاں تک بنے کَترا جاؤ، ورنہ ضرورت سے زیادہ نہ بڑھو پھر بھی دل سرکار (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) ہی کی طرف ہو ؟ ہرگز ہرگز مسجدِ اَقْدَس

میں کوئی حرف چِلّا کر نہ نکلے ؟ یقین جانو کہ حُضُورِ اَقْدَس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سچّی حقیقی دُنیاوی جِسمانی حیات سے ویسے ہی زندہ ہیں جیسے وفات شریف سے پہلے تھے، اُن کی اور تمام انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مَوت صِرف وعدۂ خُدا کی تَصْدِیق کو ایک آن کے لیے تھی۔[1] ؟ اب اَدب و شوق میں ڈُوبے ہوئے گردن جھُکائے، آنکھیں نیچی کئے، آنسو بہاتے، لَرزتے کانپتے، گُناہوں کی نَدامت سے پسینہ پسینہ ہوتے، سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فَضْل و کَرَم کی اُمّید رکھتے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قَدَمینِ شَریفَین کی طرف سے سنہری جالیوں کے رُوبرُو (یعنی سامنے) مُواجَہہ شریف میں حاضِر ہوں کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے مزارِ پُر اَنوار میں رُو بَقبلہ (رُوبہ قِبلہ یعنی قبلہ رُو) جلوہ اَفروز ہیں، لہٰذا مُبارَک قدموں کی طرف سے اگر آپ حاضِر ہوں گے تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نِگاہِ بے کس پناہ، براہِ راست آپ کی طرف ہوگی اور یہ بات بیحد (بے حد) ذَوق اَفزا ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کے لئے سَعادتِ دَارَین (یعنی دُنیا و آخرت کی سعادت) کا سبب بھی ہے ؟ قبلہ کو پیٹھ کئے کم اَز کم چار ہاتھ (یعنی دو گز) دُور نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرۂ اَنور کی طرف رُخ کر کے کھڑے ہوں کہ فتاویٰ عالمگیری وغیرہ میں یہی اَدب لکھا ہے کہ یَقِفُ کَمَا یَقِفُ فِی الصَّلٰوۃ، یعنی سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دَربار میں اِس طرح کھڑا ہو جس طرح نماز میں کھڑا ہوتا ہے۔ یاد رکھیں! سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے مزارِ پُر اَنوار میں عین حیاتِ ظاہری کی طرح زِندہ ہیں اور آپ کو یعنی حاضری دینے والے کو بھی دیکھ رہے ہیں بلکہ آپ کے

---

[1] ... بہارِ شریعت، حصہ ۶،۱/ ۱۲۲۲ تا ۱۲۲۳ ملتقطاً

یعنی زائر کے دِل میں جو خَیالات آرہے ہیں اُن پر بھی مُطَّلع ہیں۔ خبر دار! جالی مُبارَک کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے بچیں کہ یہ خِلافِ اَدَب ہے کہ ہمارے ہاتھ اِس قابِل ہی نہیں کہ جالی مُبارَک کو چُھو سکیں، لہٰذا چار(4) ہاتھ (یعنی دو گز) دُور ہی رہیں، (ذرا سوچئے کہ) یہ شَرَف کیا کم ہے کہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ کو یعنی زائر کو اپنے مُوَاجَہَۂ اَقْدَس کے قریب بُلایا اور سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نِگاہِ کَرَم اب خُصُوصِیَّت کے ساتھ آپ کی (یعنی زائر کی) طرف ہے ؟! اب (جبکہ) دل کی طرح آپ کا (یعنی زائر کا) مُونھ (مُنہ) بھی اس پاک جالی کی طرف ہو گیا، جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوبِ عظیمُ الشّان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آرام گاہ ہے، اَدَب اور شوق کے ساتھ دَرد بھری آواز میں اِن اَلفاظ کے ساتھ سلام عرض کیجئے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاخَيْرَ خَلْقِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاشَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ وَاُمَّتِكَ اَجْمَعِيْنَ، [1]

مگر خیال رہے کہ سلام عرض کرتے ہوئے آواز نہ تو بہت بُلند اور سخت ہو کہ تمام اَعْمال ہی ضائع ہو جائیں اور نہ ہی بہت آہستہ ہو بلکہ مُعْتَدِل (درمیانی) آواز ہونی چاہئے۔ [2]

محفوظ سَدا رکھنا شَہا! بے اَدَبوں سے　　اور مجھ سے بھی سرزَد نہ کبھی بے اَدَبی ہو [3]

---

[1] ... یعنی اے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ پر سلام اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت اور بَرَکتیں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ آپ پر سلام۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تمام مخلوق سے بہتر، آپ پر سلام۔ اے گُناہ گاروں کی شَفاعَت کرنے والے آپ پر سلام۔ آپ پر، آپ کی آل واَصحاب پر اور آپ کی تمام اُمَّت پر سلام۔

[2] ... بہارِ شریعت، حصہ ۶، ۱/ ۱۲۲۵-۱۲۲۴، ملتقطاً ومفہوماً

[3] ... وسائلِ بخشش، ص ۱۹۳

؟ حضورِ اکرم، نورِ مجسّم (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) سے اپنے اور اپنے ماں باپ، پیر، اُستاد، اَوْلاد، عزیزوں، دوستوں اور سب مسلمانوں کے لیے شفاعت مانگئے، بار بار عرض کیجئے: اَسْاَلُكَ الشَّفَاعَةَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ۔ (یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں آپ سے شفاعت مانگتا ہوں) ؟ پھر اگر کسی نے عرضِ سلام کی وصیّت کی ہو تو بجالایئے۔ شَرْعاً اس کا حکم ہے ؟ جب تک مدینہ طَیِّبہ کی حاضری نصیب ہو، ایک سانس بھی بیکار نہ جانے دیجئے، ضَروریات کے سِوا اکثر وقت مسجد شریف میں باطہارت حاضر رہئے، نماز و تلاوت و دُرود میں وقت گزاریئے، دُنیا کی بات کسی بھی مسجد میں نہ چاہیے نہ کہ صرف یہاں ؟ مدینہ طَیِّبہ میں روزہ نصیب ہو، خُصُوصاً گرمی میں تو کیا کہنا کہ اس پر وعدۂ شفاعت ہے ؟ یہاں ہر نیکی ایک کی پچاس ہزار (50,000) لکھی جاتی ہے، لہٰذا عبادت میں زیادہ کوشش کیجئے، کھانے پینے کی کمی ضرور کیجئے اور جہاں تک ہوسکے تَصَدُّق (صَدَقہ) کیجئے ؟ روضۂ اَنْور پر نظر عبادت ہے جیسے کَعْبۂ مُعَظَّمَہ یا قرآنِ کریم کا دیکھنا تو اَدَب کے ساتھ اِس کی کثرت کیجئے اور دُرود و سلام عرض کرتے رہئے ؟ پنجگانہ (دن میں 5 مرتبہ) یا کم از کم صبح و شام مُوَاجَہہ شریف میں عرضِ سلام کے لئے حاضر ہوں ؟ شہر میں خواہ شہر سے باہر جہاں کہیں گُنْبدِ مُبارَک پر نظر پڑے، فوراً دَسْت بَسْتَہ (ہاتھ باندھ کر) اُدھر مُونھ (مُنہ) کرکے صلوٰۃ و سلام عرض کیجئے، اِس کے بغیر ہرگز نہ گُزریے کہ خلافِ ادب ہے ؟ قبرِ کریم کو ہرگز پیٹھ نہ کی جائے اور حتّی الاِمکان نماز میں بھی ایسی جگہ نہ کھڑے ہوں کہ پیٹھ کرنی پڑے ؟ روضۂ اَنْور کا نہ طواف کیجئے، نہ سجدہ، نہ اُس کے سامنے اتنا جھکئے کہ رُکوع کے برابر ہو۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم اُن کی اطاعت میں ہے (اور روضۂ اَنور کا سجدہ و طواف

کرنا یا اُس کے آگے رُکوع کی حد تک جھکنا اِطاعتِ رسول کے خِلاف ہے)۔[1]

کتاب "عاشقانِ رسول کی 130 حکایات" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کے سفرِ مدینہ و حاضریِ مدینہ سے مُتَعَلِّق مزید دلچسپ حِکایات اور مکّہ و مدینہ کے بارے میں حیرت انگیز واقعات کی معلومات جاننے اور اپنے دل میں حاضریِ مدینہ کی سچّی تڑپ پیدا کرنے کے لئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَوْلانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مُرتَّب کردہ کتاب بنام "عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکّے مدینے کی زِیارَتیں" کا مُطالعہ نہایت مُفِید ہے۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس کتاب میں زائرینِ مدینہ کی 51، مشہور عاشقِ رسول بُزرگ حضرتِ سَیِّدُنا امام مالک کی 12، حاجیوں کی 42، صالحات کی 6، عُلمائے اہلسنّت کی 17، جِنّات کی 7 اور حَیَوانات کی 9 حِکمت سے بھرپُور حِکایات تحریر فرمائی ہیں نیز اِس کے علاوہ بھی اِس میں بہت سی مَعْلُومات فَراہم کی گئی ہیں۔ آپ تمام اسلامی بھائیوں سے مدنی اِلتِجا ہے کہ اِس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر نہ صرف خُود اِس کا مُطالعہ کیجئے بلکہ حسبِ اِستِطاعت زیادہ تعداد میں حاصل فرما کر سفرِ مدینہ کی سعادت پانے والے خُوش نصیبوں میں ثواب کی نِیَّت سے مُفت تقسیم بھی فرمایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کیا جا سکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

[1] ... بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۱/۱۲۲۵ تا ۱۲۲۸ ملتقطاً بتغیر قلیل

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے عاشقانِ رسول کے سَفَرِ مدینہ سے مُتَعَلِّق دِل کُشا و دِلرُبا واقعات سُنے، اِن واقعات سے جہاں یہ مَعْلُوم ہوا کہ ہمارے اَسلاف دَرِ مَحْبُوب کی حاضری کے لئے بے چین رہا کرتے تھے، وہیں یہ بھی مَعْلُوم ہوا کہ گُنبدِ سبز اور روضۂ اَقدس کی زیارت اُنہیں اپنی زندگی سے بھی زیادہ عزیز تھی، ہمارے اکابر و بُزرگانِ دین کو جب بھی مدینے شریف کی حاضری نصیب ہوتی تو وہ حضرات، بارگاہِ عالی کا ایسا اِحْتِرام بجالاتے کہ جسے سُن کر عقلیں دَنگ رہ جاتی ہیں، اگر اِس مُبارک سَفَر میں کوئی تکلیف پیش آتی تو اُسے اپنے لئے باعثِ سعادت سمجھ کر برداشت کر جاتے بلکہ اُس دَر سے ملنے والے دَرْد کی دَوا کرنے کے بجائے اُسے محبوب کی طرف سے ملنے والا عظیم تحفہ سمجھتے، محبوب کی بارگاہ بلکہ گلی کُوچوں سے نسبت رکھنے والی مَعْمُولی چیز کو بھی نہایت عزّت و مقام دیتے، اگر پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف سے بُلاوے میں تاخیر ہوتی تو رُوحانی طور پر دَرِ اَقْدَس کے بوسے لے آتے اور جب حاضری نصیب ہوتی تو اَشکبار آنکھوں سے سَفَرِ مدینہ کی سعادت حاصل کرتے، نیز اُس پاک سر زمین پر پہنچ کر اَدَب کی وجہ سے سُواری پر سُوار ہونے بلکہ چَپّل یا جُوتے پہننے سے بھی گُریز کرتے۔ یقیناً اِن واقعات میں ہم سب کے لئے اور بالخُصُوص اُن خُوش نصیبوں کے لئے بے شُمار مدنی پھول ہیں جنہیں عنقریب پیارے آقا، مکّی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے روضۂ اَنْور پر حاضری کی سعادت حاصل ہونے والی ہے، لہٰذا تمام اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ زندگی میں جب بھی مدینۂ مُنَوَّرہ کی حاضری کی سعادت حاصل ہو، ان مدنی پھولوں اور بہارِ شریعت کی روشنی میں بیان کئے گئے

حاضریِ بارگاہ کے آداب کا خاص خیال رکھیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو مُرشد کے ساتھ مدینے کی باادب حاضری نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت تادمِ تحریر 97 سے زیادہ شعبے قائم ہیں، اِنہی میں سے ایک شعبہ "مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ" بھی ہے جو کہ شب و روز پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُکھیاری اُمّت کی غمخواری کرنے میں مَصْرُوفِ عمل ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ غمخواریِ اُمّت کی خوشبوؤں سے لبریز اس مجلس کی طرف سے ہر ماہ تقریباً ایک لاکھ پچیس ہزار (1,25,000) بیماروں اور پریشان حال لوگوں میں کم و بیش 4 لاکھ سے زائد تعویذات و اَورادِ عطّاریّہ رِضائے الٰہی کے لئے بالکل مُفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔ یاد رہے! اِس مجلس کی برکتیں فقط کسی مَخْصُوص عَلاقے یا شہر تک ہی مَحْدُود نہیں بلکہ پاکستان کے سارے صُوبوں کے سینکڑوں شہروں میں سینکڑوں بستے لگائے جارہے ہیں نیز پاکستان کے علاوہ دِیگر مُمالک مَثَلاً ساؤتھ افریقہ، کینیڈا، ماریشس، امریکہ، اسپین، یونان، ہانگ کانگ، ساؤتھ کوریا، افریقہ کے شہر (ممباسا، تنزانیہ، یوگنڈا)، اِنگلینڈ (کے شہر بریڈ فورڈ، برمنگھم)، بنگلہ دیش اور ہند میں بھی تعویذاتِ عطّاریہ کے سینکڑوں بستوں کی ترکیب ہے۔ مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ سے وابستہ اسلامی بھائی دُکھی اِنسانیّت کی خالِصَۃً غمخواری کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے مدنی پیغام کو عام کرنے میں مَصْرُوف ہیں۔ اے کاش!

ہم سب کو مدنی کام کرنے کا جذبہ نصیب ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں حصّہ لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گُناہوں سے بچنے، نیکیاں کرنے، اپنے دل میں مکّے مدینے کی تڑپ پیدا کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہتے ہوئے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سَفَر کو اپنا مَعْمُول بنالیجئے نیز ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام روزانہ "صدائے مدینہ" لگانا بھی ہے، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں نمازِ فَجْر کے لئے مسلمانوں کو جگانا "صدائے مدینہ" کہلاتا ہے۔ نمازِ فَجْر کے لئے مُسلمانوں کو جگانا عظیم سعادت اور حضرتِ سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سُنّت ہے۔ منقُول ہے کہ اَمِیْرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی یہ عادتِ مُبارَکہ تھی کہ جب نمازِ فَجْر کے لئے اپنے گھر سے تشریف لاتے تو راستے میں لوگوں کو نماز کے لئے جگاتے ہوئے آتے نیز اذانِ فَجْر کے فوراً بعد اگر مسجد میں کوئی سویا ہوتا تو اُسے بھی جگادیتے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مُریدین و مُتَعَلِّقِیْن و مُحِبِّیْن اور تمام دعوتِ اسلامی والوں کو مدنی اِنعامات میں سے ایک مدنی اِنعام صدائے مدینہ لگانے کا بھی عطا فرمایا ہے، بِلاشُبہ روزانہ سینکڑوں اسلامی بھائی فَجْر کے وَقْت مُسلمانوں کو نمازِ فَجْر کے

---

[1] ... طبقات کبری، ذکر استخلاف عمر، ۳/۲۶۳

لئے جگاتے اور اَدائے فاروقی پر عمل کرتے ہوئے نیکیوں کا ذخیرہ جمع کرتے ہیں۔ آیئے اسی ضمن میں ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔

جُواری مزدور تائب ہو گیا

مہاراشٹر (ہند) کے اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی سے قَبْل میں مَرَضِ عِصْیاں (یعنی گُناہوں کی بیماری) میں اِنتہاء درجے تک مُبتلا ہو چُکا تھا۔ دن بھر مَزدوری کرنے کے بعد جو رَقم حاصل ہوتی، رات کو اُسی سے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شراب خرید کر خُوب عَیّاشی کرتا، شور شرابا کرتا، گالیاں تک بکتا اور والدین واَہْلِ مَحَلّہ کو خُوب تنگ کرتا، اِس کے عِلاوہ میں پرلے درجے کا جُواری و بے نمازی بھی تھا۔ اِسی غفلت میں میری زندگی کے قیمتی اَیّام ضائع ہوتے رہے آخرکار میری قسمت کا سِتارہ چمکا۔ ہُوا یوں کہ خُوش قسمتی سے میری مُلاقات دعوتِ اسلامی کے ایک ذِمّہ دار اسلامی بھائی سے ہوئی۔ انہوں نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مدنی قافلے میں سَفَر کرنے کی ترغیب دِلائی۔ مجھ سے اِنکار نہ ہو سکا اور میں ہاتھوں ہاتھ 3 دن کے مدنی قافلے کا مسافِر بن گیا۔ مدنی قافلے میں عاشِقانِ رسول کی صحبت ملی اور بانیِ دعوتِ اسلامی، شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسائل بھی سننے کو ملے۔ جس کی برکت سے مجھ جیسا پکا بے نمازی، شرابی وجُواری تائب ہو کر نہ صرف نماز پڑھنے والا بن گیا بلکہ صدائے مدینہ لگانے والا اور دوسروں کو مدنی قافلوں کا مسافِر بنانے والا بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری اِنفرادی کوشش سے اب تک 30 اسلامی بھائی مدنی قافلوں کے مسافِر بن چکے ہیں۔ تادمِ تحریر میں ایک مسجد میں مؤذِّن ہوں اور خُوب مدنی کاموں کی دُھومیں مچا رہا ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شَمْعِ بزمِ ہدایت، نَوشَہ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پانی پینے کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مَدَنی پھول" سے پانی پینے کی سُنّتیں اور آداب سُنتے ہیں۔ پہلے دو فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُلاحظہ ہوں: اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں مَت پیو، بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو اور پینے سے قَبْل بِسْمِ اللہ پڑھو اور فراغت پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا کرو[2] نبیِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے برتن میں سانس لینے یا اس میں پھونکنے سے منع فرمایا ہے۔[3] مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: برتن میں سانس لینا جانوروں کا کام ہے نیز سانس کبھی زہریلی ہوتی ہے اِس لیے برتن سے الگ منہ کر کے سانس لو (یعنی سانس لیتے وقت گلاس منہ سے ہٹالو)، گرم دُودھ یا

---

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

[2] ... ترمذی، ۳/۳۵۲، حدیث: ۱۸۹۲

[3] ... ابوداود، ۳/۴۷۴، حدیث: ۳۷۲۸

چائے کو پھونکوں سے ٹھنڈا نہ کرو بلکہ کچھ ٹھہرو، قدرے (تھوڑی) ٹھنڈی ہو جائے پھر پیو۔[1] البتّہ دُرودِ پاک وغیرہ پڑھ کر بہ نیّتِ شفا پانی پر دَم کرنے میں حَرَج نہیں ❗چُوس کر چھوٹے چھوٹے گُھونٹ پیئیں، بڑے بڑے گُھونٹ پینے سے جِگر کی بیماری پیدا ہوتی ہے ❗پانی تین سانس میں پیئیں ❗بیٹھ کر اور سیدھے ہاتھ سے پانی نوش کیجئے ❗پینے سے پہلے دیکھ لیجئے کہ پینے کی شے میں کوئی نُقصان دہ چیز وغیرہ تو نہیں ہے[2] ❗پی چکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کہیے ❗پی لینے کے چند لمحوں کے بعد خالی گلاس کو دیکھیں گے تو اُس کی دیواروں سے بہ کر چند قطرے پیندے میں جمع ہو چکے ہوں گے انہیں بھی پی لیجئے ❗ گلاس میں بچے ہوئے مُسلمان کے صاف ستھرے جھوٹے پانی کو قابلِ اِستِعمال ہونے کے باوُجود خوامَخواہ پھینکنا نہ چاہئے ❗منقول ہے: سُؤْرُ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ یعنی مسلمان کے جھوٹے میں شِفا ہے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب ”سُنّتیں اور آداب“ ھدیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعَہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

تین دن ہر ماہ جو اپنائے مدنی قافلہ
بے حساب اس کا خُدایا! خُلد میں ہو داخِلہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... مرآۃ المناجیح، ۶/۷۷
2 ... اِتحافُ السّادَۃ للزّبیدی، ۵/۵۹۴
3 ... الفتاوی الفقھیۃ الکبری لابن حجر الھیتمی، ۴/۱۱۷، کشف الخفاء، ۱/۳۸۴

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

حضرت سیِّدُنا شیخ ابو الحسن بِسطامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا کی کہ مجھے خواب میں ابُو صالح مُؤَذِّن کی زِیارت ہو جائے۔“ میری دُعا مقبول ہوئی، چنانچہ ایک رات میں نے ان کو خواب میں بڑی اچھی حالت میں دیکھا۔ میں نے ان سے دریافت کیا: ”اے ابُو صالح! اپنے یہاں کی کچھ خبر دیجئے۔“ اُنہوں نے جواب دیا: اے ابُو الحسن! اگر میں نے سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُودِ پاک کی کثرت نہ کی ہوتی تو میں ہلاک ہو جاتا۔“

(القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ... الخ، ص ۲۶۰)

میرے اَعمال کا بدلہ تو جہنَّم ہی تھا میں تو جاتا مجھے سرکار نے جانے نہ دیا

(سامانِ بخشش، ص ۶۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا؟ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا؟ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا؟ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا؟ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا؟ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا؟ دیکھ کر بَیان کروں گا؟ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری

شریف(حدیث4361)میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ :بَلِّغُوْاعَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَۃً۔یعنی ”پہنچادو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو“میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیْروی کروں گا ؟نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ؟اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلْفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ؟مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرَہ برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ؟قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ؟نظر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بے مثال واقعہ:

مَنْقول ہے، اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر بن خطاب اور اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سرکارِ والاتَبار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے کسی کام میں مشغول تھے کہ نمازِ عَصْر کا وَقْت ہو گیا۔ حضرتِ سَیِّدُنا عمرِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو آگے بڑھ کر اِمامَت کرانے کا کہا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عَرْض کی: آپ اس کے مجھ سے زِیادہ حَق دار ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ کو مُقدَّم فرمایا اور آپ کی تعریف کی۔ حضرتِ سَیِّدُنا عُمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: میں آپ سے آگے نہیں بڑھوں گا کیونکہ میں نے سرکارِ مدینہ، قَرارِ قَلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ اِرْشاد فرماتے سُنا: ”عُثمان کتنا اچھا اِنْسان ہے، میرا داماد ہے اور میری دو بیٹیوں کا شوہر ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس میں میرا نُور اِکٹھا کر دیا ہے۔“ حضرتِ سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: میں آپ سے آگے نہیں بڑھوں گا کیونکہ میں نے آپ صَلَّی اللہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے عُمر کے ذریعے اِسلام کو مکمل فرمایا۔ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: میں آپ سے آگے نہیں بڑھوں گا، کیونکہ میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ: عُثمان سے فِرِشتے بھی حَیا کرتے ہیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: میں آپ سے آگے نہیں بڑھوں گا کیونکہ میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے عُمر کے ذَرِیعے دِیْن کی تکمیل فرمائی اور مُسلمانوں کو عزت بخشی۔ حضرتِ سَیِّدُنا عُمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: میں آپ سے آگے نہیں بڑھوں گا کیونکہ میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ: عُثمان قرآنِ پاک کو جَمْع کرے گا اور یہ رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ کا محبوب ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: میں آپ سے آگے نہیں بڑھوں گا کیونکہ میں نے حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے سُنا کہ: عُمر کتنا اچھا اِنْسان ہے، بیواؤں اور یتیموں کی خَبر گیری کرتا ہے، اُن کے لئے اس وَقْت کھانا لاتا ہے جب لوگ عالَمِ خواب میں ہوتے ہیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا عُمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: میں آپ سے آگے نہیں بڑھوں گا کیونکہ میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جَیْشُ الْعُسْرَہ (یعنی غزوۂ تَبُوک کا لشکر) تیار کرنے والے عُثمان کی مَغْفِرت فرمادی ہے۔ حضرت سَیِّدُنا عُثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: میں آپ سے آگے نہیں بڑھوں گا، کیونکہ میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ دُعا فرماتے سُنا کہ: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! عُمر بن خطاب کے ذَرِیعے اِسلام کو عِزّت عَطا فرما! اور رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ کا نام فارُوق رکھا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ذَرِیعے حق و باطل کے دَرْمِیان فَرق کیا۔ اس واقعہ کی خبر جب حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ہوئی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دونوں کے لئے دُعا فرمائی اور ایک دوسرے سے حُسنِ اَدَب کے ساتھ پیش آنے پر ان کی تعریف فرمائی۔

(الروض الفائق، ص:۳۱۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے جہاں صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی آپس میں مَحَبَّت واُلفت اورایک دوسرے کااِحترام کرنے کامُقدّس جَذبہ معلوم ہواوہیں سَیِّدُنافاروقِ اَعْظَم اور سَیِّدُناعُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی عظمت وشان بھی واضح ہوگئی۔ مزید اس سے یہ مدنی پھول بھی ملا کہ جب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ایک دوسرے کے مَقام ومرتبے کااِحترام کرتے ہیں، توہمیں تواُن کی عظمت وشوکت کوخوب خوب بیان کرنا چاہیے اور نہ صِرْف خُود اِن کی مَحَبَّت کو اپنے دل میں بٹھائے رکھیں بلکہ اپنی اَوْلاد کو بھی صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مَحَبَّت اور ان کا اَدَب سکھائیں۔ اس کاایک بہترین ذریعہ یہ بھی ہے کہ اپنے بچوں کو صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے واقعات سُنائیں، ان کی سِیْرت وکِردار کے بارے میں بتائیں اوران کے طریقے پر چلنے کی ترغیب بھی دِلائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ نے 695 صفحات پر مُشتمِل کتاب "**اللہ والوں کی باتیں** (جلد اَوّل)" شائع کرنے کی سَعادَت حاصل کی ہے، اس کتاب میں 97 صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے مُختصر حالات وواقعات کے ساتھ ساتھ بے شُمار مَدَنی پھول بھی جابَجا اپنی خُوشبوئیں لُٹارہے ہیں۔ آپ بھی اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کرلیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے ہم اپنے اَسْلاف کی سیرت و کردار سے واقِف ہوکر ان کے نَقْشِ قدم پر چلنے کی کوشِش بھی کریں گے۔ اسی طرح مکتبۃ المدینہ کی ایک اور بڑی پیاری کتاب "**کراماتِ صحابہ**" کا مطالعہ فرمائیں، اسی طرح صحابہ کی سیرت کے متعلق مکتبۃ المدینہ کی ایک اور بہت ہی پیاری کتاب ہے، اس کانام "**خلفائے راشدین**"۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نامِ نامی، اسمِ گرامی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح تمام اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام میں سب سے اَفْضل واَعْلیٰ ہمارے آقا ومَولیٰ، تاجدارِ اَنبیاء صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہیں، اسی طرح دیگر تمام انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کے اَصْحاب میں بھی سب سے اَفْضل مَقام ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اَجْمَعِیْن کا ہے اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہم اَجْمَعِیْن میں سب سے اَفْضل خُلَفائے راشِدین (یعنی اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق، اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوق، اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی اور اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا علیُّ المُرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن) ہیں۔ آج ہم ان خُلفائے عِظام میں سے تیسرے خلیفۂ راشد، اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شان وعظمت کے بارے میں سُنیں گے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نامِ نامی اِسْمِ گرامی زَمانۂ جاہِلِیَّت (اسلام لانے سے پہلے) اور زمانۂ اسلام دونوں میں ''عُثمان'' ہی رہا۔ (ریاض النضرۃ، ج۲، ص۵)۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نَسَب کی اَفْضَلِیَّت:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو یہ عظیم سَعادت حاصل ہے کہ آپ کا نَسَب پانچویں پُشت میں حضرت سَیِّدُنا عبدِ مَناف پر جاکر سیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نَسَبِ مُبارَک سے جاملتا ہے۔ اس طرح اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا مَولا علی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نَسَب سب سے کم یعنی فقط پانچ (5) واسِطوں سے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نَسَب سے جاملتا ہے۔ (ریاض النضرۃ، ج۲، ص۵ ماخوذاً)

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کُنْیَت اور اس کی وجہ:

زمانۂ جاہِلِیَّت میں (اسلام لانے سے پہلے) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کُنْیَت "اَبُوعَمْرو" تھی، بعد میں جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی لَخْتِ جگر حضرت سَیِّدَتُنا رُقَیَّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے نکاح ہوا، ان سے ایک شہزادے حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُاللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وِلادَت ہوئی تو اُن کے نام سے کُنْیَت "اَبُوعبداللہ" رکھ لی۔ پھر آپ کے ایک اور بیٹے حضرت سَیِّدُنا عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وِلادَت ہوئی تو ان کے نام سے کُنْیَت "اَبُوعَمْرو" رکھ لی، دونوں مشہور ہیں لیکن "اَبُو عَمْرو" زِیادہ مشہور ہے۔ (طبقات کبری، عثمان بن عفان، ج۳، ص۳۹، ریاض النضرۃ، ج۲، ص۶)

دَورِ جاہِلِیَّت میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اَوْصاف:

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ زمانۂ جاہِلِیَّت میں بھی اپنی قوم کے شریف اور عزّت دار لوگوں میں شُمار کیے جاتے تھے۔ طبیعت کا جَمال، آپ کے جَلال پر غالب تھا، یہی وجہ ہے کہ نِہایت ہی شیریں کلام فرماتے تھے، بہت ہی شفیق و مہربان تھے۔ جاہ و حشمت (شان و شوکت) کے مالک، نہایت ہی مالدار مگر شَرم وحَیا کے پیکر تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ذاتِ مُبارَکہ تمام صِفاتِ رَذِیْلہ (بُری صِفات) سے پاک تھی، بلکہ جاہِلِیَّت کے دَور میں بھی آپ ایسی باکمال صِفات سے مُتَّصِف تھے کہ خُود قُریش کے لوگ بھی آپ سے بے پناہ مَحَبَّت کِیا کرتے تھے۔ چُنانچہ، قُریش کی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَحَبَّت اتنی مشہور تھی کہ ضَربُ المثل بن گئی اور مائیں جب رات کو اپنے بچوں کو سُلاتیں تو اُنہیں اپنا پیار جَتاتے ہوئے یُوں کہتیں: "**اُحِبُّكَ وَالرَّحْمٰنُ حُبَّ قُرَیْشٍ عُثْمَان**۔ یعنی میں اور میرا رَبّ عَزَّوَجَلَّ تجھ سے مَحَبَّت کرتے ہیں، جیسے قُریش (سیِّدُنا) عُثمانِ غنی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) سے مَحَبَّت کرتے ہیں۔" (تاریخ ابن عساکر، ج۳۹، ص۲۵۱، ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سراپائے اَقْدس:

اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بہت خُوبصورت حُلیے کے مالک اور اِنْتہائی خُوبرو اِنْسان تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا قد مُبارَک نہ بالکل چھوٹا تھا اور نہ ہی بہت بڑا بلکہ مُتَوَسِّط تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا چہرہ نہایت ہی حَسین و جمیل، رنگ سُرخی مائل گورا (یعنی گُلابی) تھا۔ دونوں رُخسار بڑے بڑے، کان لمبے، مبارک دانت نہایت ہی خُوبصُورت، سینہ مُبارَک چوڑا، دونوں کندھوں کے دَرْمیان فاصلہ ہونے کے ساتھ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی پنڈلیاں مضبوط اور دِیدَہ زیب، جبکہ بازو مُبارک قدرے لمبے تھے۔ سَر اَقْدَس پر گھنگھریالی زُلفیں نہایت ہی گھنی اور کانوں کے نیچے تک تھیں۔ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا مولا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی داڑھی کی طرح آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی داڑھی بھی گھنی تھی۔ جِلد باریک لیکن سنہری بالوں سے پُر تھی، اس قَدَر حُسن و جَمال اور خُوبصُورتی کے مالک ہونے کے باوُجُود آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ شَرم و حَیا کے پیکر تھے۔

(طبقات کبری، عثمان بن عفان، ج۳، ص۴۲، الاصابۃ، عثمان بن عفان، ج۴، ص۳۷۷، ریاض النضرۃ، ج۲، ص۶)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِنْتہائی مالدار ہونے کے باوُجُود قیمتی لباس پہننے کے بجائے حُضُورِ اَنْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لباس کی پیرْوی کِیا کرتے تھے اور عشق و مَحَبَّت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ظاہری حُلیہ بھی پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنَّتوں کا آئینہ دار ہو۔ چُنانچہ

لباس میں بھی اِتِّباعِ سُنَّت:

حضرت سَیِّدُنا سَلَمَہ بن اَکْوَع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ

غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا تہبند نصف پنڈلی تک ہوا کرتا اور اس کی وجہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِرْشاد فرمایا کرتے کہ "**ھٰکَذَا کَانَتْ اِزْرَۃُ صَاحِبِیْ** یعنی نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا تہبند بھی اسی طرح (یعنی نصف پنڈلی تک) ہوتا تھا۔" (الشمائل المحمدیۃ، باب ماجاء فی صفۃ ازار۔۔۔ الخ، ص ۸۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا سُنَّتِ رسول پر عمل کا جذبہ مرحبا! آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ لباس پہننے میں بھی نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیروی فرمایا کرتے۔ ہمیں بھی سُنَّت کے مُطابِق بدن پر سفید لباس، سر پر زُلفیں نیز گنبدِ خَضْریٰ کی یادوں سے مال مال سبز سبز عمامہ، چہرے پر شریعت کے مُطابِق ایک مُٹھی داڑھی، آنکھوں میں سُرمہ، سر میں تیل لگا کر سُنَّتوں کی چلتی پھرتی تصویر بن جانا چاہیے اور فیشن والے تنگ و چُست لباس پہننے سے نہ صِرْف خُود بچنا چاہیے بلکہ دوسروں کو بھی شَفْقَت و مَحَبَّت سے سمجھاتے ہوئے سُنَّتوں پر عمل کی ترغیب دِلانی چاہیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اب اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے چند اَلْقابات اور ان کی وُجُوہات سُنتے ہیں۔

پہلا لقب، ذُوالنُّورَین:

اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ایک مشہور و معروف لقب "**ذُوالنُّوْرَیْن** یعنی دو نُور والا" بھی ہے۔ اس لَقَب کی زِیادہ مشہور وجہ یہ ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نکاح میں یکے بعد دیگرے حُضُور پُر نُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دو شہزادیاں حضرت سَیِّدَتُنا رُقَیَّہ اور حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ

کُلثُوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا آئیں، اسی وجہ سے آپ کو "ذُوالنُّورَین" کہا جاتا ہے۔ (تھذیب الاسماء، باب العین والثاء المثلثہ، ج۱، ص۴۵۳) اَعْلٰی حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسی بات کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

نُور کی سرکار سے پایا دوشالہ نُور کا
ہو مُبارَک تم کو ذُوالنُّورَین جوڑا نُور کا

(حدائقِ بخشش، ص۲۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دُوسرا لقب، جامِعُ القرآن:

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ایک لقب "جامعُ القرآن" بھی ہے۔ اَمِیْرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے عہد میں اَمِیْرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمرِ فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مشورے سے مُتَفَرِّق مَقامات سے قرآنِ پاک کے تمام صَحائِف جَمْع کر لیے تھے، مگر اس میں تین (3) کام باقی تھے، جَمْع کیے گئے صحائف کو ایک مُصْحَف میں نَقْل کرنا، پھر اس ایک مُصْحَف کے مُخْتَلِف نُسْخے اسلامی مَمالک کے بڑے بڑے شہروں میں تقسیم کرنا اور سب کو لہجۂ قُریش پر پڑھنے کا حکم دینا۔ یہ تینوں کام اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اَمِیْرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے لیے اور قرآنِ عظیم کا جَمْع کرنا وعدۂ الٰہیّہ کے مُطابِق تامّ و کامِل (مکمل) ہوا، اس لیے اَمِیْرُ المُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو "جامِعُ القرآن" کہتے ہیں۔ (فتاوی رضویہ، ج۲۶، ص۴۵۲، فیضان صدیق اکبر، ص۴۱۹، ملخصًا)

تمہیں کو جامعِ قرآن کا حق نے دیا منصب
عطا قرآں کو کر کے جَمْع کی اُمَّت کو آسانی

(وسائلِ بخشش، ص ۵۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تیسر القَب، مُجَهِّزُ جَیْشِ الْعُسْرَۃ:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ایک لَقَب "مُجَهِّزُ جَیْشُ الْعُسْرَۃ" بھی ہے، جس کا مَعْنٰی ہے تنگی والے لشکر کی مالی مُعاوَنت کرنے والا۔ جنگِ تَبُوک کے موقع پر جو اسلامی لشکر تیار ہوا تھا اسے جَیْشُ الْعُسْرَۃ کہا جاتا ہے کیونکہ غزوۂ تبوک نہایت ہی دُشوار مَقام اور شدید گرمی کے موسم میں ہوا۔ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ الرحمن بن خَبّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروی ہے کہ میں بارگاہِ نَبَوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضِر تھا اور حُضورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو "جَیْشِ عُسْرَت" (یعنی غزوۂ تَبوک) کی تیّاری کیلئے ترغیب اِرْشاد فرمارہے تھے۔ حضرتِ سَیِّدُنا عُثمان بن عَفّان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُٹھ کر عَرض کی: یارَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پالان اور دیگر مُتَعَلِّقَہ سامان سَمیت سو (100) اُونٹ میرے ذِمّے ہیں۔ حُضور سراپا نور، فیض گنجور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے پھر ترغیباً فرمایا۔ تو حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ دوبارہ کھڑے ہوئے اور عَرض کی: یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں تمام سامان سَمیت دوسو (200) اُونٹ حاضِر کرنے کی ذِمّہ داری لیتا ہوں۔ دوجہاں کے سُلطان، سَرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے پھر ترغیباً اِرْشاد فرمایا تو حضرتِ سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عَرض کی: یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں مع سامان تین سو (300) اُونٹ اپنے ذِمّے قَبول کرتا ہوں۔ یہ سُن کر پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بہت خُوش ہوئے۔ اسی لیے آپ کو "مُجَهِّزُ جَیْشِ الْعُسْرَۃ" یعنی تنگی والے لشکر کی مالی مُعاوَنت کرنے والا کہتے ہیں۔ (ترمذی، کتاب المناقب، مناقب عثمان بن عفان، ج ۵، ص ۳۹۱، حدیث: ۳۷۲۰)

اِمامُ الْاَسْخِیاء! کر دو عطا حصہ سخاوت کا
قَناعَت ہو عِنایت، دیں نہ دَولت کی فَراوانی

(وسائلِ بخشش، ص۵۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل کچھ لوگ دوسروں کی دیکھا دیکھی جَذبات میں آکر چندہ دینے کا لکھوا تو دیتے ہیں مگر جب دینے کی باری آتی ہے تو ان پر بھاری پڑ جاتا ہے، حتّٰی کہ بعض تو دیتے بھی نہیں! مگر قُربان جایئے! محبوبِ مُصطَفٰے، سیِّدُ الْاَسْخیا، عُثمانِ باحَیا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے جُود و سَخا پر کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے اِعلان سے بَہُت زِیادہ چندہ پیش کیا۔ مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الْاُمَّت، حضرت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تَحْت فرماتے ہیں: خیال رہے کہ یہ تو اُن کا اعلان تھا مگر حاضِر کرنے کے وَقْت آپ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے 950 اُونٹ، 50 گھوڑے اور 1000 اَشْرَفیاں پیش کیں، پھر بعد میں 10 ہزار اَشْرَفیاں اور پیش کیں۔ (مُفْتی صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں) خیال رہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پہلی بار میں ایک سو (100) کا اعلان کیا، دُوسری بار 100 اُونٹ کے علاوہ اور 200 کا، تیسری بار اور 300 کا کل 600 اُونٹ (پیش کرنے) کا اِعلان فرمایا۔

(مراٰۃ المناجیح ج۸ ص۳۹۵، از کراماتِ عثمانِ غنی، ص۶)

مجھے اپنی سَخاوت کے سَمُندر سے کوئی قَطرہ
عَطا کر دو نہیں دَرْکار مجھ کو تاجِ سُلطانی

(وسائلِ بخشش، ص۵۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چوتھا لَقَب، صاحِبُ الْہِجْرَتَیْن:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جس طرح دِیْنِ اسلام کی سَربُلندی کے لیے اپنا مال لُٹاتے تھے، اسی طرح خُود بھی پیچھے نہیں رہتے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ان چند صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن میں سے ہیں جنہوں نے راہِ خدا میں دوبار ہجرت کی، ایک بار حبشہ کی طرف اور دوسری بار مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کی طرف۔ اسی لیے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو "صاحِبُ الْہِجْرَتَیْن" کے لقب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ جس کا مطلب ہے دو ہجرتیں کرنے والا۔

(طبقات کبری، عثمان بن عفان، ج۳، ص ۴۰، اسد الغابۃ، عثمان بن عفان، ج ۱، ص ۴۹۷، کرامات عثمان غنی، ص ۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! کہ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو آپ کی عَظمت کے پیشِ نظر کِن کِن اَلقابات سے یاد کِیا جاتا ہے۔ یقیناً ایک آدمی کے عُمدہ اَوْصاف جتنے زِیادہ ہوں گے اتنا ہی اسے اچھے اَلْقاب اور اچھے اَنداز سے یاد کیا جائے گا۔ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا اتنے اَلْقابات کا ہونا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عظمت و شان کی علامت ہے۔

احادیثِ مُبارکہ اور شانِ عثمان غَنی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عُموماً دیکھا جاتا ہے کہ ایک غلام تو اپنے آقا کی عنایتوں اور اس کے

لُطف وکرم کے سبب اس کی تعریف میں رَطْبُ الِّلسان رہتا ہے۔ لیکن کمال یہ ہے کہ جب آقا بھی اپنے غُلام کی خُوبیوں پر اس کی تعریف کرے اور اس سے قائم ہونے والے والہانہ تَعَلُّق کا اِظہار کرے۔ اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا شُمار بھی ان خُوش نصیب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں ہوتا ہے کہ جن کے حق میں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لَبِ جاں بخش نے کئی بار جُنْبِش فرمائی، کبھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دربارِ رسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ سے جَنَّت کا مُژدہ عطا ہوا، تو کبھی آپ کو میٹھے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنا جَنَّتی رفیق قرار دیا، کبھی آپ کو کامل حَیا کی سَنَد عطا فرمائی تو کبھی آپ کی شَفاعت کے ذَرِیعے لوگوں کے جَنَّت پانے کا اعلان فرمایا۔ آیئے شانِ عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مُتَعَلِّق چار (4) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں:

1. عُثمان مجھ سے ہے اور میں عُثمان سے ہوں۔ (تاریخ دمشق، ۳۹/۱۰۲)
2. جَنَّت میں ہر نبی کا ایک رفیق ہوگا اور میرے رفیق عُثمان بن عفّان ہیں۔ (تاریخ دمشق، ۳۹/۱۰۴)
3. بروزِ قِیامت عُثمان کی شفاعت سے سَتّر ہزار (70000) ایسے آدمی بِلا حساب جَنَّت میں داخل ہوں گے جن پر جَہَنَّم واجب ہو چکی ہوگی۔ (تاریخ دمشق، ۳۹/۱۲۲)
4. حَیا ایمان سے ہے اور میری اُمَّت میں سب سے زِیادہ حَیادار عثمان ہیں۔ (تاریخ دمشق، ۳۹/۹۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شرم وحَیا کے بھی کیا کہنے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی آپ سے حَیا فرماتے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہمیشہ نہایت عُمدہ اَوصاف کے حامل رہے، یہاں تک کہ زمانۂ جاہلیّت میں بھی کئی بُرائیوں سے دُور رہے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ خُود اپنے بعض اَوصاف بیان کرتے ہوئے اِرْشاد فرماتے ہیں: میں نے نہ کبھی فُضُول اَشعار گُنگنائے

اور نہ ہی ان کی تمنّا کی، زَمانۂ جاہلیت اور زَمانۂ اسلام دونوں میں کبھی شراب نہ پی اور جب سے میں نے دو جہاں کے تاجور، سُلطانِ بحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بَیْعَت کی ہے، تَب سے اپنے دائیں ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو نہیں چُھوا۔ (تاریخ ابن عساکر، ج۳۹، ص۲۲۵) مزید فرماتے ہیں: میں بند کمرے میں غُسل کرتا ہوں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حَیا کی وجہ سے سِمَٹ جاتا ہوں۔ (مرقاۃ المفاتیح ج۸ ص۸۰۳، تحت الحدیث ۵۰۷۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ تو اَمِیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شرم وحَیا تھی، جبکہ ہمارے ہاں بے شَرمی و بے حَیائی کا عالَم یہ ہے کہ بعض لوگ ٹی وی پر فلموں ڈراموں کے فُحش (بیہودہ) مَناظر کبھی تنہا تو کبھی پوری فیملی کے بیچ میں بڑی دِلچسپی سے دیکھتے ہیں، اب تو معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ گناہ اِس قدر عام ہو گیا ہے کہ موبائل وانٹرنیٹ کے ذریعے نہ جانے کیسے کیسے گناہوں کا اِرتکاب بآسانی کیا جاتا ہو گا۔ سوشل میڈیا کے ذریعے ترقی کی منازل کی تلاش اور دُنیوی معلومات سے اپنے آپ کو ہر وقت اپ ڈیٹ رکھنے کی سوچ میں شاید کئی لوگ گناہوں کے سمندر میں اُتر کر اپنے قیمتی وقت کو برباد کرتے ہوں گے، شادی بیاہ اور دیگر تقریبات میں بیہودہ فنکشنز (Function) کا اِنتظام کیا جاتا ہے، جن میں مرد و عورت کا اِختلاط (میل جول) اور ہنسی مذاق کیا جاتا ہے۔ اکثر گھر سینما گھروں اور اَکثر مَجالس نَقّار خانوں (یعنی نوبت وڈھول وغیرہ بجانے کی جگہوں) کا سَماں پیش کرتی ہیں، بے پردہ خواتین شرم وحَیا کو بالائے طاق رکھتے ہوئے گلی بازاروں کی زِینت بنتی ہیں تو مرد بھی اپنی آنکھوں سے حَیا دھو ڈالتے ہیں اور ایسی خواتین کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنا گویا کہ اپنا حق سمجھتے ہیں۔ الغرض ہمارا مُعاشَرہ فَحاشی، عُریانی و بے حَیائی کی آگ کی لپیٹ میں بڑی تیزی سے آتا جا رہا ہے، جس کے سبب خاص کر نئی نَسْل اَخلاقی بے راہ رَوی و شدید بدعملی کا شکار ہوتی جا رہی ہے۔ ہمارے مُعاشرے میں حَیا ختم ہونے کے سبب ہی ہم سرِعام ناجائز و حرام کام اور ڈھیروں گُناہ کرتے بالکل نہیں شرماتے۔ گالی دینا، تُہمت لگانا، بدگُمانی، غیبت، چُغلی،

جُھوٹ بولنا، کسی کا مال ناحق کھانا، خُون بہانا، مسلمانوں کو بُرے اَلقاب سے پُکارنا، شراب، جُوا، چوری، ڈکیتی، سُود و رِشوت کا لَین دَین، ماں باپ کی نافرمانی، اَمانت میں خِیانت، غُرُور و تکبُّر، حَسَد و رِیاکاری، حُبِّ جاہ، بُخل و خُود پَسندی وغیرہ وغیرہ گُناہوں کا اِرتِکاب ہمارے مُعاشَرے میں بڑی بے باکی کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ شرم وحَیا ہمیں چُھو کر بھی نہیں گُزری۔ ہمارا مُعاملہ تو یہ ہو چُکا ہے کہ

دن لَہو میں کھونا تجھے، شب صبح تک سونا تجھے

شرمِ نبی، خوفِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں (حدائقِ بخشش)

مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دل میں خوفِ خُدا بٹھانے اور شرم وحَیا اَپنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہئے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سُنَّتوں کی تَربِیَت کیلئے سفر اِختیار کیجئے اور کامیاب زِندگی گُزارنے اور اپنی آخِرت سَنوارنے کیلئے روزانہ "فکرِ مدینہ" کے ذریعے مدنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کیجئے۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ایک مدنی مذاکرے میں مدنی انعامات کا رِسالہ جمع کروانے کے حوالے سے مدنی پھول عطا فرماتے ہیں کہ: "ہر روز فکرِ مدینہ کرکے مدنی انعامات کے رِسالے کے خانے پُر کریں اور ذِمہ دار کو ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو جمع کروادیں، 10 تاریخ کا اِنتظار نہ کریں"۔ ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتِماع میں شرکت کیجئے اور دعوتِ اسلامی کا ہر دلعزیز 100 فیصد اسلامی چینل "مَدَنی چینل" خود بھی دیکھتے رہیے اور دُوسروں کو بھی دیکھنے کی ترغیب دِلاتے رہئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت عُثمان کا مُسلمانوں کے لیے پانی خریدنا:

منقول ہے کہ جب مُہاجرین، مکۂ مُعظّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا سے ہجرت فرما کر مدینۂ مُنوّرہ زَادَھَا

اللہ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْمًا آئے تو یہاں کا نمکین پانی انہیں راس نہ آیا۔ بنی غفّار سے تَعَلُّق رکھنے والے ایک شخص کی مِلک میں پانی کا ایک میٹھا چشمہ تھا جسے "رُومہ" کہا جاتا تھا۔ وہ اس کی ایک مَشک ایک "مُد" کے عِوَض بیچتے تھے۔ رحمتِ عالم، نُورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن سے فرمایا: یہ چشمہ میرے ہاتھ ایک چشمۂ بِہِشْت (جنّتی چشمے) کے عِوَض بیچ دو۔ اُنہوں نے عَرض کی: "یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میرا اور میرے بچوں کا گُزر بَسر اسی پر ہے، مجھ میں ایسا کرنے کی اِسْتِطاعت نہیں۔" جب یہ خبر حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تک پہنچی تو آپ نے وہ چشمہ مالِک سے پینتیس ہزار (35000) دِرْہَم میں خرید لیا، پھر بارگاہِ رِسالت میں حاضِر ہو کر عَرض کی: "**یَا رَسُوْلَ اللہِ اَتَجْعَلُ لِیْ مِثْلَ الَّذِیْ جَعَلْتَہٗ لَہٗ عَیْنًا فِی الْجَنَّۃِ اِنِ اشْتَرَیْتُھَا**؟ یعنی یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کیا جس طرح آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس شخص کو جنّتی چشمہ عطا فرما رہے تھے، اگر میں یہ چشمہ اس سے خرید لوں تو حُضُور مجھے عطا فرمائیں گے؟" آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: ہاں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عَرض کی: میں نے وہ چشمہ خرید کر مُسلمانوں پر وَقْف کر دیا۔ (معجم کبیر، بشیر الاسلمی ابو بشر، ج ۲، ص ۴۱)

سرکار سے پائیں گے مُرادوں پہ مُرادیں
دربار پہ دُربار ہے عُثمانِ غنی کا

(ذوقِ نعت، ص: ۴۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! جس وَقْت مُسلمانوں کو پانی کے حوالے سے شدید پریشانی تھی تو اَمِیْرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے وہ پُورا چشمہ خرید کر راہِ خدا میں وَقْف کر دیا۔ ہمیں بھی چاہیے اگر کسی مُسلمان کو پریشانی یا کسی مُصیبت میں مُبتلا دیکھیں اور اس کی حاجت پُوری کرنے کی اِسْتِطاعت رکھتے ہوں تو اس کی مُشْکِلات دُور کرنے کی کوشش کریں۔

وہ شخص بڑا ہی خُوش نصیب ہے جو مُحتاجوں کی مدد کرتا، غَریبوں کی دادرَسی کرتا، غمگینوں کی غمگساری اور پریشان حالوں کی پریشانی دُور کرتا ہے کیونکہ جو مخلوق پر رَحم کرتا ہے، اللہ کریم عَزَّوَجَلَّ بھی اس پر رَحم وکرم کی ایسی بارش فرماتا ہے کہ اس کی زِندگی میں ہر طرف بہاریں ہی بہاریں آجاتی ہیں ۔ آیئے! دو(2) فرامینِ مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں۔

1. جس نے مومن کی دُنیوی پریشانیوں میں سے ایک پریشانی دُور کی، اللہ عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے دن اس کی پریشانیوں میں سے ایک پریشانی دُور فرمائے گا، جو دُنیا میں تنگ دَسْت کو آسانی فَراہم کرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا وآخرت میں اس کیلئے آسانیاں پیدا فرمائے گا، جو دُنیا میں کسی مُسلمان کی پردہ پوشی کرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا وآخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس وَقْت تک بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے۔ (مسلم، کتاب الذکر والدعا، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القران، رقم ۲۶۹۹، ص ۱۴۴۷)

2. جو شخص اپنے بھائی کی حاجت رَوائی کے لئے چلے، اس کا یہ عمل اس کے لیے دس(10) سال اِعْتِکاف کرنے سے بہتر ہے اور جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے ایک دن اعتکاف کرے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے اور جَہنَّم کے درمیان تین(3) خَنْدَقیں حائل فرمادیتا ہے اور ان میں سے دو (2) خَنْدَقوں کا دَرْمیانی فاصلہ مَشْرِق ومَغْرِب کے فاصلے سے زِیادہ ہے۔" (الترغیب والترھیب، کتاب البر والصلۃ، باب الترغیب فی قضاء حوائج المسلمین.. الخ رقم ۸، ج ۳، ص ۲۶۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اپنے مُسلمان بھائیوں کی خبر گیری کرنے اور ان کی مُشکِلات حل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ساقیِ کوثر نے سیر اب فرمادیا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو شخص اپنے مُسلمان بھائی کی حاجتوں کو پُورا کرتا ہے تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پسندیدہ بندہ بن جاتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ غیب سے اس کی حاجات کو پُورا فرماتا ہے۔ چونکہ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی ساری زِندگی لوگوں کی حاجتیں پُوری کرنے، ان کی مُشکلات حل کرنے اور غریبوں کی مدد کرنے میں بَسر فرمائی، اس لیے جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر آزمائش آئی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر پانی بند کر دیا گیا تو جنابِ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خُود آکر حضرتِ عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو سیر اب فرمایا۔ چُنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن سلام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایَت ہے کہ جن دِنوں باغیوں نے اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مکانِ رَفِیعُ الشّان کا مُحاصَرہ کیا ہوا تھا، اُن کے گھر میں پانی کی ایک بوند تک نہیں جانے دی جارہی تھی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پیاس کی شِدّت سے تڑپتے رہتے تھے۔ میں آپ سے مُلاقات کے لیے حاضر ہوا تو آپ نے مجھے دیکھ کر ارشاد فرمایا: **"مَرْحَبًا بِاَخِیْ** یعنی اے میرے بھائی! خوش آمدید۔" پھر اِرْشاد فرمایا کہ اے عبدُ اللّٰہ بن سلام! میں نے آج رات رَحمتِ عالمیان، مدینے کے سُلطان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اِس رَوشن دان میں دیکھا، رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِنتہائی مُشْفِقانہ (یعنی ہمدردانہ) لہجے میں اِرْشاد فرمایا: اے عُثمان! ان لوگوں نے قید کر کے اور پانی بند کر کے تمہیں پیاس سے بے قرار کر دیا ہے؟" میں نے عَرْض کی: "جی ہاں۔" تو فوراً ہی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک ڈول میری طرف لٹکا دیا جو پانی سے بھرا ہوا تھا، میں نے اُس میں سے پینا شُروع کیا یہاں تک کہ سیر اب ہو گیا

اوراب اِس وَقْت بھی اُس پانی کی ٹھنڈک اپنی دونوں چھاتیوں اور دونوں کندھوں کے دَرمیان محسوس کررہاہوں ۔ پھر حُضُورِ اکرم،نُورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا:"اِنْ شِئْتَ نَصَرْتُ عَلَیْھِمْ وَاِنْ شِئْتَ اَفْطَرْتَ عِنْدَنَا یعنی اگر تمہاری خواہش ہو تو میں ان لوگوں کے مُقابلے میں تمہاری مدد کروں اور اگر تم چاہو تو ہمارے پاس آکر روزہ اِفطار کرو۔"تو میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دربارِ پُرانْوار میں حاضر ہو کر روزہ اِفطار کرنا پسند کیا۔(حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں اس کے بعد رُخصت ہو کر چلا آیا)اور اُسی روز باغیوں نے اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو شہید کر دیا۔حضرتِ علّامہ جلالُ الدِّین سُیُوطی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نَقْل فرماتے ہیں کہ "حضرتِ علّامہ اِبْنِ باطِیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قول کے مُطابِق اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دیدار والا یہ واقعہ خواب میں نہیں بلکہ بیداری کی حالت میں پیش آیا۔"(الحاوی للفتاوی،ج۲،ص۳۱۵،کراماتِ عثمانِ غنی،ص:۱۲)

رکھا مَحْصُور ان کو، بند ان پر کر دیا پانی
شہادت حضرتِ عُثمان کی بے شک ہے لاثانی

(وسائلِ بخشش،ص۵۸۵)

بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم اوراس کی عطا سے اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے تمام حالات ظاہر و آشکار تھے، ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے مکی مدنی سرکار صَلَّی اللہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بے کسوں کے مدد گار بھی ہیں جبھی تو فرمایا: ”اِنْ شِئْتَ نَصَرْتُ عَلَیْھِمْ یعنی اگر تمہاری خواہش ہو تو ان لوگوں کے مُقابلے میں تمہاری اِمداد کروں؟۔“

وَسْوَسہ: اس روایت کو سُن کر ہو سکتا ہے شیطان کسی کے ذِہن میں یہ وسوسہ ڈالے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذاتِ پاک کے ہوتے ہوئے، کسی غیر سے مدد مانگنے کی کیا ضرورت ہے؟ جب وہ اپنے بندوں کی سنتا ہے اور مدد بھی کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی سے مدد مانگنی چاہیے۔

جواب: میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! یہ شیطان کا خوفناک وار ہے، اس طرح کی باتیں کرنے والے بعض اوقات اَنْبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیائے عظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی توہین کر جاتے ہیں اور توہینِ اَنْبیاء کے سبب کُفر میں جا پڑتے ہیں۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ ایسے لوگوں کی صُحبت سے نہ صِرف خُود بچیں بلکہ دوسروں کو بھی بچانے کی کوشش کریں۔

غیر اللہ سے مدد مانگنا کیسا؟

اس وَسْوَسے کی کاٹ کرنے کیلئے یہ یاد رکھئے! حقیقتاً مدد کرنا صِرف اور صِرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات کے ساتھ خاص ہے۔ اس کی عَطا کے بغیر ایک ذَرَّہ بھی فائدہ نہیں دے سکتا، اَنْبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، اَوْلیائے عِظام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی اس کی دی ہوئی طاقت واِجازت سے مدد فرماتے ہیں۔ یہ اسی طرح ہے جیسے کسی فیکٹری یا کارخانے کا مالک وہاں کام کرنے والے مَزدُوروں پر ایک سُپر وائزر یا ناظم مُقرَّر کرے اور پھر یہ حکم جاری کر دے کہ ماہانہ تنخواہ اسی سے وُصُول کی جائے۔ اب اگر کوئی مَزدُور یُوں اِعْتراض کرے کہ مالک کے ہوتے ہوئے سُپر وائزر یا ناظم کی کیا ضرورت؟ اور ہم مالک کے ہوتے ہوئے کسی اور سے تنخواہ کیوں لیں گے؟ ہم تو مالک سے ہی پیسے لیں گے۔ تو یقیناً اس مُلازم کی بات کو

بیو قوفی اور مالک کی مخالفت ہی سمجھا جائے گا۔ کیونکہ سُپر وائزر کا تنخواہ دینا مالک کا ہی دینا ہے، حقیقتاً تنخواہ دینے والا مالک ہی ہے، سُپر وائزر اور ناظم تو اس کے قائم کیے ہوئے وسیلے ہیں۔ بالکل اسی طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ کسی اور سے مدد مانگنا اور ان نیک ہستیوں کا عَطائے الٰہی سے اِمداد کرنا بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کا اِمداد فرمانا ہے۔ کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہی اپنی عَطا سے انہیں دادرسی کرنے پر مُقرَّر فرمایا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ کسی اور سے مدد مانگنے کی ترغیب تو خُود قرآنِ پاک میں بھی مَوْجُود ہے۔ چُنانچہ پارہ نمبر 1 سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ، آیت نمبر 45 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرْشاد فرماتا ہے:

وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِؕ (پارہ: ۱، بقرہ: ۴۵)

تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور صبر اور نماز سے مدد چاہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور فرمائیے! اللہ عَزَّوَجَلَّ حکم فرمارہا ہے کہ صبر اور نماز سے مدد مانگو۔ اب اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ مدد مانگنا ناجائز ہوتا تو خدا عَزَّوَجَلَّ یہ حکم کیوں اِرْشاد فرماتا کہ صبر اور نماز سے مدد چاہو! کیونکہ صبر اور نماز خدا نہیں بلکہ غَیرِ خدا ہیں۔ اسی طرح پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّسَآء کی آیت نمبر 64 میں اِرْشاد فرمایا:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ﴿۶۴﴾ (پارہ: ۵، النسآء: ۶۴)

تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب! تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

اِمامِ اَہلسنّت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیت کے تحت اِرْشاد فرماتے ہیں: کیا اللہ تَعَالٰی (اپنے محبوب کی امت کے گُناہوں کو) اپنے آپ نہیں بخش سکتا تھا۔ پھر یہ کیوں فرمایا کہ اے نبی! تیرے پاس حاضر ہوں اور تُو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) سے ان کی بخشش چاہے تو یہ دولت و نعمت پائیں گے۔ (اللہ عَزَّوَجَلَّ کا گُناہگاروں کو دَرِ مُصْطَفٰے پہ حاضری کا حکم دینا اور وہاں رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنا سِفارشی بنانا یہی غَیْرُ اللہ سے مدد مانگنا ہے اور) یہی ہمارا مطلب ہے۔ جو قرآن کی آیت صاف فرمارہی ہے۔

(فتاویٰ رضویہ: ۲۱/۳۰۵)

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے "مکتبۃُ المدینہ" کی مطبوعہ 274 صفحات پر مُشتمل کتاب "صحابۂ کرام کا عشقِ رسول" کے صفحہ نمبر 92 پر ہے کہ، حضرتِ رَبیعہ بن کعب اَسْلَمی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا بَیان ہے کہ میں رات کو رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمتِ اَقْدس میں رہا کرتا تھا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وُضو کیلئے پانی لایا کرتا تھا اور دیگر خدمت بھی بجالایا کرتا تھا۔ ایک روز آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا: **سَلْ** (یعنی مانگو، کیا مانگتے ہو!) میں نے عَرض کی: **اَسْئَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ**۔ میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بِہِشْت (جنّت) میں آپ کا ساتھ مانگتا ہوں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کے عِلاوہ اور کچھ؟ حضرتِ ربیعہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عَرض کی کہ میرا مقصود تو وہی ہے (یعنی جنّت میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رفاقت ہی مجھے کافی ہے)۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا تو کثرتِ سجدہ سے میری مدد کرو (یعنی خود بھی اس مقامِ بلند کی شان پیدا کرو، میری عطا کے ناز پر کثرتِ عبادت سے غافل نہ ہو جاؤ)۔ (صحیح مسلم، کتاب الصلوۃ، باب فضل السجود، الحدیث ۴۸۹، ص ۲۵۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک میں میٹھے میٹھے آقا، سرورِ ہر دوسرا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرتِ ربیعہ سے فرمایا: **اَعِنِّیْ** یعنی میری اعانت کرو! اور اسی کو اِسْتِعانت

واِستِمداد یعنی مدد مانگنا کہتے ہیں۔ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عِلاوہ کسی سے مدد مانگنا ناجائز ہوتا تو پیارے آقا، مکی مدنی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کبھی بھی یہ اِرْشاد نہ فرماتے۔ معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عِلاوہ دوسروں سے مدد مانگنا، انہیں اپنا حامی و مدد گار ماننا جائز ہے۔ غَیْرُاللہ سے مدد مانگنے کے مُتَعَلِّق مزید معلومات کیلئے شیخِ طریقت، امیرِ اَہلُسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "کراماتِ شَیرِ خدا" صفحہ 56 تا 95 کا مطالعہ کر لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس وَسوسے کی کاٹ ہو جائے گی۔

غم ہو گئے بے شُمار آقا! بندہ ترے نِثار آقا!
بگڑا جاتا ہے کھیل میرا آقا! آقا! سنوار آقا!
مجبور ہیں ہم تو کیا فکر ہے تم کو تو ہے اِختیار آقا!
میں دُور ہوں تم تو ہو مِرے پاس سُن لو میری پُکار آقا!

(حدائقِ بخشش، ص۳۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اپنے مَدفن کی خبر دے دی۔۔۔!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی عطا سے اپنے محبوب بندوں کو لوگوں کی اِمداد کرنے پر قُدرت عَطا فرماتا ہے، اسی طرح وہی رَبُّ الْعالمین عَزَّوَجَلَّ ان نیک ہستیوں میں سے جسے چاہتا ہے عِلْمِ غیب بھی عطا فرماتا ہے۔ منقول ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک مرتبہ مدینہ مُنورہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کے قبرستان "جَنَّتُ الْبَقِیع" کے اُس حصے میں تشریف لے گئے جو "حَشِ کَوْکَب" (ایک انصاری شَخْص

کے باغ والی جگہ) کہلاتا تھا، آپ نے وہاں ایک جگہ پر کھڑے ہو کر فرمایا: عنقریب یہاں ایک مَردِ صالح کو دَفن کیا جائے گا۔'' چُنانچہ آپ کے اس فرمان کے تھوڑے ہی عرصے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت ہو گئی اور باغیوں نے جنازۂ مُبارَکہ کے ساتھ اس قَدَر اُودھم بازی کی کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو نہ تو روضۂ مُنوّرہ کے قریب دفن کیا جا سکا اور نہ ہی جَنَّتُ البَقِیع کے اُس حصّے میں مَدفُون کئے جا سکے جو اکابر یعنی بڑے بڑے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا قبرستان تھا، بلکہ سب سے دُور الگ تھلگ اسی مَقام ''حَشِ کَوکَب'' میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی تدفین کی گئی جس کے بارے میں کچھ عرصہ پہلے آپ نے اِرْشاد فرمایا تھا، نیز یہ وہ مَقام تھا جہاں کسی کی تدفین کے مُتَعَلِّق کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا، کیونکہ اُس وَقْت تک وہاں کوئی قَبْر ہی نہ تھی۔ (ریاض النضرۃ، ج ۳، ص ۴۱ ملخصًا، کراماتِ صحابہ ص ۹۶، ازالۃ الخفاء، مقصد دوم، ج ۴، ص ۳۱۵، ملخصًا)

علمِ غیب اور اَوْلیاءُ اللہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ روایت سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے اَوْلیاء کو اِن باتوں کا علم عطا فرما دیتا ہے کہ وہ کب اور کہاں وفات پائیں گے اور کس جگہ ان کی قبر بنے گی؟ اور کسی کام کے اَنْجام اور مُستَقْبِل کے حالات کو جان لینا علمِ غیب کہلاتا ہے۔ اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جیسا اِرْشاد فرمایا ویسا ہی ہوا۔ اب ذرا سوچئے! جب پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ایک صحابی، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے غیب کی خبریں اِرْشاد فرما رہے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کس قدر علمِ غیب سے نوازا ہو گا؟ چُنانچہ پارہ 30 سُوْرَۃُ التَّکْوِیْر آیت نمبر

24 میں اِرشادِ باری تَعَالٰی ہے۔ ﴿وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ۝۲۴﴾ (پ:۳۰،التکویر:۲۴) تَرجَمۂ کنزالایمان: اور یہ نبی غیب بتانے میں بَخِیل نہیں۔

اِس آیتِ مُبارَکہ سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لوگوں کو علمِ غیب بتاتے ہیں اور ظاہر ہے بتائے گا وُہی جو خُود بھی جانتا ہو۔ (خوفناک جادوگر، ص۱۳)

حضرت امام علّامہ احمد بن محمد خطیب قَسطَلانی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سَیِّدِ عالَم، نُورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عِلْمِ غیب پر مُطَّلع (باخبر) ہیں، یہ بات صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں بہت مشہور اور ہر ایک کی زبان پر تھی۔ (المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ، المقصد الثامن فی طبہ... الخ، الفصل الثالث فی انبائہ بالانباء المغیبات، ج۳، ص۹۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے اَمِیْرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شان کے مُتَعَلِّق بَیان سُنا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

- نہایت ہی حلیم، سخی، نرم دل، نرم گُفتار، شَرافت و عاجزی کے پیکر، شرم و حَیا کے مَظْہَر ہونے کے ساتھ ساتھ ہر دلعزیز شَخْص تھے۔
- سَخاوت کے مَظْہَر تھے، راہِ خُدا میں قُربان کرنے کے لیے اپنے گھر بار، جان اور اولاد کی بھی پروا نہیں کرتے تھے، اسی لیے جب ہجرت کا موقع آیا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے گھر والوں کے ساتھ پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کی اور پھر مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کی طرف بھی ہجرت فرمائی۔
- آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا سُنّتِ رسول پر عمل کرنے کا جذبہ مرحبا! صد مرحبا۔

❖ آپ کو مختلف کئی ایک القابات سے یاد کیا جاتا ہے مثلاً "ذُوالنّورین، جامع القرآن، جَیْشُ الْعُسْرَۃِ" یعنی تنگی والے لشکر کی مالی مُعاوَنت کرنے والے، صَاحِبُ الْھِجْرَتَیْن یعنی 2 ہجرتیں کرنے والے۔

❖ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے میٹھے پانی کا چشمہ 35000 ہزار دِینار میں خرید کر مسلمانوں کی سہولت و آسانی کے لیے راہِ خدا میں وقف کیا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ ہم بھی امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے حلم کے پیکر، سخاوت کے مظہر، نرمی اور عاجزی کے خُوگر بنیں۔ اس سے نہ صرف ہمارے اخلاق میں بہتری آئے گی بلکہ لوگوں کے دلوں میں ہماری مَحَبَّت بھی پیدا ہو گی اور نیکی کی دعوت دینا بھی آسان ہو گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے نقشِ قدم پر چلنے اور حسنِ اخلاق کا پیکر بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس اَلْمدینہ لائبریری کا تعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی سُنّتوں کی خِدمت کے لیے کم و بیش 97 شُعبہ جات میں مدنی کام کر رہی ہے۔ آسان انداز سے علمِ دین کی روشنی پھیلانے اور لوگوں کو اسلامی تعلیمات سے رُوشناس کروانے کیلئے ان شعبوں میں ایک شُعبہ "المدینہ لائبریری" بھی قائم کیا گیا ہے۔ جس میں مُطالَعہ کے لیے خُوشگوار ماحول، آڈیو، ویڈیو بیانات و مدنی مذاکرے سُننے اور مَدَنی چینل دیکھنے کے لیے کمپیوٹر وغیرہ کی ترکیب بنائی

جاتی ہے۔ المدینہ لائبریری میں مُختلِف مَوضُوعات پر مُشتمِل شیخِ طریقت ،امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، عُلَمائے اہلسنت کَثَّرَھُمُ اللہُ تَعَالٰی اور اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ کی کُتُب و رَسائل اور VCDs,CDs وغیرہ رکھنے کی مجلس کی طرف سے طے شدہ نظام کے مطابق رکھنے کی ترغیب دِلائی جاتی ہے۔ ہم بھی اِس سَہولَت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے علمِ دین کی برکات سے مالا مال ہوسکتے ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں حصہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنَّتوں کی خدمت کے لیے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مَدَنی کام، ہر ماہ 3 دن کے "مَدَنی قافلے میں سفر کرنا" بھی ہے۔ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمرِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں اور میرا ایک انصاری پڑوسی بنو اُمَیَّہ بن زید (کے محلے) میں رہتے تھے، جو مدینۂ پاک کی بُلندی پر تھا، ہم باری باری سرکارِ والا تبار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تھے، ایک دن وہ مدینۂ مُنوّرہ جاتے اور واپس آکر اس دن کی وحی کا حال مجھ کو بتادیتے اور ایک دن میں جاتا اور آکر اس دن کی وحی کی خبر کا حال ان کو بتلاتا۔ (صحیح بُخاری ج ۱ ص ۵۰ حدیث ۸۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا عِلْمِ دِیْن سیکھنے کا جذبہ صد کروڑ مرحبا! ہمیں بھی ہر ماہ کم از کم تین (3) دن کے مدنی قافلے میں ضرور سفر کرنا چاہیے۔ اس سے جہاں

ہمیں علمِ دین سیکھنے کا موقع ملے گا، وہیں نیکی کی دعوت عام کرنے کا ثواب بھی ہاتھ آئے گا۔ مدنی قافلے میں سفر کی بڑی برکتیں ہیں، آیئے ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار سنتے ہیں۔

جوڑوں کی بیماری بھی گئی اور بے روز گاری بھی گئی

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میری ایک طرف بے روز گاری تھی تو دوسری طرف جوڑوں کے درد کی پُرانی بیماری تھی، تنگدستی اور شدید درد کے باعث سخت بیزاری تھی، بَہُت علاج کروایا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ کسی اسلامی بھائی نے انفِرادی کوشش کے ذَرِیعے ذِہن بنا کر دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کے سنّتوں کی تربیَّت کے مَدَنی قافلے میں سنّتوں بھرے سفر کی ترکیب بنادی ۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے میں سُنّتوں بھرے سفر اور عاشقانِ رسول کی شفقت بھری صحبت کی بَرَکت سے میری برسوں پُرانی جوڑوں کی بیماری بالکل صحیح ہوگئی۔ مَدَنی قافلے سے واپَسی پر دوسرے ہی دن ایک اسلامی بھائی آئے اور انہوں نے مجھے کام پر لگا کر میرے روز گار کی ترکیب بھی بنادی۔ یہ بیان دیتے ہوئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے، میرا کام ایک دن بھی بند نہیں ہوا اور درد بھی پلٹ کر نہیں آیا۔

جوڑ جوڑ آپکے، ہوں اگر دُکھ رہے — کر کے ہِمّت چلیں، قافلے میں چلو
تنگدستی مِٹے، رزق سُتھرا ملے — در کرم کے کھلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعَادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ

رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ المَصابیح، ج۱ص۵۵ حدیث۱۷۵ دار الکتب العلمیہ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

سُرمہ لگانے کے مَدَنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے دعوتِ اسلامی کے مَطبُوعَہ رسالے "101 مَدَنی پھول" سے سرمہ لگانے کے مدنی پھول سنتے ہیں۔

(1) فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: تمام سُرموں میں بہتر سُرمہ "اِثمد" (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔" (سُنَن ابن ماجہ ج۴ص۱۱۵ حدیث۳۴۹۷) (2) پتھّر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سیاہ سرمہ یا کاجل بقصدِ زینت (یعنی زینت کی نیّت سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔ (فتاوٰی عالمگیری ج۵ص۳۵۹) (3) سُرمہ سوتے وقت استِعمال کرنا سنت ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ج۶، ص۱۸۰) (4) سرمہ استعمال کرنے کے تین (3) منقول طریقوں کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے: (۱) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں (۲) کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (الٹی) میں دو، (۳) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کر کے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگایئے۔ (شُعَبُ الْاِیمان، ج۵ص۲۱۸۔۲۱۹)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت

حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحَات کی کتاب ”سُنّتیں اور آداب“ ھدِیّہ حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ (101 مَدَنی پھول، ص ۲۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نَفْلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطِر آپَس میں مَحَبَّت رکھنے والے جب باہَم ملیں اور مُصافَحہ کریں اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو اُن کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گُناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔[1]

گرچہ ہیں بے حد قُصور تم ہو عَفُوّ و غَفور بخش دو جُرم و خطا تم پہ کروڑوں دُرود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اچّھی اچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

---

[1] ... مسند ابی یعلٰی، ۳/۹۵، حدیث: ۲۹۵۱

[2] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔
(۲) جتنی اچّھی نیّتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

بَیان سُنّنے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ؟ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ؟ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دُوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ؟ دَھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ؟ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ؟ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ؟ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ؟ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (ترجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً"[1] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحْکام کی پَیْروی کروں گا۔ ؟ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا۔ ؟ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلْفاظ بولتے وَقْت دل کے

[1] ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ؟مَدَنی قافِلے، مَدَنی انعامات نیز عَلاقائی دَوْرَہ برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔ ؟فَہْمِ دین کا لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ؟نَظر کی حفاظت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حرص کی تباہ کاریاں

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ "**عُیونُ الحکایات**" جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 396 پر حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ الرَّحمٰن بن علی جَوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک دِلْچَسْپ و سَبَق آموز حکایت نَقْل کی ہے کہ کسی گھر میں ایک عجیب و غریب سانپ رہا کرتا تھا جو روزانہ سونے کا ایک انڈہ دِیا کرتا تھا۔ گھر کا مالک مُفت کی دَولت ملنے پر بہت خُوش تھا۔ اُس نے گھر والوں کو تاکید کر رکھی تھی کہ وہ یہ بات کسی کو نہ بتائیں۔ کئی ماہ تک یہ سِلْسِلہ یونہی چلتا رہا۔ ایک دن سانپ اپنے بِل سے نِکلا اور اُس نے اُن کی بکری کو ڈَس لیا۔ اُس کا زَہر ایسا جان لیوا تھا کہ دیکھتے ہی دیکھتے بکری کی مَوت واقع ہوگئی۔ یہ دیکھ کر اُس کے گھر والے گھبرا گئے مگر اُس شخص نے یہ کہہ کر اُنہیں تسلّی دی کہ ہمیں سانپ سے ملنے والا نفع بکری کی قیمت سے کہیں زِیادہ ہے لہٰذا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ کچھ عرصے بعد سانپ نے اُن کے پالتو گدھے کو ڈَس لیا جو فوراً مر گیا۔ اب تو وہ شخص بھی گھبرا گیا مگر لالچ کے مارے اُس نے فوراً خُود پر قابو پایا اور کہنے لگا: میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ سانپ ہمیں مُسلسل نُقْصان پہنچا رہا ہے مگر جب تک یہ نُقْصان جانوروں تک مَحْدُود ہے میں صبر کروں گا اِس کے بعد نہیں۔ پھر دو(2) سال کا عرصہ گُزر گیا مگر سانپ نے کسی کو نہیں ڈَسا، اَہْلِ خانہ بھی اپنے جانوروں کے نُقْصان کو بُھول گئے۔ پھر ایک دن سانپ نے اُن کے

غُلام کو ڈَس لیا۔ اُس بے چارے نے مَدَد کے لئے اپنے مالک کو پُکارا مگر اِس سے پہلے کے مالک اُس تک پہنچتا، زَہر کی وجہ سے غُلام کا جِسم پَھٹ چُکا تھا۔ اب وہی شخص پریشان ہو کر کہنے لگا: اُس سانپ کا زہر تو بہت خطرناک ہے، اُس نے جس جس کو ڈَسا وہ فوراً مَوت کے گھاٹ اُتر گیا، اب کہیں یہ میرے گھر والوں میں سے کسی کو نہ ڈَس لے۔ کئی دن اِسی پریشانی میں گُزر گئے کہ اُس سانپ کا کیا کیا جائے؟ دَولت کی حرص نے ایک بار پھر اُس شخص کی آنکھوں پر پٹّی باندھ دی اور اُس نے یہ کہہ کر اپنے گھر والوں کو مُطْمَئِن کر دِیا کہ اگرچہ اُس سانپ کی وجہ سے ہمیں نُقْصان ہو رہا ہے مگر سونے کے انڈے بھی تو ملتے ہیں لہٰذا ہمیں زیادہ پریشان نہیں ہونا چاہئے۔ کچھ دِنوں بعد سانپ نے اُس کے بیٹے کو ڈَس لیا۔ فوراً تِرْیاق (یعنی زہر کا اثر ختم کرنے والی دَوا) کا اِنْتِظام کیا گیا لیکن اُس کا کوئی فائدہ نہ ہوا اور اُس لڑکے کی مَوت واقع ہو گئی۔ جوان بیٹے کی مَوت میاں بیوی پر بجلی بن کر گِری اور وہ دونوں غَضَبْناک ہو کر کہنے لگے: اب اس سانپ میں کوئی بھلائی نہیں، بہتر یہی ہے کہ اِس مُوذی کو فوراً قتل کر دِیا جائے۔ سانپ نے اُن کی یہ باتیں سُنیں تو وہ کچھ دِنوں کے لئے غائب ہو گیا، اِس طرح اُنہیں سونے کا انڈہ بھی نہ مِل سکا۔ جب کافی عرصہ گُزر گیا تو سونے کا انڈہ نہ ملنے کی وجہ سے اُن کی لالچی طبیعت میں بے چینی ہونے لگی چُنانچہ وہ دونوں میاں بیوی سانپ کے بِل کے پاس آئے اور دُھونی دے کر گویا اُسے صُلح کا پیغام دِیا۔ حَیْرت انگیز طور پر وہ واپس آ گیا اور اُنہیں پھر سے سونے کا انڈہ ملنے لگا۔ مال و دَولت کی حرص نے اُنہیں اندھا کر دِیا اور وہ اپنے بیٹے اور غُلام کی مَوت کو بھی بُھول گئے۔ پھر ایک دن سانپ نے اُس کی زَوْجہ کو سوتے میں ڈَس لیا، عورت چلّائی تو شوہر نے فوراً تِرْیاق کے ذریعے اُس کا عِلاج کرنا چاہا مگر تھوڑی ہی دیر میں اُس نے بھی تڑپ تڑپ کر جان دے دی۔ اب وہ لالچی شخص اکیلا رہ گیا تو اُس نے سانپ والی بات اپنے بھائیوں اور دوستوں کو بتا ہی دی۔ سب

نے یہی مشورہ دِیا کہ تم نے بہت بڑی غَلَطی کی،اب بھی وقت ہے سنبھل جاؤ اور جتنی جلدی ہو سکے اُس خطرناک سانپ کو مار ڈالو۔چُنانچہ گھر آکر وہ شخص سانپ کو مارنے کے لئے گھات لگا کر بیٹھ گیا۔اچانک اُسے سانپ کے بِل کے قریب ایک قیمتی موتی نظر آیا جسے دیکھ کر اُس کی لالچی طبیعت خُوش ہوگئی۔دَولت کی ہَوَس نے اُسے سب کچھ بُھلا دِیا،وہ کہنے لگا:وقت طبیعتوں کو بدل دیتا ہے،یقیناً اُس سانپ کی طبیعت بھی بدل گئی ہوگی کہ جس طرح یہ سونے کے انڈوں کے بجائے اب موتی دینے لگا ہے،اِسی طرح اُس کا زَہر بھی ختم ہو گیا ہو گا لہٰذا اب مجھے اُس سے کوئی خطرہ نہیں۔یہ سوچ کر اُس نے سانپ کو مارنے کا اِرادہ تَرک کر دِیا۔روزانہ ایک قیمتی موتی ملنے پر وہ لالچی شخص بہت خُوش رہنے لگا اور سانپ کی پرانی دھوکے بازی کو بُھول گیا۔ایک دن اُس نے سارا سونا اور موتی ایک برتن میں ڈال کر اُسے دَفنا دِیا اور اُس جگہ پر سَر رکھ کر سو گیا۔اُسی رات سانپ نے اُسے بھی ڈَس لِیا۔جب اُس کی چیخیں بلند ہوئیں تو اُس کے پڑوسی،رِشتے دار اور دوست اَحباب بھاگم بھاگ وہاں پہنچے اور اُس کی حالت دیکھ کر کہنے لگے کہ تم نے اُسے مارنے میں سُستی کی اور لالچ میں آکر اپنی جان داؤ پر لگا دی۔لالچی شخص شرم کے مارے کچھ نہ بول سکا،سونے سے بھرا برتن نکال کر اُن کے حوالے کر دِیا جسے دیکھ کر وہ سب کہنے لگے کہ آج کے دن یہ مال تیرے کسی کام کا نہیں کیونکہ اب یہ دُوسروں کا ہو جائے گا پھر کچھ ہی دیر میں اُس کا انتقال ہو گیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

[1] ...عیون الحکایات،الحکایۃ الثامنۃ بعد الخمسمائۃ،ص۴۳۹،ملخصاً

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ مال و دَولت کی حرْص نے ہنستے بستے گھرانے کو اُجاڑ کر رکھ دِیا۔ یقیناً حَرِیص کی نِگاہ مَحدود ہوتی ہے جو صِرْف وقتی فائدہ دیکھتی ہے جس کی وجہ سے وہ دُرُست فیصلے کرنے میں ناکام رہتا ہے اور نُقْصان اٹھاتا ہے۔ بیان کردہ حکایت میں گھر کے سربراہ کو سنبھلنے کے کئی مَوَاقِع ملے۔ یُوں کہ جب پہلے پہل گدھے اور غُلام کو سانپ نے شِکار کیا تھا تو یہی اُس کے لئے خطرے کی گھنٹی تھی کہ وہ شخص ہوشیار ہو جاتا اور آئندہ حرْص سے ہمیشہ کے لئے کَنارہ کَشی اِختیار کرتے ہوئے آئندہ ایسے دَرْدناک واقعات کی روک تھام کا اِنتظام کرتا مگر افسوس! اُس نے اِس واقعے سے عبرت حاصِل کرنے کے بجائے اُسے نظر انداز کر دِیا کیونکہ اُس بدنصیب پر تو سونے کا انڈہ ملنے کی حرْص کا خُمار چڑھا ہوا تھا لہٰذا سانپ نے اِسی پر بَس نہ کیا بلکہ حَرِیص کی غفلت کا بھرپور فائدہ اُٹھاتے ہوئے اُس کے بیٹے اور بیوی کو بھی مَوْت کے گھاٹ اُتار دِیا۔ بھائیوں اور دوستوں کی نصیحت کے باوُجود حرْص کی وجہ سے وہ اُس سانپ کو نہ مار سکا جس کے نتیجے میں وہ خُود بھی مَوْت کے مُنہ میں جا پہنچا۔

دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت　　سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرآنِ کریم میں پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّسَآء کی آیت نمبر 128 میں حرْص کا ذِکْر اِن اَلفاظ کے ساتھ کیا گیا ہے:

وَ اُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّؕ (پ۵، النسآء:۱۲۸)　ترجَمۂ کنزالایمان: اور دل لالچ کے پھندے میں ہیں۔

تفسیرِ خازِن میں اِس آیتِ مُبارَکہ کے تحت ہے:لالچ دل کا لازِمی حِصّہ ہے کیونکہ یہ اِسی طرح بنایا گیا ہے۔[1]

حرص کسی بھی چیز کی ہو سکتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!عام طور پر یہی سمجھا جاتا ہے کہ حرص کا تَعَلُّق صِرْف مال و دَولت کے ساتھ ہوتا ہے حالانکہ ایسا نہیں کیونکہ حرص تو کسی بھی چیز کی مزید خواہش کرنے کا نام ہے خواہ وہ چیز مال ہو یا کچھ اَور،جیسا کہ شیخُ الحدیث حضرتِ علّامہ عبدُالمُصطَفٰی اَعْظَمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں:لالچ اور حرص کا جذبہ خوراک،لباس،مکان،سامان،دَولت،عزّت،شہرت الغرض ہر نعمت میں ہوا کرتا ہے۔[2]چُنانچہ مزید مال کی خواہش رکھنے والے کو"مال کا حَرِیص"کہیں گے تو مزید کھانے کی خواہش رکھنے والے کو"کھانے کا حَرِیص"کہا جائے گا اسی طرح نیکیوں میں اِضافے کے تمنّائی کو"نیکیوں کا حَرِیص"جبکہ گُناہوں کا بوجھ بڑھانے والے کو"گُناہوں کا حَرِیص"کہیں گے۔

حرص کسے کہتے ہیں؟

مُفَسِّرِ شَہِیر،حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرشاد فرماتے ہیں:دَرازیِ عُمْر(یعنی لمبی عُمْر)کی آرزو اَمَل(یعنی خواہش)ہے اور کسی چیز سے سَیْر نہ ہونا،ہمیشہ زِیادَتی کی خواہش کرنا حرص(کہلاتا ہے)۔یہ دونوں چیزیں اگر دُنیا کے لئے ہیں تو بُری ہیں(اور)اگر آخرت کے لئے ہیں تو اچھی،اِس لئے

---

[1]...تفسیرِ خازن،پ۵،النسآء،تحت الآیۃ:۱۲۸،۱/۴۳۷

[2]...جنتی زیور،ص۱۱۱

دَراز(یعنی لمبی)عُمر چاہنا کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی عبادت زِیادہ کرلوں،اچھا ہے۔[1] معلوم ہوا کہ حرص کے اچّھا اور بُرا ہونے کا دارومدار اُسی چیز پر ہے کہ جس کے حُصول کی حرص مطلوب ہے۔اگر تو اُس کا تَعَلُّق طاعات وعبادات سے ہو تو ایسی حرص ہر گز مذموم (بُری) نہیں نیز یہ بھی پتا چلا کہ یہ مال و دَولت کے ساتھ خاص نہیں بلکہ اِس کی نَحوست کئی اُمور میں کارفرما ہوسکتی ہے۔حَرِیص انسان اِنتہائی قابلِ رَحم ہوتا ہے کیونکہ اُس پر ہر لَمحہ اپنی حرص کو عَملی جامہ پہنانے کا بُھوت سُوار رہتا ہے اور پھر آگے چل کر یہی مُوذِی مرض اُسے غُلامی کی زنجیروں میں جکڑ دیتا اور خُوب رُسوا کرواتا ہے چُنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حرص یہ ہے کہ انسان کبھی اِس چیز کی کبھی اُس چیز کی طَلَب میں رہتا ہے یہاں تک کہ وہ سب کچھ حاصِل کرلینا چاہتا ہے اور اِس مقصد کے حُصول کے لئے اُس کا واسطہ مختلف لوگوں سے پڑتا ہے۔جب وہ اُس کی ضرورتیں پوری کریں گے تو(اپنی مَرضی کے مُطابِق)اُس کی ناک میں نکیل ڈال کر جہاں چاہیں گے لے جائیں گے،وہ اُس سے اپنی عزّت چاہیں گے حتی کہ حَرِیص رُسوا ہو جائے گا اور اِسی مَحَبَّتِ دُنیا کے باعِث جب بھی وہ اُن کے سامنے سے گُزرے گا تو اُنہیں سلام کرے گا اور جب وہ بیمار ہوں گے تو عِیادت کرے گا مگر اُس کے یہ تمام اَفعال خُدا کی رِضا کے لئے نہیں ہوں گے۔[2] آیئے! حرص کی آفتوں پر مَبْنی تین (3) رِوایات سُنتے اور نصیحت کے مدنی پھول چُنتے ہیں۔چُنانچہ

حرص کے مُتَعَلِّق تین (3) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

---

[1]...مرآۃ المناجیح،۷/۸۶

[2]...مکاشفۃ القلوب،الباب الثالث والثلاثون،فی فضل القناعۃ،ص۱۲۴ بتغیر قلیل

1. لوگ کہتے ہیں یا تم میں سے کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ لالچی انسان ظالم سے زیادہ دھوکے باز ہوتا ہے حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک لالچ سے بڑا ظلم کون سا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس بات پر اپنی عزّت، عظمت اور جلال کی قسم بیان فرماتا ہے کہ جنّت میں کوئی لالچی یا بَخیل شخص داخل نہیں ہو گا۔[1]
2. لالچ سے بچتے رہو کیونکہ تم سے پچھلی قوموں کو لالچ ہی نے ہلاکت میں ڈالا، لالچ نے اُنہیں جُھوٹ پر اُبھارا تو وہ جُھوٹ بولنے لگے، ظُلم پر اُبھارا تو ظُلم کرنے لگے اور قَطعِ رَحمی کا خیال دِلایا تو قَطعِ رَحمی کرنے لگے۔[2]
3. دو بھوکے بھیڑیئے جنہیں بکریوں میں چھوڑ دِیا جائے وہ اِتنا نُقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ مال و دَولت کی حِرص اور حُبِّ جاہ (عزّت و شہرت کی مَحبَّت) انسان کے دِین کو نُقصان پہنچاتے ہیں۔[3]

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مُفتی اَحمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: نہایَت نفیس تَشبِیہ ہے۔ مقصد یہ ہے کہ مومن کا دِین گویا بکری ہے اور اُس کی حرْصِ مال (اور) حرْصِ عزّت گویا دو بھوکے بھیڑیئے ہیں مگر یہ دونوں بھیڑیئے مومن کے دِین کو اِس سے زیادہ بَرباد کرتے ہیں جیسے ظاہری بھوکے بھیڑیئے بکریوں کو تباہ کرتے ہیں کہ انسان مال کی حرْص میں حرام و حلال کی تمیز نہیں کرتا، اپنے عزیز اَوقات کو مال حاصِل کرنے میں ہی خَرْچ کرتا ہے، پھر عزّت حاصِل

---

[1] ...کنز العمال، کتاب الاخلاق، الفصل الاول، حرف الباء، البخل من الاکمال، الجزء: ۲، ۳/۱۸۲، حدیث: ۷۴۰۴

[2] ...کنز العمال، کتاب الاخلاق، الفصل الاول، حرف الباء، البخل من الاکمال، الجزء: ۲، ۳/۱۸۲، حدیث: ۷۴۰۲

[3] ...ترمذی، کتاب الزھد، باب۔ت: ۴۳، ۴/۱۶۶، حدیث: ۲۳۸۳

کرنے کے لئے ایسے جَتَن کرتا ہے جو بالکل خلافِ اسلام ہیں جیسا آج ممبری، وَزارت چاہنے والوں کو دیکھا جارہا ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! احادیثِ مبارکہ اوران کی شَرح کی روشنی میں یہ بات واضح ہوگئی کہ حرص کے باعث انسان کے دِین و اِیمان کو طرح طرح کے خطرے لاحق ہو جاتے ہیں اور یہ اِس قدر تباہ کُن باطنی بیماری ہے کہ اِس میں مُبتلا ہو کر انسان جھوٹ، ظُلم اور قَطعِ رَحمی جیسے کبیرہ گُناہوں کا مُرتکِب ہو جاتا ہے، لہٰذا عافِیَّت اِسی میں ہے کہ اپنا بینک بیلنس بڑھانے، خزانوں کے اَنبار جَمع کرنے ، عُمدہ و مہنگی گاڑیوں میں گھومنے، دُوسروں کی جائیدادیں ہتھیانے اور ٹھاٹ باٹ سے رہنے کی حرص پالنے کے بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے جو نعمتیں عطا کی گئیں ہیں اُنہی پر قناعت کرتے ہوئے اُس کی رِضا پر راضی رہتے ہوئے حرص کی آلودگیوں سے خُود کو بچانا چاہئے کہ جو خُوش نصیب لوگ حرص و لالچ سے اپنے آپ کو دُور رکھتے ہیں اُن کے لئے کامیابی کی بِشارت ہے چُنانچہ پارہ 28 سُورۃُ الحشر کی آیت نمبر 9 میں اِرشادِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ ہے:

وَ مَنْ یُّوْ قَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُ و لٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۹﴾ (پ۲۸، الحشر: ۹)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور جو اپنے نَفْس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہیں۔

شیخُ الحدیث حضرت علّامہ عبدُالمُصطَفٰی اَعظَمی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: لالچ بہت ہی بُری خَصلَت اور نہایَت خراب عادت ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے کو جو رِزْق و نعمت اور مال و دَولت یا جاہ (یعنی عزّت) و مَرتبہ مِلا ہے، اُس پر راضی ہو کر قناعت کر لینی چاہئے۔ دُوسروں کی دَولتوں اور

---

[1]... مرآۃ المناجیح، ۷/۱۹

نعمتوں کو دیکھ دیکھ کر خُود بھی اُس کو حاصِل کرنے کے پھیر میں پریشان حال رہنا اور غلَط و صحیح ہر قسم کی تدبیروں میں دن رات لگے رہنا یہی جذبۂ حرص ولالچ کہلاتا ہے اور حرص و طمع دَر حقیقت انسان کی ایک پیدائشی خَصلَت ہے۔[1]

حدیث شریف میں ہے کہ اگر انسان کے پاس مال کی دو(2)وادِیاں بھی ہوں تو وہ تیسری وادی کی تمنّا کرے گا اور اِبنِ آدم کے پیٹ کو قبر کی مِٹّی کے سِوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دیکھا آپ نے کہ سرکارِ مدینہ، سُرورِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کس قدر جامِع اَنداز سے حرص سے مُتَعَلِّق ہماری رَہنمائی فرمائی کہ انسان کی حرص کبھی پوری نہیں ہوتی، اگر اُسے سونے سے بھری وادِیاں بھی مِل جائیں تب بھی مزید کی خواہش کرتا ہے اور ہر گز وہ یہ نہیں سمجھتا کہ بس اب مجھے مال و دَولت کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ چیز تو اُس مَرِیْضُ الْحِرْص (حرص کے مریض) کی رَگ وپے میں خُون کی طرح رَچ بَس چکی ہوتی ہے، لہٰذا وقت گُزرنے کے ساتھ ساتھ اُس کی حرص میں کمی آنے کے بجائے مزید اِضافہ ہو جاتا ہے، بالآخِر وقتِ اَجَل آپہنچتا ہے، مَوت اُس کی زندگی کا چَراغ گُل کر دیتی ہے اور ایک ہی جھٹکے میں اُس کے خوابوں کا محل چکنا چُور ہو جاتا ہے۔ بے شک جس خُوش نصیب کے پاس قناعت کی دَولت ہوتی ہے وہ سُکون و اِطمینان کی زندگی بَسر کرتا ہے، اس کے برعکس جس کے دِل و دماغ میں حرص کی نَحوست گھر کر جاتی ہے اُسے بسا اَوقات جیتے جی اُس حرص کا اَنجام بُھگتنا پڑتا ہے۔ آیئے! ایک ایسے اَحمق اور حَرِیص شخص کا واقعہ سُنتے ہیں جسے عزّت کی دال روٹی نصیب تھی مگر اچّھا کھانے کی حرص نے اُسے ایک مالدار دوست کے تلوے چاٹنے پر مجبور کر دِیا، جس

[1]... جنتی زیور، ۱۱۰

[2]... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب لوان لابن آدم وادیین لابتغی ثالثاً، ص ۵۲۱، رقم: ۱۰۴۸

کی وجہ سے نہ صرف اُس کی عزّتِ نفس مَجْرُوح ہو کر رہ گئی بلکہ اُسے ذِلّت و رُسوائی کا سامنا بھی کرنا پڑا چُنانچہ

لالچ بُری بَلا ہے

ایک غریب آدمی کے 3 بیٹے تھے، جو کچھ اُسے دال روٹی مُیَسَّر آتی خُود بھی کھاتا اور اُنہیں بھی کھلاتا۔ اُن میں سے ایک بیٹا باپ کی غُربت اور دال روٹی سے ناخُوش رہتا تھا چُنانچہ اُس نے ایک دولت مند نوجوان سے دوستی کرلی اور اچّھا کھانا ملنے کے لالچ میں اُس کے گھر آنے جانے لگا۔ ایک دن اُن کے درمیان کسی بات پر اَن بَن ہوگئی۔ دَولت مند نے اپنی اَمیری کے غُرُور میں اُسے خُوب مارا پیٹا اور اُس کے دانت توڑ ڈالے۔ تب وہ غریب دل ہی دل میں تَوبہ کرتے ہوئے کہنے لگا کہ میرے باپ کی پیار سے دی ہوئی دال روٹی اِس مار دھاڑ اور ذِلّت کے تَر نِوالے سے بہتر ہے، اگر میں اچّھے کھانے پینے کی حرص نہ کرتا تو آج اِتنی مار نہ کھاتا اور میرے دانت نہیں ٹُوٹتے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت میں بالخُصُوص اُن لوگوں کے لئے عبرت کے بے شمار مدنی پھول ہیں کہ جو جائز و ناجائز اور حرام و حلال کی پروا کئے بغیر مال و دَولت یا جاہ (یعنی عزّت) و مَنصَب وغیرہ کی ہَوَس میں اپنی آخرت کو داؤ پر لگادیتے، دَر دَر کی ٹھوکریں کھاتے اور پھر بعد میں پچھتاتے ہیں۔ یاد رکھئے! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جس کا جتنا رِزْق مُقَدَّر فرمادِیا ہے اُسے وہ مِل کر رہے گا، لہٰذا زیادہ کی خَواہش رکھنا بے کار ہے جیسا کہ ایک دیہاتی نے اپنے بھائی کو حرص کرنے پر مَلامَت کرتے ہوئے کہا: اے میرے بھائی! ایک چیز کو تم ڈھونڈ رہے ہو اور ایک چیز خُود تمہیں ڈھونڈ رہی ہے، جو چیز تمہیں

ڈھونڈ رہی ہے (یعنی موت) تم اُس سے بچ نہیں سکتے اور جو چیز تم ڈھونڈ رہے ہو (یعنی رِزق) وہ تو تمہیں پہلے ہی حاصِل ہے۔ شاید تم یہ سمجھتے ہو کہ جو (دُنیا کا) حریص ہوتا اُسے سب کچھ مِل جاتا ہے اور جو (اِس سے) بے رَغْبتی اِختیار کرنے والا ہوتا ہے وہ مَحْرُوم رہ جاتا ہے (حالانکہ یہ تمہاری بہت بڑی غلط فہمی ہے۔)[1]

واقعی اُس اعرابی کی یہ بات حقیقت پر مبنی ہے کہ نہ تو حرص کے سبب بندے کے رِزْق میں اِضافہ ہوتا ہے اور نہ ہی بے رَغْبتی کی وجہ سے کمی ہوتی ہے، لہٰذا حرص سے بچتے ہوئے قناعت اِختیار کرنی چاہئے کیونکہ قناعت اختیار کرنے میں فائدہ ہی فائدہ ہے جبکہ حرص میں دُنیا و آخرت کا خسارہ ہی خسارہ ہے جیسا کہ

بَلْعَم بِن باعُوراء کی بربادی کا سبب

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 539 صفحات پر مشتمل کتاب "**ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت**" کے صفحہ نمبر 367 پر ہے: (بَلْعَم باعُوراء) بنی اِسرائیل میں بہت بڑا عالِم تھا۔ مُسْتَجابُ الدَّعوَات تھا (یعنی اُس کی دُعا قبول ہوتی تھی) لوگوں نے اُس کو بہت سا مال دِیا کہ (حضرت سَیِّدُنا) موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے بد دُعا کرے۔ خبیث لالچ میں آگیا اور بَد دُعا کرنی چاہی، جو اَلفاظ (حضرت سَیِّدُنا) موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے کہنا چاہتا تھا، اپنے لئے نکلتے تھے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) نے اُس کو ہلاک کر دِیا۔

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نُمُونے — مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بُو نے
کبھی غَور سے بھی یہ دیکھا ہے تُو نے — جو آباد تھے وہ مَحَل اب ہیں سُونے
جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے — یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ بَلْعَم بن باعُوراء جو کہ اپنے دَور کا بہت بڑا عالِم اور

[1] ...اِحیاء العلوم، کتاب ذم البخل...الخ، بیان ذم الحرص...الخ، ۳/۲۹۶ ملتقطاً

عابِد وزاہِد تھا، اِس کو اِسمِ اعظم کا بھی علم تھا، یہ اپنی جگہ بیٹھا ہوا اپنی رُوحانِیَّت سے عرشِ اعظم کو دیکھ لیا کرتا تھا، مُسْتَجَابُ الدَّعْوَات تھا یعنی بارگاہِ الٰہی میں اُس کی دعائیں مقبول ہوا کرتی تھیں، اُس کے شاگِرْدوں کی تعداد بھی بہت زیادہ تھی۔ مشہور یہ ہے کہ اُس کی دَرْس گاہ میں طُلَبائے عِلْمِ دِین کی دَوَاتیں بارہ ہزار (12000) تھیں مگر آہ! اِس قدَر مقبولِ بارگاہ ہونے کے باوُجود مال و دَولت پانے کی حرْص نے بَلْعَم بن باعُوراء جیسے عابِد وزاہِد کو کہیں کا نہ چھوڑا، حرص کی وجہ سے وہ بدبخت، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کی ناشُکری کرتے ہوئے اُس کے پیارے نبی حضرت سَیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے خِلاف بد دُعا کرنے پر آمادہ ہو گیا، نتیجۃً بارگاہِ الٰہی سے دُھتکار دِیا گیا، اُس کی ساری عبادتیں ضائع ہو گئیں، اُس کی وِلایت سَلْب ہو گئی اور ذِلَّت ورُسوائی اُس کا مُقَدَّر بن گئی۔ یہ حِکایت اُن لوگوں کے لئے زبردست تازِیانۂ عبرت ہے کہ جنہیں دِینی یا دُنْیَوِی مَنْصَب ملنے کے سبب مخلوقِ خُدا میں عزّت و شہرت اور خاص مقام و مرتبہ حاصِل ہوتا ہے مگر وہ اپنے رُتبے کا ناجائز فائدہ اُٹھاتے ہیں اور شرعی حُدود و قوانین سے تَجاوُز کرتے ہوئے نہ صِرْف خِیانت کے مُرتکِب ہوتے ہیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی اور مخلوقِ خُدا کی دل شِکَنی کا سبب بھی بنتے ہیں، ایسوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفْیَہ تدبیر سے ہرگز بے خَوْف نہیں رہنا چاہئے۔

دَولتِ دُنیا سے بے رَغْبَت مجھے کر دیجئے
میری حاجت سے مجھے زائد نہ کرنا مال دار[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

[1]...وسائل بخشش، ص۲۱۸

آیئے!اب ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ایک دُنیادار شخص کو کی گئی نصیحت پر مَبْنِی ایک سبق آموز حِکایت سُنئے اور عبرت کے مدنی پھول چنئے۔چُنانچہ،

حریص شخص فکرِ آخرت سے غافل ہوتا ہے

ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے ایک دُنیادار مسلمان بھائی کو نصیحت آموز خط لکھا کہ مجھے بتایئے کہ آپ دُنیا کے کاموں میں اَنتھک کوشش کرتے اور دُنیا ہی کے کاموں کا لالچ کرتے ہیں، کیا آپ کو دُنیا میں وہ چیز ملی جو آپ چاہتے تھے اور کیا آپ کی ساری تمنّائیں پُوری ہو گئیں؟اُس شخص نے جواب دِیا:اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم!نہیں۔بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِرشاد فرمایا:غور کیجئے!جس چیز کے آپ اس قدر حَرِیص ہیں جب وہ آپ کو نہیں مل سکی تو آخِرت جس کی طرف آپ کی بالکل تَوَجُّہ ہی نہیں اور جس سے آپ نے چَشْم پوشی اِختیار کی ہوئی ہے،اُس کی نعمتیں کیسے حاصِل کر سکیں گے؟میرے خیال میں آپ صرف ٹھنڈے لوہے پر ضَرب لگا رہے ہیں۔(یعنی آپ ایک بے فائدہ کام کر رہے ہیں)[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اُن بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کتنے پیارے انداز میں اُس حَرِیص اور دُنیادار کو نصیحت کرتے ہوئے یہ مدنی سوچ فراہم کی کہ دیکھو!تم اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رَسُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو راضی کرنے اور اپنی قَبْر و آخِرت سنوارنے کے بجائے شب و روز اِس فانی و بے وفا دُنیا کے دھوکے میں مُبْتَلا ہو کر مَحض فانی مال و جاہ کے حُصول کی حِرص لئے اُس کی تگ و دو میں مَشْغُول ہو،حالانکہ جو دُنیا کے پیچھے بھاگتا ہے دُنیا اُسے اَور بھگاتی ہے،جو اِس دُنیا سے دل لگاتا ہے بالآخر وہ رَنج و غم پاتا ہے۔وقت،صِحّت،موسِم اور حالات کی پروا کئے بغیر اِس قدر خُون پسینہ بہانے کے

---

[1] ... قوت القلوب،الفصل الثامن والعشرون،ذکر المقال الاول من المراقبة،۱/۱۷۸

باوُجود بھی اگر تمہاری رسائی مال و دولت اور دُنیاوی آسائشوں تک نہیں ہو سکی تو اُخروی نعمتوں اور آسائشوں تک تمہاری رسائی کس طرح ممکن ہے حالانکہ اس کے لئے تم نے کوئی محنت و کوشش بھی نہیں کی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہمیں بھی چاہئے کہ صرف دُنیا کی فکر کرنے کے بجائے جتنا قلیل عرصہ دُنیا میں رہنا ہے، اتنی دُنیا کی فکر کریں اور جتنا طویل عرصہ قبر و آخرت کا ہے اتنی قبر و آخرت کی فکر کیا کریں، ہمارے اَسْلاف و بُزرگانِ دین دُنیا کی کم اور آخرت کی زیادہ فکر کیا کرتے تھے اور دُوسروں کو بھی اِسی کی ترغیب دِلایا کرتے تھے جیسا کہ،

طویل سَفَر کا زادِ راہ

حضرت سَیِّدُنا سُفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابو ذَر غِفَاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کعبے کے پاس کھڑے ہو کر پُکارا: اے لوگو! میں جُندب غِفاری ہوں، اِدھر آؤ اپنے خیر خواہ شَفِیْق بھائی کے پاس، جب تمام لوگ اُن کے اِرد گرد جمع ہو گئے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُن سے پوچھا: یہ بتاؤ کہ اگر تم میں سے کسی کا سَفَر کا اِرادہ ہو تو کیا وہ اپنے ساتھ زادِ راہ نہ لے گا جو اُسے کام آئے اور منزلِ مَقْصُود تک پہنچادے؟ سب نے عَرض کی: ہاں، کیوں نہیں، تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے (اُنہیں دُنیا کی حرص سے بچانے اور آخرت کی حرص کی ترغیب دِلانے کے لئے نصیحت کرتے ہوئے) اِرشاد فرمایا: یقیناً سَفَرِ آخرت اُس سَفَر سے کہیں زیادہ طویل ہے جس کا تم (یہاں) اِرادہ کرتے ہو، لہٰذا (اُس کے لئے) وہ چیزیں لے لینا جو تمہیں فائدہ دیں۔ لوگوں نے پوچھا کہ وہ کیا چیزیں ہیں؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: عظیم مَقاصِد کے

لئے حج کرو، قیامت کے طویل دن کے پیشِ نظر سخت گرمی میں روزہ رکھو، قبر کی وحشت سے بچنے کے لئے رات کی تاریکی میں نوافل پڑھو، (اُس) بڑے دن میں کھڑے ہونے کا خیال کرتے ہوئے اچھی بات کہو اور بُری بات سے باز رہو، قیامت کی دُشواری سے بچنے کی اُمّید پر اپنے مال سے صَدَقہ اَدا کرو، دُنیا میں دو (2) مَجْلِسیں اِختیار کرو ایک طلبِ حلال کے لئے اور دُوسری طلبِ آخرت کے لئے اِن کے علاوہ تیسری مَجْلِس کا اِرادہ نہ کرنا کیونکہ وہ فائدے کے بجائے تمہیں نُقْصان پہنچائے گی۔ اِسی طرح مال کے دو حِصّے کرلو، ایک حِصّہ اپنے اہل وعیال پر حلال طریقے سے خرچ کرو اور دُوسرا اپنی آخرت کے لئے آگے بڑھا دو (یعنی صَدَقہ کردو) ان کے علاوہ کوئی تیسرا حِصّہ نہ کرنا کہ وہ تمہیں فائدے کے بجائے نُقْصان پہنچائے گا۔ پھر بُلند آواز میں پُکارتے ہوئے اِرشاد فرمایا: اے لوگو! حرص (سے بچو کہ اِس) میں تمہارے لئے ہلاکت ہے، تم حرص کو کبھی پُورا نہیں کرسکتے ہو۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیکیوں کی حرص پیدا کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی ہم میں سے ہر ایک کو آخرت کا طَوِیل سَفَر درپیش ہے اور کامیابی سے منزلِ مَقْصُود تک پہنچنے کے لئے بطورِ زادِ راہ بکثرت نیک اَعمال کی ضرورت ہے، اگر قیامت کے دن نیکیوں کا پلڑا بھاری ہونے کے لئے ایک بھی نیکی کم پڑگئی تو ماں باپ، بہن بھائی اور بیوی بچّوں میں سے کوئی بھی کام نہ آئے گا، لہٰذا اگر حریص بننا ہی ہے تو نیکیوں کے حَرِیص بننا چاہئے کہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی وقتاً فوقتاً آخرت سے مَحَبَّت کرنے اور نیکیوں کا

---

[1] ... صفة الصفوة، ابوذر جُنْدُب بن جُنَادة، الجزء: ۱، ۱/ ۳۰۱-۳۰۲، رقم: ۶۴

حَرِیص بننے کی ترغیب اِرشاد فرمائی ہے۔ آیئے اِس ضمن میں چار(4) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں:

1. جو شخص اپنی دُنیا سے مَحَبَّت کرتا ہے وہ اپنی آخرت کو نُقْصان پہنچاتا ہے اور جو شخص اپنی آخرت سے مَحَبَّت کرتا ہے وہ اپنی دُنیا کو نُقْصان پہنچاتا ہے، پس فنا ہونے والی (دُنیا) پر باقی رہنے والی (آخرت) کو ترجیح دو۔[1]
2. حُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ یعنی دُنیا کی مَحَبَّت ہر گُناہ کی اَصْل ہے۔[2]
3. یَاعَجَبًا کُلُّ الْعَجَبِ لِلْمُصَدِّقِ بِدَارِ الْخُلُوْدِ وَھُوَیَسْعٰی لِدَارِ الْغُرُوْرِ یعنی اُس شخص پر بہت تَعَجُّب ہے جو ہمیشہ کے گھر (یعنی آخرت) کی تَصْدِیْق کرتا ہے حالانکہ وہ دھوکے والے گھر (یعنی دُنیا) کے لئے کوشش کر رہا ہوتا ہے۔[3]
4. اَحْرِصْ عَلٰی مَایَنْفَعُکَ وَاسْتَعِنْ بِاللہِ وَلَا تَعْجِزْ یعنی اُس چیز پر حرص کرو جو تمہیں نفع دے، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مدد مانگو اور عاجز نہ ہو جاؤ۔[4]

شارحِ مُسْلِم حضرت سَیِّدُنا علّامہ شَرَفُ الدِّین نَوَوِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس آخری حدیثِ پاک کے تَحت لکھتے ہیں: یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں خُوب حرص کرو اور اِس پر اِنعام کا لالچ رکھو مگر اِس

---

[1] ... مسند امام احمد، حدیث ابی موسی الاشعری، ۷/۱۶۵، حدیث ۱۹۷۱۷

[2] ... موسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب ذم الدنیا، الجزء الاوّل، ۵/۲۲، حدیث ۹

[3] ... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، باب ماذکر عن نبینا فی الزھد، ۸/۱۳۳، حدیث ۶۱

[4] ... مسلم، کتاب القدر، باب فی الامر بالقوۃ... الخ، حدیث: ۲۶۶۴، ص ۱۴۳۲

عبادت میں بھی اپنی کوشش پر بھروسہ کرنے کے بجائے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو۔[1]

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مُفتی اَحمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: خیال رہے کہ دُنیاوی چیزوں میں قَناعت اور صبر اچھا ہے مگر آخِرَت کی چیزوں میں حرص اور بے صَبری اعلیٰ ہے، دِین کے کسی دَرَجہ پر پہنچ کر قناعت نہ کرلو آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! معلوم ہوا کہ ہر حرص قبیح (بُری) نہیں بلکہ جو حرص آخِرَت سے مُتَعَلِّقَہ اُمور پر مَبْنی ہو وہ قابلِ تعریف ہے، نیز یہ بھی پتا چلا کہ انسان کتنی ہی نیکیاں کرلے مگر نیکیوں کی حرص میں کمی نہیں آنی چاہئے، البتّہ دُنیاوی مُعاملات میں قناعت کرنا اچھی چیز ہے۔ آیئے! قناعت کی تعریف اور اُس کی فضیلت کے بارے میں سُنتے ہیں۔

قناعت کی تعریف

شیخُ الحدیث حضرتِ علّامہ عبدُ المُصطفٰی اَعْظَمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ انسان کو جو کچھ خُدا (عَزَّوَجَلَّ) کی طرف سے مِل جائے اس پر راضی ہو کر زندگی بسر کرتے ہوئے حرص اور لالچ کو چھوڑ دینے کو قناعت کہتے ہیں۔[3] جبکہ علّامہ مِیر سَیِّد شریف جُرجانی حَنَفی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قناعت کی تعریف بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: هِيَ السُّكُوْنُ عِنْدَ عَدَمِ الْمَأْلُوْفَاتِ یعنی روزمرّہ اِستِعْمال ہونے والی چیزوں کے نہ ہونے پر بھی راضی رہنا قناعت ہے۔[4]

---

[1] ... شرح نووی، باب الایمان للقدر والاذعان له، الجزء: ۱۶، ۸/۲۱۵ ملخصاً

[2] ... مرآۃ المناجیح، ۷/۱۱۲

[3] ... جنتی زیور، ص۱۳۶ بتغیر قلیل

[4] ... التعریفات للجرجانی، باب القاف، تحت اللفظ: القناعة، ص۱۲۶

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے کہ اَصْل مالداری یہ نہیں کہ انسان کے پاس کثیر مال و دولت ہو بلکہ اَصْل مالداری تو یہ ہے کہ اگرچہ مال کم ہو مگر اُس پر قناعت حاصِل ہو، کیونکہ مال و دولت والا شخص ایسا مالدار ہے کہ اُسے کتنا ہی کثیر مال مِل جائے مگر مزید مال کی خواہش باقی رہتی اور اِس مال میں کمی بھی آتی رہتی ہے جبکہ قناعت کرنے والا شخص ایسا مالدار ہے کہ اُس کے پاس کتنا ہی کم مال کیوں نہ ہو مگر وہ مزید کی تمنّا نہیں کرتا نیز قناعت کی دولت میں کمی بھی نہیں آتی، بہر حال قناعت عُمدہ عادت ہے اور جسے نصیب ہو جائے وہ دُنیا و آخرت میں کامیاب ہے۔ آیئے قناعت کی رغبت اپنے دل میں پیدا کرنے کے لئے اِس ضمن میں چند رِوایات سُنتے ہیں:

زیادہ مالدار کون؟

حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عَرْض کی، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرے بندوں میں سب سے زیادہ مالدار کون ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِرشاد فرمایا: وہ شخص جو میری دی ہوئی چیز پر سب سے زیادہ قناعت کرنے والا ہے۔[1]

حقیقی مالداری

نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے: لَیْسَ الْغِنٰی عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ، وَلٰكِنَّ الْغِنٰی غِنَى النَّفْسِ یعنی تونگری (مالداری) یہ نہیں کہ سازوسامان کی کثرت ہو بلکہ اَصْل تونگری تو دل کا تونگر (یعنی مالدار) ہونا ہے۔[2]

---

[1] ...ابنِ عساکر، موسیٰ بن عمران بن یصھر بن قامث، ۶۱/۱۳۹، رقم: ۷۷۴۱

[2] ...صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب الغنی غنی النفس، ۴/۲۳۳، حدیث ۶۴۴۶

کامیاب مسلمان

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں، نبیِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ، وَرُزِقَ کَفَافًا، وَقَنَّعَہُ اللہُ بِمَا اٰتَاہُ یعنی بے شک کامیاب ہو گیا وہ شخص جو اِسلام لایا اور اُسے بَقَدْرِ کِفایت رِزْق دِیا گیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُسے جو کچھ دِیا اُس پر قناعت بھی عطا فرمائی۔[1]

دولتِ بے زوال

رَحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: اَلْقَنَاعَۃُ کَنْزٌ لَا یَفْنٰی یعنی قناعت کبھی نہ خَتْم ہونے والا خزانہ ہے۔[2]

دُعائے رَسُول

حضرتِ سَیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَرْوِی ہے کہ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دُعا کی: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی آل کو صرف ضرورت کے مُطابق رِزق عطا فرما۔[3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ رِوایات میں اُن لوگوں کے لئے ڈھارس ہے جو قلیل وسائل و کم آمدنی کا رونا رونے کے بجائے بقدرِ ضرورت رِزق و مال پر قناعت کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی

---

[1] ... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فی الکفاف والقناعۃ، ص۵۲۴، حدیث: ۱۰۵۴

[2] ... الزھد الکبیر، ص۸۸، حدیث: ۱۰۴

[3] ... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فی الکفاف والقناعۃ، ص۵۲۴، الحدیث: ۱۰۵۴

رِضا پر راضی رہتے ہیں اور زبان پر شِکوہ رَنج واَلَم لانے سے بچتے ہیں۔یقیناً یہ سب اِسی قناعت کے دائمی خزانے کی بَرَکات ہیں۔نیز یہ بھی پتا چلا کہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی اپنے اہل وعیال کے لئے صرف بقدرِ ضرورت رِزق عطا ہونے کی دُعا مانگی، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ قلیل وسائل پر قناعت کرکے اِس کی بَرَکتیں حاصِل کریں۔ہمارے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سراپا قناعت ہُوا کرتے تھے، اُن کے نزدیک مال کی کوئی وَقْعَت واَہَمِّیَّت نہ تھی یہی وجہ ہے کہ وہ حضرات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا پر راضی رہتے ہوئے نِہایت سادَگی سے زِندگی گُزارا کرتے تھے۔ آیئے! آپ کی ترغیب و تَحْرِیص کے لئے قناعت پسندی کے دو(2)انتہائی دلچسپ اور نصیحت آموز واقعات عَرْض کرتا ہوں۔چُنانچہ

ایک ولیِ کامِل کا اندازِ قناعت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب ”**فَیضانِ سُنّت**“ جِلد اَوَّل صَفْحَہ 491 پر شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلُسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: اپنے دَور کے جَیِّد عالِم حضرتِ سَیِّدُنا خلیل بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں اَہواز سے اَمیر (یعنی حاکم) سُلَیمان بن علی کا نُمائندہ خُصوصی حاضر ہو کر عَرْض گُزار ہُوا: شہزادوں کی تعلیم و تَرْبِیَت کیلئے حاکم نے آپ کو شاہی دربار میں طَلَب فرمایا ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا خلیل بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سُوکھی روٹی کا ٹکڑا دِکھاتے ہوئے جواب اِرشاد فرمایا: میرے پاس جب تک یہ سُوکھی روٹی کا ٹکڑا موجود ہے مجھے دربارِ شاہی کی چاکَری کی کوئی حاجت نہیں۔

مُفتیِ دعوتِ اسلامی کی قناعت پسندی

اسی طرح مُفتیِ دعوتِ اسلامی، مُفتی محمد فاروق عطاری المدنی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا جذبۂ قناعت بھی حیرت انگیز اور لائقِ تقلید تھا۔ جامعۃُ المدینہ ہو یا دارُ الاِفتاء، مُفتیِ دعوتِ اسلامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کبھی تنخواہ بڑھانے کا مُطالَبہ نہیں کیا۔ مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مُدَّ ظِلُّہُ العَالِی کا بیان ہے کہ حال ہی میں (یعنی اُن کی وفات سے کچھ عرصہ قبل) اُن کا مُشاہَرہ (یعنی وظیفہ) بڑھا تھا تو یہ میرے گھر خود تشریف لائے۔ انتہائی پریشانی کے عالَم میں تھے۔ مجھ سے فرمانے لگے کہ میری تنخواہ کافی بڑھ گئی ہے، مجھے اِس زائد رقم کی حاجت نہیں ہے، لہٰذا مجھ پر کرم کیا جائے اور میرا مُشاہَرہ (یعنی وظیفہ) نہ بڑھایا جائے۔ اپنے اِنتقال سے کچھ عرصہ قبل مُفتیِ دعوتِ اسلامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی اسکوٹر (موٹر سائیکل) اور لیپ ٹاپ (Laptop)، کمپیوٹر وغیرہ سب بیچ دِیا تھا اور فرمایا کہ اب مجھے اِس کی ضرورت نہیں ہے۔ اِسی طرح ایک مرتبہ جب آپ کرائے پر مکان لینا چاہ رہے تھے تو کسی نے مَشْوَرہ دِیا کہ آپ مکان خرید کیوں نہیں لیتے؟ تو فرمایا کہ مُختَصَر زندگی ہے، کِرائے کا مکان ہی کافی ہے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! دیکھا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی سوچ کس قدر عُمدہ ہُوا کرتی تھی کہ اگر اُنہیں جائز طریقے سے بھی ضرورت سے زائد مال وغیرہ مِل رہا ہوتا تو پریشان ہو جاتے اور حتّی الاِمکان مالِ دُنیا کو اپنے آپ سے دُور رکھتے۔ آیئے اِس ضمن میں شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مدنی سوچ اور مالِ دُنیا سے بے رغبتی کے بارے میں بھی سُنتے ہیں:

اَمیرِ اَہلسنّت کی دُنیا سے بے رَغبتی

---

1 . . . مفتی دعوت اسلامی، ص۴۴

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوِی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے کُرتے پر سینے کی طرف دو جیبیں ہوتی ہیں۔ مِسْواک شریف رکھنے کے لئے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے اُلٹے ہاتھ (یعنی دل کی جانب) والی جیب کے برابر ایک چھوٹی سی جیب بنواتے ہیں۔ اِس کا سبب آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے یہ اِرشاد فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ یہ آلۂ اَدائے سنّت (یعنی مِسْواک) میرے دل سے قریب رہے۔ اِس کے برعکس دُنْیَوِی دَولت سے بے رَغْبَتی کا اندازہ اِس بات سے لگائیے کہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو دیکھا گیا ہے کہ جب کبھی ضرورتاً جیب میں رَقَم رکھنی پڑے تو سیدھے ہاتھ والی جیب میں رکھتے ہیں۔ اِس کی حکمت دَرْیافْت کرنے پر فرمایا: میں اُلٹے ہاتھ والی جیب میں رَقَم اِس لئے نہیں رکھتا کہ دُنْیَوِی دَولت دل سے لگی رہے گی اور یہ مجھے گوارا نہیں، لہٰذا میں ضرورت پڑنے پر رَقَم سیدھی جانب والی جیب میں ہی رکھتا ہوں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ اسلاف و بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے غیر ضروری مال کا خیال اپنے دل سے نکال کر قناعت کی دولتِ لازوال سے خُود کو مالا مال کریں، یقین کیجئے کہ اگر قناعت کی دولت ہمیں نصیب ہوگئی تو حرصِ مال کی آفت سے خُود بخُود نجات حاصِل ہو جائے گی۔

کتاب ”حرص“ کا تعارف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ سے کتاب بنام ”حرص“ شائع

---

[1] ... فکرِ مدینہ، ص۱۲۱

ہوئی ہے، جس میں حرص و قناعت کے مُتَعَلِّق انتہائی اَنمول مَعلومات فراہم کی گئی ہیں مثلاً حرص کسے کہتے ہیں؟ حرص کِن کِن چیزوں میں ہوسکتی ہے؟ اِس کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہمیں کون سی چیزوں کی حرص رکھنی چاہئے؟ کن اَشیاء کی حرص دُنیا و آخرت کے لئے نُقصان دہ ہے؟ ایسی حرص کو کیسے ختم کیا جاسکتا ہے؟ مال کی حرص کب اَچّھی ہے اور کس صورت میں بُری ہے نیز اِس کے ساتھ ساتھ قناعت کے فضائل و بَرَکات اور قناعت سے مُتَعَلِّق بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے واقعات بھی اس کتاب میں موجود ہیں، لہٰذا تمام اسلامی بھائیوں سے مدنی اِلتجا ہے کہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ سے اس کتاب کو ھَدِیَّۃً حاصِل کرکے نہ صِرْف خُود اس کا مُطالَعہ کیجئے بلکہ دیگر اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دِلایئے۔اس کتاب کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے رِیڈ(یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کیا جاسکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ(Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بَیان میں ہم نے حرص کے نُقصانات اور قناعت کی برکات کے بارے میں سُنا جس سے پتا چلا کہ حرص انسان کو اندھا کر دیتی ہے، جس شخص کے دل میں حرص کی بیماری پیدا ہو جائے، گویا اُس کی آنکھوں پر لالچ کی پٹی بندھ جاتی ہے، اُسے اپنے نفع و نُقصان کی پہچان نہیں ہوتی، وہ رات دن مال و دولت جمع کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے، مال کی لالچ اُسے مالداروں کے آگے جھکنے، اُن کا غُلام بننے اور حصولِ مال کے ناجائز ذرائع اختیار کرنے پر مجبور کر دیتی ہے حتی کہ حرص و لالچ کی خصلتِ بد، لالچی آدمی کو بے حِس، بے رَحم اور ظالم و جفاکار بنا دیتی ہے، حُصولِ مال کے لئے وہ اپنے پرائے

کسی کا خیال نہیں کرتا، دینی اعتبار سے حرص کے نُقصان کا اندازہ اِس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ دو(2) بھوکے بھیڑیئے بکریوں کے ریوڑ میں اِس قدر نُقصان کا باعِث نہیں بنتے کہ جس قدر لالچ، انسان کے دِین کے لئے نُقصان کا باعِث بنتا ہے، لہٰذا حرصِ دُنیا و مال سے بچتے ہوئے قناعت اختیار کرنی چاہئے کیونکہ دُنیاوی مال تو ختم ہو جاتا ہے مگر قناعت جو کہ حقیقی دولت ہے کبھی ختم نہیں ہوتی، حدیثِ پاک کی رُو سے کامیاب شخص وہ ہے جو اسلام لایا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُسے بقدرِ ضرورت رِزق عطا فرما کر اُس پر صبر و قناعت کرنے کی توفیق بَخشی، خُود ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی اپنے اہلِ بیتِ اَطہار رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے لئے بقدرِ ضرورت رِزق ہی کی دُعا مانگی، ہمارے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن بھی غیر ضروری مال سے بچتے اور جو کچھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے مِل جاتا اُسی پر صبر و شکر کرتے ہوئے زندگی گُزارا کرتے تھے، البتہ وہ نُفُوسِ قُدْسیہ نیکیوں کے معاملے میں دُنیاوی حَرِیص سے بھی کہیں زیادہ حَرِیص ہُوا کرتے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی حرص کی تباہ کاریوں سے مَحْفُوظ فرمائے اور بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے دُنیاوی مُعاملات میں قناعت اور اُخروی مُعاملات میں حرص سے کام لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

دارُ الاِفتا اَہلِ سُنَّت کا قِیام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حرصِ مال وزَر سے بچنے، نیکیوں کی حرص اپنے دل میں پیدا کرنے اور دِین کا خُوب خُوب مدنی کام کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی تادمِ تحریر 97 شُعبہ جات میں دِین کا کام کر رہی ہے، اِنہی میں سے ایک

شعبہ ”دارالافتاء اہلسنت“ بھی ہے۔ دورِ جدید میں مُسلمانوں کو مختلف شُعبہ ہائے زندگی میں آئے دن ایسے سینکڑوں نِت نئے مسائل کا سامنا رہتا ہے کہ جن کے حل کے لئے بیدار مَغز اور اَعْلیٰ عِلمی صلاحیّت رکھنے والے مفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللہ تَعَالٰی کی بارگاہ میں رُجوع کرنا بیحد ضروری تھا، لہٰذا وقت کی ضرورت کے پیشِ نظر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کو دعوتِ اسلامی کے تحت دارالافتاء اہلسنت قائم کرنے کی شدید خواہش ہوئی، جس کا اِظہار ایک مرتبہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے یُوں فرمایا”**اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ہم 12 دارُالاِفتا کھولیں گے۔**“ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا یہ خواب ۱۵شَعْبانُ الْمُعَظَّم ۱۴۲۱ھ کو اُس وقت پُورا ہوا کہ جب جامع مسجد کنزُالایمان، بابری چوک بابُ المدینہ (کراچی) میں تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تَحت دارُالاِفتا اَہلسنّت کا آغاز ہوا، تادمِ تحریر دارُالاِفتا سے مُتَعَلِّق کم و بیش 42 عُلمائے کرام، جن میں مُصَدِّق و مُفتی بھی ہیں، نائب مفتی اور مُتَخَصِص بھی ہیں، یہ مختلف شہروں میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُکھیاری اُمّت کی شرعی رَہنمائی میں مصروف ہیں، جن سے شرعی رہنمائی کے لئے نہ صرف بِالْمُشَافَہ مُلاقات کی جاسکتی ہے بلکہ تَحریری فتویٰ بھی حاصِل کیا جاسکتا ہے۔ اس کے عِلاوہ ”دارالافتاء اہلسنت“ کے تحت کام کرنے والے شعبے ”دارُالافتاء آن لائن“ کے عُلمائے کرام بھی اِنتہائی ذِمّہ داری کے ساتھ ٹیلی فون اور اِنٹرنیٹ پر دُنیا بَھر کے مُسلمانوں کی طرف سے پوچھے جانے والے مَسائل کا حتَّی الاِمکان ہاتھوں ہاتھ شرعی حَل بتاتے ہیں۔ دارُالافتاء آن لائن سے، اِنٹرنیٹ کے ذریعے، دُنیا بھر سے اس میل ایڈریس (darulifta@dawateislami.net) سے سُوالات کے جَوابات پوچھے جاسکتے ہیں۔ دُنیا بھر سے ہاتھوں ہاتھ شَرعی رَہنُمائی حاصِل کرنے کے لئے، ان نمبرز پر رابِطہ بھی کیا جاسکتا ہے۔ نمبر نوٹ

فرمالیجئے۔

0300-0220113 0300-0220112
0300-0220115 0300-0220114

اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

12 مدنی کاموں میں حصہ لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہتے ہوئے عِلْمِ دِین حاصِل کرنے، نیکیوں کی حرص پیدا کرنے، دُنیا ومالِ دُنیا کی حرص سے بچنے اور گُناہوں سے پیچھا چُھڑانے کے لئے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لینا چاہئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے **ہفتہ وار ایک مدنی کام ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں** شرکت بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُلک و بیرونِ مُلک میں بے شُمار مقامات پر یہ اِجتماع ہوتا ہے، جس میں کثیر ہا کثیر عاشقانِ رَسُول ،اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا و خُوشنودی کی خاطر اپنی مصروفیات تَرک کرکے خُود بھی تشریف لاتے اور اِس کی بَرَکتیں پاتے ہیں اور دیگر اسلامی بھائیوں پر اِنفِرادی کوشش کرکے اُنہیں بھی اپنے ہمراہ اِجتماع میں لاکر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچاتے ہیں۔ اِن اِجتماعات میں تلاوت و ذِکر و نعت کے عِلاوہ سُنتوں بھرا بیان بھی ہوتا ہے جس کے ذریعے کثیر علمِ دین حاصِل ہوتا ہے۔ یاد رہے! کہ علمِ دین کی مَجْلِس اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پسندیدہ مَجْلِس ہے، خُود نبیِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَصحابِ صُفّہ کو علمِ دین سکھانے میں مشغول رہا کرتے تھے نیز ایک مرتبہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنی مسجد میں دو مجلسوں کے پاس سے گُزرے تو اِرشاد فرمایا: دونوں مجلسیں اَچّھی ہیں مگر ایک، دُوسری سے افضل ہے، (پھر ایک مَجْلِس کے بارے میں اِرشاد فرمایا کہ) یہ لوگ

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کرتے ہیں اور اُس کی طرف رَغبت کرتے ہیں، اگر وہ چاہے تو اِن کو عطا کر دے اور چاہے تو منع کر دے (اور دُوسری مَجلس کے بارے میں فرمایا کہ) یہ لوگ فقہی مَسائل اور عِلم سیکھتے ہیں اور دُوسروں کو سکھاتے ہیں یہی لوگ اَفضل ہیں اور بے شک میں مُعَلِّم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔" پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِسی مَجلس میں تشریف فرما ہو گئے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آج کے پُر فِتَن دَور میں تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک "دعوتِ اسلامی" مختلف مُمالک اور شہروں میں ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات کا اِنعِقاد کر کے اُمّتِ مسلِمہ کو سُنّتوں بھرا پاکیزہ مدنی ماحول مُہیّا کرنے کے ساتھ ساتھ اُنہیں علمِ دین کی دولت سے مالا مال کر رہی ہے۔ اِن اِجتماعات کی برکت سے دن بہ دن بے شُمار لوگ گُناہوں سے تائب ہو کر نیکیوں کی طرف مائل ہو رہے ہیں آیئے! آپ کی ترغیب کے لئے ایک اِیمان اَفروز مدنی بہار آپ کے گوش گُزار کرتا ہوں چُنانچہ

ملیر (بابُ المدینہ کراچی) کے علاقے اعظم پُورہ، سبز ٹاؤن کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول مُیَسَّر آنے سے قبل میری زندگی کے رات دن گُناہوں میں بَسر ہو رہے تھے۔ خُوش قسمتی سے میری قسمت کا سِتارہ چمک اُٹھا جس کا سبب کچھ یُوں بنا کہ ایک روز میں اپنے چچا زاد بھائی سے ملنے گیا جنہیں دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول نصیب تھا۔ انہوں نے میرے ساتھ خیر خواہی کرتے ہوئے مجھے دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے

---

[1] ... دارمی، باب في فضل العلم والعالم، ۱/۱۱۱، حدیث: ۳۴۹

اجتماع کی نہ صرف زبانی طور پر دعوت پیش کی بلکہ اپنے ساتھ ہی اجتماع میں لے گئے اور یُوں زندگی میں پہلی بار مجھے فیضانِ مدینہ میں حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔ فیضانِ مدینہ کی بارونق فَضاؤں میں میری دلی کیفیت بدل گئی، وہاں مجھے بہت قلبی سُکون مِل رہا تھا۔ پُر سوز تلاوت و نعت، اِصلاح سے بھرپُور بیان، دل کو جِلا دینے (یعنی زِندہ کر دینے) والے ذِکر اور رِقّت انگیز دُعا نے میری زِندگی میں مدنی انقلاب برپا کر دِیا۔ میں نے اپنے سابقہ گُناہوں سے توبہ کی اور مدنی ماحول سے مُنْسَلِک ہو گیا، سر پر سبز سبز عمامے کا تاج سجالِیا اور اپنے چہرے کو داڑھی شریف کے نُور سے روشن کر لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر حلقہ مُشاورت میں مدنی انعامات ذِمہ دار کی حیثیت سے مدنی کاموں کی ترقّی کے لئے کوشاں ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جَنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا جَنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جوتے پہننے کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

"101مَدَنی پھول" سے جوتے پہننے کی سُنّتیں اور آداب سُنتے ہیں۔پہلے دو(2)فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُلاحظہ ہوں:❣ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ:جوتے بَکْثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جُوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔[1]❣جُوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے❣پہلے سیدھا جُوتا پہنئے پھر اُلٹا اور اُتارتے وَقت پہلے اُلٹا جُوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں(یعنی سیدھی) جانب سے اِبتِدا کرنی چاہئے اور جب اُتارے تو بائیں(یعنی الٹی)جانب سے اِبتِدا کرنی چاہئے تاکہ دایاں(یعنی سیدھا)پاؤں پہننے میں اوّل اور اُتارنے میں آخِری رہے۔[2]❣مَرد مردانہ اور عورت زَنانہ جُوتا استعمال کرے❣کسی نے حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے کہا کہ ایک عَوْرت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے۔اُنھوں نے فرمایا:رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مردانی عورَتوں پر لعنت فرمائی ہے۔[3]صدرُ الشَّریعہ،بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:یعنی عورَتوں کو مردانہ جُوتا نہیں پہننا چاہئے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مردوں اور عورَتوں کا اِمتیاز ہوتا ہے اُن میں ہر ایک کو دُوسرے کی وَضع اختیار کرنے(یعنی نقّالی کرنے) سے مُمانَعَت ہے، نہ مرد عورت کی وَضع(چال ڈھال) اختیار کرے، نہ عورت مرد کی۔[4]❣جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں۔

---

[1]...مسلم،کتاب اللباس والزینۃ،باب استحباب لبس النعال...الخ،ص ۱۱۶۱،حدیث:۲۰۹۶

[2]...بخاری،کتاب اللباس،باب ینزع نعل الیسری،۴/۶۵،حدیث:۵۸۵۵

[3]...ابو داود،کتاب اللباس،باب لباس النسآء،۴/۸۴،حدیث:۴۰۹۹

[4]...بہارِ شریعت،حصّہ ۱۶،۳/۴۲۲

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، بہارِ شریعت حِصّہ 16(312صفحات) نیز120 صَفحات کی کتاب ”سُنّتیں اور آداب“ ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تَرْبِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

تری سُنّتوں پہ چل کر میری روح جب نکل کر چلے تو گلے لگانا مدنی مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رحمت نشان ہے: جو مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے اُس کا دُرُود مجھ تک پہنچ جاتا ہے، میں اُس کے لئے اِستِغفار کرتا ہوں اور اِس کے عِلاوہ اُس کے لئے 10 نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔[1]

گرچہ ہیں بے حد قُصُور تم ہو عَفُوٌّ و غَفُور بخش دو جُرم و خَطا تم پہ کروڑوں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عَمَل سے

---

[1] ... معجم اوسط، من اسمہ احمد، ۱/۴۴۶، رقم: ۱۶۴۲

بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ؟ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ؟ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ؟ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ؟ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ؟ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خواب سچ کر دکھایا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام وہ مُبارَک مہینہ ہے کہ جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے خلیل حضرتِ سَیِّدُنا اِبراہیم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے صاحبزادے حضرتِ سَیِّدُنا اِسْمٰعِیْل ذَبِیْحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ مِل کر صَبر و رِضا کا ایسا مَنظر پیش فرمایا کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔ حضرتِ سَیِّدُنا اِبراہیم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ذُوالْحَج کی آٹھویں (8) رات خواب

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

دیکھا جس میں کوئی کہنے والا یہ کہہ رہا ہے: ”بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اپنے بیٹے کو ذَبح کرنے کا حکم دیتا ہے۔“ نَویں(9) رات پھر وہی خواب دیکھا، دَسویں(10) رات پھر وہی خواب دیکھنے کے بعد آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے صُبح اس خواب پر عمل کرنے یعنی بیٹے کی قُربانی کا پکّا اِرادہ فرمالیا۔

(تفسیرِ کبیر، ۹/۳۴۶، از بیٹا ہو تو ایسا، ص ۲۔۳، ملتقطاً)

جب حضرتِ سَیِّدُنا اِبْراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے یہ سارا ماجرا اپنے کم عُمر بیٹے حضرت اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ السَّلَام کو بھی بتادیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے کہ میں تمہیں ذَبح کروں، اب تم بتاؤ تمہاری کیا رائے ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام خُود بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہر حکم پر سَر تسلیم خَم کرنے والے تھے، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے جو جواب دیا اسے قرآنِ پاک نے پارہ 23 سُوْرَۃُ الصّٰفّٰت کی آیت نمبر 102 میں ان الفاظ سے بیان کیا ہے:

قَالَ یٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۫ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۰۲﴾	تَرجَمۂ کنزالایمان: کہا اے میرے باپ! کیجئے جس بات کا آپ کو حکم ہوتا ہے، خدا نے چاہا تو قریب ہے کہ آپ مجھے صابر پائیں گے۔

مجھے رسّیوں سے مضبوط باندھ دیجئے

تفسیرِ خازِن میں ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے والدِ مُحترم سے عرض کی: ابُو جان! ذَبح کرنے سے پہلے مجھے رَسّیوں سے مَضْبُوط باندھ دیجئے تاکہ میں ہِل نہ سکوں، کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں میرے ثواب میں کمی نہ ہو جائے اور میرے خُون کے چھینٹوں سے اپنے کپڑے بچا کر رکھئے تاکہ انہیں دیکھ کر میری امّی جان غمگین نہ ہوں۔ چُھری خُوب تیز کر لیجئے تاکہ میرے گلے پر اچھی طرح

چل جائے (یعنی گلا فوراً کٹ جائے) کیونکہ موت بہُت سخت ہوتی ہے، آپ مجھے ذَبح کرنے کے لئے پیشانی کے بَل لِٹایئے (یعنی چہرہ زمین کی طرف ہو) تاکہ آپ کی نظر میرے چہرے پر نہ پڑے اور جب آپ میری اَمّی جان کے پاس جائیں تو انہیں میرا سَلام پہنچا دیجئے اور اگر آپ مُناسِب سمجھیں تو میری قمیص انہیں دے دیجئے، اس سے ان کو تَسلّی ہو گی اور صَبر آجائے گا۔ حضرتِ اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اِرْشاد فرمایا: اے میرے بیٹے! تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم پر عمل کرنے میں میرے کیسے عُمدہ مَدَدْگار ثابت ہو رہے ہو! پھر جس طرح حضرتِ اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا تھا ان کو اُسی طرح باندھ دیا، اپنی چُھری تیز کی، حضرت اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ السَّلَام کو پیشانی کے بَل لِٹا دیا، ان کے چِہرے سے نظر ہٹالی اور ان کے گلے پر چُھری چلادی ، لیکن چُھری نے اپنا کام نہ کیا یعنی گَلا نہ کاٹا۔ (تفسیر خازن، ۴/ ۲۲، ملخصًا)

جنّتی مینڈھا اور مُبارَک کلمات کا مجموعہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سَیِّدُنا اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے جب حضرتِ سَیِّدُنا اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ السَّلَام کو ذَبح کرنے کے لئے زمین پر لِٹایا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے حضرتِ جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام بَطورِ فِدْیہ جَنَّت سے ایک مینڈھا (یعنی دُنبہ) لئے تشریف لائے اور دُور سے اُونچی آواز میں فرمایا: **اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ،** جب حضرت اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے یہ آواز سُنی تو اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایا اور جان گئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے آنے والی آزمائش کا وَقْت گُزر چُکا ہے اور بیٹے کی جگہ فِدیے میں مینڈھا بھیجا گیا ہے، لہٰذا خُوش ہو کر فرمایا: **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ،** جب حضرتِ اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ السَّلَام نے یہ سُنا تو فرمایا: **اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْد،** اس کے بعد سے اِن تینوں پاک حضرات کے اِن مُبارَک اَلْفاظ کی اَدائیگی کی یہ سُنَّت قیامت تک کیلئے

جاری وساری ہوگئی۔(بنایہ شرح ہدایہ ج۳ص:۱۳۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان مُبارک کلمات کو **تکبیرِ تشریق** کہتے ہیں اور یہ نویں(9)ذُوالحِجۃُ الْحَرام کی نمازِ فَجر سے تیرھویں(13) کی نمازِ عصر تک پانچوں وَقْت کی فرض نمازیں جو مسجد کی جماعتِ مُسْتَحَبَّہ کے ساتھ اَدا کی گئیں ان میں ایک بار بلند آواز سے تکبیر کہنا واجب ہے اور 3 بار افضل ہے۔ تکبیرِ تشریق سلام پھیرنے کے بعد فوراً کہنا واجِب ہے ۔ تکبیرِ تشریق یہ ہے: **اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْد**(بہارِ شریعت ج۱ص ۷۸۴، تنویرُ الْابصار ج۳ص ۷۱، دُرِّمُختار ورَدُّالْمُحتار ج۳ص ۷۳) تکبیرِ تشریق کے بارے میں مزید معلومات کیلئے شیخِ طریقت، امیر اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ "**نمازِ عید کا طریقہ**" (حنفی) صفحہ 8 اور 9 کا مُطالعہ کر لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعۂ قربانی میں ہمارے لئے کئی مدنی پھول موجود ہیں، سب سے پہلے تو یہ معلوم ہوا کہ حضرتِ سَیِّدُنا اِبْراہیم اور حضرتِ سَیِّدُنا اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں اطاعتِ الٰہی کا کیسا جذبہ تھا کہ حضرت سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے رِضائے اِلٰہی کی خاطر اپنا وہ بچہ جس کو بڑی دُعاؤں کے بعد بڑھاپے میں پایا تھا، جو آپ کی آنکھوں کا نُور اور دل کا سُرُور تھا، مگر آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطر اس کی قربانی کیلئے تیار ہوگئے اور بیٹا ہو تو ایسا کہ وہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حکم سُن کر غمگین اور خوفزدہ ہونے کے بجائے فَرحَت ومُسرَّت سے گویا جُھومنے لگا کہ میری خُوش قِسمتی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری قُربانی کو طَلَب فرمایا ہے اور بَخُوشی اللہ عَزَّوَجَلَّ پر قربان ہونے کے لئے تیار ہوگیا۔ اس سے یہ

بھی معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے برگزیدہ بندوں کو مختلف طریقوں سے آزماتا ہے، جو جس قدر مُقرَّب ومحبوب ہوتا ہے اس پر آزمائش بھی زیادہ آتی ہے، تاکہ یہ نُفُوسِ قُدْسیہ اس کی رضا پر راضی رہتے ہوئے آنے والی آزمائش پر صبر کرکے بطورِ انعام اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے بُلند مَراتِب حاصل کرسکیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جب بندے کا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں کوئی مرتبہ مقرر ہو اور وہ اس مرتبے تک کسی عمل سے نہ پہنچ سکے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جسم، مال یا اولاد کی آزمائش میں مبتلا فرماتا ہے، پھر اُسے اِن تکالیف پر صبر کی توفیق عطا فرماتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں اپنے مقرر درجے تک پہنچ جاتا ہے۔[1] نیز واقعۂ قربانی سے تربیتِ اَولاد اور والدین کی اِطاعت کا بھی درس ملتا ہے کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے نُورِ نظر کی تربیت کی تو آزمائش کے وَقْت حضرت سَیِّدُنا اسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام بھی اپنے والد کی اطاعت کرتے ہوئے بخوشی قربانی کیلئے تیار ہوگئے۔ ہمیں بھی اپنے والدین کے ساتھ حُسنِ سُلُوک کرتے ہوئے ان کی اطاعت میں زندگی بسر کرنی چاہیے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قربانی کرنے کیلئے تقویٰ واِخلاص ہونا بھی بے حد ضروری ہے، کیونکہ اگر کوئی نیک عمل لوگوں کو دِکھانے اور نُمود ونمائش یا کسی اور غرض سے کیا جائے تو وہ ہرگز قابلِ قبول نہ ہوگا جیسا کہ قرآنِ پاک میں حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے دونوں بیٹوں کی قربانی کا واقعہ مذکور ہے کہ جب حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرت ہابیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ اقلیما کا نکاح کرنا چاہا تو قابیل نے اس فیصلے کو تسلیم نہ کیا اور اقلیما سے نکاح کی خواہش ظاہر کی، حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے اسے سمجھایا کہ اقلیما تیری بہن ہے اور اس کے ساتھ تیرا نکاح نہیں ہوسکتا، مگر قابیل اپنی ضِد پر اَڑا رہا۔

---

[1] ... ابو داؤد، کتاب الجنائز، باب الامراض المکفرۃ ... الخ، ۳/۲۴۶، حدیث: ۳۰۹۰

بالآخر حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے حکم دیا کہ تم دونوں اپنی اپنی قُربانیاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں پیش کرو۔ جس کی قربانی مقبول ہو گی وہی اقلیما کا حق دار ہو گا۔ اس زمانے میں قربانی کی مقبولیت کی یہ نشانی تھی کہ آسمان سے ایک آگ آتی اور جو قُربانی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مقبول ہوتی تو اس کو کھالیا کرتی تھی۔ چُنانچہ قابیل نے گیہوں کی کچھ بالیں اور حضرت ہابیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک بکری قربانی کے لئے پیش کی۔ آسمانی آگ نے حضرت ہابیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی قربانی کو کھالیا اور قابیل کے گیہوں کو چھوڑ دیا۔ اس بات پر قابیل کے دل میں بُغض و حسد پیدا ہو گیا اور اس نے حضرت ہابیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو قتل کر دینے کی ٹھان لی اور ہابیل سے کہہ دیا کہ میں تجھ کو قتل کر دوں گا۔ حضرت ہابیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ قربانی قبول کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کام ہے اور وہ تقوی واِخلاص والوں کی قُربانی قبول کرتا ہے، اگر تُو مُتقی ہوتا تو ضَرور تیری قربانی قبول ہوتی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قابیل کی قُربانی تقویٰ اور رِضائے الٰہی کیلئے نہ تھی بلکہ اس کا مقصد صرف اقلیما کو حاصل کرنا تھا، جب وہ نہ ملی تو اس نے بُغض وحسد میں حضرت ہابیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو قتل کر دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اعمال کی قبولیت کیلئے تقویٰ اور اِخلاص کا ہونا اِنتہائی ضروری ہے۔ مگر افسوس ہمارا حال تو یہ ہے کہ اوّل تو نَفْس وشیطان ہمیں نیکیاں کرنے دیتے نہیں اور اگر کوئی نیکی کرنے میں کامیاب ہو بھی جائیں تو شیطان ہماری عِبادت کو ضائع کرنے کے لئے اپنا پورا زور لگا کر یا تو اس عبادت میں کوئی غلطی کروا دیتا ہے یا پھر اس عمل میں رِیاکاری کروا کر وہ عمل ہی ضائع کروا دیتا ہے۔ یاد رکھئے! ہمیں قربانی اور اس کے علاوہ دیگر نیک اعمال اخلاص واستقامت کے ساتھ اللہ

عَزَّوَجَلَّ کی رِضا وخوشنودی کیلئے کرنے چاہئیں، اگر ہم لوگوں کی رِضا حاصل کرنے، نام ونمود کیلئے مہنگا جانور قربان کریں گے لوگ تو پھر بھی خوش نہیں ہوں گے اور طرح طرح کی باتیں بنائیں گے۔ مثلاً کسی نے قربانی کیلئے اپنے علاقے میں سب سے مہنگا جانور خریدا تو لوگ اس کے بارے میں یُوں بدگمانی اور غیبتیں کرتے نظر آتے ہیں کہ اس کو دیکھو شہرت کمانے کیلئے کتنا مہنگا جانور خرید کر لایا ہے، بھئی! اتنا مہنگا جانور تو حلال کی کمائی میں ہرگز نہیں آسکتا، حرام کی کمائی سے قربانی کرنے کا کیا فائدہ!!۔ اب اگر کوئی لوگوں کے طعن وتشنیع سے بچنے کیلئے قربانی کا سستا جانور خرید لائے تو لوگ تب بھی باتیں بناتے ہیں کہ اپنے بچوں کی شادی میں فُضول رُسومات میں تو اس نے پانی کی طرح پیسا بہادیا مگر جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کرنے کا موقع آیا تو اس کی جیب سے پیسا نکلتا ہی نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے کثیر مال ودولت سے نوازا ہے مگر دیکھو تو سہی قربانی کیلئے کتنا کمزور سا جانور خرید لایا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ قربانی کرتے وَقْت سب کو راضی کرنے کے بجائے اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے کی کوشش کریں اور تَقْویٰ واِخْلاص کو پیشِ نظر رکھیں، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں وہی قُربانی مقبول ہے جس میں تَقْویٰ واِخلاص شَامل ہو ورنہ ہم نے جس جانور کی قربانی کرنی ہے، اس کا گوشت اور دیگر مَنافع ہم ہی حاصل کرتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں جانور کا کوئی حصہ نہیں پہنچتا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں تو قُربانی کرنے والے کا اِخلاص وتقویٰ پہنچتا ہے جیسا کہ پارہ 17 سُوْرَۃُ الْحج کی آیت نمبر 37 میں ارشاد ہوتا ہے:

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: اللہ کو ہر گز نہ ان کے گوشت پہنچتے ہیں نہ ان کے خون ہاں تمہاری پرہیز گاری اس تک باریاب ہوتی ہے۔

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ لوگوں کو دِکھانے اور اپنا نام کمانے کی غرض سے ہر گز کوئی عمل نہ کریں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا و خوشنودی کیلئے نیک عمل کرنے کی عادت بنائیں۔

عطا کردے اِخلاص کی مجھ کو نعمت نہ نزدیک آئے ریا یاالٰہی
مری زِندگی بس تری بندگی میں ہی اے کاش گُزرے سدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص106)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام اپنی بہاریں لُٹا رہا ہے، اس کی آمد ہوتے ہی سُنَّتِ ابراہیمی کی یادیں تازہ ہو جاتی ہیں، ہر سال لاکھوں لاکھ مُسلمان اس ماہِ مُقدّس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی بجاآوری، سُنّتِ ابراہیمی اور سُنَّتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ادائیگی کے لئے کمربستہ دِکھائی دیتے ہیں۔ ہر صاحبِ استطاعت مسلمان کو چاہیے کہ وہ رِضائے اِلٰہی کے حُصُول اور سُنَّتِ ابراہیمی کی اَدائیگی کی نیّت سے اس مہینے میں مالِ حلال سے قُربانی کا فریضہ سَرانجام دے، کیونکہ یہ بہت بڑی سعادت کی بات ہے۔ قرآنِ کریم میں اللہ عَزَّوَجَلَّ قُربانی کا ذِکر کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے۔

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝

ترجَمۂ کنزالایمان: تو تم اپنے رب کے لئے

(پ۳۰،الکوثر،۲)　　نماز پڑھو اور قربانی کرو۔

امام فخرُ الدین رازی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مُبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ حنفی علمائے کرام نے اس آیت سے یہ اِستِدلال فرمایا کہ **قُربانی واجب** ہے۔(تفسیر کبیر،۱۱/۳۱۸)

حضرت علامہ سید محمود آلوسی بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ "اکثر (عُلمائے کرام) اس بات پر مُتَّفِق ہیں کہ نحر سے مُراد قُربانیوں کا ذَبح کرنا ہے اور بعض نے وُجوبِ قربانی پر اس آیت سے اِستدلال کیا ہے۔(تفسیر روح المعانی،پ۳۰،الکوثر،تحت الآیۃ:۳۰،۲/۶۶۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَحادیثِ مُبارکہ قربانی کے **فَضائل ومَسائل** سے مالا مال ہیں۔ آیئے! قُربانی کے فضائل پر مُشتمل چار(4) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں، چنانچہ

﴿1﴾ قربانی کرنے والے کو قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے میں **ایک نیکی** ملتی ہے۔(تِرمِذی، کتاب الاضاحی، باب ماجاء فی فضل الاضحیۃ،۳/۱۶۲،حدیث:۱۴۹۸)

﴿2﴾ جس نے خُوش دِلی سے طالبِ ثواب ہو کر قربانی کی، تو وہ **آتَشِ جہنَّم سے حِجاب** (یعنی رَوک) ہو جائے گی۔(معجم کبیر، حسن بن حسن بن علی عن ابیہ،۳/۸۴،حدیث:۲۷۳۶)

﴿3﴾ اے فاطِمہ! اپنی قربانی کے پاس مَوْجُود رہو کیونکہ اِس کے خُون کا پہلا قطرہ گرے گا تمہارے **سارے گُناہ مُعاف** کر دیئے جائیں گے۔(سنن کبری لِلْبَیْہَقِی، کتاب الضحایا، باب مایستحب للمرء...الخ،۹/۴۷۶،حدیث:۱۹۱۶۱)

﴿4﴾ انسان قربانی کے دن کوئی ایسی نیکی نہیں کرتا جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو خُون بہانے سے زیادہ پیاری ہو، یہ قُربانی قِیامت میں اپنے سِینگوں بالوں اور کُھروں کے ساتھ آئے گی اور قربانی کا خُون زمین پر گرنے

سے پہلے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کے ہاں قبول** ہو جاتا ہے۔ لہٰذا خوش دِلی سے قُربانی کرو۔(تِرمِذی،کتاب الاضاحی، باب ماجاء فی فضل الاضحیۃ، ۳/۱۶۲ حدیث:۱۴۹۸)

حضرتِ علّامہ شیخ عبدُالحق مُحدِّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: قربانی، اپنے کرنے والے کے نیکیوں کے پلّے میں رکھی جائے گی جس سے نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گا۔(اشعۃُ اللّمعات ج۱ص۶۵۴) حضرتِ سیِّدُنا علّامہ علی قاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: پھر اس کے لئے سُواری بنے گی جس کے ذَرِیعے یہ شخص بآسانی پُل صراط سے گُزرے گا اور اُس (جانور) کا ہر عُضو مالِک (یعنی قُربانی پیش کرنے والے) کے ہر عُضو (کیلئے جہنَّم سے آزادی) کا فِدیہ بنے گا۔(مِرقاۃُ المَفاتیح ج۳ص۵۷۴ تحت الحدیث ۱۴۷۰، مراٰۃ ج۲ص۳۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے قُربانی کے فضائل سُنے کہ عیدِ قربان پر اللہ عَزَّوَجَلَّ قربانی کا فریضہ سَر اَنجام دینے والے خُوش نصیبوں کو ان کے جانوروں کے **ہر بال کے بدلے ایک نیکی** عطا فرماتا ہے، قربانی کرنے والوں کو **جہنَّم کی آگ سے نجات** عطا فرماتا ہے، جانور کے خُون کا پہلا قطرہ زمین پر گرنے سے پہلے پہلے **گُناہ معاف** کر دیئے جاتے ہیں، بروزِ محشر قربانی **نیکیوں کے پلڑے** میں رکھی جائے گی تو وہ بھاری ہو جائے گا اور قُربانی کرنے والا اپنے جانور پر سوار ہو کر **پُل صراط سے بآسانی** گزر جائے گا۔ لہٰذا جو مسلمان (مرد و عورت، بالغ، مقیم) مالکِ نصاب ہو (یعنی اُس شخص کے پاس ساڑھے باوَن تولے چاندی یا اُتنی مالیَّت کی رقم یا اتنی مالیَّت کا تجارت کا مال یا اتنی مالیَّت کا حاجتِ اَصلیَّہ کے علاوہ سامان ہو اور اُس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ یا بندوں کا اِتنا قَرضہ نہ ہو جسے ادا کر کے ذِکر کردہ نصاب باقی نہ رہے) تو ایسے شخص پر شرعاً قربانی واجب ہے۔

لہٰذا اُسے چاہیے کہ وہ ٹال مٹول سے کام لینے نیز مختلف حیلے بہانے بنا کر رَبِّ ذُوالجلال جَلَّ جَلَالُہٗ کے قَہر وغَضَب کا حقدار بننے سے بچے۔

یاد رکھئے! قربانی واجب ہونے کے باوجود اس کی ادائیگی نہ کرنا گناہ ہے اور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایسے لوگوں کے بارے میں فرمایا: جس شخص میں قُربانی کرنے کی وُسعَت ہو پھر بھی وہ قُربانی نہ کرے تو وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔ (اِبن ماجہ ج۳ص۵۲۹ حدیث ۳۱۲۳)

کیا قرض لے کر بھی قربانی کرنی ہوگی؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو لوگ قربانی کی اِستِطاعت (یعنی طاقت) رکھنے کے باوُجود اپنی واجِب قربانی ادا نہیں کرتے، ان کے لیے لمحۂ فکریہ ہے، اوّل یہی خسارہ (یعنی نقصان) کیا کم ہے کہ قربانی نہ کرنے سے اتنے بڑے ثواب سے محروم ہوگئے مزید یہ کہ وہ گناہ گار اور جہنَّم کے حقدار بھی ٹھہرے۔ نیز قربانی کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ اگر قربانی واجب ہو، لیکن پیسے نہیں تو **قرض** (loan) لے کر قربانی کرے، چُنانچہ فتاوٰی امجدیہ جلد 3 صَفحہ 315 پر ہے:

"اگر کسی پر قربانی واجِب ہے اور اُس وَقت اس کے پاس روپے نہیں ہیں تو قَرض لے کر یا کوئی چیز فروخت کر کے قربانی کرے۔"

یادرہے! کہ جس شخص پر شَرعی اُصولوں کے مطابق قُربانی واجِب ہے اس پر قُربانی سے مُتعلِّق مَسائل سیکھنا بھی لازِمی ہیں۔ فِی زَمانہ عِلْمِ دِیْن سے دُوری کے باعث مسلمانوں کی ایک تعداد اس اَہَم فَریضہ کو بھی کَماحَقُّہٗ (جیسا اس کا حق ہے) اَدا نہیں کرپاتی، ہمارے مُعاشرے (Society) میں ایک تعداد ایسی ہے جن کی دِینی مَعْلُومات

کا حال یہ ہے کہ ایک ہی گھر میں رہنے والے مُختلِف مالکِ نِصاب اَفراد پُورے گھر کی طرف سے ایک ہی بکرا قُربان کر دیتے ہیں اور قُربانی کے لیے کیسا جانور ہونا چاہیے ؟ یا کس عَیب (Fault) کی وجہ سے قُربانی نہیں ہو گی؟ انہیں معلوم ہی نہیں ہوتا اور وہ قُربانی کرنے کے بعد اس خُوش فہمی میں مُبتلا رہتے ہیں کہ ہم نے بھی سُنَّتِ اِبراہیمی پر عمل کر لیا اور ہمارا واجِب اَدا ہو گیا۔ حالانکہ ان کے ذِمّہ واجب کی اَدائیگی باقی رہتی ہے۔ اس لیے قُربانی کے اَحکامات کا عِلْم ہونا بہت ضَروری ہے۔ قُربانی میں پیش آنے والے مسائل کے مُتَعَلِّق شیخِ طریقت، امیرِ اَہلُسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے 48 صفحات پر مُشتمل رِسالہ **"اَبلَق گھوڑے سُوار"** کا مُطالَعہ بہت مُفید رہے گا۔ اس رسالے میں قربانی کے فضائل، قُربانی کے 12 مدنی پھُول، قربانی کا طریقہ، عیب دار جانوروں کی تفصیل، اندازے سے گوشت تقسیم کرنے کے طریقے، ذَبح اور ذبیحہ سے مُتَعَلِّق اِحتیاطیں اور کھالوں وغیرہ سے مُتَعَلِّق اَہم معلومات کو بیان کیا گیا ہے، لہٰذا آج ہی اس رسالے کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ہدیۃً طلب فرمائیے نیز دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عیدِ قُربان سال میں صرف ایک بار تشریف لاتی ہے، بِلا شُبہ یہ دُوریاں مِٹانے اور خُوشیاں پھیلانے کا اِنتہائی اَہم موقع ہوتا ہے۔ شریعتِ مُطہرہ نے جس طرح ہمیں عام حالات میں رِشتے داروں، ہمسایوں، فقیروں اور مسکینوں کی خَیر خواہی کرنے، خُوشی غمی کے موقع پر

ان کی دِلجوئی کرنے اور مشکل وَقْت میں ان کی مدد کرنے کی ترغیب دِلائی ہے، اسی طرح عیدِ قربان کے پُر مُسَرَّت لمحات میں بھی ان کے ساتھ خیر خواہی کرنے اور ان کے لئے قُربانی کے گوشت میں حِصَّہ مُقرَّر کرنے کو مستحب (یعنی ثواب کا کام) قرار دیا ہے۔

قُربانی کے گوشت کے مصارف

شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"ابلق گھوڑے سوار"** کے صفحہ نمبر 23 پر فرماتے ہیں: (قربانی کرنے والا) قربانی کا گوشْت خُود بھی کھا سکتا ہے اور دُوسرے شخص مالدار یا فقیر کو دے سکتا ہے، کِھلا سکتا ہے بلکہ اس میں سے کچھ کھالینا قُربانی کرنے والے کے لیے مُستحب ہے۔ بہتر یہ ہے کہ گوشْت کے تین (3) حصّے کرے ایک حصّہ فُقَرا کے لیے اور ایک حصّہ دوست و اَحباب کے لیے اور ایک حصّہ اپنے گھر والوں کے لیے۔ اگر سارا گوشْت خود ہی رکھ لیا تب بھی کوئی گناہ نہیں۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تین (3) حصّے کرنا صِرْف اِسْتِحْبابِی اَمر (یعنی مُستحب کا حکم رکھتا) ہے کچھ ضَروری نہیں، چاہے تو سب اپنے استعمال میں کرلے یا سب عزیزوں، غریبوں کو دے دے، یا سب مساکین کو بانٹ دے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۰/۲۵۳)

مگر بھلائی اسی میں ہے کہ ان بابرکت اَیّام میں اپنے عزیز و اَقارب، دوست و اَحباب اور فُقَراء و مَساکین کو بھی اپنی خُوشیوں میں شریک کریں اور قربانی کے گوشت میں سے گھر والوں کا حِصَّہ نکال کر بقیہ حِصّہ فُقَراء و مساکین کے لئے مُتَعَیَّن کر دیں تاکہ لالچ، کنجوسی، قطعِ تعلقی اور غُرُور و تکبُّر جیسی بُرائیاں ہم سے دُور رہیں جبکہ صِلَۂ رِحمی، اُخُوّت و بھائی چارے اور محبتوں کے رشتوں کا تسلسل برقرار رہے نیز

ہمیں بھی فُقَرا و مَساکین کی دُعاؤں میں سے حِصّہ نصیب ہو۔

بعض علاقوں میں مسلمانوں کی آبادی میں غیر مسلم بھی رہتے ہیں، یاد رکھئے! اِنہیں قربانی کا گوشت دینے کی شرعی اِجازت نہیں ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی قافلہ" بھی ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فرض عُلوم سیکھنے نیز اپنے اندر دِین کی خاطِر قُربانی دینے کا جذبہ بیدار کرنے کے لئے دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیے نیز ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مَدَنی کام **"مَدَنی قافلہ"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت سَفَر کرنے والے سُنّتوں کی تَرْبِیَت کے مَدَنی قافِلوں کی بَرَکت سے اب تک بے شُمار لوگوں کی زندگیوں میں مَدَنی اِنقلاب آنے کی مدنی خبریں سُننے کو ملتی ہیں، چونکہ یہ مدنی قافلے عُموماً مَساجد ہی میں ٹھہرتے ہیں، لہٰذا کئی مَساجد بھی اِنہی مَدَنی قافِلوں کی بدولت آباد ہو چکی ہیں۔ مساجد کو آباد کرنے کی تو کیا ہی بات ہے، حدیثِ پاک میں ہے: جب کوئی بندہ ذِکْر و نماز کے لئے مسجد کو ٹھکانا بنالیتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس سے ایسے خوش ہوتا ہے جیسے لوگ اپنے گمشدہ شخص کی اپنے ہاں آمد پر خوش ہوتے ہیں۔

(ابن ماجه، کتاب المساجد والجماعات، باب لزوم المساجد، ۱/۴۳۸، رقم: ۸۰۰)

آیئے! ترغیب کے لئے مَدَنی قافلے کی ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

جوڑوں کی بیماری اور بے روزگاری سے نجات

ایک اسلامی بھائی کے بَیان کا خُلاصہ ہے کہ میرے ایک طرف بے روزگاری تھی تو دُوسری طرف جوڑوں کے دَرد کی پُرانی بیماری، تنگدستی اور شدید دَرد کے باعث سخت بیزاری تھی، بَہُت علاج کروایا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ کسی اسلامی بھائی نے انفِرادی کوشش کے ذَرِیعے ذِہن بنا کر دعوتِ اسلامی کے تحت عاشقانِ رسول کے سُنَّتوں کی تَربِیَت کے مَدَنی قافِلے میں سُنّتوں بھرے سَفَر کی ترکیب بنادی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے میں سُنّتوں بھرے سَفَر اور عاشقانِ رسول کی شفقت بَھری صحبت کی بَرَکت سے میری برسوں پُرانی جوڑوں کی بیماری بالکل ختم ہوگئی۔ مَدَنی قافِلے سے واپسی پر دوسرے ہی دن ایک اسلامی بھائی آئے اور اُنہوں نے مجھے کام پر لگا کر میرے روزگار کی ترکیب بھی بنادی۔ یہ بَیان دیتے ہوئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک سال سے زیادہ عرصہ گُزر چکا ہے، میرا کام ایک دن بھی بند نہیں ہوا اور دَرد بھی پلٹ کر نہیں آیا۔

یاخُدا! نکلوں میں مدنی قافلوں کے ساتھ کاش! سُنّتوں کی تَربِیَت کے واسطے پھر جلد تر!
خُوب خِدمت سُنّتوں کی ہم سَدا کرتے رہیں مدنی ماحول اے خُدا ہم سے نہ چُھوٹے عُمر بھر

(وسائلِ بخشش (مُرَمَّم)، ص۶۳۷-۶۳۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! عیدُ الاضحیٰ کی برکتوں کے بھی کیا کہنے کہ ان دنوں میں سُنّتِ ابراہیمی کی اَدائیگی کا جوش و جذبہ قابلِ دِید ہوتا ہے، جو صاحبِ اِستطاعت اَفراد سُنّتِ

ابراہیمی کی اَدائیگی کی نِیَّت سے اپنے جانوروں کو راہِ خُدا میں قُربان کرتے ہیں، وہ غریبوں مسکینوں کو گوشت پہنچا کر ان کی مدد بھی کرتے ہیں۔ اس طرح وہ غُرباء و مَساکین بھی اپنے گھر والوں اور دیگر عزیز و اَقارب کی لذیذ کھانوں کے ذریعے مہمان نوازی کرتے ہیں۔ عیدِ قُرباں کے موقع پر اکثر گھروں میں گوشت کافی مقدار میں جمع ہو جاتا ہے، اس گوشت کو محفوظ رکھنے کے لئے ہم ڈِیپ فریزر (Deep Freezer) کا استعمال کرتے ہیں، مگر اس کے باوُجُود بھی گوشت خراب ہونے کی شکایات سامنے آتی ہیں۔ لہٰذا زیادہ عرصے تک گوشت اور کھانے کی دیگر اَشیاء محفوظ رکھنے کا ایک نُسخہ سماعت کیجئے، چنانچہ

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی تصنیف **"فیضانِ سُنَّت"** میں فرماتے ہیں: کچّا گوشت اگر بڑے پتیلے یا ٹوکرے میں بھر کر ڈِیپ فریزر میں رکھیں گے تو اندرونی حصّہ میں ٹھنڈک (Cooling) کم پہنچنے کے باعث خراب ہو جانے کا قوی اندیشہ ہے، لہٰذا اس کی حفاظت کا طریقہ اچّھی طرح سمجھ لیجئے۔ پہلے ٹوکَری کی تہ میں برف بچھائیے، اب اس پر گوشت کی تہ جما دیجئے پھر اس پر برف کی تہ بچھائیے، پھر اُوپر گوشت کی اور اب ڈِیپ فریزر میں رکھ دیجئے۔ اس طرح کرنے سے نیچے اوپر اور اندر ہر طرف ٹھنڈک ہی ٹھنڈک رہے گی اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کافی دنوں تک گوشت خراب نہیں ہو گا۔ (فیضانِ سنت، ص ۵۷۴)

نیز اس بات کا بھی خیال رکھئے کہ "ڈِیپ فریزر" برابر کام کر رہا ہے یا نہیں، گرمیوں میں بعض اوقات وولٹیج (Voltage) کم ہو جانے کی صورت میں ٹھنڈک (Cooling) کم ہو جاتی اور غِذا خراب ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے، ایسے مَواقع پر کھانے پینے کی اشیاء کو پھیلا کر کھلی ہوا میں بھی رکھا جا سکتا ہے، گوشت کو دیوار وغیرہ کی ٹیک کے بغیر کھُلی ہوا میں لٹکا دینے سے دیر تک تازہ رہ سکتا ہے۔ جب بھی پکا ہوا کھانا یا سالن

فریزر میں رَکھیں تو برتن کا ڈھکّن ضَرور کھول دیا کریں تاکہ ٹھنڈک اندر پہنچ سکے۔ چھوٹے برتنوں، تھالوں یا پلاسٹک کی چھوٹی تھیلیوں میں رکھنا مُناسب ہوتا ہے، کھانے سے پُر بڑے پتیلے کے اندرونی حصّے میں ٹھنڈک (Cooling) نہ پہنچنے کے سبب کھانا خراب ہو جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ خُصوصاً کھِچڑے اور پکی ہوئی دال میں زِیادہ اِحتیاط کی ضَرورت ہے ورنہ یہ جلد خراب ہو جاتے ہیں۔ اِسی طرح ایسی غذائیں جن میں ٹماٹر یا کھٹائی زِیادہ مقدار میں ہو ان کے بھی جلد خراب ہو جانے کا اِمکان رہتا ہے۔

یاد رکھئے! ڈاکٹرز کی تحقیق کے مطابق **10 دن سے زیادہ** رکھا ہوا، فریزر کا گوشت طبّی (Medically) لحاظ سے نقصان دہ ہے، اس لیے کوشش کر کے 10 دن سے پہلے پہلے گوشت اِستعمال کر لیں یا کسی کو دے دیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمارے لئے بے شُمار نعمتیں پیدا فرمائی ہیں اور ہر نعمت کو طرح طرح کے فوائد سے مُزَیّن فرمایا ہے، گوشت بھی اس کی ایک عظیمُ الشّان نعمت اور ایسا ذَوق اَفزا کھانا ہے کہ اگر ہم مُناسِب مقدار میں میانہ روی کے ساتھ اسے استعمال میں لائیں تو ہم ان فائدوں کو سمیٹنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اس کا سب سے بڑا فائدہ تو یہ ہے کہ اسے کھانے سے ہمیں سُنَّت پر عمل کا ثواب حاصل ہوتا ہے، کیونکہ یہ ہمارے آقا، مکی مدنی مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتِ مُبارَکہ اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پسندیدہ کھانوں میں شامل رہا ہے، چنانچہ

حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کھانوں میں سب سے زیادہ گوشت پسندیدہ تھا، سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: گوشت کانوں کی سَماعت بڑھاتا ہے اور دنیا و آخِرت میں کھانوں کا سردار ہے۔ اگر میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے سُوال کرتا کہ مجھے روزانہ گوشت کِھلائے تو وہ ضرور ایسا کرتا۔

(اتحاف السادۃ، کتاب آداب المعیشۃ، ۸/۲۳۸)

اس کے علاوہ عیدِ قُربان کے موقع پر عُموماً گوشت کی کثرت کے باعث سبزیاں اور دالیں پکانے کھانے کا رُجحان تقریباً نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے اور گوشت سے بنے کھانے پکانے کو ہی زیادہ ترجیح دی جاتی ہے لہٰذا پھر گوشت سے جو فوائد و ثمرات ہمیں ملنے تھے کثرتِ استعمال کی وجہ سے ہم ان فوائد سے محروم ہو جاتے ہیں اور گوشت خوری کی آفت میں مبتلا ہونے کے سبب ڈاکٹروں اور حکیموں کے دھکے کھانے پر مجبور ہو جاتے ہیں، لہٰذا گوشت کے مُعاملے میں میانہ رَوی سے کام لیجئے اور گوشت کے نقصان دہ اَثرات کو کم کرنے کے لئے اس کے ساتھ سبزیوں (Vegetable) کا استعمال ضرور رکھئے۔ آیئے! اب گوشت کے چند طبی فوائد اور زِیادہ گوشت کھانے کے نُقصانات بھی سنتے ہیں، چُنانچہ

گوشت کے طبی فوائد اور زیادہ گوشت کھانے کے نقصانات

اَطِبّاء کا کہنا ہے کہ گوشت کھانے سے (بدن کی) 70 قُوّتوں میں اِضافہ ہوتا ہے، اس سے بصارت (دیکھنے کی قوت) زیادہ ہوتی ہے، گوشت بدن کے رنگ کو نکھارتا ہے، پیٹ کو بڑھنے نہیں دیتا، اخلاق و عادات کو بہتر بناتا ہے، گردن کا گوشت عُمدَہ لَذِیذ، جلد ہضم ہونے والا اور ہلکا ہوتا ہے، دَسْت کا گوشت سب سے ہلکا، لذیذ تَرین، جلد ہضم ہونے والا اور بیماری سے خالی ہوتا ہے، بچھڑے کا گوشت بالخصوص جب کہ بچھڑا فربہ ہو، نہایت مُعتدِل، لذیذ، عُمدہ اور پسندیدہ ہوتا ہے، گرم تَر ہوتا ہے اور اگر عُمدَہ طَرِیقے سے ہضم ہو جائے تو اس کا شمار قوت بخش غذا میں ہوتا ہے۔ عام طور پر استعمال کے لئے شوربے والا گوشت بہتر رہتا ہے، سب سے بہتر گوشت بکرے کا ہوتا ہے، بکرے کے گوشت میں دَسْتی اور شانہ وہ

مقامات ہیں جہاں پر ریشے موٹے نہیں ہوتے اور گوشت جلد گلتا اور مُلائم ہوتا ہے، پُشت کے گوشت کا ریشہ ران سے کم موٹا ہوتا ہے اس میں خون پیدا کرنے والے اجزا ملتے ہیں، گوشت بدن کو بڑھا کر طاقت بخشتا ہے، گوشت کے فوائد جانوروں کے حساب سے مختلف ہیں، بکری کا گوشت صاف خون پیدا کرتا ہے، گرم مزاجوں کے لئے مفید ہے۔

آیئے اب کثرت سے گوشت کھانے کے **نُقصانات** بھی سُنتے ہیں، انسانی جسم کیلئے ہفتے میں دو تین (3/2) بار سے زیادہ گوشت کا استعمال نُقصان دہ ہے، بڑے جانور کا گوشت زیادہ کھانے سے مسوڑھے اور دانت خراب ہوتے ہیں، گوشت کی کثرت سے گُردوں (Kidneys) میں یُورِک ایسِڈ (Uric Acid) کی زِیادتی ہو جاتی ہے، گُردے اسے بآسانی خارج نہیں کرتے، گوشت کا زیادہ استعمال **جگر** (Liver) کے لئے بھی نُقصان دہ ہے، زیادہ مقدار میں گوشت کھانے سے **کینسر** (Cancer) کا امکان بڑھ جاتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِلاشبہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہمارے لئے کسی نعمتِ عظمیٰ سے کم نہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے دل میں مسلمانوں کی شرعی واَخلاقی رہنمائی کا جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا ہے، یہی وجہ ہے کہ آپ اپنے سُنّتوں بھرے اصلاحی بیانات اور علم وحکمت سے بھرپُور مدنی مذاکروں وغیرہ کے ذریعے وَقتاً فوقتاً اپنے مُریدین اور چاہنے والوں کی مدنی تَربِیَت فرماتے اور انہیں شریعت کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھنے کی بھرپور انداز میں ترغیب ارشاد فرماتے رہتے ہیں، مثلاً جب عیدِ قرباں کے پُرمُسرّت لمحات تشریف لاتے ہیں تو تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ

اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کثیر ہا کثیر اسلامی بھائی اپنے پیر و مُرشد اور مدنی مرکز کے فرمان پر لبیک کہتے ہوئے اپنی قیمتی مصروفیات کی قُربانی دے کر قُربانی کی کھالیں اکٹھی کرتے ہیں اور مدنی کاموں کی ترقی میں مُعاونت کا سبب بنتے ہیں، لہٰذا قُربانی کی کھالیں جمع کرنے کے دوران ہونے والی بے اِحتیاطیوں کے پیشِ نظر آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے دعوتِ اسلامی کے لئے قُربانی کی کھالیں اِکٹھی کرنے والوں کے لئے 22 **نیتوں اور اِحتیاطوں پر مُشتمل ایک مدنی گُلدستہ** عطا فرمایا ہے۔ آیئے! امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"ابلق گھوڑے سوار"** کے صفحہ نمبر 41 تا 44 سے ان 22 نیتوں اور احتیاطوں کو توجہ کیساتھ سُنئے اور عمل کرنے کی نیّت کر لیجئے۔

قُربانی کی کھالیں جمع کرنے والے کیلئے 20 نیّتیں اور احتیاطیں

(1) رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیتیں کرتا ہوں (2) ہر حال میں شَریعت وسُنّت کا دامن تھامے رہوں گا (3) قربانی کی کھالوں کے لئے بھاگ دوڑ کے ذَرِیعے دعوتِ اسلامی کے ساتھ تعاوُن کروں گا (4) کوئی لاکھ بدسُلوکی کرے مگر اظہارِ غُصّہ اور (5) بداَخلاقی سے پرہیز کر کے دعوتِ اسلامی کی ناموس وعزّت کی حفاظت کروں گا (6) قربانی کی کھالوں کے سبب لاکھ مصروفیّت ہوئی بِلا عُذرِ شَرعی کسی بھی نَماز کی جماعت تو کیا تکبیرِ اولیٰ بھی تَرک نہیں کروں گا (7) پاک لباس مع عِمامہ شریف اور تہبند شاپر (تھیلی) وغیرہ میں ڈال کر نمازوں کیلئے ساتھ رکھوں گا (حسبِ ضَرورت بستے وغیرہ پر بھی رکھ سکتے ہیں۔ اِس کی خاص تاکید ہے، کیونکہ ذَبح کے وَقْت نکلا ہوا خون نَجاستِ غَلِیظَہ اور پیشاب کی طرح ناپاک ہے اور کھالیں جمع کرنے والے کا اپنے کپڑے پاک رکھنا انتہائی دُشوار ہے۔ بہارِ شریعت جلد اوّل صفحہ 389 پر ہے: نَجاستِ غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک دِرہَم سے زیادہ لگ جائے تو اُس کا پاک کرنا فرض ہے، بے پاک کیے نَماز پڑھ لی تو ہو گی ہی

نہیں اور قصداً پڑھی تو گناہ بھی ہوا اور اگر بہ نیّتِ استخفاف (یعنی اِس حکمِ شریعت کو ہلکا جان کر) ہے تو کُفر ہوا اور اگر دِرہَم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجِب ہے کہ بے پاک کیے نَماز پڑھی تو مکروہِ تحریمی ہوئی یعنی ایسی نَماز کا اِعادہ واجِب ہوا اور قصداً (جان بوجھ کر) پڑھی تو گنہگار بھی ہوا اور اگر دِرہَم سے کم ہے تو پاک کرنا سنّت ہے کہ بے پاک کیے نَماز ہو گئی مگر خِلافِ سنّت ہوئی اور اس کا اِعادہ بہتر ہے۔) (8) مسجِد، گھر، مکتب اور مدرسے وغیرہ کی دَرِیوں، چٹائیوں، کارپیٹ اور دیگر چیزیں خون آلُود ہونے سے بچاؤں گا (وُضو خانے کے گیلے فرش یا پائیدان وغیرہ پر بھی خون آلُود پاؤں سَمیت جانے سے بچنے اور وُضو کرتے ہوئے خُوب اِحتیاط کرنے کی ضَرورت ہے، ورنہ نَجاست کی آلُودَگی اور ناپاک پانی کے چِھینٹوں سے اپنے ساتھ دوسروں کو بھی ناپاک کر ڈالنے کا اِحتمال رہے گا) (9) خون آلُود بدبو دار کپڑوں سَمیت مسجِد میں نہیں جاؤں گا (بدبُو نہ بھی آتی ہو تب بھی ناپاک بدن یا کپڑا یا چیز مسجد میں لے جانا منع ہے۔ زخم، پھوڑے، کپڑے، عمامے، چادر، بدن یا ہاتھ مُنہ وغیرہ سے بدبُو آتی ہو تو تب بھی مسجِد کے اندر داخِل ہونا حرام ہے۔ فیضانِ سُنَّت جلد اوّل صفحہ 1217 پر ہے: مسجِد کو (بد) بُو سے بچانا واجِب ہے وَلہٰذا مسجِد میں مِٹّی کا تیل جلانا حرام، مسجِد میں دِیا سَلائی (یعنی ماچِس کی تیلی) سُلگانا حرام، حتّٰی کہ حدیث میں ارشاد ہوا: مسجِد میں کچّا گوشت لے جانا جائز نہیں۔ (اِبنِ ماجه، کتاب الصلاة، باب مایکره ... الخ، ۱/ ۴۱۴، حدیث: ۷۴۸ ماخوذاً) حالانکہ کچّے گوشت کی (بد) بُو بَہُت خَفِیف (یعنی ہلکی) ہے۔)

(10) قلم، رسید بُک، پیڈ، گلاس، چائے کے پیالے وغیرہ پاک چیزوں کو ناپاک خون نہیں لگنے دُوں گا۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد 4 صفحہ 585 پر ہے: پاک چیز کو (بِلا اجازتِ شرعی) ناپاک کرنا حرام ہے) (11) جو دُوسرے اِدارے کو کھال دینے کا وعدہ کر چکا ہو گا اُس کو بدعَہدی کا مَشوَرہ نہیں دُوں گا (آسان طریقہ یہ ہے کہ اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ آپ سارا ہی سال متوجہ رہئے اور خود ہی پہَل کر کے کھال بُک کروا کر رکھئے)

(12)جو کھال دے گا ہوسکا تواُس کو کوئی رِسالہ یا پمفلٹ تحفۃً پیش کروں گا(13)نیز اُس کو ”شکریہ، جَزَاكَ اللّٰه“ کہوں گا۔ (14)کھال دینے والے پر انفِرادی کوشش کر کے اُس کو سنّتوں بھرے اجتِماع اور(15)مَدَنی قافِلوں میں سفر وغیرہ کی رغبت دِلاؤں گا(16)بعد میں بھی اُس سے رابِطہ رکھ کر کھال دینے کے اِحسان کے بدلے میں اُسے مَدَنی ماحول میں لانے کی کوشش کروں گا اگر(17)وہ مَدَنی ماحول میں ہوا تو اُسے مَدَنی قافلے کا مُسافِر یا (18)مَدَنی اِنعامات کا عامِل بناؤں گا یا(19)کوئی نہ کوئی مزید مَدَنی ترکیب کروں گا(ذمّے داران کو چاہئے کہ بعد میں وَقت نکال کر کھال دینے والوں کا شکریہ ادا کرنے ضَرور جائیں نیز ان سب مُحسنین کو علاقائی سطح پر یا جس طرح مناسِب ہو اکٹھا کر کے مختصراً نیکی کی دعوت اور تقسیمِ رسائل وغیرہ کی ترکیب فرمائیں۔ رَسائل کی دعوتِ اسلامی کے چندے سے نہیں جُدا گانہ ترکیب کرنی ہوگی)(20)دُور و نزدیک جہاں سے بھی کھال اُٹھانے(یا بستہ یا کوئی سا کام سنبھالنے)کا ذمّے دار اسلامی بھائی حکم فرمائیں گے، ضِدّ و انکار کئے بغیر اِطاعت کروں گا۔ (یہ نیتیں بَہُت کم ہیں، علمِ نیّت سے آشنا مزید بَہُت ساری نیتیں نکال سکتا ہے)

مدنی چینل کا تعارف:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت کو عام کرنے، لوگوں کو غفلت کی نیند سے بیدار کرنے، گناہوں اور گمراہیوں کے سیلاب سے بچانے کیلئے کم و بیش 103 شُعبہ جات میں مدنی کام کر رہی ہے، اِنہی میں سے ایک اِنتہائی اَہم شُعبہ **مدنی چینل** بھی ہے۔ ؟مَدَنی چینل کے ذریعے خوفِ خدا اور عشقِ مُصطفےٰ کی شمع فروزاں رکھنے کا پیغام گھر گھر پہنچانے کا سفر جاری ہے۔ ؟...مَدَنی چینل نے بین الاَقوامی سَطح پر

اِسلام کے پیغام کو اس موثر اور دل نَشین اَنداز میں دُنیا کے گوشے گوشے تک پہنچایا ہے جہاں اس کے بغیر رَسائی بے حد مُشکل تھی۔ ؟...مَدَنی چینل وہ واحد 100 فیصد اسلامی چینل ہے جس پر عورتوں کو نہیں دِکھایا جاتا۔ اس لحاظ سے اسے ایک **آئیڈیل اِسلامک چینل** کہا جا سکتا ہے۔ ؟...مَدَنی چینل بے حَیائی اور فَحاشی وعُریانی کی فَضا میں بِگڑی ہوئی مُعاشرتی اَقدار کی اِصلاح کے لیے روشن آفتاب کا کردار اَدا کر رہا ہے۔ ؟...مَدَنی چینل پر عَقائد وعبادات، اَخلاق، مُعاملات اور مُعاشرت سے مُتعلِّق مسائل کو اِنتہائی اِحتیاط اور ذِمّہ داری کے ساتھ پیش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ آپ سے مدنی اِلتجا ہے کہ مدنی چینل دیکھتے رہیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہزاروں سُنّتیں سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کا جَذبہ پانے کے ساتھ ساتھ فلمیں، ڈرامے، گانے باجے وغیرہ گُناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے اور عشقِ رسول میں ڈُوبے رہنے کا ذِہن بھی بنے گا۔

مدنی چینل کے سبب نیکی کی دعوت عام ہو عام دُنیا بھر میں یارَبِّ دِین کا پیغام ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج ہم نے قُربانی کے فَضائل ومَسائل سے مُتَعَلِّق بیان سُنا

♣ قُربانی سُنّتِ مُحمدی اور سُنّتِ ابراہیمی ہے ♣ قُربانی کرنے والے خوش نصیب کو جانور کے ہر بال کے بدلے ایک نیکی ملنے کی بشارت ہے، ♣ قُربانی ثواب کی نیّت سے کرے تو وہ قُربانی، جہنّم کی آگ سے رُکاوٹ بنے گی ♣ قُربانی کرنے والے کے لیے گناہوں سے معافی کی بِشارت ہے ♣ قُربانی کے گوشت کے ذریعے غریب رِشتے داروں، ہمسایوں، فقیروں اور مِسکینوں کی دِلجوئی کرکے عظیم

ثواب کمایا جاسکتا ہے۔♣قُربانی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو خوش کرتی ہے♣قُربانی شیطان کی ناراضی کا سبب ہے ♣قربانی رحمتیں لاتی ہے♣قربانی سے بلائیں ٹلتی ہیں♣قربانی کرنے والے کو دِین ودُنیا کی بھلائیاں نصیب ہوتی ہیں۔

جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قربانی کی اِستطاعت دی ہے،اسے چاہیے کہ وہ ضرور اِخلاص کے ساتھ حصولِ ثواب کے لیے قُربانی کرے تاکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کا مُستَحِق قرار پائے۔

اِجتماعی قُربانی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کے تحت پاکستان بھر میں سینکڑوں مقامات پر "**اِجتماعی قربانی**" کا بھی باقاعدہ اِہتمام ہوگا۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اجتماعی قربانی میں حصہ لینے کے لیے اپنے شہر کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ذِمہ دارانِ دعوتِ اسلامی سے رابطہ کیجئے۔اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں دِین کی خاطر جانی،مالی اوروقت کی قربانی دینے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔[1]

---

[1] ... مشکاۃ المصابیح،کتاب الایمان،باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ،۱/۹۷،حدیث:۱۷۵

سنّت کے مطابِق میں ہر اک کام کروں کاش تُو پیکرِ سنّت مجھے اللہ! بنادے

(وَسائلِ بخشش (مرمم)، ص۱۱۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہاتھ ملانے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **101 مدنی پھول** سے ہاتھ ملانے کی چند سنتیں و آداب سنتے ہیں: پہلے دو(2) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ ہوں: ❓جب دو(2) مسلمان ملاقات کرتے ہوئے مُصافَحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے خیریت دریافت کرتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے درمیان سو (100) رحمتیں نازل فرماتا ہے جن میں سے ننانوے (99) رحمتیں زیادہ پرتپاک طریقے سے ملنے والے اور اچھے طریقے سے اپنے بھائی سے خیریت دریافت کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔(معجم اوسط، ۵/۳۸۰، رقم: ۷۶۷۲) ❓جب دو(2) دوست آپس میں ملتے ہیں اور مُصافَحہ کرتے ہیں اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرُود پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔(شعب الایمان، ۶/۴۷۱، حدیث: ۸۹۴۴)

❓دو(2) مسلمانوں کا بوقتِ ملاقات سلام کرکے دونوں ہاتھوں سے مُصافَحہ کرنا یعنی دونوں ہاتھ ملانا سنّت ہے۔ ❓رخصت ہوتے وَقت بھی سلام کیجئے اور ہاتھ بھی ملا سکتے ہیں۔ ❓ہاتھ ملاتے وقت دُرُود شریف پڑھ کر ہو سکے تو یہ دعا بھی پڑھ لیجئے: یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُم (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے۔) ❓دو(2) مسلمان ہاتھ ملانے کے دَوران جو دعا مانگیں گے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قبول ہوگی ہاتھ جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مغفرت ہو جائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ (مسند احمد، ۴/۲۸۶،

حدیث: ۱۲۴۵۴) ❓ دونوں طرف سے ایک ایک ہاتھ ملانا سنّت نہیں مصافحہ دو(2) ہاتھ سے کرنا سنّت ہے۔ ❓ بعض لوگ صِرف اُنگلیاں ہی آپس میں ٹکرا دیتے ہیں یہ بھی سنت نہیں ❓ ہاتھ ملانے کے بعد خود اپنا ہی ہاتھ چوم لینا مکروہ ہے۔(بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶،۳/ ۴۷۲بتغیر قلیل) ❓ اگر اَمرَد (یعنی خوبصورت لڑکے) سے ہاتھ ملانے میں شہوت آتی ہو تو اس سے ہاتھ ملانا جائز نہیں بلکہ اگر دیکھنے سے شہوت آتی ہو تو اب دیکھنا بھی گناہ ہے۔(دُرِّمُختار، ۹۸/۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16(312صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

علم حاصِل کرو، جہل زائل کرو پاؤ گے راحتیں، قافلے میں چلو
سنتیں سیکھنے، تین دن کے لیے ہر مہینے چلیں ، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مَسجِد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتِکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: ”اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً، یعنی قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قَریب وہ شخص ہو گا جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہو گا۔“ (ترمذی، اَبواب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴)

مُفَسِّرِ شہیر حکیم الاُمَّت حضرت مُفْتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تَحت ارشاد فرماتے ہیں: ”قیامت میں سب سے آرام میں وہ ہو گا جو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ رہے اور حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ہَمراہی نصیب ہونے کا ذَرِیعَہ دُرُود شریف کی کثرت ہے، اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ دُرُود شریف بہترین نیکی ہے کہ تمام نیکیوں سے جَنَّت مِلتی ہے

اور اس سے بزمِ جنّت کے دُولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملتے ہیں۔" (مراٰۃ، ۲/ ۱۰۰)

یانبی! تجھ پہ لاکھوں دُرُود و سلام
اس پہ ہے ناز مجھ کو ہوں تیرا غلام
اپنی رحمت سے تُو شاہِ خیر الانام
مجھ سے عاصی کا بھی ناز بردار ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص481)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیْر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ؟ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ؟ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ؟ دھکّا

وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا؟ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا؟ بیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلام نے باپ کو نُمایاں اور امتیازی مقام عطا فرمایا ہے، باپ اولاد کیلئے ایک ایسی عظیم نعمت ہے کہ جس کی کوئی مثال نہیں، لیکن اسلام نے جہاں باپ کی قدر و منزلت اور اہمیت کو اُجاگر کیا ہے، وہیں بحیثیتِ باپ اس پر کچھ ذمہ داریاں بھی سونپی ہیں، چنانچہ باپ کی بنیادی ذِمَّہ داریوں میں سے ایک انتہائی اَہم ترین ذمہ داری "**اولاد کی اچھی تربیت کرنا**" ہے۔ لہٰذا آج ہم اسی موضوع پر چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کریں گے، آیئے! سب سے پہلے ایک حکایت سنتے ہیں۔ چنانچہ

میرے بیٹے نے مجھے مارا ہے

سمرقند کے ایک عالم حضرت سَیِّدُنا ابُو حفص رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا: میرے بیٹے نے مجھے مارا ہے اور تکلیف دی ہے۔ انہوں نے حیرانگی سے پوچھا: کیا کبھی بیٹا بھی باپ کو مارتا ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! ایسا ہوا ہے۔ ابو حفص رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس سے پوچھا: کیا تُو نے اسے عِلْم و ادب سکھایا ہے؟ اس شخص نے نفی میں جواب دیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوچھا: قرآنِ کریم سکھایا ہے؟ اس نے پھر نفی میں جواب دیا تو آپ نے پوچھا: پھر وہ کیا کرتا ہے؟ اس نے بتایا: وہ کھیتی

باڑی کرتا ہے۔ ابُو حفص رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کیا تجھے معلوم ہے کہ اس نے تجھے کیوں مارا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ ابُو حفص رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس پر چوٹ کی (یعنی سمجھایا): میرا خیال تو یہ ہے کہ جب صبح کے وقت وہ گدھے پر سوار ہو کر کھیت کی طرف جارہا ہو گا، بیل (Bull) اس کے آگے اور کُتا (Dog) اس کے پیچھے ہو گا، قرآن اسے پڑھنا آتا نہیں، لہٰذا وہ کچھ گُنگُنا رہا ہو گا، ایسے میں تم اس کے سامنے آئے ہو گے۔ اس نے سمجھا ہو گا کہ گائے ہے اور تمہارے سر پر کوئی چیز دے ماری ہو گی، شکر کرو کہ تمہارا سر نہیں پھوڑ دیا۔ (تنبیہُ الغافلین، باب حقِ الولد علی الوالد، ص ۶۸)

بچپن ہی سے اولاد کی تربیت شروع کر دیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس نصیحت آموز حکایت میں ہر اُس شخص کیلئے درس کے مدنی پھول موجود ہیں جو اپنے بچوں کو عِلْمِ دِیْن سے آگاہ کرنے اور اسلامی تربیت کرنے میں کوتاہی سے کام لیتا ہے اور لاپرواہی کا مُظاہرہ کرتے ہوئے یہ ذہن بنائے رکھتا ہے کہ ابھی تو میرا بچہ بہت چھوٹا ہے، ناسمجھ ہے، ابھی اسے اچھے بُرے کی تمیز کہاں؟ کچھ بڑا تو ہو جائے پھر اس کی تربیت شروع کروں گا۔ ایسے والد کو چاہیے کہ اس انتظار میں نہ بیٹھے بلکہ بچپن ہی سے اپنی اولاد کی تربیت پر بَھرپُور توجہ دے کیونکہ بچے کی زندگی کے ابتدائی سال بقیہ زندگی کو بہتر بنانے کیلئے بنیاد کی حیثیت رکھتے ہیں، بچہ جو اچھی بُری بات چھوٹی عمر میں سیکھتا ہے وہ ساری زندگی کیلئے اس کے ذہن میں راسخ ہو جاتی ہے، اگر بچوں کو شروع ہی سے سلام کرنے، سنّت کے مطابق کھانے پینے، سنّت کے مطابق بیٹھنے، سنّت کے مطابق جُوتا پہننے، سنّت

کے مطابق لباس وغیرہ پہننے کا عادی بنا دیا جائے تو وہ نہ صرف خود ان پاکیزہ عادات کو اپنائے رکھے گا بلکہ اس کے یہ اوصاف اس کی صحبت میں رہنے والے دیگر بچوں میں بھی منتقل ہونا شروع ہو جائیں گے، اس طرح بڑے ہو کر بھی نیکیوں میں رغبت اور گناہوں سے نفرت قائم رہے گی۔ یاد رکھئے! نیک اولاد ماں باپ کیلئے بڑی نعمت ہوتی ہے۔ خُود انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ سے نیک اولاد کی دعا کیا کرتے تھے جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی حضرت سَیِّدُنا زکریا عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بھی اولادِ صالح (یعنی نیک اولاد) کے لئے یوں دُعا مانگی:

رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۸﴾ (پ۳، اٰل عمران:۳۸)	ترجَمۂ کنزالایمان: اے رب میرے مجھے اپنے پاس سے دے ستھری اولاد بیشک تُو ہی ہے دُعا سننے والا

اسی طرح حضرت سیدنا ابراہیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی آنے والی نسلوں کو نیک بنانے کی دعا کی، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾ (پ۱۳، ابرہیم:۴۰)	ترجَمۂ کنزالایمان: اے میرے رب مجھے نماز کا قائم کرنے والا رکھ اور کچھ میری اولاد کو اے ہمارے رب اور میری دعا سُن لے۔

اچھی تربیت نہ کرنے کا انجام!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے کہ نیک اولاد اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کس قدر عظیم نعمت ہے کہ انبیائے کرام عَلَیہِمُ السَّلَام بھی اس کے حُصُول کی دعائیں مانگ رہے ہیں، نیک اولاد ہی دنیا میں اپنے والدین کیلئے راحتِ جان اور آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان بنتی ہے۔ بچپن میں اُن کے دل کا سُرور، جوانی میں آنکھوں کا نُور اور بُڑھاپے میں خِدمَت کرکے اُن کا سَہارا بنتی ہے۔ یہ سب اُسی وَقْت ممکن ہو سکے گا کہ جب باپ نے بھی اپنی ذِمہ داری نبھاتے ہوئے اَولاد کی اسلامی اُصولوں کے مطابق مدنی تربیت کی ہو گی۔ مگر بدقسمتی سے آج ہمارے مُعاشرے میں باپ اپنی ذِمّہ داری سے مُنہ موڑ کر اولاد کو اسلامی تعلیمات اور اَخلاقیات سکھانے کے بجائے دنیوی عُلُوم وفُنون سکھانے، بڑا آدمی بنانے اور خوب مال کمانے کے سپنے دکھانے کی فکر میں لگا ہوا ہے، شاید اسی وجہ سے ہماری نئی نسل کے اَخلاق و کردار تباہ ہو کر رہ گئے، چھوٹے بڑے کا لحاظ ختم ہو چکا ہے، رشتہ داروں، ہمسایوں، عام مسلمانوں حتّٰی کہ ماں باپ کے حقوق بھی پامال ہو رہے، جس بیٹے کے مستقبل کو روشن بنانے کیلئے باپ نے بے دریغ پیسہ لگایا، آج وہی بیٹا باپ کے ریٹائر ہونے کے بعد اسے بیکار اور فالتو سمجھتا ہے، باپ کی ذرا ذرا سی بات اسے انتہائی بُری معلوم ہوتی ہے، بعض اوقات یہ بگڑی اولاد، اس بوڑھے باپ کو اپنے ساتھ رکھنا گوارہ نہیں کرتی اور اسے ''اَولڈ ہاؤس'' کے سپرد کر دیتی ہے جہاں وہ گھر بار سے دُور سِسَک سِسَک کر جیتا اور بالآخر دم توڑ جاتا ہے۔ اور اگر باپ امیر وکبیر ہو اور بڑھاپے کو پہنچ جائے تو یہی جوان اولاد باپ کی جائیداد اپنے نام کروانے کیلئے اپنے باپ سے لڑتی جھگڑتی، گالیاں دیتی اور بعض اوقات تو ظلم کی حدود پار کرکے صرف پیسوں یا جائیداد کی خاطر اپنے ماں باپ کا خون کرنے سے بھی گریز نہیں کرتی، اس کی ایک بہت بڑی وجہ

اولاد کو اسلامی طریقے کے مطابق مدنی تربیّت نہ دینا بھی ہے۔ آیئے اسی ضِمن میں ایک عبرت ناک واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ

ایک عبرت ناک واقعہ

ایک تاجر حُصُولِ معاش کی خاطر گھر بار اور بیوی بچوں کو چھوڑ کر بیرونِ ملک چلا گیا، دولت کما کما کر گھر بھیجتا رہا، اچانک ایک دن اسے اطلاع ملی کہ اس کی بیوی کا انتقال ہو گیا ہے، وہ جلدی سے وطن پہنچا، معلوم کرنے پر اسے پتا چلا کہ اس کی بیوی کا قاتل خود اس کا بیٹا ہی ہے، وہ لڑکا اس تاجر کا اِکلوتا بیٹا تھا، بے جا لاڈ پیار اور دولت کی ریل پیل نے اس کی عادتیں بگاڑ دِیں تھیں، حتّٰی کہ بُرے دوستوں کی صحبت میں رہ کر نشے کا عادی بن گیا۔ جب اس کی ماں کو اپنے اکلوتے بیٹے کی ان حرکتوں کا پتا چلا تو اس نے پیسے دینے بند کر دیئے، ضد کرنے پر بھی جب پیسے نہ ملے تو بیٹے نے طیش میں آ کر خنجر کے پے در پے وار کیے اور ماں کو وہیں قتل کر دیا، حالانکہ وہ اپنی ماں کا بڑا خدمت گزار تھا مگر نشے کیلئے پیسے نہ ملنے پر سارا جذبۂ اطاعت و خدمت ختم ہو گیا اور اس جرم کی وجہ سے جیل کی سلاخوں کے پیچھے چلا گیا۔ جب اس کا باپ اپنے اکلوتے بیٹے سے ملنے جیل میں گیا تو وہ بیٹا اپنے باپ سے کہنے لگا: اگر آپ صرف دولت کمانے کے بجائے میری اچھی تربیت کرتے اور مجھے بُری صحبت سے بچاتے تو آج آپ کو یہ دن نہ دیکھنا پڑتا، کیا مجھے اس مقام تک پہنچانے میں آپ کا ہاتھ نہیں ہے؟

جو کچھ بھی ہیں سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتُوت

شِکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گِلا ہے
دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت
سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے

تُوْبُوْٓا اِلَی اللہ　　اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے میں ان لوگوں کیلئے عبرت ہی عبرت ہے جو اپنی اولاد کو آزاد چھوڑ دیتے ہیں یا کسی اور کے سپُرد کر دیتے ہیں کہ آپ میرے بال بچوں کا خیال رکھئے گا، ان کو کسی چیز کی کمی نہ ہونے دینا اور خود دَھن (دولت) کمانے کی دُھن میں ان کی تربیت و پرورش پر توجہ نہیں دیتے تو پھر یہی اَولاد نہ صرف دُنیا میں ان کی پریشانی و مصیبت کا سبب بنتی ہے بلکہ آخرت میں ذِلّت و رُسوائی اور جہنم کی حقداری کا باعث بن سکتی ہے، چُنانچہ

بدنصیب باپ!

فقیہ ابواللَّیث سَمرقندی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نَقل کرتے ہیں: مروی ہے کہ مَرد سے تعلُّق رکھنے والوں میں پہلے اُس کی زَوجہ اور اُس کی اولاد ہے، یہ سب (یعنی بیوی، بچّے قیامت میں) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کریں گے: اے ہمارے رَبّ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اِس شخص سے ہمارا حق دِلا، کیونکہ اِس نے کبھی ہمیں دِینی اُمور کی تعلیم نہیں دی اور یہ ہمیں حرام کِھلاتا تھا، جس کا ہمیں علم نہ تھا، پھر اس شخص کو حرام کمانے پر اس قَدَر مارا جائے گا کہ اس کا گوشت جَھڑ جائے گا، پھر اس کو میزان (یعنی ترازو) کے پاس لایا

جائے گا، فِرِشتے پہاڑ کے برابر اس کی نیکیاں لائیں گے تو اس کے عیال (یعنی بال بچّوں) میں سے ایک شخص آگے بڑھ کر کہے گا: میری نیکیاں کم ہیں۔ تو وہ اُس کی نیکیوں میں سے لے لے گا، پھر دُوسرا آکر کہے گا: تُو نے مجھے سُود کھلایا تھا اور اُس کی نیکیوں میں سے لے لے گا، اِس طرح اُس کے گھر والے اس کی سب نیکیاں لے جائیں گے اور وہ اپنے اَہل و عِیال کی طرف حسرت و یاس (یعنی رنج و مایوسی) سے دیکھ کر کہے گا: اب میری گردن پر وہ گناہ و مظالِم رہ گئے جو مَیں نے تمہارے لئے کئے تھے۔ (اُس وَقت) فِرِشتے کہیں گے: یہ وہ (بدنصیب) شخص ہے جس کی نیکیاں اِس کے گھر والے لے گئے اور یہ اُن (یعنی گھر والوں) کی وجہ سے جہنَّم میں چلا گیا۔ (قُرَّۃُ العُیُون ومفرح القلب المحزون، الباب الثامن فی عقوبۃ قاتل النفس۔۔۔الخ، فصل فی مایلزم الرجل۔۔۔الخ، ص ۴۰۱)

اِلٰہی جہنّم سے آزاد کر دے
میں فِردوس میں داخلہ مانگتا ہوں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماں باپ کی دنیا و آخِرت کی بھلائی اسی میں ہے کہ عَین شَریعت و سُنَّت کے مطابِق ابتدا ہی سے اولاد کی اچھی تربیَّت کریں، جس طرح ان کی صحت کا خیال رکھتے ہوئے مختلف حفاظتی تدابیر اختیار کی جاتی ہیں، گندگی والی جگہ سے بچایا جاتا ہے کہ کہیں کوئی بیماری نہ لگ جائے، اسی طرح انہیں بُرے ماحول کی آلودگیوں سے بچا کر اچھی صحبت فراہم کریں، ان کی اصلاح و مدنی تربیت میں جو رُکاوٹیں ہوں، انہیں دُور کریں اور انہیں اچھے اَخلاق و آداب سکھائیں۔

نبیِ کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اپنی اولاد کے ساتھ نیک سُلُوک کرو اور انہیں اچھے ادب سِکھانے کی کوشش کرو۔ (ابن ماجہ، کتاب الادب، باب بر الوالد والاحسان الی البنات، ۴/-۱۸۹ ۱۹۰، الحدیث: ۳۶۷۱) اسی طرح ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: کسی باپ نے اپنے بچے کو ایسا عطیہ نہیں دیا، جو اچھے ادب سے بہتر ہو۔ (ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی ادب الولد، ۳/ ۳۸۳، الحدیث: ۱۹۵۹)

نیک اولاد قبر میں کام آتی ہے

حکیم الاُمّت، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اچھے ادب سے مُراد بچے کو دِیندار، مُتّقی، پرہیز گار بنانا ہے۔ اولاد کے لئے اس سے اچھا عطیہ کیا ہو سکتا ہے کہ یہ چیز دِین و دنیا میں کام آتی ہے۔ ماں باپ کو چاہئے کہ اولاد کو صرف مالدار بنا کر دنیا سے نہ جائیں، اِنہیں دِیندار بنا کر جائیں جو خود انہیں بھی قبر میں کام آئے کہ زندہ اولاد کی نیکیوں کا ثواب مُردہ کو قبر میں ملتا ہے۔

(مراٰۃ المناجیح، باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق، الفصل الثانی، ۶/ ۵۶۵، تحت الحدیث)

یقیناً نیک اولاد والدین کے مرنے کے بعد بھی کام آتی ہے، جی ہاں! چنانچہ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جب آدمی کا اِنتقال ہو جاتا ہے تو تین (3) اعمال کے علاوہ اس کے تمام اعمال مُنقطع ہو جاتے ہیں: (۱) صدقۂ جاریہ (۲) ایسا علم جس سے نفع اُٹھایا جائے اور (۳) نیک اولاد جو اس کے لئے دُعا کرے۔ (صحیح مسلم، کتاب الوصیۃ، باب ما یلحق الانسان، الحدیث ۱۶۳۱، ص ۸۸۶) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ جنّت میں ایک نیک بندے کا درجہ بلند فرمائے گا تو وہ کہے گا کہ اے میرے رَبّ! عَزَّوَجَلَّ مجھے یہ مرتبہ کہاں سے ملا؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تیرے بیٹے نے تیرے لیے مغفرت کی دعا مانگی

ہے،اس لیے تجھے یہ درجہ ملا ہے۔ (مشکاۃالمصابیح، کتاب الدعوات،باب الاستغفار والتوبۃ، ۱/۴۴۰، حدیث: ۲۳۵۴)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت پہ قربان! بیٹے کے سبب باپ کو نوازا جارہا ہے۔ اگر ہم بھی چاہتے ہیں کہ ہماری اولاد دُنیا میں ہماری اطاعت گزار ہونے کے ساتھ ساتھ آخرت میں ہماری نجات کا سبب بنے تو ہمیں خود بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جانا چاہئے اور اپنے بچوں کی بہتر تعلیم ومدنی تربیت کیلئے مدرسۃ المدینہ، دارُالمدینہ اور جامعۃُالمدینہ میں داخل کروایئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے مدنی نتائج آپ خُود ہی ملاحظہ فرمائیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(1) بے جالاڈپیار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو: آیئے! اب اَولاد کی تربیت کے حوالے سے چند مدنی پھُول سنتے ہیں، جن کی روشنی میں ہم اپنے بچوں کی صحیح مدنی تربیت کرسکتے ہیں۔ بچوں کے بِگڑنے کی ایک بڑی وجہ یہ ہوتی ہے کہ بچپن ہی سے باپ ان کی ہر خواہش کو پوری کرتا چلا جاتا ہے، نتیجتاً بچے ضِدّی اور اپنی بات منوانے کے عادی بن جاتے ہیں، اس کا نُقصان یہ ہوتا ہے کہ بعض اوقات کسی مجبوری کے سبب، باپ ان کی کوئی خواہش پوری نہ کرسکے تو بچے رونا دھونا شروع کردیتے ہیں اور پھر باپ کو چاہتے، نہ چاہتے ہوئے، ان کی بات ماننی ہی پڑتی ہے، جب بچے کا یہ ذِہن بن جاتا ہے کہ "جو روتا ہے اس کا کام ہوتا ہے" تو پھر آئے دن روپیٹ کر نِت نئی فرمائشیں پوری کروانا ان کا معمول بن جاتا ہے اور اس طرح یہ سلسلہ تھمنے کے

بجائے مزید بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ لہٰذا اس کا حل یہی ہے کہ بچوں کی بے جا ضد کے آگے خود کو بے بس سمجھ کر ان کی ہر بات اور مُطالبات کو پورا کرنے سے گریز کیجئے، ورنہ یہ لاڈ پیار ان کے بگاڑ کا سبب بن سکتا ہے۔

(2) اولاد پر کڑی نظر رکھئے!

اسی طرح باپ کی ایک ذِمّہ داری یہ بھی ہے کہ اپنی اولاد پر کڑی نظر رکھے کہ اس کا اُٹھنا بیٹھنا کن لوگوں کے ساتھ ہے، لیکن فی زمانہ لوگ اس پر توجہ نہیں دیتے اور بعض کو یہ بھی کہتے سنا ہے کہ ہمارے گھر کا ماحول سُلجھا ہوا ہے، ہم نے اپنے بچے کی اچھی تربیت کی ہے، ہمیں یقین ہے وہ کسی غلط راستے پر نہیں جاسکتا۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کے گھر کا ماحول اچھا ہو مگر آپ کا بچہ جس اسکول یا کالج میں جاتا ہے، یا گلی محلے کے دوستوں کے ساتھ اُٹھتا بیٹھتا ہے، ان میں ہر طرح کے اچھے بُرے لوگ ہوتے ہیں، اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ اسے وہاں بھی گھر جیسا ہی ماحول میسر ہو گا۔ لیکن باپ اسی خوش فہمی میں مبتلا رہتا ہے کہ میرا بچہ بہت شریف ہے اور بچہ بُرے دوستوں کی صحبت میں پھنس کر جرائم کی دنیا میں غرق ہو جاتا ہے اور باپ کو اس وَقْت ہوش آتا ہے جب اس کا ہونہار بیٹا منشیات یا فحاشی کے اڈّوں سے گرفتار ہو کر جیل کی سلاخوں کے پیچھے چلا جاتا ہے۔ لہٰذا باپ کی ذمہ داری صرف یہی نہیں کہ پیسہ بنانے کی مشین بن کر خوب دولت اکٹھی کرے اور اپنی اولاد کو اچھے سے اچھا کھلائے پلائے اور دنیا کی ہر آسائش وسہولت انہیں مُہیا کرنے کی کوشش کرے بلکہ ان کی اچھی پرورش کے ساتھ ساتھ انہیں دینی تعلیم سکھانا، قرآن پڑھانا، فرض علوم سکھانا، نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت سکھانا، اَخلاق اچھے کرنے کی

کوشش کرنا، نیکیوں کی طرف راغب کرنا اور بُری صحبت سے بچانا بھی باپ پر لازم ہے، بروزِ قیامت اس کے بارے میں بھی اس سے پوچھا جائے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جن کے مدنی مُنّے یا مدنی مُنّیاں مدرسۃ المدینہ یا دارالمدینہ میں پڑھتے ہیں، بسا اوقات ان کے والدین اس وجہ سے ان کی تربیت کی طرف کم توجہ دیتے ہوں گے کہ یہاں تو مدنی ماحول ہوتا ہے، اساتذہ کی طرف سے جو ان کی مدنی تربیت کی جاتی ہے وہی کافی ہوگی، اگرچہ ایسا ہی ہو، لیکن پھر بھی ایسے والدین کو گھر میں اپنی اولاد کی مدنی تربیت کے لیے وقت دینا چاہئے۔ ان کی پڑھائی اور جو کچھ سیکھا ہو، وقتاً فوقتاً ان سے بھی پوچھ گچھ کا سلسلہ ہوتے رہنا چاہئے، ہمارے بُزرگانِ دین کا اندازِ تربیت کیسا ہوتا تھا، آیئے اس حکایت سے ہم بھی مدنی تربیت کے مدنی پھول چُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں چنانچہ

اللہ مجھے دیکھ رہا ہے:

حضرت سیِّدُنا سہل بن عبداللہ تُستری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”میری عمر 3 سال تھی اور میں رات کو اُٹھ کر اپنے ماموں حضرت سَیِّدُنا محمد بن محمد بن سوّار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو تنہائی میں نماز پڑھتے دیکھتا تھا۔ ایک دن میرے ماموں نے مجھ سے پوچھا: ”کیا تُو اُس **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو یاد نہیں کرتا جس نے تجھے پیدا کیا؟“ میں نے پوچھا: ”میں اسے کس طرح یاد کروں؟“ انہوں نے فرمایا: ”جب تم بستر پر لیٹنے لگو تو 3 بار زبان کو حرکت دیئے بغیر محض دل میں یہ کلمات کہو: ”اَللّٰہُ مَعِیْ، اَللّٰہُ نَاظِرٌ اِلَیَّ، اَللّٰہُ شَاھِدِیْ یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ میرے ساتھ ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مجھے دیکھ رہا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ میرا گواہ ہے۔“ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

ارشاد فرماتے ہیں: ”میں نے چند راتیں یہ کلمات پڑھے پھر انہیں بتایا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”ہر رات 7 مرتبہ پڑھو۔“ میں نے انہیں پڑھا، پھر بتایا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”ہر رات 11 مرتبہ یہ کلمات پڑھو۔“ میں نے اسی طرح پڑھا، تو میں نے اس کی لذّت اپنے دل میں محسوس کی۔ جب ایک سال گزر گیا تو میرے ماموں نے مجھ سے فرمایا: ”میں نے جو کچھ تمہیں سکھایا ہے اسے یاد رکھو اور قبر میں جانے تک ہمیشہ پڑھتے رہنا، تمہیں دنیا و آخرت میں نفع دے گا۔“ میں نے کئی سال تک ایسا کیا تو اپنے اندر اس کی لذّت کو محسوس کیا۔ پھر ایک دن میرے ماموں نے فرمایا: ”اے سہل! اللہ عَزَّوَجَلَّ جس شخص کے ساتھ ہو، اسے دیکھتا ہو اور اس کا گواہ ہو، وہ اس کی نافرمانی کیسے کر سکتا ہے؟ لہٰذا اپنے آپ کو گناہ سے بچاؤ۔“ (الرسالۃ القشیریۃ، ابو محمد سہل بن عبداللہ التستری، ص ۳۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے حضرت سَیِّدُنا محمد بن محمد بن سوّار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے بھانجے کی کس پیارے انداز سے مدنی تربیت فرمائی کہ بغیر ڈانٹے، جھڑکے مدنی پھول عطا فرمایا کہ "”کیا تُو اُس اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یاد نہیں کرتا جس نے تجھے پیدا کیا؟“۔ پھر بھانجے بھی کیسے باعمل تھے کہ اپنے ماموں جان سے ملنے والے مدنی پھول کو دِل و جان سے قبول کرتے ہوئے، اس پر عمل کرنا شروع کر دیا اور اس کی برکت سے کیسے کیسے انوار و تجلّیات سے نوازے گئے۔ جی ہاں! یہ خوش نصیب مدنی مُنّے آگے چل کر مقامِ ولایت پر فائز ہوئے، جن کو دُنیا اب بھی **حضرت سیِّدُنا سہل بن عبداللہ تُستری** رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نام سے یاد کرتی ہے اور جن کا فیضان اب بھی جاری و ساری ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بچوں کی مدنی تربیت کے مدنی گلدستے وقتاً فوقتاً مدنی چینل پر بھی چلائے جاتے ہیں تاکہ اِنہیں دیکھ کر ہم بھی تربیت کرنا سیکھیں، گویا کہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، تربیت کرنے والوں کی بھی مدنی تربیت فرمارہے ہوتے ہیں کہ اولاد کی تربیت کیسے کرنی ہے، اس لیے ہمیں مدنی چینل بھی دیکھتے رہنا چاہئے، بالخصوص ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں اوّل تا آخر شرکت کو یقینی بنائیں، اولاد کی مدنی تربیت کا انداز سیکھنے کے ساتھ ساتھ علمِ دِین کے کئی قیمتی موتی حاصل ہوں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کون کس کا جواب دہ ہو گا

یاد رکھئے! اگر سستی سے کام لیتے ہوئے اولاد کی اچھی تَرْبِیَت نہ کی تو بروزِ قیامت اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اس کا جواب دینا ہو گا، حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: "تم سب نگران ہو اور تم میں سے ہر ایک سے اس کے ماتحت افراد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ بادشاہ نگران ہے، اس سے اس کی رِعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ آدمی اپنے اہل وعیال کا نگران ہے اس سے اس کے اہل وعیال کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر اور اولاد کی نگران ہے، اس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ (صحیح البخاری، کتاب العتق، باب کراہیۃ التطاول .... الخ، الحدیث ۲۵۵۴، ج۲، ص۱۵۹)

موبائل فون، ٹیبلٹ پی سی اور ٹی وی کا غلط استعمال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بروزِ قیامت اس جواب دہی سے بچنے کیلئے اپنے بچوں کی مدنی تربیت کیجئے اوران کے بگڑنے والے اسباب کو بھی فراموش نہ کیجئے، جیسے آج کل موبائل فون، ٹیبلٹ پی سی(Tablet P.C)، ٹی وی اوراِنٹرنیٹ کا غلط استعمال بھی نئی نسل کی تباہی اور بگڑنے کا ایک سبب ہیں، اِبتداءً والدین خُود ہی یہ چیزیں بچوں کو دلاتے ہیں کہ ہمارے بچے دورِ جدید کی ان اِیجادات سے کیوں بے خبر رہیں لیکن جب بچے ان چیزوں میں پانی کی طرح پیسہ بہا کر، راتوں کی نیندیں اُڑا کر گناہوں کی گندگی میں ڈُبکیاں لگا کر خُوب لت پت ہو جاتے ہیں تو اس وقت باپ کی آنکھ کھلتی ہے مگر ''اب پچھتائے کیا ہُوَتْ جب چڑیا چُگ گئیں کھیت'' کے مصداق اب افسوس کرنا بے کار ہوتا ہے(یعنی نقصان ہو جانے کے بعد پریشان ہونے سے کیا فائدہ؟)۔ اب اگر باپ اس گندگی سے نکالنا چاہے بھی تو بچے ان چیزوں کو چھوڑنے کو تیار نہیں۔ لہٰذا اگر بچوں کو ضرورتاً یہ جدید چیزیں دینی ہی ہیں تو آپ بحیثیتِ باپ پیار مَحَبَّت سے ان چیزوں کے غلط استعمال کے نُقصانات بھی ضرور بتایئے، صحیح استعمال سکھایئے، ضرورت ہو تو سادہ موبائل دلوایئے اور ان کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ کا وِزٹ کروایئے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس ویب سائٹ پر قرآنِ کریم، ترجمہ کنزالایمان اور تفاسیر کے علاوہ اصلاحی موضوعات پر مشتمل اردو انگلش، عربی ہندی گجراتی اور دنیا کی مختلف 36 زبانوں میں کتب رسائل کا نہ صرف آن لائن مطالعہ کیا جاسکتا ہے بلکہ ڈاؤن لوڈ اور پرنٹ آؤٹ کی سہولت بھی دستیاب ہے۔ اس کے علاوہ شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے

کیے گئے مختلف سوالات کے دلچسپ جوابات پر مشتمل مدنی مُذاکرے، نگرانِ شُوریٰ و مبلغینِ دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں بھرے بیانات، حمد و نعت و منقبت اور دِینی معلومات سے مالا مال مختصر مدنی گلدستے (Short clips) بھی مَوجُود ہیں۔ شرعی مسائل میں رہنمائی کیلئے آن لائن دارالافتاء اہلسنّت اور دُکھی انسانیت کی غمخواری اور رُوحانی علاج کیلئے تعویذاتِ عطاریہ، آن لائن کاٹ اور استخارہ بھی کرواسکتے ہیں۔ المدینہ لائبریری سافٹ وئیر (Soft Ware) بھی موجود ہے، جسے آپ کمپیوٹر میں انسٹال کرکے سرچنگ آپشن کی مدد سے 200 سے زائد کتب و رسائل سے استفادہ کرسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اوقاتُ الصَّلٰوۃ سافٹ وئیر (Soft Ware) کے ذریعے مختلف ممالک اور شہروں میں نماز کے اوقات بھی معلوم کرسکتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں دورِ جدید کی ان ایجادات کا صحیح استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے غلط استعمال کے ذریعے خود بچنے اور اپنے بچوں کو گناہوں سے بچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ
گُناہوں سے ہر دَم بچا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص105)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نرم لہجے میں اصلاح کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بچوں کی مدنی تربیت کے حوالے سے اس مدنی پھول کو بھی پیشِ نظر رکھئے کہ اگر غلطی ہو جانے پر ان کی اصلاح کرنی ہو تو شفقت و مَحَبَّت سے سمجھایئے، کیونکہ بے جا سختی بھی بچوں کو ڈِھیٹ بنا دیتی ہے، ہمارے سمجھانے کا غلط انداز بھی ہو سکتا ہے کہ اُس کی تربیت میں رُکاوٹ کا سبب بنے، ایسا بھی ہوتا ہو گا کہ خوش اَخلاقی و نرمی صرف دوست احباب کے لیے ہوتی ہو گی، کھانے پِلانے میں بھی دوستوں پر خوب خرچ کیا جاتا ہو گا، تحفے تحائف بھی دیتے ہیں تو گھر سے باہر، مگر گھر والوں بالخصوص اولاد کو سمجھاتے وَقْت بعض افراد انتہائی کرَخت (سخت) لہجہ اختیار کرتے ہیں اور کبھی لہجہ تو نرم ہوتا ہے مگر جملے انتہائی سخت اور ایسے تنقید بھرے ہوتے ہیں کہ بچہ سمجھنے کے بجائے بدظن اور مزید ڈِھیٹ ہو جاتا ہے۔ لہٰذا بچوں کو ڈرانے دھمکانے مار پِیٹ کرنے کے بجائے حکمتِ عملی اور شفقت و مَحَبَّت سے سمجھایئے کہ اس طرح ہماری بات میں بھی اثر ہو گا اور بچے بھی فرمانبردار بن جائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں ہر بنا کام بِگڑ جاتا ہے نادانی میں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سب کے سامنے مَت جھڑکیے

بچوں کی تربیت کرنے میں ایک اِحتیاط یہ بھی کیجئے کہ ان کی غلطی پر سمجھاتے وقت سب کے سامنے بلند آواز سے سمجھانے، ڈانٹنے یا جِھڑکنے سے بچیے کیونکہ اس انداز سے قوی امکان ہے کہ اُن کی

دِل آزاری بھی ہو اور بات بھی بے اثر ہو جائے اور اس طرح سمجھانے سے بچہ بھی ڈِھیٹ بن سکتا ہے، لہٰذا موقع پا کر تنہائی میں سمجھایئے، جیسا کہ حضرت سیدنا ابُو درداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ "جس نے اپنے بھائی کو سب کے سامنے نصیحت کی، اس نے اس کو ذلیل کر دیا اور جس نے تنہائی میں نصیحت کی، اس نے اس کو مُزیّن (آراستہ) کر دیا۔ (شعب الایمان، ۶/ ۱۱۲، حدیث: ۷۴۴۱)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کتنے پیارے انداز میں کسی کی مدنی تربیت کا انداز سکھا رہے ہیں، فرماتے ہیں کہ:

تُو نرمی کو اپنانا جھگڑے مٹانا
رہے گا سَدا خوشنُما مدنی ماحول
تُو غصّے جِھڑکنے سے بچنا وگرنہ
یہ بدنام ہو گا تِرا مدنی ماحول

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص646)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دل سوزی سے دعا کیجیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اولاد کی مدنی تربیت کے ان طریقوں کے علاوہ اولاد کے نیک بننے کیلئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سچے دل سے خوب گڑگڑا کر دُعا کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی مخلصانہ کوششیں ضرور رنگ لائیں گی اور دعا کی برکت سے اولاد نیک بن جائے گی چنانچہ حدیثِ پاک میں

ہے "تین(3) دعاؤں کی قبولیت میں کوئی شک نہیں: (۱) مظلوم کی دعا (۲) مسافر کی دعا اور (۳) باپ کی اپنے بیٹے کے حق میں بد دُعا۔ (جامع الترمذی، ابواب البر والصلۃ، باب ماجاء فی دعوۃ الوالدین، ج۳، الحدیث: ۱۹۱۲، ص ۳۶۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیر اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی قدم قدم پر اُمّتِ مسلمہ کی خیر خواہی کرنے کے جذبے سے سرشار مختلف مواقع پر مدنی پھول عطا فرماتے رہتے ہیں، یہ مدنی پھول ایسے قیمتی ہوتے ہیں کہ اگر واقعی کوئی اِخلاص کے ساتھ ان مدنی پھولوں کو اپنے دِل کے مدنی گلدستے میں سجا کر ان پر عمل کرنا شروع کرتا ہے تو اس کی مدنی بہاریں وہ خود دیکھتا ہے، جی ہاں! آپ بھی چاہیں تو اِن مدنی پھولوں کے مطابق عمل کرنے کی سعادت حاصل کریں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے اُمید ہے، اولاد کی تربیت کا سامان ہونے کے ساتھ ساتھ ہماری زِندگی میں اس کی مدنی بہاریں نصیب ہوں گی۔

"72 مدنی انعامات" کے رِسالے کے آخر میں "**گھر میں مدنی ماحول بنانے کے 19 مدنی پھول**" رنگ برنگی خوشبوئیں لُٹا رہے ہیں، آپ بھی ان کا مطالعہ کیجیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان مدنی پھولوں کی خوب برکتیں حاصل ہوں گی۔ اِنہی 19 مدنی پھولوں میں سے مدنی پھول نمبر 15 میں ایک آیتِ قرآنی بھی دِی ہوئی ہے، جس کی فضیلت میں لکھا ہے کہ: "ہر نماز کے بعد یہ دُعا اوّل و آخر دُرود شریف کے ساتھ ایک بار پڑھ لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **بال بچے سُنّتوں کے پابند بنیں گے اور گھر میں مدنی ماحول** قائم ہو گا"۔ (دُعا یہ ہے)۔ (اَللّٰھُمَّ آیتِ قرآنی کا حصّہ نہیں)

(اَللّٰھُمَّ) رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ﴿۷۴﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: اے ہمارے ربّ ہمیں دے ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی

ٹھنڈک اور ہمیں پرہیز گاروں کا پیشوا بنا(پارہ19، الفرقان:74)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پہلے اپنی تربیت کرے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اولاد کی مدنی تربیت میں سب سے اہم چیز باپ کی اپنی عملی حالت ہے اگر باپ اپنی اولاد کی اچھی تربیت کرنا چاہتا ہے تو پہلے خود اپنے اعمال و کردار کی اصلاح کرنی ہوگی کیونکہ اِسلامی طریقے پر اولاد کی تربیت کا خواب اسی وَقْت شرمندۂ تعبیر ہوسکے گا، جب ماں باپ اور دیگر اہلِ خانہ بھی شریعت کے پابند ہوں گے، نماز، روزے کے پابند ہوں گے، تلاوتِ قرآن کرنے والے ہوں گے، فلموں ڈراموں، گناہوں بھرے چینلز دیکھنے سے بچنے والے ہوں گے، جھوٹ، چُغلی، غیبت جیسے امراض سے بچنے والے ہوں گے، کھانے پینے، اُٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے میں سُنّت کی پیروی کرنے والے ہوں گے۔ مگر افسوس صد کروڑ افسوس! آج کل جہاں باپ مغربی تہذیب اور اَغیار کی عادت واطوار سے متاثر ہوکر ان جیسے کام کرنے میں مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فخر محسوس کرتا، اسلامی لباس کو چھوڑ کر غیروں جیسا لباس پہنتا ہے، وہیں آج کی ماؤں نے بھی پردے کو خیرباد کہہ کر گلی بازاروں میں بے پردہ گھومنا، فیشن کے نام پر تنگ وچُست لباس پہن کر بدنگاہی کا سامان بننا شروع کردیا ہے اور بے حیائی اور فحاشی سے بھرپور ناچ گانے، فلمیں ڈرامے نہ صرف خود بلکہ بچوں کو بھی اپنے ساتھ بٹھاکر دکھاتے، ذرا نہیں شرماتے، بچوں کی تعلیم وتربیت کا حال یہ ہے کہ انہیں دینی علوم وفنون سکھانے کے بجائے مغربی تہذیب کے نمائندہ اداروں کے مخلوط ماحول Co-Education (یعنی جہاں لڑکے اور لڑکیاں

اکٹھے پڑھتے ہوں) میں تعلیم دلوانے میں کوئی شرم و عار محسوس نہیں کرتے۔ یادرکھئے! ماں باپ کی بد اعمالی، مغربی تہذیب سے محبت اور روشن خیالی کے نام پر اخلاقی قدروں کی پامالی یقیناً اولاد کے بگڑنے کی ایک بڑی وجہ ہے۔ لہٰذا ماں باپ کو چاہیے کہ پہلے خود اپنی عملی حالت درست کریں، نماز وروزے کی پابندی اور پیارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنتوں سے مَحَبَّت اوران پر عمل کی کوشش کریں۔ جب ہمارے بچے ہمیں نیکیوں میں مشغول دیکھیں گے تو انہیں بھی رغبت ملے گی اور وہ بھی نیکیوں کی طرف مائل ہوں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

بچوں کی **دِینی تربیت** کرنے کا فائدہ یہ ہو گا کہ دُنیا میں راحت و سکون، عزّت و وقار حاصل ہو گا، آخرت میں ربّ تعالٰی کی بارگاہ میں اُس کے کرم سے اولاد کی تربیت کے معاملے میں نہ صرف بَری ہوں گے بلکہ اجر و ثواب بھی پائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

12 مدنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مدنی کام مدنی قافلہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خود بھی نیک بننے، بُرائیوں سے بچنے اور اپنی اولاد کو بھی نیک بنانے کیلئے تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول کسی نعمت سے کم نہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مدنی ماحول کی برکت سے گُناہوں سے بچنے کی توفیق اور نیکیاں کرنے کی ترغیب ملتی ہے۔ ہمیں بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر نیکی کی دعوت عام کرنا اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں حصہ لینا چاہئے۔ 12 مدنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مدنی کام 3 دن کے ”مدنی قافلے“ میں سفر کرنا

بھی ہے۔ مَدَنی قافِلوں کی بَرَکت سے پَنْجْ وَقْتَہ نماز ونوَافِل کی پابندی کے ساتھ ساتھ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی پیاری پیاری سُنّتیں سیکھنے کو ملتی ہیں اور یُوں علمِ دین حاصِل کرنے کا مَوقع مُیَسَّر آتا ہے۔ علمِ دین کیلئے سَفر کرنا بڑی فضیلت کی بات ہے کہ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جو عِلْم کی تلاش میں نکلتا ہے وہ واپس لوٹنے تک اللہ تَعَالٰی کی راہ میں ہوتا ہے۔ (ترمذی، کتاب العلم، رقم ۲۶۵۶، ج۴، ص۲۹۴)

مدنی قافلے کی برکت سے اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ بچوں کی اصلاح و مدنی تربیت کا بھی جذبہ نصیب ہوتا ہے، بطورِ ترغیب مَدَنی قافِلے کی ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں چُنانچہ

پورا گھرانہ سُدھر گیا

فتح جنگ (ضلع اٹک پنجاب پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لباب ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے میں گناہوں بھری زندگی گزار رہا تھا، فلمیں ڈرامے دیکھنا، آوارہ گردی کرنا، کھیل کُود میں مگن رہنا میرا محبوب مشغلہ تھا، مَعَاذَاللہ نمازیں قضا کرنے کے گناہِ عظیم میں بھی مبتلا تھا، میری اصلاح کا سبب کچھ یُوں بنا کہ ایک دن ہمارے گاؤں کی مسجد میں ایک مدنی قافلہ تشریف لایا، عاشقانِ رسول کی آمد سے مسجد میں رونق ہوگئی، درس و بیان اور عصر کے بعد علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کا ایمان افروز سلسلہ شروع ہوگیا، میری خوش قسمتی کہ ایک دن ایک اسلامی بھائی میرے پاس آئے اور انفرادی کوشش کرتے ہوئے مسجد میں نماز ادا کرنے اور مدنی قافلے والوں کے ساتھ مدنی حلقے میں شرکت کرنے کی دعوت دی تو میں ان کے ساتھ مسجد میں چلا گیا، عاشقانِ رسول نے

بڑی محبت سے ملاقات کی، پہلی بار اس قدر محبت وپیار دیکھ کر میں اس قدر متأثر ہوا کہ دعوتِ اسلامی والوں کی محبت دل میں گھر کر گئی اور مدنی حلقے میں علم کے موتی سمیٹنے لگا، اسی دوران جب امیرِ مدنی قافلہ نے مدنی انعامات کے رسالے کا تعارف کروایا تو مدنی انعامات کے رسالے کی صورت میں امیر اہلسنّت دَامَت بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کی اصلاحِ اُمت کی کُڑھن دیکھ کر میں نے ہاتھوں ہاتھ بیعت کیلئے اپنا نام پیش کر دیا اور مرید ہو گیا۔ ایک ولیِ کامل سے نسبت کی برکت سے میری زندگی میں مدنی بہار آگئی اور میں نے سابقہ بداعمالیوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ مدنی ماحول کی برکت سے نیکی کی دعوت کا جذبہ ملا اور اسی مقدس جذبے کے تحت میں نے اہلِ خانہ کو بھی نیکی کی دعوت دینا شروع کر دی، جس کی برکت سے ہمارے اور ماموں اور خالہ جان کے گھر والے بھی شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ میں داخل ہو گئے، نمازوں کی پابندی شروع کر دی، فلمیں ڈرامے دیکھنے اور گانے باجے سننے ترک کر دیے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب مدنی چینل کے علمی اور اصلاحی ایمان افروز سلسلے دیکھتے ہیں۔

بے عمل باعمل بن گئے خاص کر
آپ بھی دیکھ لیں قافلے میں چلو
آپ اعمالِ بد اور افعالِ بد
سے جو بیزار ہیں، قافلے میں چلو
کر سفر آئیں گے، تو سُدھر جائیں گے

اب نہ سُستی کریں، قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۶۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تعارفِ ابُوعطار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر تربیت کرنے والا باپ یا سرپرست خود نیک، نمازی، گُناہوں سے بچنے والا، سُنّتوں سے مَحَبَّت کرنے والا ہو تو بچوں پر بھی اس کی نیکیوں کا اثر پڑتا ہے اور اولاد بھی نیکیوں کی طرف راغب ہوتی ہے۔ دورِ حاضِر میں اس کی نمایاں مِثال شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذاتِ مُبارکہ بھی ہے کہ آپ کے والدِ ماجد **حاجی عبدالرحمن قادِری** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نیک سیرت، تقوی و پرہیز گاری اور شریعت و سُنَّت کے پیکر تھے، اکثر نگاہیں نیچی رکھ کر چلنے کے عادی تھے، آپ کے دل میں دنیاوی مال و دولت جمع کرنے کی لالچ بالکل نہ تھی۔ ابوعطار **حاجی عبدالرحمن قادِری** صاحب مساجد سے مَحَبَّت اور ان کی خوب خدمت کیا کرتے۔ 1979 میں جب شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ "کولمبو" (سری لنکا) تشریف لے گئے تو وہاں کے لوگوں کو والد صاحب سے بَہُت متأثر پایا، کیونکہ آپ کے والد صاحب نے وہاں کی عالیشان حَنَفی میمن مسجد کے انتظامات سنبھالے تھے اور اس مسجد کی کافی خدمت بھی کی تھی۔ آپ سلسلۂ عالیہ قادِریہ میں بیعت تھے اور قصیدۂ غوثیہ کا وِرد فرماتے، کولمبو میں قیام کے دوران امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے خالو نے دورانِ گفتگو آپ کو بتایا کہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ جب کبھی چارپائی پر بیٹھ کر آپ

کے والد صاحب قصیدۂ غوثیہ پڑھتے تو ان کی چارپائی زمین سے بلند ہو جاتی تھی۔

واہ واہ کیا ہے رُتبہ ابو عطارؔ کا
ہے کرم ان پر خدا اور میرے سرکار کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سفرِ حج میں وصال

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ عالَمِ شِیر خوارگی (یعنی دودھ پینے کی عمر) میں ہی تھے کہ آپ کے والدِ محترم ۱۳۷۰ھ مطابق 1951ء میں سفرِ حج پر روانہ ہوئے۔ ایامِ حج میں منٰی میں سخت لُو چلنے کی وجہ سے کئی حجاجِ کرام فوت ہوگئے تھے، ابو عطارؔ حاجی عبد الرحمن بھی مختصر علالت (بیماری) کے بعد ۱۴ ذوالحجۃ الحرام ۱۳۷۰ھ کو اس دنیا سے رخصت ہوگئے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! باپ کا نیک و پرہیز گار ہونا اولاد کیلئے ایک بہت بڑی نعمت ہے کہ باپ اگر خود نیک خصلت ہو، لیکن حکمتِ خُداوندی کے تحت اولاد کی ولادت سے قبل یا اس کے بچپن میں ہی انتقال کر جائے تو باپ کی نیکیوں کی برکت سے بچے بھی سیدھی راہ پر قائم رہتے ہیں اگرچہ باپ کو بچوں کی تربیت کرنے کا موقع نہ ملا ہو۔

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ انسان کی نیکو کاری سے اس کی اولاد اور اولاد، دَر اولاد کی اصلاح فرما دیتا ہے اور اس کی نسل اور اس کے پڑوسیوں

میں اس کی حفاظت فرماتا ہے اور وہ سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے پردہ اور امان میں رہتے ہیں۔

(تفسیر دُرِّ مَنثور ج ۵ ص ۴۲۲)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ امیر اہلسنّت کے والدِ محترم حاجی عبد الرحمن رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چونکہ انتہائی متقی و پرہیز گار، خوفِ خدا اور سُنَّتوں سے مَحَبَّت رکھنے والے بزرگ تھے، امیر اہلسنّت کم عمر ہی تھے کہ والدِ محترم کا انتقال ہو گیا۔ باپ کا سایہ شفقت اُٹھ جانے اور ان کی تربیت سے محروم ہونے کے باوجود بھی امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ خوفِ خدا و عشقِ مصطفٰے کے ایسے پیکر بنے کہ ان کی نگاہِ وِلایت سے لاکھوں لاکھ بے نمازی، نمازی بنے، چور، ڈاکو تائب ہوئے، دُوسروں کی عزّتیں خراب کرنے والے، عزّتوں کے محافظ بن گئے، مختلف جرائم میں مُلَوَّث جیل کی سلاخوں کے پیچھے زندگی کے اندھیرے دن گزارنے والے، راہِ خدا میں مدنی قافلوں کے مسافر بن کر سُنّتوں کے پھول لُٹانے والے مبلغ بن گئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یتیم کے ساتھ ہمارا برتاؤ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ والد صاحب کا سایۂ شفقت اُٹھ جانے کے بعد نہ صرف خود نیک، نمازی سنتوں کے عادی بنے بلکہ لوگوں کو بھی یہ مدنی ذہن عطا فرمادیا کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ" مگر افسوس کہ آج ہمارے معاشرے میں اگر کوئی بچہ یتیم ہو جائے تو بیگانے تو دور کی بات، اس کے اپنے ہی اس سے منہ موڑ لیتے ہیں اور پھر اس کی تربیت اور کَفالت کرنے والا کوئی نہیں ہوتا، حالانکہ ہونا تو یہ

چاہیے تھا کہ ان کو سینے لگا کر ان کے سر پر دستِ شفقت پھیرا جاتا، ان کی بہتر تعلیم و پرورش کی ذمہ داری قبول کی جاتی۔ یاد رکھئے! یتیم بچوں سے مَحَبَّت کرنے اور ان کی کفالت کرنے کے بڑے فضائل ہیں۔ آیئے! اس ضمن میں 3 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں:

1. جب کسی قوم کے دستر خوان پر کوئی یتیم بیٹھتا ہے تو شیطان ان کے دستر خوان کے قریب نہیں آتا۔ (مجمع الزوائد، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الایتام ولارامل، رقم ۱۳۵۱۲، ج۸، ص ۲۹۴)

2. اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے پسندیدہ گھر وہ ہے، جہاں یتیم کی عزّت کی جاتی ہو۔ (المعجم الکبیر، رقم ۱۳۴۳۴، ج۱۲، ص ۲۹۶)

3. جس نے تین (3) یتیموں کی پرورش کی، وہ رات کو قیام کرنے والے، دن کو روزہ رکھنے والے اور صبح وشام، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں اپنی تلوار سونتنے والے کی طرح ہے اور میں اور وہ جنت میں دو (2) بھائیوں کی طرح ہوں گے جیسا کہ یہ دو (2) بہنیں ہیں۔ اور اپنی انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی کو ملایا۔ (سنن ابن ماجۃ، ابواب الادب، باب حق الیتیم، الحدیث: ۳۶۸۰، ج۴، ص ۱۹۴)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی حیثیت کے مطابق یتیم و بے سہارا اور مفلس و غریب افراد کی مدد کرنے اور ان کی حاجتوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے سُنا کہ باپ، اولاد کی تربیت کیسے کرے؟۔

♣ان میں سب سے اہم مدنی پھول یہ ہے کہ باپ خود شریعت و سنت کا پابند ہو گا تو اس کی اولاد بھی اس کے دیکھا دیکھی نیکیوں کی طرف راغب ہو گی اور نماز روزے کی عادی بنے گی۔

♣اولاد کی تربیت کے لیے باپ دِینی مطالعہ کرے، مثلاً "تربیتِ اولاد، اولاد کے حقوق، سِیرتِ مصطفٰی، سِیرتِ رسولِ عربی" پڑھے۔

♣تربیتِ اولاد اور اولاد کے حقوق پڑھنے سے اولاد کے حقوق معلوم ہوں گے اور کن کن باتوں کی تربیت کرنی ہے، اس سے آگاہی ہو گی۔

♣بچوں کی تربیت کا اندازِ مصطفٰے کیا تھا، یہ "سِیرتِ مصطفٰے اور سِیرتِ رسولِ عربی" پڑھنے سے معلوم ہو گا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعَادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشہ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشکاۃُ المَصابیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیہ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا

جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

سفر کرنے کی سنّتیں اور آداب:

؟ مُمکِن ہو تو جمعرات کو سَفر کی اِبتِداء کی جائے کہ جمعرات کو سفر کی اِبتِداء کرنا سُنّت ہے۔ (اشعۃ اللمعات، ج۵، ص۱۶۱) چنانچہ حضرت سیدُنا کَعب بِن مالِک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروِی ہے کہ حُضُور نبیِّ کَرِیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غَزوَہ تَبُوک کے لئے جُمعرات کے دِن رَوانہ ہوئے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جمعرات کے دن روانہ ہونا پسند فرماتے تھے۔ (صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب من اراد غزوۃ فورّی ....الخ، الحدیث ۲۹۵۰، ج۲، ص۴۹۶) ؟ اگر سَہولت ہو تو رات کو سفر کیا جائے کہ رات کو سفر جلد طے ہوتا ہے حضرت سیدنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں، "سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "رات کو سفر کیا کرو، کیونکہ رات کو زمین لَپیٹ دی جاتی ہے۔" (سنن ابی داؤد، کتاب الجہاد، باب فی الدلجۃ، الحدیث ۲۵۷۱، ج۳، ص۴۰) ؟ اگر چند اسلامی بھائی مل کر قافلے کی صُورت میں سَفر کریں تو کسی ایک کو امیر بنالیں۔ حضرت سیدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "جب تین (3) آدمی سفر پر روانہ ہوں تو وہ اپنے میں سے ایک کو امیر بنالیں۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الجہاد، باب فی القوم یسافرون۔۔۔۔۔۔الخ، الحدیث ۲۶۰۹، ج۳، ص۵۲، ۵۱) ؟ چلتے وقت عزیزوں، دوستوں سے قُصُور مُعاف کروائیں اور جن سے مُعافی طلب کی جائے ان پر لازِم ہے کہ دل سے مُعاف کردیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۶، ص۱۹) ؟ ہم جب بھی سفر پر روانہ ہوں تو ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے اہل ومال کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حوالے کرکے جائیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہی سب سے بہتر حفاظت کرنے والا ہے۔ ؟ دورانِ سفر ذکرُ

اللہ کرتے رہیں۔ ٹرین یا بس وغیرہ میں بِسْمِ اللّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور سُبْحَانَ اللّٰہِ سب تین (3) تین (3) بار، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ایک بار۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المَدِینہ کی مَطبوعہ دو (2) کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھَدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رَسُول کے ساتھ سُنَّتوں بَھرا سفر بھی ہے۔ (101 مَدَنی پھول، ص ۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سُنت کے پُھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ دلنشین ہے: جب جُمعرات کا دن آتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ جُمعرات اور شبِ جُمُعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے والوں کے نام لکھتے ہیں۔[1]

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرُود اُن پہ سَدا مَیں
اور ذِکْر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے

(وسائلِ بخشش، ص۱۱۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے

[1] ...کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاۃ...الخ، الجزء ۱، ۱/ ۲۵۰، رقم: ۲۱۷۴

ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ؟ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ؟ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ؟ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ؟ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ؟ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک غریب الوطن حاجی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "**عُیُون الحکایات**" حصہ اوّل، ص 384 پر ایک حکایت نقل ہے، بڑی توجہ کے ساتھ سُنیے اور جھومیے: قُطبِ وقت حضرت سَیِّدُنا ابو اسحاق ابراہیم خَوّاص رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مشہور وَلِیُّ اللّٰہ ہیں۔ یہ ایک شخص سے اپنی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: میں تقریباً 17 سال تک جنگلوں اور صحراؤں میں پھرتا رہا اور

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

مختلف مقامات پر اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرتا رہا۔ ان 17 سالوں میں مجھے جو سب سے زیادہ عجیب واقعہ پیش آیا وہ یہ تھا کہ ایک مرتبہ میں نے جنگل میں ایک ایسے شخص کو دیکھا جس کے دونوں ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے تھے اور وہ گھِسٹ گھِسٹ کر چل رہا تھا۔ اس کے علاوہ بھی وہ بہت سی مشکلات سے دوچار تھا۔ میں اسے دیکھ کر بہت حیران ہوا اور مجھے اس پر ترس آنے لگا، میں نے قریب جا کر اسے سلام کیا، اس نے میرا نام لے کر جواب دیا۔ اس کے منہ سے اپنا نام سُن کر مجھے بڑی حیرت ہوئی، میں نے اس سے پوچھا: آپ سے یہ میری پہلی ملاقات ہے، پھر آپ نے میرا نام کیسے جان لیا؟

وہ کہنے لگا: جو ذات تجھے میرے پاس لائی ہے، اُسی نے مجھے تیری پہچان کرادی ہے۔ میں نے کہا: آپ نے بالکل دُرست فرمایا، واقعی میرا پروردگار عَزَّوَجَلَّ ہر چیز پر قادر ہے۔ پھر میں نے اس سے پوچھا: آپ کہاں سے آئے ہیں اور کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا: میں شہر بُخارا سے آرہا ہوں اور حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن کی طرف جارہا ہوں۔ یہ سُن کر مجھے بڑا تعجب ہوا کہ نہ اس شخص کے ہاتھ ہیں نہ پاؤں۔ پھر یہ بُخارا سے یہاں تک کیسے پہنچا اور اب یہ مکّۂ مکرّمہ تک جانا چاہتا ہے جو یہاں سے کافی فاصلے پر ہے، یہ اکیلا وہاں تک کیسے پہنچے گا؟ میں انہی خیالات میں گم حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

اس شخص نے میری طرف جلال بھری نگاہ ڈالی اور کہنے لگا: اے ابراہیم! کیا تجھے اس بات پر تعجب ہو رہا ہے کہ قادر و قدیر پروردگار عَزَّوَجَلَّ مجھ جیسے کمزور اور چلنے پھرنے سے معذور بندے کو یہاں تک لے آیا۔ اتنا کہنے کے بعد اس شخص کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور وہ زار و قطار رونے لگا۔ میں نے اسے کہا: آپ بالکل پریشان نہ ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ہر شخص کے ساتھ ہے، وہ کسی کو مایوس نہیں کرتا۔ پھر میں اسے وہیں چھوڑ کر آگے روانہ ہوگیا، میرا ابھی اس سال حج کا ارادہ تھا، جب میں مکے شریف پہنچا اور طواف کے لئے خانۂ کعبہ میں حاضر ہوا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہی

اپاہج (یعنی معذور) شخص مجھ سے پہلے خانۂ کعبہ پہنچا ہوا تھا اور گھِسٹ گھِسٹ کر طواف کرنے میں مشغول تھا۔ (عیون الحکایات حصہ اول، ص384 بتغیر قلیل)

یاخدا ایسے اسباب پاؤں کاش مکے مدینے میں جاؤں
مجھ کو ارمان حج کا بڑا ہے یا خدا تجھ سے میری دعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۳۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ جن لوگوں کے سینے مکے و مدینے کی محبت سے سرشار ہوتے ہیں اور حَرَمَیْنِ شَرِیْفَیْن کی حاضری کی تڑپ جن کے دلوں میں گھر کر چکی ہوتی ہے تو بڑی سے بڑی مصیبت و پریشانی بھی ان کے لئے کوئی معنیٰ نہیں رکھتی۔

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک اللہ والا حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن کی حاضری کا اس قدر شوقین تھا کہ ہاتھ پاؤں کے بغیر، طرح طرح کی تکالیف میں جکڑے ہونے کے باوجود بھی وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے مایوس نہ تھا، کیونکہ خدا عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر کامل بھروسہ رکھنے والے مشکل حالات میں بھی بے سہارا نہیں رہتے، بلکہ رحمتِ الٰہی ان کی دَست گیری فرماتی ہے، لہٰذا اس اللہ والے کا جذبہ بھی کچھ اسی قسم کا تھا، اسی لئے شوقِ حاضری میں حَرَمَیْنِ شَرِیْفَیْن کی زیارت کے لئے دیوانہ وار گھسٹتا ہوا چلا جارہا تھا، اس اللہ عَزَّوَجَلَّ والے کی رفتار کا عالم تو دیکھئے کہ جب حضرت سَیِّدُنا ابراہیم خَوّاص رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ طواف کے لئے حاضر ہوئے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہ شخص ان سے پہلے ہی وہاں پہنچ کر طوافِ کعبہ میں مشغول تھا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مکّۂ مکرمہ ہو یا مدینۂ طیبہ دونوں ہی انتہائی قابلِ احترام و لائقِ تعظیم جگہیں ہیں، جن کی عظمت و رِفعت اور شان و شوکت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ مکے اور مدینے کو ربّ تعالیٰ نے جن ظاہری اور باطنی خوبیوں سے نوازا ہے وہ کسی اور شہر کے حصے میں نہ آسکیں اور ایسا کیوں نہ ہو کہ مکے شریف میں مسلمانوں کی عقیدتوں کا مرکز **بَیْتُ اللہ شریف** موجود ہے اور مدینۂ منوّرہ میں سرورِ عالم، نورِ مجسّم، شاہِ آدم و بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا نور برساتا **مزارِ پُر انوار** ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہی وہ مُقَدَّس مقامات ہیں جن کی تعریف و توصیف آیاتِ قرآنیہ میں موجود ہے۔ چنانچہ

پارہ 4 سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 96 میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمانِ عظمت نشان ہے:

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۶﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: بے شک سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا اور سارے جہان کا راہنما۔

(پ۴، آلِ عمران: ۹۶)

صدرُ الْاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا سَیِّد مفتی محمد نعیمُ الدین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مقدسہ کے تحت فرماتے ہیں کہ اس میں بتایا گیا کہ سب سے پہلا مکان جس کو اللہ تعالیٰ نے طاعت و عبادت کے لئے مقرر کیا نماز کا قبلہ، حج اور طواف کا مقام بنایا جس میں نیکیوں کے ثواب زیادہ ہوتے ہیں وہ کعبۂ مُعَظَّمہ ہے جو شہر مکّۂ مُعَظَّمہ میں واقع ہے۔

پارہ 30 سُوْرَۃُ الْبَلَد کی آیت نمبر 1۔2 اور 3 میں ارشادِ خداوندی ہے:

لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۱) وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا

ترجَمۂ کنز الایمان: مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب

الْبَلَدِ ﴿۲﴾ وَ وَالِدٍ وَّ مَا وَلَدَ ﴿۳﴾ تم اس شہر میں تشریف فرما ہو اور تمہارے باپ ابراہیم

(پ ۳۰:البلد: ۱ تا ۳) کی قسم اور اس کی اولاد کی کہ تم ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے کہ مکۂ مکرمہ کی شان کس قدر ارفع و اعلیٰ ہے کہ خود ہمارے پیارے پروردگار عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پاکیزہ کلام قرآنِ کریم میں اس مقدس شہر کی قسم ارشاد فرمائی، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اپنی آنکھوں میں لندن و پیرس دیکھنے کے خواب سجانے کے بجائے مکے مدینے جیسے مقدّس و بابرکت مقامات کی زیارت کی تڑپ اپنے دل میں پیدا کریں اور شب و روز وہاں سے تقسیم ہونے والی عطاؤں، نوازشوں اور لازوال برکتوں سے اپنی خالی جھولیوں کو بھرنے کے لئے وہاں جانے کا سامان کریں۔

وہاں پیارا کعبہ یہاں سبز گنبد
وہ مکّہ بھی میٹھا تو پیارا مدینہ
میں مکّے میں جا کر کروں گا طواف اور
نصیب آبِ زم زم مجھے ہو گا پینا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص355-370)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ احادیثِ مبارکہ ان مقدّس شہروں کے فضائل سے مالا مال ہیں۔ آیئے! اب ہم اپنے سینوں میں مکے مدینے کی زیارت کا شوق بیدار کرنے کے لئے روحانیّت و نورانیّت سے بھرپور ان شہروں کی برکتوں پر مشتمل 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں۔ چنانچہ

﴿1﴾ مکہ مکرمہ اور مدینۂ منورہ کے علاوہ کوئی شہر ایسا نہیں جسے عنقریب دَجّال روند تا ہوا نہ جائے، جبکہ ان شہروں کے ہر راستے پر فرشتے صفیں باندھے پہرہ دے رہے ہوں گے، لہٰذا وہ ایک دلدلی زمین پر پڑاؤ ڈالے گا پھر شہر مدینہ 3 مرتبہ لرزے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کفر و نفاق میں مبتلا ہر شخص کو وہاں سے نکال دے گا۔ (بخاری، کتاب فضائل المدینة، باب لا یدخل الدجال المدینة، ۱/۶۱۹، حدیث: ۱۸۸۱)

﴿2﴾ جو شخص حج کے ارادے سے نکلے اور مر جائے اس کے لئے قیامت تک حج کرنے والے کا ثواب لکھا جاتا رہے گا اور جو عمرے کے ارادے سے نکلے اور مر جائے اس کے لئے قیامت تک عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھا جاتا رہے گا اور جو جہاد کے ارادے سے نکلے اور مر جائے تو اس کے لئے قیامت تک جہاد کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الحج، باب الترغیب فی الحج والعمرة... الخ، ۲/۷۹، رقم: ۱۷۱۸)

اے کاش! مدینے میں مجھے موت یوں آئے　　چوکھٹ پہ تِری سر ہو مری روح چلی ہو

(وسائلِ بخشش مُرمم، ص ۳۱۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مکے اور مدینے کو کیسی کیسی خصوصیات سے نوازا ہے کہ دجّال جو ساری زمین کو روندے گا مگر اس کی مجال نہ ہوگی کہ وہ اپنے ناپاک قدم مکّے شریف اور مدینے شریف میں رکھ سکے۔

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی دَجّال کے بارے میں فرماتے ہیں کہ چالیس (40) دن میں حرمَیْنِ طیّبین کے سوا تمام رُوئے زمین کا گشت کرے گا۔ وہ بہت تیزی کے ساتھ سیر کریگا، جیسے بادل جس کو ہَوا اُڑاتی ہو۔ اُس کا فتنہ بہت شدید ہوگا، ایک باغ اور ایک آگ اُس کے ہمراہ ہوں گی، جن کا نام جنت و دوزخ رکھے گا، جہاں جائے گا یہ بھی جائیں گی، مگر وہ جو

دیکھنے میں جنت معلوم ہو گی وہ حقیقۃً آگ ہو گی اور جو جہنم دکھائی دے گا، وہ آرام کی جگہ ہو گی اور وہ خدائی کا دعویٰ کریگا، جو اُس پر ایمان لائے گا اُسے اپنی جنت میں ڈالے گا اور جو انکار کریگا اُسے جہنم میں داخل کریگا، مُردے زندہ کرے گا۔ زمین کو حکم دے گا وہ سبزے اُگائے گی، آسمان سے پانی برسائے گا، اِسی قسم کے بہت سے شُعبدے (یعنی نظر بندی کے کھیل) دِکھائے گا اور حقیقت میں یہ سب جادو کے کرشمے ہوں گے اور شیاطین کے تماشے، اِسی لیے اُس کے وہاں سے جاتے ہی لوگوں کے پاس کچھ نہ رہے گا۔ حرمین شریفین میں جب جانا چاہے گا، ملائکہ اس کا منہ پھیر دیں گے۔ مَدِیْنَہ طَیِّبَہ میں 3 زلزلے آئیں گے کہ وہاں جو لوگ بظاہر مسلمان بنے ہوں گے اور دل میں کافر ہوں گے اور وہ جو علمِ الٰہی میں دجّال پر ایمان لا کر کافر ہونے والے ہیں، اُن زلزلوں کے خوف سے شہر سے باہر بھاگیں گے اور اُس کے فتنہ میں مبتلا ہوں گے۔ (بہار شریعت، حصہ اول، 1/120-121 ملتقطاً) اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو فتنۂ دجّال سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حدیثِ پاک کی روشنی میں یہ بھی معلوم ہوا کہ حج و عمرے کے مُبارک سفر کے دوران اگر کسی کو موت آجائے تو اس خوش نصیب کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے قیامت تک حج و عمرے کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ مکے مدینے میں مرنے کی تمنّا دل میں پیدا کریں اور اس کے لئے دعائیں بھی مانگا کریں، مدینے شریف میں مرنے کی ترغیب تو خود ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں دی ہے بلکہ مدینے شریف میں مرنے والے خوش نصیب کے لئے شفاعت کی خوشخبری بھی عطا فرمائی ہے۔ چنانچہ

نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّمُوْتَ بِالْمَدِیْنَۃِ فَلْیَمُتْ بِھَا تم میں سے جس سے ہو سکے کہ وہ مدینے میں مرے تو مدینے ہی میں مرے، فَاِنِّیْ اَشْفَعُ

لِمَنْ یَمُوْتُ بِھَا کیونکہ میں مدینے میں مرنے والے کی شفاعت کروں گا۔(ترمذی،کتاب المناقب،باب فی فضل المدینۃ،۵/۴۸۳،حدیث:۳۹۴۳)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں کہ یہ بشارت اور ہدایت سارے مُسلمانوں کو ہے نہ کہ صرف مہاجرین کو یعنی جس مسلمان کی نیت مدینۂ پاک میں مرنے کی ہو، وہ کوشش بھی وہیں مرنے کی کرے تو وہیں قیام کرے، خصوصًا بڑھاپے میں اور بِلاضرورت مدینۂ پاک سے باہر نہ جائے تاکہ موت و دفن وہیں نصیب ہو۔

مزید فرماتے ہیں: میں نے بعض لوگوں کو دیکھا کہ تیس(30) چالیس(40) سال سے مدینۂ منورہ میں ہیں، حدودِ مدینہ بلکہ شہر مدینہ سے بھی باہر نہیں جاتے اسی خوف سے کہ موت باہر نہ آجائے، حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا بھی یہی دستور رہا، مزید فرماتے ہیں: (حدیثِ مبارکہ میں) شفاعت سے مراد خصوصی شفاعت ہے، گنہگاروں کے سارے گناہ بخشوانے کی شفاعت اور نیک کاروں کے مزید درجے بلند کرنے کی شفاعت، ورنہ حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنی ساری ہی اُمّت کی شفاعت فرمائیں گے۔ خیال رہے! کہ مدینۂ پاک میں رہنا بھی افضل وہاں مرنا بھی اعلیٰ اور وہاں دفن ہونا بھی بہتر ہے۔(مرآۃ المناجیح،۴/۲۲۲ملتقطاً بتغیرٍ قلیل)

طیبہ میں مرکے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند سیدھی سڑک یہ شہر شَفاعَت نگر کی ہے

(حدائقِ بخشش،ص۲۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدینے کی تو کیا ہی بات ہے، یہ ہمیشہ سے عاشقوں کے دل کی دھڑکن بنا رہا، عاشقانِ رسول مدینے شریف کا تذکرہ سنتے ہی غمِ مدینہ میں اشکبار ہو جاتے ہیں اور مدینے شریف کی

حاضری کے لئے مچلنے لگتے ہیں بلکہ یقیناً ہزاروں عُشّاق کی دلی خواہش ہوگی کہ مدینے شریف میں پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قدموں میں موت آجائے اور کیوں نہ ہو کہ مدینے میں مرنے کی ترغیب و فضیلت نہ صرف حدیثِ پاک میں بیان فرمائی گئی ہے بلکہ امیرُ المومنین حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بھی اپنے عمل کے ذریعے ہمیں اس بات کی تعلیم دی کہ ہم غُلامانِ رسول ، مدینے میں مرنے کی آرزو اپنے دل میں پیدا کریں اور اس کے لئے دُعا بھی مانگا کریں۔

حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی ذات سے اور ان سے نسبت رکھنے والی ہر چیز سے بے حد محبت تھی، بالخصوص مدینے شریف سے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بے پناہ محبت تھی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی دلی آرزو تھی کہ مجھے موت بھی اُس شہر میں آئے جہاں میرے محبوب آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم آرام فرما ہیں تاکہ جس طرح جیتے جی ان کا قُرب حاصل رہا، مرنے کے بعد بھی اسی طرح اُن کا قُرب نصیب رہے، اسی لئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یہ دعا مانگا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ تُو مجھے اپنی راہ میں شہادت نصیب کر اور اپنے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے شہر میں موت عطا فرما۔ (بخاری، کتاب فضائل المدینۃ، باب کراھیۃ النبی... الخ، ۱/۶۲۲، حدیث: ۱۸۹۰)

چنانچہ یہ دعا قبول ہوئی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مدینۂ منورہ میں شہادت پائی۔ حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اس قابلِ رشک شہادت کی عظمت بیان کرتے ہوئے اور اس پر رشک کا اظہار کرتے ہوئے مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی دعا ایسی قبول ہوئی کہ سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! فجر کی نماز، مسجدِ نبوی، محرابُ النّبی، مصلّٰی نبی

میں شہادت پائی۔(مراۃ المناجیح،۴/۲۲۲بتغیر قلیل)

اے کاش مدینے میں مجھے موت یوں آئے چوکھٹ پہ تِری سر ہو مِری رُوح چلی ہو

(وسائلِ بخشش مُرَمّم،ص۳۱۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی زندگی ہمارے لئے پیروی کرنے کے لائق ہے، وہ حضرات مکے مدینے کی سرزمین سے سچی عقیدت و محبت فرمایا کرتے تھے، ان کی محبت کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ بعض بزرگوں کا یہ معمول تھا کہ وہ کسی اور ملک یا شہر کے رہائشی ہونے کے باوجود بھی مکہ مُکرّمہ کے فیوض و برکات حاصل کرنے کی غرض سے زندگی کا کثیر حصہ اس مقدس شہر کی خوشبودار و خوش گوار فضاؤں میں سانسیں لیتے گزارا کرتے اور ہر سال استقامت کے ساتھ بَیْتُ اللہ شریف کے حج کی سعادت سے بھی فیضیاب ہوتے۔ چنانچہ

مجھے حَرَم شریف میں لے چلو

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 568 صفحات پر مشتمل کتاب "**ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت**" کے صفحہ 198 پر ہے کہ (قطبِ مکہ مکرّمہ) حضرت مولانا عبدُالحق اِلٰہ آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہند کے باشندے اور جَلِیلُ القَدْر عالِمِ دین تھے، چالیس(40) سال سے زائد مکّے شریف میں رہائش اختیار کئے رہے۔ ہر سال ضرور حج کرتے۔ ایک سال زمانۂ حج میں آپ بَہُت بیمار ہو کر بستر پر پڑے تھے، ذُوالْحِجَّۃِ الْحرام کی نویں(9) تاریخ کو اپنے شاگردوں سے کہا: مجھے حرم شریف میں لے چلو! کئی افراد اُٹھا کر لائے اور کعبۃُ اللہ کے سامنے بٹھادیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے زمزم شریف منگا کر پیا اور دُعا کی کہ الٰہی عَزَّوَجَلَّ! حج سے محروم نہ رکھ۔ اُسی وقت مولیٰ تعالیٰ نے ایسی قوّت عطا

فرمائی کہ اُٹھ کر اپنے پاؤں سے عَرَفات شریف گئے اور حج ادا کیا۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۱۹۸ ملخصًا)

دِکھا ہر برس تُو حرم کی بہاریں تُو مکّہ مدینہ دکھا یاالٰہی
شَرَف ہر برس حج کا پاؤں خدایا چلے طَیبہ پھر قافلہ یاالٰہی

(وسائل بخشش مُرَمّم، ص۱۰۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سنا آپ نے کہ قطبِ مکہ مکرّمہ حضرت مولانا عبدُالحق اِلٰہ آبادی مہاجر مکی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کس قدر زبردست ولی تھے، باوجود یہ کہ انتہائی بیمار ہیں اور بستر پر تشریف فرما ہیں اور چلنے پھرنے سے عاجز ہیں، کمزوری حد سے زیادہ بڑھ چکی ہے مگر چونکہ ان کا جوش و جذبہ پہاڑ سے بھی زیادہ پختہ تھا، نیز حج کی سعادت حاصل کرنے کی تڑپ بھی اپنے عروج پر تھی، گویا کہ ان کی بس یہی دُھن تھی کہ

ہر سال یاالٰہی مجھے حج نصیب ہو جب تک جیوں میں عالمِ ناپائیدار میں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۷۴)

لہٰذا جیسے ہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو حرمِ کعبہ میں لے جایا گیا تو وہاں پہنچتے ہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے زمزم شریف پی کر رَبِّ تعالٰی کی بارگاہ میں اپنی تڑپ کا اظہار کر دیا، بس پھر کیا تھا، بابِ کرم کھلا، دریائے رحمت جوش میں آیا، انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کرم سے اُنہیں ایسی قوت نصیب ہوئی کہ خود اپنے پاؤں پر چل کر عرفات بھی تشریف لے گئے اور حج کی سعادت بھی پانے میں کامیاب ہو گئے۔

تُو نے مجھ کو حج پہ بُلایا یااللہ مِری جھولی بھر دے

گِردِ کعبہ خوب پھرایا یااللہ مِری جھولی بھر دے
میدانِ عَرفات دکھایا یااللہ مِری جھولی بھر دے
بخش دے ہر حاجی کو خدایا یااللہ مِری جھولی بھر دے
(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۲۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے یہ بھی پتا چلا کہ آبِ زم زم وہ بابرکت پانی ہے جسے پی کر دُعا مانگنے سے دُعا مقبول ہوتی ہے، حدیثِ پاک میں قبولیتِ دُعا کے علاوہ آبِ زم زم کے اَور بھی فوائد و ثمرات بیان کئے گئے ہیں جیسا کہ

نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: آبِ زم زم ہر اس مقصد کے لئے ہے، جس مقصد کے لئے اُسے پیا جائے، اگر تم اسے شفا کی غرض سے پیو گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں شفا دے گا، اگر تم اسے پناہ حاصل کرنے کیلئے پیو گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں پناہ عطا فرمائے گا، اگر تم اسے اپنی پیاس بجھانے کے لئے پیو گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری پیاس بجھادے گا۔ (اس حدیثِ پاک کے راوی بیان کرتے ہیں کہ) حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جب آبِ زم زم پیتے تو یہ دعا مانگتے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَّ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّ شِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے نفع دینے والا علم، کشادہ رزق اور ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں۔ (مستدرک، کتاب المناسک، باب ماء زمزم لما شرب لہ، ۲/۱۳۲، رقم: ۱۷۸۲)

یہ زم زم اُس لئے ہے جس لئے اس کو پیئے کوئی
اِسی زم زم میں جنّت ہے اِسی زم زم میں کوثر ہے

(ذوقِ نعت، ص۱۶۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرزمینِ مکہ کو ایک بہت بڑا اعزاز یہ حاصل ہے کہ اس مبارک سرزمین پر بَیْتُ اللہ شریف جلوہ گر ہے، یوں تو اگر شہر مکہ کو صرف یہی ایک شرف حاصل ہوتا تو بھی اس کی شان و عظمت کیلئے کافی تھا مگر قربان جایئے کہ اس کے علاوہ بھی اِس پُر نور شہر کے فضائل و خصوصیات اس قدر زیادہ ہیں کہ دل چاہتا ہے، بس بیان کرتے اور سنتے چلے جائیں کیونکہ اس شہر میں جگہ جگہ پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ کے پیارے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے نسبت رکھنے والی مُقَدَّس و یادگار مساجد، کنویں، غاریں، تعمیرات اور مزارات وغیرہ موجود ہیں۔

آیئے! اب ہم حُصولِ برکت اور نُزولِ رَحمت کے لئے مکے شریف کی چند خُصوصیات کے مُتَعَلِّق سُن کر اپنے دل میں اس پاکیزہ شہر کی عظمت مزید بڑھانے کا سامان کرتے ہیں۔ چنانچہ

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب **"عاشقانِ رسول کی 130 حکایات"** میں مکے شریف کی دلنشین خصوصیات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: **؟** نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مکے شریف میں پیدا ہوئے، **؟** پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دینِ اسلام کی تبلیغ کا آغاز یہیں سے فرمایا، **؟** یہیں کعبہ شریف ہے، **؟** یہیں اِس کا طواف کیا جاتا ہے اور **؟** نَماز میں دنیا بھر سے اِسی طرف منہ کیا جاتا ہے **؟** مسجِدُ الحرام شریف یہیں پر ہے جس میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ (100,000) نَماز کے برابر ہے **؟** آبِ زم زم کا کنواں، حجرِ اَسود، مقامِ ابراہیم اور صَفا مَرْوَہ یہیں ہیں، **؟** مِیقَات کے باہَر سے آنے والے بِغیر احرام کے مکّے میں داخِل نہیں ہوسکتے، **؟** دنیا بھر سے مسلمان حج کی سعادت پانے کے لئے یہیں حاضِر ہوتے ہیں، **؟** جو اِس شہرِ مُقَدَّس میں داخِل ہوجائے اَمْن پانے والا ہوگا، **؟** دن کا کچھ وَقت یہاں کی گرمی پر صبر کرلینے والے کو جہنم کی آگ سے دُور کردیا

جاتا ہے ؟ یہاں غارِ حرا ہے جہاں مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر پہلی وحی نازِل ہوئی، ؟ یہاں پر ہر موسم کے پھل ملتے ہیں، ؟ معراج اور چاند کے دو ٹکڑے ہونے کے معجزات اِس شہر میں ظاہِر ہوئے، ؟ دنیا کا سب سے پہلا پہاڑ یہیں واقع ہے، ؟ پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی حیاتِ ظاہِری کے 53 برس یہیں گزارے، ؟ حضرت سیِّدُنا امام مَہدی کی آمدِ باسعادت مکے شریف میں ہی ہوگی۔ (عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں، ص ۲۰۰ بتغیرٍ قلیل)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے شہرِ مکہ کی برکتوں اور بزرگوں کی اس شہر سے محبتوں پر مشتمل واقعات اور دیگر کئی مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کی۔ آیئے اب ہم عاشقانِ رسول کے دلوں کی دھڑکن، غم کے ماروں، بے سہاروں اور دکھیاروں کی امیدوں کے مرکز یعنی مدینے شریف کی بھی کچھ باتیں کرلیتے ہیں، برادرِ اعلیٰ حضرت، شہنشاہِ سُخَن، اُستادِ زَمن حضرت علامہ مولانا حسن رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے نعتیہ دیوان **"ذوقِ نعت"** میں فرماتے ہیں:

حسن حج کرلیا کعبہ سے آنکھوں نے ضیا پائی چلو دیکھیں وہ بستی جس کا رستہ دل کے اندر ہے

(ذوقِ نعت، ص ۱۶۰)

ہاں ہاں وہی مدینہ کہ جس کا ذِکر عاشقانِ رسول کے سینوں کو سُکون و اطمینان بخشتا ہے، جس کی زیارت کے لئے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دیوانے بے حد مشتاق رہتے ہیں، عشاق جب شہرِ مدینہ یا گنبدِ خضرا کے نور برساتے مناظر کو تصویروں وغیرہ میں دیکھتے یا کسی کی زبانی اس کا تذکرہ سنتے ہیں تو ان کی حالت غیر ہو جاتی ہے، غمِ مدینہ میں ان کی آنکھیں اشکبار اور دل وہاں کی حاضری کے لئے بے قرار ہو جاتے ہیں، گویا اس وقت ان کے دل کی فریاد کچھ اس طرح ہوتی ہے:

مجھے مدینے کی دو اجازت، نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت
پلاؤ بُلوا کے جامِ الفت، نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت
اگر نہیں میری ایسی قسمت، سدا حُضُوری کی پاؤں لذّت
رُلائے مجھ کو تمہاری فُرقت، نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت
عطا ہو مجھ کو غمِ مدینہ، تپاں جگر چاک چاک سینہ
بڑھے محبت کی خوب شِدّت، نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت
حُسین ابنِ علی کا صدقہ، ہمارے غوثِ جلی کا صدقہ
عطا مدینے میں ہو شہادت، نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت
ہر اِک نبی ہر ولی کا صدقہ، تجھے تِری ہر گلی کا صدقہ
دے طیبہ میں مرنے کی سعادت، نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۰۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدینے شریف کی عظمت و حرمت کی تو کیا ہی بات ہے کہ اس مبارک بستی میں نہ تو دجال داخل ہو سکتا ہے اور نہ ہی طاعون جیسی مُہلک بیماری کیونکہ مدینے شریف کی راہوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اس کے معصوم فرشتے مقرّر ہیں جو ہر گز ہر گز شہر مدینہ کے اندر طاعون اور دَجال کو داخل نہیں ہونے دیں گے جیسا کہ نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مدینے کے راستوں پر فِرِشتے (پہرہ دار) ہیں، لہٰذا اس میں طاعون اور دجّال داخل نہ ہوں گے۔

(بخاری، کتاب فضائل المدینۃ، باب لا یدخل الدجال المدینۃ، ۱/۶۱۹، حدیث: ۱۸۸۰)

طاعون ایک وبائی بیماری ہے جس میں بغل یا ران پر پھوڑا نکلتا ہے، اس کا زہر اتنا خطرناک ہوتا

ہے کہ اس بیماری میں مبتلا شخص کے بچ جانے کا امکان بہت ہی کم ہوتا ہے، عموماً اس بیماری میں اُلٹیاں آنے، بیہوشی طاری ہونے اور دل کی دھڑکن بڑھ جانے کا غلبہ رہتا ہے۔ (اردو لغت، ۱۳/ ۵۳ ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدینے شریف کی عظمت و اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ جس پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ہم بے پناہ محبت کرتے ہیں، خود وہ آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مدینے سے بہت محبت کیا کرتے ہیں، لہٰذا محبتِ رسول کا تقاضا یہ ہے کہ ہم بھی نہ صرف میٹھے مدینے کی محبت بلکہ مدینے کے کُوچہ و بازار کی محبت، وہاں کے گلشن و کوہسار کی محبت، اس کے در و دِیوار کی محبت، اس کے پُھول حتی کہ اس کے خار تک کی محبت اپنے دل میں بسائے رکھیں، اس کی یاد میں تڑپیں اور اس کی باادب حاضری کی نہ صرف آرزو کریں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس کی دُعائیں بھی مانگیں۔

غریب جائے کہاں یاربّ تڑپتی رُوح کو لے کر
تجھے محبوب کا صدقہ تُو پہنچادے مدینے میں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یاد رکھئے! کہ محبت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ جس سے محبت کی جائے، اس سے نسبت رکھنے والی چیزوں سے بھی محبت کی جائے اور بالخصوص جس سے محبوب کو محبت ہو، اس سے تو انتہائی محبت و عقیدت رکھی جائے، حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مدینے کی سرزمین سے کس قدر محبت تھی اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اگر کبھی مدینے سے باہر سفر کو جاتے تو واپسی پر مدینے کے در و دیوار دیکھتے ہی جلد سے جلد وہاں قدم رنجا فرمانے کی کوششیں کیا کرتے تھے۔ حدیثِ پاک میں ہے:

نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب سفر سے آتے اور مدینۂ پاک کی دیواروں کو دیکھتے تو مدینے سے محبت کی وجہ سے اپنی سواری کو تیز فرما دیتے اور اگر گھوڑے پر ہوتے تو اسے اَیڑ لگاتے (بخاری ،کتاب فضائل المدینہ، ۱۱-باب، ۱/۶۲۰، حدیث: ۱۸۸۶)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں کہ حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مدینۂ پاک اتنا پیارا تھا کہ ہر سفر سے واپسی میں یُوں تو معمولی رفتار پر جانور چلاتے تھے مگر مدینۂ پاک کو دیکھتے ہی وہاں جلد پہنچ جانے کے لیے سواری تیز فرما دیتے تھے، اسی محبت کا اثر ہے کہ مسلمان مدینے پر دل و جان سے فِدا ہیں کیونکہ یہ محبوب کا محبوب ہے (مرآۃ المناجیح، ۴/۲۱۹)

مدینہ اس لیے عطّار جان و دِل سے ہے پیارا
کہ رہتے ہیں مِرے آقا مِرے سرور مدینے میں

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص283)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی قافلہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مکے مدینے کی برکتوں کو سمیٹنے کے لئے تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مدنی کام **"مدنی قافلہ"** بھی ہے۔ عموماً دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلے مساجد میں ٹھہرتے ہیں اور مساجد میں عبادت کی نیت سے ٹھہرنے والوں کی تو کیا ہی بات ہے کہ حدیثِ پاک میں اس خوش نصیب کے بارے میں تین(3) باتیں

ارشاد فرمائی گئیں (1) اس سے فائدہ حاصل کیا جاتا ہے (2) یا وہ حکمت بھرا کلام کرتا ہے (3) یا رحمت کا منتظر ہوتا ہے۔(الترغیب والترھیب،کتاب الصلوۃ،باب الترغیب فی لزوم المساجد...الخ، ۱/۱۶۹، رقم:۵۰۳ ماخوذاً) آیئے! بطورِ ترغیب مدنی قافلے کی ایک مدنی بہار سنتے ہیں چنانچہ

شرابی سُدھر گیا

ہند کے اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی سے پہلے شراب نوشی، عَیّاشی اور شور شرابا کرنا، گالیاں دینا، والدین اور محلے داروں کو تنگ کرنا، جُوا کھیلنا میرا معمول تھا۔ ایک دن دعوتِ اسلامی کے ایک ذِمّہ دار اسلامی بھائی نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مدنی قافلے میں سَفَر کرنے کی ترغیب دِلائی۔ ان کی ترغیب پر میں 3 دن کے مدنی قافلے کا مسافِر بن گیا۔ مدنی قافلے کی برکت سے میں گناہوں بھری زندگی سے تائِب ہو کر نمازوں کی پابندی کرنے والا، صدائے مدینہ لگانے والا اور دوسروں کو مدنی قافلوں کا مسافِر بنانے والا بن گیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری اِنفرادی کوشش سے اب تک 30 اسلامی بھائی مدنی قافلوں کے مسافِر بن چکے ہیں۔ تادمِ تحریر میں ایک مسجد میں مؤذِّن ہوں اور خُوب مدنی کاموں کی دھومیں مچا رہا ہوں۔

بخت کُھل جائیں گے ، قافلے میں چلو جُرم دُھل جائیں گے، قافلے میں چلو

(غیبت کی تباہ کاریاں، ص۳۲۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدینے شریف کی عظمتوں اور برکتوں کو بیان کرتے ہوئے ایک مرتبہ نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: مجھے ایک ایسی بستی کی طرف (ہجرت) کا

حکم ہوا جو تمام بستیوں کو کھا جائے گی (یعنی سب پر غالب آئے گی) لوگ اسے یَثرِب کہتے ہیں حالانکہ وہ مدینہ ہے، (یہ بستی) لوگوں کو اس طرح پاک و صاف کرے گی جیسے بھٹّی لوہے کے مَیل کو صاف کر دیتی ہے۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب المناسک، باب حرم المدینۃ... الخ، ۲/۵۰۹، حدیث: ۲۷۳۷)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ مبارکہ کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: کھا جانے کے معنی یہ ہیں کہ یہاں کے لوگ تمام ملکوں کو فتح کریں گے اور ان کے مال اور خزانے مدینے میں پہنچ جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ شام، فارس اور رُوم کے خزانے مدینے پہنچے (مزید فرماتے ہیں کہ) مدینۂ منورہ کے نام سو (100) سے بھی زیادہ ہیں، طیبہ، طابہ، بطحٰی، مدینہ، اَبْطَح وغیرہ، ہجرت سے پہلے لوگ اسے یثرِب کہتے تھے، اس لیے کہ یہاں قومِ عَمَالِقَہ کا جو پہلا آدمی آیا اس کا نام یثرب تھا۔ حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جو مدینۂ منورہ کو یثرب کہے وہ توبہ کرے، حضرت سَیِّدُنا امام بخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا کہ جو ایک بار اسے یثرب کہے وہ بطورِ کفّارہ دس (10) بار مدینہ کہے۔ صُوفیا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی خبیث وہاں مر کر دفن بھی ہو جائے تو فرشتے وہاں سے اس کی نعش کسی دوسری جگہ منتقل کر دیتے ہیں اور اگر کوئی وہاں کا عاشق دوسری جگہ دفن ہو جائے تو اس کی نعش مدینۂ منورہ پہنچا دیتے ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۴/۲۱۵-۲۱۶ ملخصاً وملتقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک اور اس کی شرح سے معلوم ہوا کہ جس طرح زنگ آلود لوہا اگر بھٹی میں ڈال دیا جائے، پھر مقررہ وقت پر اسے نکالا جائے تو اس پر میل کچیل کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہتا، اسی طرح مدینۂ طیبہ بھی اپنی پُر کیف فضاؤں میں آنے والوں کو صاف سُتھرا کر دیتا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ سے بار بار وہاں جانے بلکہ وہاں پر

دفن ہونے کی بھیک طلب کرتے رہیں کہ ایک مسلمان کے لئے اس سے بڑی اور کیا سعادت کی بات ہو سکتی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے محبوب شہر یعنی مدینۂ منورہ میں موت اور ہزاروں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے وجودِ مسعود کے فیوض و برکات سے مالا مال بقیع پاک میں دفن ہونے کی نعمت عطا فرمادے کہ وہاں پر مرنا اور جنت البقیع میں دفن ہو جانا مقدر والوں کا ہی حصہ ہے۔

نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ دلنشین ہے کہ (قیامت میں جب سب کو قبروں سے اُٹھایا جائے گا) سب سے پہلے میری پھر ابو بکر و عمر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) کی قبریں شَق ہوں گی، پھر میں جنّت البقیع والوں کے پاس جاؤں گا، تو وہ میرے ساتھ اکٹھے ہوں گے، پھر میں اہلِ مکہ کا انتظار کروں گا حتّٰی کہ حرمینِ شریفین کے درمیان انہیں بھی اپنے ساتھ کر لوں گا۔ (ترمذی، ابواب المناقب، باب (م: تابع ۱۷، ت: ۵۶)... الخ، ۵/۳۸۸، حدیث: ۳۷۱۲)

عاشقِ مدینہ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدینے پاک میں مرنے اور بقیعِ پاک میں دفن ہونے کے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے اپنے نعتیہ دیوان **"وسائلِ بخشش"** میں لکھتے ہیں کہ

عطا کر دو عطا کر دو بقیعِ پاک میں مدفن مِری بن جائے تُربت یا شہِ کوثر مدینے میں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۸۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حدیثِ پاک سے ہمیں یہ مدنی پھول بھی حاصل ہوا کہ مدینے شریف کو یثرب کہنا منع ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم یہ لفظ بولنے اور لکھنے سے بچیں۔ افسوس کہ اب جہالت کا دور دورہ ہے، بعض نادان مسلمان علمِ دین سے دُوری کی بِنا پر مدینے پاک کا ذکرِ خیر کرنے کے لئے قرآن و حدیث میں بیان کردہ ناموں کے بجائے لفظِ یثرب لکھتے اور پڑھتے ہیں، حالانکہ لفظِ یثرب

اپنے معنی کے اعتبار سے کسی بھی طرح مدینے شریف کے شایانِ شان نہیں، جیسا کہ

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یثرب کا معنی ہے" مصیبت و آفات کی جگہ"، چونکہ پہلے یہ جگہ بڑی بیماریوں والی تھی اس لیے یثرب کہلاتی تھی، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی برکت سے طَیْبَہ یعنی صاف کی ہوئی زمین ہوگئی اب وہ جگہ بجائے دارُالوَباء (یعنی مقامِ مصیبت) کے دارُالشِّفاء بن گئی۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/ ۲۹۴)

عاشقانِ رسول کے لئے اس لفظ سے بچنے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے پاکیزہ شہر کو یثرب کہنے سے منع فرمایا ہے جیسا کہ پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: **مَنْ قَالَ لِلْمَدِیْنَۃِ یَثْرِبَ فَکَفَّارَتُہٗ اَنْ یَّقُوْلَ الْمَدِیْنَۃَ عَشْرَ مَرَّاتٍ** یعنی جو شخص (غیر ارادی طور پر) مدینے کو یثرب کہہ بیٹھے اسے کفّارے کے طور پر دس (10) مرتبہ مدینہ کہنا چاہئے۔ (کنز العمال، کتاب الفضائل، فضائل الامکنۃ والازمنۃ، فضائل المدینۃ... الخ، الجزء ۶، ۱۲/ ۱۱۶، حدیث: ۳۴۹۳۸)

مدینے شریف کو یثرب کہنا تو اس قدر بُرا ہے کہ عُلمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام نے مدینۂ طیبّہ کو یثرب کہنا ناجائز و گناہ قرار دیا ہے چنانچہ

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں: مدینۂ طَیِّبہ کو یَثرِب کہنا ناجائز و ممنوع اور گناہ ہے اور کہنے والا گنہگار۔

رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: جو مدینے کو یَثرِب کہے اُس پر توبہ واجِب ہے، مدینہ طابہ ہے، مدینہ طابہ ہے۔ علّامہ مُنَاوِی (حدیثِ پاک کی مشہور کتاب) جامعِ صغیر کی شرح میں فرماتے ہیں: اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ مدینۂ طیّبہ کا یَثرِب نام رکھنا حرام ہے کہ یَثرِب کہنے سے توبہ کا حکم فرمایا اور توبہ گناہ ہی سے ہوتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۱۱۶ بتغیر قلیل)

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے اَدَبوں سے اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے اَدَبی ہو

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب ”عاشقانِ رسول کی 130 حکایات“ کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حرمین شریفین کی برکتوں سے مالامال ہونے کے لئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تصنیف بنام **”عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں“** کا مُطالعہ فرمایئے۔ جس میں آپ نے زائرینِ مدینہ کی 51، مشہور عاشقِ رسول بزرگ حضرت سَیِّدُنا امام مالک کی 12، حاجیوں کی 42، مستورات کی 6، علمائے اَہلسنّت کی 17، جنات کی 7 اور حیوانات کی 9 عِشق و محبت سے بھرپور حکایات تحریر فرمائی ہیں۔ لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ کے بستے سے **ھدیۃً** طلب فرما کر خود بھی پڑھئے اور زیادہ تعداد میں حاصل فرما کر ثواب کی نِیَّت سے مُفت تقسیم بھی فرمایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ماہِ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام اپنی بَرَکتیں لُٹا رہا ہے، یہ وہ مُبارَک اَیّام ہیں کہ جن میں لاکھوں خُوش قسمت عازِمینِ حج، حج کی سعادَت پا کر شہرِ مُصْطَفٰے کی زِیارَت سے لُطف اَندوز ہوتے ہیں، یقیناً ذِکرِ مدینہ عاشِقانِ رسول کے دل و جان کی تسکین کا باعث ہے، عُشّاقِ

مدینہ اِس کی جُدائی میں تڑپتے اور زِیارَت کے بے حد مُشتاق رہتے ہیں۔ دُنیا کی جِتنی زبانوں میں جس قدر قصیدے مدینے شریف کی جُدائی اور اِس کے دیدار کی تمنّا میں پڑھے گئے، اُتنے دنیا کے کسی اور شہر کے لئے نہیں پڑھے گئے، جسے ایک بار بھی مدینے کا دِیدار ہو جاتا ہے، وہ اپنے آپ کو خُوش قسمت سمجھتا اور مدینے میں گُزرے ہوئے حَسین لمحات کو ہمیشہ کے لئے یادگار قرار دیتا ہے۔

آیئے! اب ہم عاشقانِ مدینہ کے عشق و مستی سے بھرپور واقعات سن کر اپنے دلوں میں محبتِ مدینہ کو بڑھانے اور ذکرِ مدینہ سے برکتیں پانے کی سعادت حاصل کریں:

امامِ مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور تعظیمِ خاکِ مدینہ

حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دروازے پر خُرَاسَان یا مصر کے گھوڑے بندھے ہوئے دیکھے۔ ان سے زیادہ عمدہ گھوڑے میں نے کبھی نہ دیکھے تھے۔ میں نے عرض کی: یہ کتنے عمدہ گھوڑے ہیں۔ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں یہ سب آپ کو تحفے میں دیتا ہوں۔ میں نے عرض کی: ایک گھوڑا آپ اپنے لئے رکھ لیں۔ تو فرمایا: مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا آتی ہے کہ اِس مبارک زمین کو اپنے گھوڑے کے قدموں تلے روندوں، جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف فرما ہیں۔ (احیاء العلوم، ۱/۱۱۴ ملخصاً)

ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ — او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے
اللہ اکبر! اپنے قدم اور یہ خاکِ پاک — حسرت ملائکہ کو جہاں وَضْعِ سَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۱۷)

شرحِ کلامِ رضا: پہلے شعر میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زائرِ مدینہ کو نصیحت کے مدنی پھول

دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اے عاشقِ مدینہ! یاد رکھ! تُو کسی معمولی جگہ پر نہیں جارہا بلکہ مدینے کے سفر پر جارہا ہے، لہٰذا غفلت کو چھوڑ اور عشقِ رسول سے سرشار ہو کر چل اور یاد رکھ کہ راہِ مدینہ کی عظمت تو یہ ہے کہ اس پر پاؤں رکھ کر چلنے کے بجائے آنکھوں اور سر کے بل چلا جائے۔

دوسرے شعر میں سرزمینِ مدینہ سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اللہ اکبر! ہمارے قدم اس خاکِ پاک پر ہیں کہ جسے نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قدمین شریفین کا بوسہ لینے کی سعادت ملی اور جہاں پر فرشتے بھی اپنے سر رکھنے کی حسرت رکھتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا سَفَرِ مدینہ

عاشقِ ماہِ رِسالت، اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت مَولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے دُوسرے سَفَرِ حج میں اَرکانِ حَج ادا کرنے کے بعد سخت بیمار ہوگئے، مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بیماری کے لمبا ہو جانے سے زیادہ مجھے سرکارِ اعظم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے در کی حاضری کی فکر تھی۔ بُخار نے شدت اختیار کی لیکن میں نے اس حالت میں بھی درِ حبیب کی حاضری کا ارادہ کر لیا، مکے شریف کے علمائے کرام نے کہا کہ آپ تو شدید بیمار ہیں اور سفر بھی کافی لمبا ہے (لہٰذا اپنا ارادہ بدل دیجئے)! میں نے عَرض کی: اگر سچ پُوچھئے تو درحقیقت میرے یہاں آنے کا اصل مقصد مدینۂ منورہ کی زیارت ہے، دونوں بار اِسی نیّت سے اپنے گھر سے چلا، مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اگر زیارتِ مدینہ نہ ہو تو حج کا کچھ مزہ نہیں آتا۔ اُنہوں نے پھر روکا اور مجھے میری حالت یاد دلائی۔ میں نے ان کے سامنے یہ حدیثِ

پاک پڑھی: مَنْ حَجَّ وَلَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ[1] یعنی جس نے حج کیا اور میری (قبر کی) زِیارَت نہ کی اُس نے مجھ پر ظلم کیا۔ علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام نے فرمایا: آپ ایک بار پہلے بھی تو زِیارَت کر چکے ہیں۔ جواباً میں نے کہا: میرے نزدیک حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ عُمر میں کتنے ہی حج کرے زِیارَت ایک بار کافی ہے بلکہ ہر حج کے ساتھ زِیارَت لازمی ہے، اب آپ دُعا فرمائیے کہ میں سَرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ (کی بارگاہ) تک پہنچ جاؤں۔ رَوضۂ اَقدس پر ایک نِگاہ پڑ جائے اگرچہ اُسی وَقت دَم نکل جائے۔[2]

اُس کے طفیل حج بھی خدا نے کرادیئے اصلِ مُراد حاضری اس پاک در کی ہے
کعبہ کا نام تک نہ لیا طیبہ ہی کہا پوچھا تھا ہم سے جس نے کہ نَہضَت کدھر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۰۳-۲۰۲)

شرح کلامِ رضا: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے نعتیہ دیوان **"حدائقِ بخشش"** میں ان دو (2) اشعار کے ذریعے اپنے دونوں مرتبہ کے سفرِ حج کی منظر کشی فرمائی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دو (2) بار حج کی سعادت سے مُشَرَّف فرمایا تھا، پہلا حج فرض جبکہ دوسرا نفلی تھا، جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اس مبارک سفر کے بارے میں پوچھا جاتا کہ کہاں کا ارادہ ہے تو یہ نہ فرماتے کہ بَیْتُ اللہ کے حج کے لئے جارہا ہوں بلکہ فرماتے کہ حاضریِ طَیْبَہ کا ارادہ ہے، مراد یہ ہے کہ حج سے میرا مقصودِ اصلی درِ رسول کی حاضری ہے کہ یہی تو وہ در ہے کہ جس کے طفیل اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے ایک نہیں بلکہ دو مرتبہ اپنے مُقَدَّس گھر کی زیارت کے شرف سے نوازا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

[1]... کشف الخفاء، حرف المیم، ۲/۲۱۸، حدیث: ۲۴۵۸

[2]... عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زِیارَتیں، ص۱۴۵ بتغیر قلیل

علاّمہ کاظمی صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور خارِ مدینہ

غزالیِ زماں حضرت علاّمہ سیّد احمد سعید کاظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مدینۂ منوّرہ کی پہلی حاضِری کے موقع پر میرے پاؤں میں ایک کانٹا چُبھ گیا، جس سے سخت تکلیف ہو رہی تھی، نکالنے لگا تو اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مکے مدینے کے کانٹوں سے مَحبّت یاد آگئی تو میں وَہیں رُک گیا اور پاؤں سے کانٹا نہ نکالا کئی دن کے بعد خود بخود دَرْد رُک گیا۔

(انوارِ قطبِ مدینہ، ص۵۳ بتغیر قلیل)

تاجدارِ اہلسنّت، شہزادۂ اعلیٰ حضرت علامہ مولانا مصطفیٰ رضا خان نوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے نعتیہ دیوان "سامانِ بخشش" میں مدینۂ منورہ کے کانٹوں سے عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

نظر میں کیسے سمائیں گے پھول جنت کے کہ بس چکے ہیں مدینے کے خار آنکھوں میں

(سامانِ بخشش، ص۱۳۱)

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا سفرِ مدینہ

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علاّمہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو کئی مرتبہ سَفَرِ حج و سَفَرِ مدینہ کی سعادت حاصِل ہوئی، جن میں مجموعی طور پر جو کَیْفِیَّت رہی اُسے کَمَا حَقُّہٗ تو بَیان نہیں کِیا جاسکتا البتّہ آپ کے ایک سَفَرِ مدینہ کے مُخْتَصَر اَحوال سُنتے ہیں چنانچہ

جب مدینۂ پاک کی طرف آپ کی روانگی کی مبارَک گھڑی آئی تو ائیر پورٹ (Airport) پر عاشقانِ رسول آپ کو اَلوَداع کہنے کے لئے مَوجود تھے، مدینے کے دیوانوں نے آپ کو حلقے (یعنی دائرے) میں

لے کر نعتیں پڑھنا شروع کر دیں۔ سوز و گُداز میں ڈُوبی ہوئی نعتوں نے عُشّاق کی آتشِ عشق کو مزید بھڑکا دیا۔ غمِ مدینہ میں اُٹھنے والی آہوں اور سِسکیوں سے فَضا سوگوار ہوئی جارہی تھی، خود عاشقِ مدینہ اَمیرِ اَہلسنّت کی کَیفِیَّت بڑی عجیب تھی۔ آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگی ہوئی تھی اور آپ اپنے اِن اَشْعار کے مِصداق نَظر آرہے تھے کہ

آنسوؤں کی لَڑی بن رہی ہو اور آہوں سے بَھٹتا ہو سینہ
وردِ لَب ہو "مدینہ مدینہ" جب چَلے سُوئے طیبہ سفینہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۸۸)

عشق و اُلفت کا یہ نِرالا انداز ہر ایک کی سمجھ میں تو آنہیں سکتا کیونکہ حاضِریِ طیبہ کے لئے جانے والے تو عُموماً خوش ہوتے ہوئے، مبارَکبادیاں وُصول کرتے ہوئے جاتے ہیں اور یہ کوئی ناجائز بھی نہیں البتہ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے کلام میں ایسے زائرینِ مدینہ کا مَدَنی ذِہن بناتے ہوئے فرماتے ہیں:

ارے زائرِ مدینہ! تُو خوشی سے ہنس رہا ہے دلِ غمزَدہ جو لاتا تو کچھ اَور بات ہوتی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۸۵)

بالآخِر اِسی مدینے کے خیال میں گم ہو جانے کے عالَم میں سَفَرِ مدینہ کا آغاز ہوا، جُوں جُوں منزل قریب آتی رہی، آپ کے عشق کی شِدّت بھی بڑھتی رہی۔ اُس پاک سَرزمین پر پَہُنچتے ہی آپ نے جُوتے اُتار لئے۔ اللہ! اللہ! مِزاجِ عشقِ رسول سے اِس قدَر جان پہچان رکھنے والے کہ خُود ہی کلام میں فرماتے ہیں:

پاؤں میں جُوتا ارے! محبوب کا کُوچہ ہے یہ ہوش کر تُو ہوش کر غافل! مدینہ آگیا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۰۲)

اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اُس پاک سَرزمین کے آداب کا اِس قدَر خیال رکھتے کہ ۱۴۰۶ھ کے سَفَرِ حج میں آپ کی طبیعت ناساز تھی۔ سَخْت نزلہ ہوگیا، ناک سے شِدّت کے ساتھ پانی بہہ رہا تھا۔ اِس کے باوُجود آپ نے کبھی بھی مدینۂ پاک کی سَرزمین پر ناک نہیں سِنکی بلکہ آپ کی ہر اَدا سے ادب کا ظُہور ہوتا۔ جب تک مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ میں رہے حتّی الاِمکان گُنبدِ خضرا کو پیٹھ نہ ہونے دی۔ (تعارف امیر اہلسنت، ص ۳۲ تا ۳۴ ملتقطاً) الغرض اس مبارک سفر میں گویا آپ اِن اَشعار کی عَمَلی تصویر بنے رہے:

مدینے کا سَفَر ہے اور میں نَمدیدہ نَمدیدہ　　جَبیں اَفسُردہ اَفسُردہ بدن لَرزیدہ لَرزیدہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس حج و عمرہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم بہت خوش نصیب ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں دعوتِ اِسلامی کا مدَنی ماحول عطا فرمایا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضل و کَرم سے دعوتِ اِسلامی تبلیغِ دین کے 100 سے زائد شُعْبَہ جات میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مصروف ہے، اِنہی شُعْبَہ جات میں سے ایک شُعْبَہ **"مجلس حج و عُمرہ"** بھی ہے جو حج و عُمرہ کے لئے جانے والے اِسلامی بھائیوں اور اِسلامی بہنوں کی باقاعدہ تَرْبِیَت کرنے، اُنہیں بارگاہِ خُداوَندی اور بارگاہِ مُصْطَفَوِی کے آداب اور ضروری مسائل سکھانے کیلئے قائم کی گئی ہے۔ اِس مجلس میں شامل تَرْبِیَت یافتہ مُبَلِّغین اِسلامی بھائی ہر سال حج کے مَوسمِ بہار میں حاجی کَیمپوں میں جاکر حاجیوں کی تَرْبِیَت کرتے ہیں جبکہ مُبَلِّغات اِسلامی

بہنیں حَجّنوں کی تَرْبِیَت کرتی ہیں۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس مجلس کے تَحت حج وزیارتِ مدینہ کے لئے مکّے مدینے جانے والوں کو امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تحریر کردہ کتابیں "رَفِیْقُ الْحَرَمَین" اور "رَفِیْقُ الْمُعْتَمِرِیْن" بھی تحفۃً پیش کی جاتی ہیں تاکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر کے مہمان اور حبیبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عُشّاق اِس عِبادت کو اَحْسَن طریقے سے بَجالانے میں کامیاب ہو جائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے!اب ہم حُصولِ برکت اور نُزولِ رَحمت کے لئے مدینے شریف کی بھی چند خُصوصیات کے مُتَعَلِّق سُن کر اپنے دل میں اس پاکیزہ شہر کی عظمت مزید بڑھانے کا سامان کرتے ہیں۔چنانچہ

؟رُوئے زمین کا کوئی ایسا شہر نہیں جس کے اسمائے گرامی یعنی مبارَک نام اتنے زیادہ ہوں جتنے مدینۃُ المنوَّرہ کے نام ہیں،حتّٰی کہ بعض عُلماء نے اس کے 100 نام تحریر فرمائے ہیں ؟مدینۃُ المنوَّرہ ایسا شہر ہے جس کی مَحَبَّت اور یاد میں دنیا میں سب سے زیادہ زبانوں اور تعداد میں قصیدے لکھے گئے،لکھے جارہے ہیں اور لکھے جاتے رہیں گے ؟اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب،طبیبوں کے طبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کی طرف ہجرت کی اور یہیں قیام پذیر رہے ؟اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِس کا نام طابہ رکھا ؟سرکارِ عالی وقار،مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب سفر سے واپَس تشریف لاتے تو مدینۃُ المنوَّرہ کے قریب پہنچ کر اس سے محبت اور شوق کی وجہ سے اپنی سُواری تیز کردیتے ؟مدینۃُ المنوَّرہ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا قلبِ مبارک سُکون پاتا ؟یہاں کا گَرد وغبار اپنے چہرۂ انور سے صاف نہ فرماتے اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو بھی اس سے مَنْع فرماتے اور ارشاد فرماتے کہ خاکِ مدینہ میں شفاء ہے۔(جذب

القلوب، ص ۲۲) ؟ جب کوئی مسلمان زیارت کی نیّت سے مدینۃُ المنوّرہ آتا ہے تو فِرِشتے رَحمت کے تحفوں سے اُس کا اِستِقبال کرتے ہیں۔ (جذب القلوب ص ۲۱۱) سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مدینۂ منوّرہ میں مرنے کی ترغیب ارشاد فرمائی ؟ یہاں مرنے والے کی پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ شَفاعت فرمائیں گے ؟ جو وُضو کرکے آئے اور مسجِدِ نَبَوِی شریف میں نَماز ادا کرے اسے حج کا ثواب ملتا ہے ؟ حجرۂ مبارَکہ اور منبرِ منوّر کے درمیان کی جگہ جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ (یعنی جنّت کی کیاری) ہے ؟ مسجِدِ نَبَوِی شریف میں ایک نماز پڑھنا پچاس ہزار (50,000) نمازوں کے برابر ہے (ابن ماجہ ج ۲ ص ۱۷۶ حدیث ۱۴۱۳) ؟ مدینۂ منوّرہ کی سرزمین پر مزارِ مصطفٰے ہے جہاں صبح و شام ستر ستر ہزار (70,000) فرشتے حاضر ہوتے ہیں ؟ (عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں، ص ۲۵۹ تا ۲۶۲ ملتقطاً)

رہیں اُن کے جلوے بسیں اُن کے جلوے
مِرا دل بنے یادگارِ مدینہ

(ذوقِ نعت، ص ۱۳۱)

بَیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سنا کہ:

❖ مکے مدینے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بہت سی خصوصیات سے آراستہ فرمایا ہے۔

❖ مکہ و مدینہ وہ مقدس ترین شہر ہیں کہ جن کا ذکرِ خیر رَبِّ تعالٰی نے قرآنِ کریم میں فرمایا نیز ایک مقام پر شہر مکہ کی قسم بھی ارشاد فرمائی۔

❖ مدینے میں مرنے والے خوش نصیبوں کے لئے حدیثِ پاک میں شفاعت کی خوشخبری بیان فرمائی گئی ہے۔

❖ جب سفر سے واپسی پر مدینے شریف میں مکی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد ہوتی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ محبتِ مدینہ کے سبب اپنی سواری کی رفتار تیز فرمادیا کرتے تھے۔

❖ خلیفۂ ثانی امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مدینے شریف میں شہادت کی دُعا مانگا کرتے تھے۔

❖ مدینۂ منورہ طاعُون کی بیماری سے محفوظ رہے گا۔

❖ مکہ و مدینہ فتنۂ دجّال سے محفوظ رہیں گے۔

❖ مدینۂ منورہ ایسی انوکھی بھٹی ہے جو لوگوں کو پاک وصاف کر دیتی ہے۔

❖ علمائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے مدینۂ منورہ کو یثرب کہنا گناہ و حرام قرار دیا ہے۔

❖ مدینے شریف کو یثرب کہنے والے کے لئے حدیثِ پاک میں کفارے کے طور پر دس(10) مرتبہ مدینہ کہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ حاجیوں اور عمرہ کرنے والوں کے طفیل ہمیں بھی بار بار پیارا پیارا مکہ اور میٹھا میٹھا مدینہ دکھائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی

اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

ان کی سنَّت کا جو آئنہ دار ہے بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

(وسائلِ بخشش، ص ۴۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُرمہ لگانے کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 **مَدَنی پھول**" سے سُرمہ لگانے کی سنّتیں اور آداب سُنتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: **؟** "تمام سُرموں میں بہتر سُرمہ "اِثْمِد" (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔[2] **؟** پتّھر کا سُرمہ اِستِعمال کرنے میں حَرَج نہیں اور سِیاہ سُرمہ یا کاجَل زینت کی نِیَّت سے مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔[3] **؟** سُرمہ سوتے وقت اِستِعمال کرنا سُنَّت ہے۔[4] **؟** سُرمہ استعمال کرنے کے تین (3) منقول طریقوں کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: (1) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں (2) کبھی دائیں (یعنی سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (یعنی اُلٹی) میں دو، (3) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کر کے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں

---

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

[2] ... ابن ماجہ، ۴/۱۱۵، حدیث: ۳۴۹۷

[3] ... فتاویٰ ھندیۃ، ۵/۳۵۹

[4] ... مرآۃ المناجیح، ۶/۱۸۰

میں لگائیے۔[1] اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔ یاد رکھئے! تکریم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگائیے پھر اُلٹی آنکھ میں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمائیے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

علم حاصل کرو، جہل زائل کرو پاؤ گے راحتیں، قافلے میں چلو
سنتیں سیکھنے، تین دن کے لیے ہر مہینے چلیں ، قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۷۰-۲۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

[1] ... شُعَبُ الْاِیمان، ۵/۲۱۸-۲۱۹

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فَضِیلت

سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ خُوشبودار ہے: جب جُمعرات کا دن آتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ جُمعرات اور شبِ جُمُعہ (یعنی جُمُعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے والوں کے نام لکھتے ہیں۔[1]

ذات ہوئی اِنتِخاب وَصف ہوئے لاجواب نام ہوا مُصطفٰی تم پہ کروڑوں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے

[1] ...ابن عساکر، علی بن محمد بن احمد بن ادریس...الخ، ۴۳/۱۴۲، رقم: ۵۰۱۲

ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا؟ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا؟ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا؟ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا؟ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا؟ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ان سے تو فرشتے بھی حیا کرتے ہیں

اُمّ الْمُؤمِنِیْن حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ ایک بار رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری چادر اوڑھے ہوئے اپنے بستر میں جلوہ فرما تھے۔ اسی دوران ابو بکر (صدیق) (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی، تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کو اجازت دے دی، پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کی ضرورت پوری فرما دی اور وہ چلے گئے جبکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چادر میں اسی حال

میں تشریف فرما ہے، پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے (حضرت) عمر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے اجازت طلب کی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں اجازت دے دی اور ان کی ضرورت بھی پوری فرمادی تو وہ بھی چلے گئے جبکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چادر میں اسی حال میں تشریف فرما ہے، پھر (حضرت) عثمان (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے آنے کی اجازت طلب کی تشریف لائے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور (سَیِّدہ) عائشہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) سے فرمایا: اپنی چادر لے لو! پھر (حضرت) عثمان (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کی حاجت پوری کی تو وہ بھی چلے گئے، (اُمّ الْمُؤمِنِیْن حضرت) عائشہ نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ! ابو بکر اور عمر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) کی آمد پر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ویسا اہتمام نہیں فرمایا جیسا (حضرت) عثمان (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کے لیے فرمایا؟ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: عثمان بہت حیا دار شخص ہے، اگر اُسے اسی حال میں اجازت دے دیتا تو یہ اندیشہ تھا کہ اُس کی ضرورت پوری نہ ہوتی، (یعنی وہ بغیر بات کیے واپس چلے جاتے۔) (مسلم، باب فضائل عثمان ابن عفان، ص: ۱۳۰۷، حدیث: ۲۴۰۲)

یا اِلٰہی دے ہمیں بھی دولتِ شرم و حیا
حضرتِ عثماں غنی با حیا کے واسطے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے ہمارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تَرْبِیَت یافتہ پیارے صحابی حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی ذُو النُّورَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کس قدر شرم و حیا والے تھے کہ خود شرم و حیا کے پیکر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی آپ کی حَیا کا احترام فرماتے اور اللہ تعالٰی کے مَعصُوم فرشتے بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے حیا کرتے تھے۔ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عامر بن

ربیعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں (محاصرے کے دن) ہم امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے نہ تو زمانۂ جاہلیت میں کبھی بدکاری کی تھی اور نہ ہی اسلام قبول کرنے کے بعد۔ (بلکہ) اسلام قبول کرنے کے بعد میری حیاء میں مزید اضافہ ہوا۔" (سنن النسائی، کتاب المحاربۃ، باب ذکر ما یحل بہ دم المسلم، الحدیث ۴۰۲۴، ص ۲۳۵۱، مختصرا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی ذُو النُّورَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بہت ہی پیارے وصف "شرم و حیا" کے بارے میں ایمان افروز واقعہ سُنا، 18 ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام کو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یومِ عُرس، یومِ شہادت منایا گیا۔ آیئے! اِسی مناسبت سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرتِ مبارکہ کی چند جھلکیاں سُنتے ہیں:

♣ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام "عثمان" کُنیت "ابو عَمْرو" اور القابات "جامِعُ القرآن اور ذُوالنّورین" ہیں ♣ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ خُلَفائے راشِدین میں تیسرے خلیفہ ہیں ♣ سرکارِ دوعالم، نورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی 2 شہزادیاں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نکاح میں یکے بعد دیگرے آئیں ♣ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ شکل و صورت میں حضرت سیدنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بہت مشابہ تھے ♣ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شان میں آیاتِ قرآنی نازل ہوئیں ♣ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فِرِشتے بھی حیا کرتے تھے ♣ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے راہِ خدا میں 2 مرتبہ ہجرت فرمائی ♣ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بہت بڑے تاجر اور بے حد سخی تھے ♣ نبیِ رحمت، مالکِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو جنّت کی خوشخبری سُنائی ♣ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے 82 سال کی عمر پائی۔ ♣ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بڑی ہی مظلومیت کے ساتھ، روزے کی حالت میں تلاوتِ قرآن کرتے ہوئے جامِ شہادت نوش فرمایا۔

رکھا محصُور ان کو بند ان پر کر دیا پانی
شہادت حضرتِ عثمان کی بے شک ہے لاثانی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص584)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی آقا کی شرم وحیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے کہ جب آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ایک صحابی کی شرم وحیا کا یہ عالم ہے تو خود شرم وحیا کے پیکر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حیا کا عالم کیا ہو گا، چنانچہ مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شرم وحیا کے مُتَعَلِّق مشہور صحابیِ رسول حضرت سَیِّدُنا ابُوسعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبیِ اکرم، رسولِ مُحتشم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس سے بھی زیادہ شرمیلے تھے جیسی کنواری لڑکی اپنے پردے میں شرمیلی ہوتی ہے۔(مشکاۃ،کتاب احوال القیامۃ...الخ، ۲/۳۶۵، حدیث:۵۸۱۳)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کردہ حدیث کی شرح میں ارشاد فرماتے ہیں: کنواری لڑکی کی جب شادی ہونے والی ہوتی ہے تو اسے گھر کے ایک گوشے میں بٹھادیا جاتا ہے۔ اسے اردو میں مایوں بٹھانا کہا جاتا ہے، اس زمانہ میں لڑکی بہت ہی شرمیلی ہوتی ہے، گھر والوں سے بھی شرم کرتی ہے، کسی سے کُھل کر بات نہیں کرتی، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شرم اس سے بھی زیادہ تھی، حیا انسان کا خاص جوہر ہے جتنا ایمان قوی (ہو گا) اتنی حیا (بھی) زیادہ ہو گی۔

(مرآۃ المناجیح، ۸/۷۳)

آقا کی حیا سے جُھکی رہتی نظر اکثر آنکھوں پہ مرے بھائی لگا قفلِ مدینہ

(وسائلِ بخشش، ص۹۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عُموماً زندگی میں انسان کو تین حالتوں سے گزرنا پڑتا ہے (1) بچپن (2) جوانی اور (3) بڑھاپا۔ بچپن میں انسانی طبیعت کھیل کُود کی جانب مائل ہوتی ہے، بڑھاپے میں اعضا کمزور پڑ جاتے ہیں، بیماریاں گھیر لیتی ہیں، گناہ کی جانب رُجحان کم ہو جاتا ہے اور عبادت کی طرف رغبت پیدا ہو جاتی ہے، جبکہ جوانی زندگی کا وہ اَہم دَور ہے کہ جس میں انسانی طبیعت پر نفسانی خواہشات کا غلبہ زیادہ ہوتا ہے، چونکہ زندگی کے اس حصّے میں اعضائے جسم سلامت و تندرست ہوتے ہیں تو نوجوان **"جوانی دیوانی ہوتی ہے"** کے مصداق بن کر اپنے مقصدِ حیات کو بھول جاتے ہیں اور زندگی کے ان قیمتی لمحات کو رضائے الٰہی والے کاموں میں گزارنے کے بجائے بے حیائی کے کاموں میں برباد کر دیتے ہیں۔ لہٰذا نوجوان نسل کو بے حیائی کی تباہی سے بچانے کے لئے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ کی مثالی زندگی ایک آئیڈیل کی حیثیت رکھتی ہے، ان نیک ہستیوں کو نفس و شیطان لاکھ برائی پر اُبھارتا مگر یہ نفوسِ قُدسیہ بھری جوانی میں بھی حیا کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھتے اور اس کے صلے میں اللہ تعالٰی کی بارگاہ سے انعام و اکرام کے مُسْتَحِق قرار پاتے۔ آیئے! ایسے ہی ایک باحیا نوجوان کی ایمان افروز حکایت سنتے ہیں، چنانچہ

بے شک مجھے دو (2) جنّتیں عطا کی گئیں

حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے زمانۂ مبارک میں ایک نوجوان بہت متقی و

پرہیز گار وعبادت گزار تھا۔ حضرت سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی اس کی عبادت پر تعجب کیا کرتے تھے۔ وہ نوجوان نمازِ عشاء مسجد میں ادا کرنے کے بعد اپنے بوڑھے باپ کی خدمت کرنے کے لئے جایا کرتا تھا۔ راستے میں ایک خوبصورت عورت اسے اپنی طرف بُلاتی تھی، لیکن یہ نوجوان اس پر توجہ دیئے بغیر نگاہیں جھکائے گزر جاتا۔ آخر کار ایک دن وہ نوجوان شیطان کے وسوسے اور اس عورت کی دعوت پر بُرائی کے ارادے سے اس کی جانب بڑھا، لیکن جب دروازے پر پہنچا تو اسے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانِ عالیشان یاد آ گیا: پارہ 9، سُوْرَۃُ اَعْرَاف، آیت نمبر 201

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓىٕفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾

(پ ۹، الاعراف ۲۰۱)

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک وہ جو ڈر والے ہیں جب انہیں کسی شیطانی خیال کی ٹھیس لگتی ہے ہوشیار ہو جاتے ہیں اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔

اس آیتِ مُبارکہ کے یاد آتے ہی اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف اس قدر غالب ہوا کہ وہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر گیا۔ جب یہ بہت دیر تک گھر نہ پہنچا تو اس کا بوڑھا باپ اسے تلاش کرتا ہوا وہاں پہنچا اور لوگوں کی مدد سے اسے اُٹھوا کر گھر لے آیا۔ ہوش آنے پر باپ نے تمام واقعہ دریافت کیا، نوجوان نے پورا واقعہ بیان کر کے جب اس آیتِ پاک کا ذکر کیا، تو ایک مرتبہ پھر اس پر اللہ تعالیٰ کا شدید خوف غالب ہوا، اس نے ایک زور دار چیخ ماری اور اس کا دَم نکل گیا۔ راتوں رات ہی اس کے غسل اور کفن دَفن کا اِنتظام کر دیا گیا۔ صبح جب یہ واقعہ حضرت سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس کے باپ کے پاس تعزیت کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس سے فرمایا کہ ہمیں رات کو ہی اطلاع کیوں نہیں دی، ہم بھی جنازے میں شریک ہو

جاتے ؟اس نے عرض کی ، امیرُ المومنین! آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے آرام کا خیال کرتے ہوئے مُناسب معلوم نہ ہوا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ مجھے اس کی قبر پر لے چلو۔ وہاں پہنچ کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یہ آیتِ مبارکہ پڑھی: پارہ27، سُوْرَۃُ رَحْمٰن، آیت نمبر46

وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۚ﴿۴۶﴾ (پ۲۷، الرحمن ۴۶)	ترجَمۂ کنزالایمان: اور جو اپنے ربّ کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔

تو قبر میں سے اس نوجوان نے بلند آواز کے ساتھ پُکار کر کہا: یا امیر المومنین! بے شک میرے رَبّ تعالٰی نے مجھے دو جنّتیں عطا فرمائی ہیں۔ (شرح الصدور، ص۲۱۳)

فرما کے شفاعت مِری اے شافعِ محشر!
دوزخ سے بچا کر مجھے جنّت میں بسانا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص354)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اللہ والوں کا عالَمِ جوانی میں بھی عبادات بجالانے اور بے حَیائی سے بچنے کا کس قدر پختہ مدنی ذِہن بنا ہوا تھا کہ جوانی میں بھی اکثر اوقات عبادتِ الٰہی اور والدین کی خدمت میں بسر ہوتے تھے، یہ حضرات شیطانی چالوں سے ہر دَم ہوشیار رہتے، اسی وجہ سے گُناہ پر قُدرت کے باوُجود بھی اپنی نگاہوں کی حفاظت کرتے اور اپنا پاک دامن بے حیائی والے کاموں سے داغدار ہونے سے بچایا کرتے تھے۔ یاد رکھئے! شیطان مسلمان کا ازلی دشمن ہے اس کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ کسی طرح مسلمانوں کو نیک لوگوں کے راستے سے ہٹا کر برائیوں کی راہ پر لگا دے تاکہ

معاشرے سے حیا کا وجود مٹ جائے اور بے شرمی و بے حیائی زیادہ سے زیادہ عام ہوتی چلی جائے۔ لہٰذا عقلمند کو چاہئے کہ وہ شرم و حیا کے ان علمبر داروں یعنی اسلافِ کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم کے دامن کو مضبوطی سے تھامے رکھے اور شیطانِ لعین کے خلاف جنگ جاری رکھے اور ہر گز ہر گز شیطان کے بہکاوے میں نہ آئے۔

شیطان کے خلاف جنگ۔۔۔۔جاری رہے گی ♣♣ شیطان کے خلاف جنگ۔۔۔۔جاری رہے گی

شیطان کے خلاف جنگ۔۔۔۔جاری رہے گی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو شیطان کی پیروی سے منع فرمایا ہے، چنانچہ پارہ 2 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 169 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ۝۱۶۸ اِنَّمَا یَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَ الْفَحْشَآءِ وَ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۝۱۶۹ (پ۲، البقرۃ:۱۶۸-۱۶۹)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور شیطان کے قدم پر قدم نہ رکھو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے وہ تو تمہیں یہی حکم دے گا بدی اور بے حیائی کا اور یہ کہ اللہ پر وہ بات جوڑو جس کی تمہیں خبر نہیں۔

شیطان کا کام کیا ہے؟

ان آیات کے تحت تفسیر میں ہے کہ شیطان کا کام ہی یہ ہے کہ وہ لوگوں کو برائی کی طرف بلائے، کفر و شرک کی طرف، اللہ تعالیٰ کے متعلق غلط عقائد منسوب کرنے کی طرف یا اس کے حلال کردہ کو حرام کہنے اور اس کے حرام کردہ کو حلال کہنے کی طرف، بُرے کاموں مثلاً جھوٹ، غیبت، چغلی، وعدہ

خلافی، بُہتان، لڑائی فساد، حسد، بغض وکینہ وغیرہ چیزوں کی طرف بُلائے۔ یونہی بے حیائی کے کام گانے، باجے، فلمیں، ڈرامے، ناچ، بدنگاہی، فحش گفتگو، گندی باتیں، ناجائز تعلقات، بُری نیت سے دیکھنا، چھُونا، بدکاری وغیرہ گناہوں کی طرف بُلانا شیطان کا کام ہے۔ افسوس کی بات ہے کہ آج کل ان بُرائیوں میں سے بہت سی چیزوں کی طرف بلانے میں گھر والوں اور دوست احباب، گھر، بازار، معاشرہ، افسر وغیرہ کا تعاون یا ترغیب ہوتی ہے۔

فی زمانہ اس ترقی یافتہ دور میں بے حیائی و بے شرمی کی ایسی کئی مثالیں مَوْجُود ہیں کہ ایک باپ اپنی بیٹی اور شوہر اپنی بیوی جنہیں ان کو غیر مردوں سے پردہ کروانا تھا، وہ خود ہی شادی بیاہ و دیگر تقریبات میں غیر مردوں سے باپ اپنی بے پردہ بیٹی کا یوں تعارف کرواتا ہے کہ **"ان سے ملیئے یہ میری بیٹی ہے۔"** شوہر کہتا ہے **"یہ میری بیوی (Wife) ہے۔"** اور پھر وہ اجنبی شخص بھی بے شرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتا اور بڑی بے شرمی اور بے حیائی سے کہتا ہے **"آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔"** لوگوں کے اس انداز سے تو گویا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے معاشرے سے شرم وحیا ختم ہی ہو چکی ہے۔ ایسے لوگوں کی مذمّت کرتے ہوئے نبیِ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ تین شخص ایسے ہیں، جن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جنّت حرام فرمادی ہے، ایک وہ شخص جو ہمیشہ شراب پیئے، دوسرا وہ شخص جو اپنے ماں باپ کی نافرمانی کرے اور تیسرا وہ دَیُّوث جو اپنے گھر والوں میں بے غیرتی کے کاموں کو برقرار رکھے۔ (مسند احمد ۲/ ۳۵۱ حدیث ۵۳۷۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں اپنی اور اپنے گھر والوں، عزیزوں، رشتہ داروں اور تمام مسلمانوں کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیے اور انہیں اسلامی تعلیمات کے مطابق شرعی پردہ کرنے کا

ذہن دینا چاہیے کیونکہ اسلام ہی ایسا مذہب ہے جو عورت کی عزّت وعِصمَت کا محافظ ہے، جبھی تو اسے گھر کی چار دیواری میں رہتے ہوئے، امورِ خانہ داری کے ساتھ ساتھ بچوں کی اچھی تعلیم وتربیت کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں پارہ 22 سُوْرَۂ اَحْزَاب کی آیت نمبر 33 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى (پ۲۲، الاحزاب: ۳۳)	تَرجَمۂ کنزُالایمان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے: پارہ 18، سُوْرَۂ نُوْر، آیت نمبر 31

وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ لْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُیُوْبِهِنَّ ۪ وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ (پ۱۸، النور: ۳۱)	تَرجَمۂ کنزالایمان: اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معاشرے کے بگاڑ اور سُدھار میں عورت کا ایک بہت بڑا کردار ہوتا ہے، مثلاً اگر عورت نیک، پرہیز گار اور حیادار ہو گی تو یہی خوبیاں اس کی نسلوں میں بھی منتقل ہوں گی لہٰذا عورتوں کو چاہیے کہ وہ ناجائز فیشن اپنانے، بلاضرورت شاپنگ سینٹروں، بازاروں، مخلوط تفریح گاہوں، مخلوط تعلیمی اداروں اور بے حیائی کے مقامات کی زینت بننے کے بجائے اُمَّہاتُ المُؤمنین اور آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شہزادیوں بالخصوص شہزادیِ کونین، خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کی پاکیزہ سیرت و کردار سے سبق حاصل کرتے ہوئے چادر اور چار دیواری میں رہنے کو اپنی عادت میں

شامل کریں، کیونکہ یہی وہ مقدّس ہستیاں ہیں کہ صحبتِ مصطفٰے کی بدولت جن میں حیا کا مادہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ خُصوصاً آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی لاڈلی شہزادی خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی حیا کا عالَم تو اِنتہائی قابلِ دید اور لائقِ تقلید ہے۔ آیئے! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی بے مثال شرم وحیا پر مشتمل ایک ایمان افروز حکایت سنتے ہیں، چنانچہ

خاتونِ جنّت کا پردہ

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وِصالِ ظاہِری کے بعد خاتونِ جنّت، شہزادیِ کونَین، حضرت سیِّدَتُنا فاطِمۃ الزّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا پر غمِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اِس قَدَر غَلَبہ ہوا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے لَبوں کی مسکراہٹ ہی خَتْم ہو گئی! اپنے وِصال سے قبل صِرْف ایک ہی بار مُسکراتی دیکھی گئیں۔ اِس کا واقِعہ کچھ یوں ہے کہ حضرت سیِّدَتُنا خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو یہ تشویش تھی کہ میں نے عُمر بھر تو غیر مَردوں کی نظروں سے خود کو بچائے رکھا ہے، اب کہیں بعدِ وفات میری کَفَن پوش لاش ہی پر لوگوں کی نظر نہ پڑ جائے! ایک موقع پر حضرت سیِّدَتُنا اَسماء بنتِ عُمیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے کہا: میں نے حَبشہ میں دیکھا ہے کہ جَنازے پر دَرَخْت کی شاخیں باندھ کر ایک ڈولی کی سی صُورَت بنا کر اُس پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔ پھر اُنہوں نے کھجور کی شاخیں منگوا کر انہیں جوڑ کر اُس پر کپڑا تان کر سیِّدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو دِکھایا۔ آپ بَہُت خوش ہوئیں اور لبوں پر مسکراہٹ آگئی۔ بس یہی ایک مسکراہٹ تھی جو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وصالِ ظاہِری کے بعد دیکھی گئی۔ (جذب القلوب الٰی دیار المحبوب، ص۱۵۹)

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! چشمِ فلک نے حیا کا ایسا انوکھا نظارہ شاید ہی کہیں اور دیکھا ہو گا، باوجود یہ کہ

وصالِ مُصْطَفٰے کے بعد عمر بھر غمِ مصطفٰے کا غلبہ رہا، مگر اس کے باوجود آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے آخری سانس تک حیا کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کو فقط یہی فکر دامن گیر رہی کہ کہیں مرنے کے بعد میرے کفن پر کسی غیر مرد کی نظر نہ پڑ جائے۔

اسی طرح صحابیۂ رسول حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ خلّاد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا واقعہ ہے کہ ایک جنگ میں ان کا بیٹا شہید ہو گیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا ان کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کیلئے چہرے پر نقاب ڈالے باپردہ بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حاضِر ہوئیں، اِس پر کسی نے حیرت سے کہا: اِس وقت بھی آپ نے مُنہ پر نِقاب ڈال رکھا ہے! کہنے لگیں: **میں نے بیٹا ضرور کھویا ہے، حیا نہیں کھوئی۔**

(سُنَنُ اَبِی دَاوٗد، ج۳ص۹ حدیث ۲۴۸۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! پردے کا اہتمام کہ بیٹا شہید ہو جانے کے باوُجود سیِّدَتُنا اُمِّ خلّاد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے **"پردہ"** برقرار رکھا۔ مگر افسوس! فی زمانہ مغربی تہذیب سے متاثر ہو کر ہمارے معاشرے میں پردے کو مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بوجھ سمجھنا شروع کر دیا ہے۔ یاد رکھئے! شیطان یہی چاہتا ہے کہ کسی طرح عورت کو بے پردہ کر کے شرم و حیا کو سَرِ بازار تار تار کر دیا جائے اور مردوں کو بدنگاہی کی آفت میں ڈال کر انہیں بھی ناراضی ربِّ قہار اور جہنم کے عذاب کا سزاوار بنا دیا جائے، جبھی تو شیطان اور اس کے پیروکاروں نے پہلے یہ نَعْرَہ بُلَنْد کیا کہ "مرد و عورت شانہ بشانہ چلیں، اس کی نُحُوست یہ ظاہر ہوئی کہ گھر کی چار دیواری میں مَحْفُوظ عورت بے پردہ ہو کر گھر سے باہر نکل آئی اور کچھ مدّت بعد ہی یہ جملہ بھی سننے کو ملا کہ لیڈیز فرسٹ (Ladies First) یعنی "پہلے خواتین"۔ یعنی پہلے تو عورت کو مرد کے ساتھ کندھے سے کَنْدھا مِلا کر کھڑا کیا اور پھر

ایک قدم اور آگے پہنچادیا۔ہماری خواتین یہ سمجھنے لگیں کہ اس جُملے کے ذریعے معاشرے میں ہمیں عِزت و قار دیا جارہا ہے حالانکہ اس جُملے کا مقصد اس صِنفِ نازُک کو بے وُقُوف بنا کر اس کے حُسن و جَمال کو اپنے مالی فَوائد کے حُصُول کا ذِریعہ بنانا ہے، جس کا مُظاہَرہ فیشن شَوز(Fashion Shows)، بِل بورڈز(Billboards)اوراِشتِہارات(Advertisement)کے ذریعے سرِعام ہوتا ہے۔اسی طرح دفتروں (Offices)، بینکوں (Banks) اور ہسپتالوں (Hospitals)غرض جہاں جائیں بِالخُصُوص اِستِقبالِیَہ (Receptions) پر مَاڈَرن لڑکیوں (Modern Girls) کو ہی رکھا جاتا ہے تاکہ لوگوں کی توجہ حاصل کرکے اپنے کاروبار (Business) کو تَرَقّی دی جائے بلکہ اب تو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نوجوان عورتوں سے ہاتھ مِلانے (Handshake)تک کو بُرا محسُوس نہیں کیا جاتا۔ آیئے!سُنیے،اگر کوئی بے شرم وبے حیا کسی غیر عورت سے ہاتھ مِلاتا ہے تو اُس کی آخرت میں کیا سزا ہے چنانچہ

غیر عورت سے ہاتھ ملانے کی سزا:

شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس نے کسی اَجنبیہ عورت سے مصافحہ کیا(یعنی ہاتھ ملایا) وہ بروزِ قیامت اس حال میں آئے گا کہ اس کا ہاتھ آگ کی زنجیر سے گردن کے ساتھ بندھا ہوگا۔(نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں، ص38)

کرلے توبہ ربّ کی رحمت ہے بڑی
آخرت میں ورنہ سزا ہو گی کڑی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عورت کا مختلف اداروں میں بے پردہ جاب(job) کرنے، باریک

لباس پہن کر بازاروں اور تفریح گاہوں کا رخ کرنے سے بے شرمی و بے حیائی مزید بڑھتی جارہی ہے اوراس بے پردگی کی وجہ سے مَردوں میں بد نگاہی بھی عام ہوتی جارہی ہے۔ آج ہمارے نوجوان بد نگاہی کے عادی ہوتے چلے جارہے ہیں، وہ اپنے اس گندے مقصد کی خاطِر گلی محلوں، بازاروں، شاپنگ سینٹروں، تفریح گاہوں، سکولوں، کالجوں الغرض جہاں جہاں بے پردہ عورتوں کا مجمع ہوتا ہے، وہاں مارے مارے پھرتے، خوب بد نِگاہی کرتے اور اپنی دنیا وآخرت کی بربادی کا سامان کرتے ہیں۔ یادرکھئے! عورت کو گندی نظر سے دیکھنا انسان کا نہیں بلکہ شیطان کا کام ہے۔ آیئے بد نگاہی کی مذمت پر تین (3) فرامینِ مصطفےٰ سنتے ہیں:

1. اَلْمَرْاَةُ عَوْرَةٌ فَاِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ۔ عورت عورت (یعنی چھپانے کی چیز) ہے جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانک جھانک کر دیکھتا ہے۔(ترمذی، ۲/ ۳۹۲، حدیث:۱۱۷۶)
2. زِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ۔ آنکھوں کی بدکاری دیکھنا ہے۔(ابوداود، کتاب النکاح، باب فی مایؤمر بہ من غض البصر، ۲/ ۳۵۸، حدیث: ۲۱۵۲)
3. اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیُوبْ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ حلاوت نشان ہے کہ حدیثِ قُدسی ہے: نظر ابلیس کے تیروں میں سے زہر میں بُجھا ہوا ایک تیر ہے، پس جو شخص میرے خوف سے اسے ترک کر دے تو میں اسے ایسا ایمان عطا کروں گا جس کی مٹھاس وہ اپنے دل میں پائے گا۔(معجم الکبیر، ۱۰/ ۱۷۳، حدیث:۱۰۳۶۲)

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَالِی مِنْہَاجُ الْعَابِدِیْن میں فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے منقول ہے کہ خود کو بد نِگاہی سے بچاؤ کیونکہ بد نِگاہی دل میں

شہوت کا بیج بَوتی ہے، پھر شہوت بدنِگاہی کرنے والے کو فتنہ میں مبتلا کر دیتی ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے احادیثِ مُبارکہ میں بدنگاہی کی کیسی مذمت بیان کی گئی ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اس عادتِ بد سے توبہ کریں اور اس سے چھٹکارا پانے کی کوشش بھی کریں ورنہ یاد رکھئے! کہ بدنگاہی انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتی، اس کی وجہ سے بندہ نہ صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی مول لیتا ہے بلکہ ہر وقت اس کے دل و دماغ پر شیطان سوار رہتا ہے، عجیب سی بے سکونی اور نفسانی خواہشات وخیالات غالب رہتے ہیں اور بندہ نفس کی تسکین کیلئے مزید ہلاکت خیز گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ آیئے! بزرگانِ دین کی شرم وحیا اور نظر کی حفاظت کے مزید واقعات سنتے ہیں۔

منقول ہے: حضرتِ سیِّدُنا اَسْوَد بن کُلْثُوم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت ہی باحیا اور صالح نوجوان تھے۔ چلتے وقت آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نگاہیں ہمیشہ اس طرح جھکی رہتیں کہ پاس سے گزرنے والوں کی بھی خبر نہ ہوتی۔ اس وَقْت گھروں کی دیواریں اتنی بلند نہ ہوتی تھیں۔ ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ گھروں کے قریب سے گزر رہے تھے کہ کسی عورت نے دوسری عورتوں سے کہا: جلدی سے گھروں کے اندر چلی جاؤ، ایک نوجوان آرہا ہے۔ یہ سُن کر دوسری عورتوں نے کہا: ارے! یہ تو حضرتِ سیِّدُنا اَسْوَد بن کُلْثُوم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں، ان کی نظریں تو زمین سے اُٹھتی ہی نہیں پھر یہ کسی غیر عورت پر نظر کیونکر ڈالیں گے۔ (عیون الحکایات، الحکایۃ السابعۃ والسبعون بعد الثلاثمائۃ، ص۳۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آئندہ کبھی بھی اُوپر نہ دیکھوں گا

1 منہاج العابدین، تقوی الاعضاء الخمسۃ، الفصل الاول: العین، ص ۶۲

حضرت سیِّدُنا مَجمَع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک مرتبہ اوپر کی طرف دیکھا تو ایک چھت پر موجود کسی عورت پر نظر پڑ گئی۔ فوراً نِگاہ جُھکالی اور اِس قَدَر پَشیمان ہوئے کہ عہد کر لیا آئندہ کبھی بھی اُوپر نہ دیکھوں گا۔(احیاءالعلوم،۵/۱۴۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شرم وحیا بہت پیارا وصف ہے، مگر بد قسمتی کے ساتھ آج کے دور میں گناہوں کے نِت نئے انداز نے گویا کہ غیرت کا جنازہ نکال دِیا ہے۔ شرم وحیا کی چادر تار تار ہوتی چلی جا رہی ہے، جوان لڑکے اور لڑکیوں کی دوستیاں، مخلوط تعلیمی اِداروں(Co-Education) میں ایک ساتھ "اعلیٰ تعلیم" حاصل کرنے کے نام پر غیرتِ ایمانی ختم ہوتی جارہی ہے، موبائل، انٹرنیٹ، سوشل میڈیا(Social Media) کے ذریعے نہ جانے کس کس غیر شرعی انداز سے ایک دُوسرے سے روابط قائم کرکے آخرت کی بربادی کا سامان اکٹھا کیا جارہا ہے۔ جی ہاں! اب نوبت صرف ایک دُوسرے سے بات کرنے تک نہیں بلکہ ایک دُوسرے کو تصویریں بھیجی جاتی ہیں، اب تو معاذاللہ عَزَّوَجَلَّ کئی موقعوں مثلاً عیدِ سعید پر تو کبھی جشنِ آزادی کے نام پر، کبھی غیر مسلموں کی نقّالی کرتے ہوئے "ویلنٹائن ڈے" کے نام پر تو کبھی "اپریل فُول" کے نام پر، کبھی "پتنگ بازی" کے نام پر تو کبھی بچے کی سالگرہ کے نام پر اہتمام کے ساتھ گانے باجے سُنے جاتے ہیں، گویا کہ بے شرمی و بے حیائی عُروج پر ہوتی ہے، معاذاللہ عَزَّوَجَلَّ بے پردہ عورتیں بن سنور کر دعوتِ نظارہ پیش کر رہی ہوتی ہیں۔ اب تو سفر چاہے بس میں ہو یا ٹرین میں، کوچ میں ہو یا ہوائی جہاز میں، ہر جگہ بے شرمی و بے حیائی کے مناظر سے اپنے آپ کو بچانا اِنتہائی دُشوار ہو گیا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے، زبان، آنکھ، کان اور جسم کے دیگر اعضاء کا قفلِ مدینہ نصیب فرمائے۔

دوزخ کی کہاں تاب ہے کمزور بدن میں

ہر عُضْو کا عطّار لگا قفلِ مدینہ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص95)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آنکھوں سے پیاری رضائے الٰہی

اپنے زمانے کے مشہور ولی حضرت سَیِّدُنا یونس بن یوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جوان تھے، اکثر وقت مسجد میں ہی گزارتے تھے ایک مرتبہ مسجد سے گھر آتے ہوئے اچانک ایک عورت پر نظر پڑی اور دل اس طرف مائل ہوا لیکن پھر فوراً ہی شرمندہ ہو کر تائب ہوئے اور بارگاہِ الٰہی میں یوں دعا کی: ”اے میرے پاک پروردگار! آنکھیں اگرچہ بہت بڑی نعمت ہیں، لیکن اب مجھے خطرہ محسوس ہونے لگا ہے کہ کہیں یہ میری ہلاکت کا باعث نہ بن جائیں اور میں ان کی وجہ سے عذاب میں مبتلا نہ ہو جاؤں، میرے مالک! تُو میری بینائی سلب کر لے چنانچہ ان کی دعا قبول ہوئی اور وہ نابینا ہو گئے۔ (عیون الحکایات، الحکایۃ السابعۃ والاربعون بعد المائۃ، ۱۶۵)

گناہوں سے بھرپور نامہ ہے میرا
مجھے بخش دے کر کرم یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص110)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے ہمارے اسلاف کیسی شرم وحیا والے تھے کہ اگر کسی عورت پر اچانک نظر پڑ جاتی تو فوراً نظریں جھکا لیتے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ واستغفار کرتے،

مگر افسوس اولیاءُ اللہ کو ماننے والے، ان کے ایصالِ ثواب کے اجتماعات کرنے والے تو بہت ہیں، مگر ان کی سیرتِ مبارکہ پر عمل کی کوشش کرنے والے تو کم اور بہت ہی کم ہیں، نگاہوں کی حفاظت کرنے والے بہت کم ہیں، شرم وحیا کے پیکر بہت کم ہیں، "اللہ عَزَّوَجَلَّ دیکھ رہا ہے" یہ توجہ رکھنے والے بہت کم ہیں، "اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحظہ فرمارہے ہیں" یہ توجہ رکھنے والے بہت کم ہیں، آخرت کا خوف رکھنے والے بہت کم ہیں، اُخروی عذابات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے گناہوں سے بچنے والے بہت کم ہیں، نگاہوں کی حفاظت کا ذہن رکھنے والے تو بہت کم کم اور کم ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ دورِ حاضر میں اَسلاف کی سیرت پر نہ صرف خود عمل کرتے ہیں بلکہ اپنے متعلقین ومریدین ومحبین کو بھی ان نیک ہستیوں کی پیروی کی ترغیب دلاتے ہوئے خوفِ خدا، شرم وحیا اور نگاہوں کی حفاظت کا مدنی ذہن دیتے رہتے ہیں، چنانچہ

ایک مرتبہ عرب امارات سے بابُ المدینہ (کراچی) تشریف لانے سے قبل آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے نگاہ کی حفاظت سے متعلق انفرادی کوشش پر مشتمل ایک ای میل E.Mail اپنے بڑے شہزادے اور جانشین حضرت مولانا الحاج ابو اسید عبید رضا عطاری مدنی مَدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی کو بھیجی، جس کا کچھ حصہ پیشِ خدمت ہے:

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب P.I.A کے ذریعے رات تقریباً 12 بجے روانگی ہے اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ رات کے تین (3) بجے باب المدینہ کے ائیر پورٹ (Air port) پر اُتر جائیں گے۔ چونکہ ائیر پورٹ (Air port) پر بے پردہ عورتوں سے بھرا گندا سا ماحول ہوتا ہے، اس

لئے ذہن یہ بن رہا ہے کہ میں کسی کو بھی ائیر پورٹ (Air port) آنے کا نہ کہوں کہ کہیں میرے کہنے کے سبب وہ آئیں اور بد نگاہیوں سے نہ بچ پائیں اور کہیں آخرت میں مجھے بھی اس کا حساب نہ دینا پڑ جائے کہ تُو جب حالات سے واقف تھا کہ ہر ایک آنکھوں کا قفلِ مدینہ نہیں لگا پائے گا تو اپنے نفس کو خوش کرنے کیلئے لوگوں کو مطار (ائیر پورٹ) پر کیوں جمع کرتا رہا؟ آہ! حساب کے سامنے کی تاب نہیں، میں نے سارے گناہوں سے بار بار توبہ کی ہے، آپ کو گواہ رکھ کر بھی توبہ کرتا ہوں۔ استقامت کی دعا فرمادیجئے۔ (لیکن) حارِسین (حفاظتی اُمور والوں) کی آمد ہماری مجبوری ہے، زہے نصیب کہ صرف گاڑیوں کے ڈرائیور اور حارسین تشریف لائیں اور وہ بھی کارپارکنگ کی جگہ تشریف رکھیں۔ (انفرادی کوشش، ص ۱۱۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ آنکھوں کی حفاظت کے معاملے میں کس قدر حساس (Sensitive) طبیعت کے مالک ہیں کہ اپنی آمد کے استقبال کے لئے آنے کی خواہش رکھنے والے عاشقانِ رسول کو ائیر پورٹ کے حیاسوز ماحول کے پیشِ نظر اپنی روانگی سے قبل ہی ائیر پورٹ نہ آنے کی ترغیب ارشاد فرمائی بلکہ نہ آنے کی وجہ بھی بتادی کہ اس مَقام پر بد نگاہی سے بچنا انتہائی دُشوار ہوتا ہے۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلافِ کرام کی شرم وحیا کا صدقہ پانے اور بے حیائی کی آفت

سے پیچھا چھڑانے کیلئے اپنی گلی محلے میں نیکی کی دعوت کو عام کیجئے، ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا وہ عظیم الشّان کام ہے کہ جسے حدیثِ مبارکہ میں جِہاد کی قسموں میں (شمار کیا گیا) (حِلْیَۃُ الْاولیاء، محمد بن سوقۃ، ۵/۱۱، حدیث: ۶۱۳۰ ماخوذاً) جبکہ ایک اور حدیثِ پاک میں نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے والے کو بہتر لوگوں میں شمار فرمایا گیا ہے۔ (شعب الایمان، باب فی صلۃ الارحام، ۶/۷۲۲۰، حدیث: ۷۹۵۰ ماخوذاً)

آیئے! بطورِ ترغیب **"عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت"** پر مشتمل ایک مَدَنی بہار سنئے اور اپنے اندر نیکی کی دعوت عام کرنے کا جذبہ بیدار کرنے کی کوشش کیجئے چنانچہ

نِیّت صاف منزل آسان

عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت" کے دَوران عاشقانِ رسول کا ایک شرابی سے آمنا سامنا ہو گیا، عاشِقانِ رسول نے اُس پر خُوب اِنْفرادی کوشش کی تو وہ ہاتھوں ہاتھ اُن کے ساتھ چل پڑا، عاشقانِ رسول کی صحبت کی بَرَکت سے اسے گناہوں سے سچّی توبہ، داڑھی مُبارَک، سبز عمامے کے تاج اور مَدَنی لباس کی توفیق نصیب ہوئی، 6 دن مَدَنی قافِلے میں سفر کر سکا، مزید 92 دن کے لئے نیّت کی مگر سفر کے اَخْراجات نہ تھے۔ اس کے ایک رشتے دار نے جب مُعاشَرے کے بدنام شخص کو مَدَنی حُلیے میں دیکھا تو حیران رہ گیا، جب اُس کو 92 دن کے سفر کی ترکیب بتائی گئی تو اُس رشتے دار نے کہا، پیسوں کی فِکر مَت کرو۔ 92 دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کا خرچ مجھ سے قبول کرلو اور ساتھ میں 92 دن تک گھر کے اَخْراجات بھی اپنے ذِمّہ لیتا ہوں، یوں وہ دیوانہ 92 دن کے لئے مَدَنی قافِلے کا مُسافر بن گیا۔

یا خُدا! نکلوں میں مدنی قافلوں کے ساتھ کاش! سُنّتوں کی تربیت کے واسطے پھر جلد تر!
خُوب خِدمت سُنّتوں کی ہم سَدا کرتے رہیں مدنی ماحول اے خُدا ہم سے نہ چُھوٹے عُمر بھر

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فضول و فحش گفتگو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس پُر فتن دَور میں جہاں ہماری اکثریت بے شرمی و بے حیائی والے دیگر کاموں میں مشغول نظر آتی ہے، وہیں فُضول گوئی اور فحش کلامی بھی ہمارے معاشرے میں اس قدر عام ہو چکی ہے کہ ہماری کوئی بیٹھک اس گناہ سے محفوظ ہو بہت مشکل ہے، جہاں چند دوست جمع ہوئے ،ہنسی مذاق کا سلسلہ شروع ہوا تو کئی کئی گھنٹے تک انجامِ آخرت سے بے خوف ہو کر بیہودہ اور فحش گفتگو میں مگن رہتے ہیں، انہیں اس بات کی بالکل فکر نہیں ہوتی کہ ہماری یہ گفتگو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کا سبب بن سکتی ہے، اس نے تو ہمیں ایسی باتیں کرنے سے منع فرمایا ہے، چنانچہ پارہ 14 سُوْرَۃُ النَّحل کی آیت نمبر 90 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ یَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ الْبَغْیِ ۚ (پ۱۴، النحل: ۹۰)	تَرجَمۂ کنزُالایمان: اور منع فرماتا ہے بے حیائی اور بُری بات اور سرکشی سے۔

ہمیں بھی چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس حکم پر عمل کرتے ہوئے اس کی رضا و خوشنودی والے کاموں میں زندگی بسر کریں اور اس کی نافرمانی والے کاموں سے بچتے ہوئے کامل مومن بننے کی کوشش کریں، کیونکہ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مطابق مومن عیب نکالنے والا، لعنت کرنے والا، فحش

گو اور بے حیا نہیں ہوتا۔[1] ہمارے بزرگانِ دین کی شرم و حیا کا عالم یہ تھا کہ فحش اور بُری باتوں سے نہ صرف خود بچتے تھے بلکہ اپنے متعلقین کو فحش باتیں سننے سے بھی منع فرماتے تھے۔ جیسا کہ

حضرت سیِّدُنا احمد بن یحیٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ "ایک دن حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قندیلوں کے بازار سے نکلے تو ہم آپ کے پیچھے پیچھے چل پڑے دیکھا کہ ایک شخص کسی عالم کو بیہودہ باتیں کہہ رہا تھا، حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: "فحش کلامی سننے سے اپنے کانوں کو پاک رکھو جیسے تم اپنی زبانوں کو بُرے کلام سے پاک رکھتے ہو کیونکہ (قصداً) سننے والا کہنے والے کے ساتھ شریک ہوتا ہے اور بے وقوف آدمی ہی اپنے برتن (یعنی دماغ) میں سے سب سے بُری بات تمہارے برتنوں (یعنی دماغوں) میں ڈالنے کی حرص کرتا ہے۔ اگر بے وقوف کی بات اسی کی طرف لوٹا دی جائے تو لوٹانے والا نیک بخت ہوتا ہے جس طرح کہ اس کا قائل بدبخت ہوتا ہے۔ (لباب الاحیا، ص۲۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ اگر کسی مجلس میں فحش اور بیہودہ گفتگو کی جارہی ہو اور ہم روکنے کی قدرت بھی رکھتے ہوں تو انہیں روکنا چاہیے، ورنہ کم از کم دل میں تو بُرا جانتے ہوئے وہاں سے دُور ہو جانا چاہیے۔ بعض ایسے افراد بھی پائے جاتے ہیں کہ جو خود تو فحش گوئی سے بچتے ہیں لیکن اگر کسی کو فحش گوئی اور بدکلامی کرتا دیکھیں تو اس کی فحش گوئی اور بدکلامی سے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بہت محظوظ اور لُطف اندوز ہوتے ہیں اور ان کو بدکلامی سے روکنے کے بجائے ان کی حوصلہ اَفزائی کرتے ہوئے اپنی آخرت کی تباہی کا سامان کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے بارے میں

---

1 ...سنن الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی اللعنۃ، ۳/۳۹۳، حدیث: ۱۹۸۴

نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان سنئے: چار (4) طرح کے جہنّمی کہ جو کھولتے پانی اور آگ کے مابَین (یعنی درمیان) بھاگتے پھرتے وَیل وثُبُور (ہلاکت) مانگتے ہوں گے۔ ان میں سے ایک وہ شخص کہ اس کے مُنہ سے پِیپ اور خون بہتے ہوں گے۔ جہنّمی کہیں گے: "اس بدبخت کو کیا ہوا ہماری تکلیف میں اضافہ کئے دیتا ہے؟" کہا جائے گا: "یہ بدبخت خبیث اور بُری بات کی طرف مُتَوَجِّہ ہو کر اس سے لذّت اٹھاتا تھا جیسا کہ جِماع کی باتوں سے۔"

(اِتحافُ السّادَۃ للزّبیدی ج۹ص187 دارالکتب العلمیہ بیروت)

حضرت سیِّدُنا شُعیب بن ابی سعید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی، فرماتے ہیں: "جو بے حیائی کی باتوں سے لذّت اُٹھائے بروزِ قِیامت اس کے منہ سے پِیپ اور خون جاری ہوں گے۔" (اَیضاً ص۸۸۱)

کُتّے کی شکل میں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شہوت کی تسکین کی خاطر تیری شادی، میری شادی کہتے ہوئے بے شَرمی کی باتیں کرنے والے ڈِراموں کے شائقین، فُحش فلمیں دیکھنے والے، سینما گھروں میں جانے والے، فلمی گانے گُنگُنانے والے بیان کردہ حدیثِ پاک سے درسِ عبرت حاصل کریں۔ یاد رکھئے! حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ: "فحش کلامی (یعنی بے حَیائی کی باتیں) کرنے والا قِیامت کے دن کُتّے کی شکل میں آئے گا۔" (اِتحافُ السّادَۃ للزّبیدی ج9ص190)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان فرماتے ہیں: خیال رہے کہ تمام انسان قبروں سے بشکلِ انسانی اُٹھیں گے پھر محشر میں پہنچ کر بعض کی صورتیں مسخ ہو جائیں گی۔

(مراٰۃ ج6ص660)

رِسالہ "باحیا نوجوان" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلافِ کرام عَلَیْہِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ السَّلام کی شرم وحیا اور حیا کے موضوع سے متعلق اہم معلومات کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 64 صفحات پر مشتمل رسالہ **"باحیا نوجوان"** کا مطالعہ کیجئے۔ آپ نے اپنے اس رسالے میں حیا کی تعریف، اس کی قسمیں، حیا کے احکام، دَیُّوث اور فاسق کی تعریف، عورتوں کی اصلاح کی طریقہ، اعضا کی حیا کا بیان اور دیگر کئی مدنی پھولوں کو بیان کیا ہے، مکتبۃ المدینہ نے ایک اور رِسالہ تذکرۂ امیرِ اہلسنّت قسط 7 بنام "پیکرِ شرو حیا" بھی شائع کیا ہے، اس رِسالے میں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مبارک زندگی کے کچھ واقعات ہماری تربیت کے لیے بہترین رہنمائی فرمارہے ہیں، لہٰذا آج ہی ان دونوں رسائل کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے هَدِیَّۃً طلب کیجئے اور دوسروں کو بھی بطورِ تحفہ پیش کیجئے۔ یہ دونوں رسائل دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے رِیڈ (یعنی پڑھے) بھی سکتے ہیں، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیے جاسکتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انسانوں میں شرم وحیا کے حوالے سے مختلف طبقے ہیں، ان میں سے بعض اللہ عَزَّوَجَلَّ کے وہ نیک بندے ہیں جو اس کا خوف رکھتے ہوئے بے حیائی اور گناہ کے کاموں سے دُور رہتے ہیں، بعض لوگوں کے سامنے بدنامی کے خوف اور شرم کی وجہ سے بُرے کاموں سے باز رہتے ہیں مگر بعض شرم وحیا سے عاری افراد ایسے بھی ہیں جنہیں بدنامی کی پروانہیں ہوتی،

ایسے لوگ بے دھڑک ہر گناہ کر گزرتے، اَخلاقیات کی حُدُود توڑ کر بداَخلاقی کے میدان میں اُتر آتے اورانسانیت سے گِرے ہوئے کام کرنے میں ذرا شرم محسوس نہیں کرتے، دن رات ان کے ہاتھ پاؤں، زبان اور آنکھ اوردل ودماغ گناہوں میں ملوث رہتے ہیں۔ یادرکھئے! ہمارے یہ سلامت اعضا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نعمت ہیں، ہمیں شکرِ الٰہی ادا کرتے ہوئے ان اعضا کو گناہوں سے بچا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کا حق ادا کرنا چاہیے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کرنے کا معنٰی

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مَسعُود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروی ہے کہ حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صَحابہ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہم سے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کرو جیسا حیا کرنے کا حق ہے۔ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کی: ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کرتے ہیں اور سب خوبیاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے ہیں۔ ارشاد فرمایا: یہ نہیں، بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کماحقُّہٗ، حیا کرنے کے معنٰی یہ ہیں کہ سر اور سر میں جتنے اَعضا ہیں ان کی اور پیٹ کی اور پیٹ جن جن اَعضا کو گھیرے ہے اُن کی حفاظت کرے اور موت اور مرنے کے بعد گلنے سڑنے کو یاد کرے اور آخِرت کو چاہنے والا دنیا کی زَیب وزِینت چھوڑ دیتا ہے تو جس نے ایسا کیا اُس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے شرمانے کا حق ادا کر دیا۔ (مسند امام احمد، ۲/۳۳، حدیث: ۳۶۷۱)

اوراگر ہم نے ساری زندگی ہاتھ پاؤں کو گناہوں میں مشغول رکھا، زبان کو فحش باتوں کا عادی بنایا، آنکھوں سے بدنگاہی کرتے رہے تو یادرکھئے! یہی اعضا کل بروزِ قیامت ہمارے خلاف گواہ بن جائیں گے، جیسا کہ پارہ 18 سُوْرَۂ نُوْر کی آیت نمبر 24 میں ارشادِ خداوندی ہے:

يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَ اَيْدِيْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: جس دن ان پر گواہی دیں گی ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں جو کچھ کرتے تھے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ڈر جایئے اور گھبرا کر جھٹ پٹ توبہ کر لیجئے، کہیں ایسا نہ ہو کہ آج جن اعضا سے ہم بے حیائی والے کام کرتے ہوئے نہیں شرماتے اور بِلا جھجک اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیوں میں مشغول ہو جاتے ہیں، کل قیامت کے دن بارگاہِ الٰہی میں یہی اعضا ہمارے خلاف گواہ بن کر ہمیں جہنم میں نہ پہنچادیں۔ لہٰذا آج ہی تمام گناہوں سے سچی توبہ کیجئے اور آئندہ بے حیائی کے تمام کاموں سے بچنے کی نیت کیجئے اور شرم وحیا اپنانے کی کوشش کیجئے۔ آیئے! اب شرم وحیا اپنانے کے چند طریقے سنتے ہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ دیکھ رہا ہے:

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! یہ ایک فِطری بات ہے کہ اگر ہمیں تنہائی میں گناہ کرتے وقت ہمارا کوئی جاننے والا دیکھ لے تو ہم مارے شرم کے پانی پانی ہو جاتے ہیں اور اس کا سامنا کرنے سے بھی کَتراتے ہیں، اگر ہم یہی ذہن اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں بھی بنالیں کہ **"اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں دیکھ رہا ہے"** تو اِس طرح گناہوں سے بچنے کے ساتھ ساتھ ہمارے اندر شرم وحیا بھی پیدا ہو گی۔

آنکھوں کا قُفلِ مدینہ لگانے کا ایک مَدَنی نسخہ

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِحْیَاءُ الْعُلُوم میں نَقل فرماتے ہیں: ایک شخص نے حضرت سیدنا جنید بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: نگاہیں نیچی رکھنے پر میری کون سی بات مدد کر سکتی ہے؟ ارشاد فرمایا: یہ ذہن بناؤ کہ جس کی طرف تم نظر کر رہے ہو اس سے پہلے

تمہیں ایک دیکھنے والا (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ) دیکھ رہا ہے۔ (احیاء العلوم، ۵/ ۳۲۵)

حیا کے فضائل اور بے حیائی کی وعیدیں:

شرم وحیا کی عادت اپنانے کیلئے بار بار حیا کے فضائل اور بے حیائی کی وَعِیدیں پڑھتے یا سنتے رہئے اور اس بارے میں غور و فکر کیجئے، دوسروں کو بھی یہ روایات سنا کر ان کا بھی ذہن بنایئے۔ اس کا فائدہ یہ ہو گا یہ روایات ہمارے ذہن میں محفوظ رہیں گی اور بے حیائی اور بُرے کاموں سے بچتے ہوئے شرم وحیا نصیب ہو گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

بُزرگانِ دین کی سیرت کا مطالعہ کیجئے:

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! شرم وحَیا پیدا کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ بُزرگانِ دین کے واقعات اور اُن کی سیرت کا مطالعہ کیا جائے، بعض اوقات اللہ والوں کی سیرت و کردار سے متاثر ہو کر بے حیائی اور گُناہ کے کاموں سے نفرت، نیکیوں کی طرف رغبت اور اُن جیسا بننے کی چاہت پیدا ہوتی ہے۔ صحابیِ رسول حضرتِ سَیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شرم وحیا سے متعلق آپ کا فرمان سنئے، چنانچہ آپ فرماتے ہیں "میں مروں پھر زندہ ہوں، پھر مروں پھر زندہ ہوں، پھر مروں پھر زندہ ہوں تب بھی میرے نزدیک یہ اس سے بہتر ہے کہ میں کسی کے سِتْر (یعنی شرمگاہ) کو دیکھوں یا کوئی میرے سِتْر کو دیکھے۔ (تَنْبِیْہُ الْغَافِلِیْن ص ۲۵۸)

اچھی صحبت اپنایئے!

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حیا کی نَشوونُما میں ماحول اور تربیَّت کا بھی بَہُت عمل دَخْل

ہوتا ہے۔ حیادار ماحول مُیَسَّر آنے کی صورت میں حیا کو خوب نِکھار ملتا ہے جبکہ بے حیا لوگوں کی صحبت قلب و نگاہ کی پاکیزگی سَلْب کر کے بے شرم کر دیتی ہے اور بندہ بے شمار غیر اَخلاقی اور ناجائز کاموں میں مُبتَلا ہو جاتا ہے۔ ہر مسلمان کو چاہئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی صحبت اختیار کرے اور کسی کی صحبت اختیار کرنے سے پہلے یہ غور کر لے کہ وہ کس کی صحبت اختیار کر رہا ہے، کیونکہ دیندار دوست تلاش کرنے کی ترغیب دِلاتے ہوئے حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں "سچے دوست تلاش کرو اور ان کی پناہ میں زندگی گُزارو کیونکہ وہ خوشی کی حالت میں زینت اور آزمائش کے وقت سامان ہیں اور کسی گناہگار کی صحبت اختیار نہ کرو ورنہ اس سے گناہ کرنا ہی سیکھو گے۔

(احیاء العلوم، ۲/ ۲۱۴)

بے حیائی کے نقصانات پر غور کرے

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! بے حیائی کے اُخروی نُقصانات تو اپنی جگہ ہیں، اس کے دنیاوی نُقصانات بھی کم نہیں ہیں، بے حیا انسان معاشرے میں ذلیل وخوار ہوتا ہے، اُس کا رُعب و دَبدبہ بھی ختم ہو جاتا ہے، لوگوں کے دِلوں میں اس کے لیے ذرا سی بھی عزت و وُقعت نہیں رہتی، اس کے علاوہ اور بھی کئی نُقصانات ہیں بہر حال اپنے اندر شرم وحیاء پیدا کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ہم بے حیائی کے نُقصانات پہ غور کریں اور اِس کے اُخروی نُقصانات تو اور زیادہ سخت ہیں جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ: "فحش کلامی (یعنی بے حیائی کی باتیں) کرنے والا قیامت کے دن کُتّے کی شکل میں آئے گا۔ (اِتحافُ السّادَۃ للزّبیدی ج۹ ص۱۹۰)

تُوْبُوْٓا اِلَی اللہ اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلَاصَہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے اسلاف کرام کی شرم وحیا کے متعلق بیان سنا۔

♣حضرت سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شرم و حیا کیسی تھی کہ شرم و حیا کے پیکر، دوجہاں کے سرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی آپ کی شرم و حیا کا اِکرام فرماتے ♣حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مبارک دَور کے متقی و پرہیز گار نوجوان کو خوفِ خدا و شرم وحیا کے سبب مرنے کے بعد 2 جنّتیں عطا کی گئیں۔ ♣خاتونِ جنّت، شہزادیِ کونین، حضرت سیِّدَتُنا فاطِمۃ الزّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی شرم و حیا سے مالا مال واقعہ اُمّتِ مسلمہ کی عورتوں کے لیے ایک بہترین نمونہ ہے ♣ شرم وحیاء انسان کی زندگی میں نکھار پیدا کر کے اس کو معاشرے کا معزّز فرد بنا دیتی ہے اور اس کے برعکس بے حیائی انسان کو ذلیل و رسوا کر دیتی ہے ♣بے حیائی بد بختی کی علامت ہے ♣بے حیائی دل کو پتھر کی طرح سخت کر دیتی ہے ♣بے حیائی انسان کو معاشرے کا ذلیل فرد بنا دیتی ہے ♣ بے حیائی مُنافق کی علامت ہے ♣ بے حیائی جنّت سے دُور اور جہنم کے قریب کر دیتی ہے ♣ بے حیائی ذلّت کو انسان کا مقدّر بنا دیتی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو شرم وحیاء کی دولت سے مالا مال فرمائے اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت، چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعَادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے

جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ۱/۵۵، حدیث:۱۷۵)

تری سُنَّتوں پہ چل کر میری روح جب نکل کر
چلے تو گلے لگانا مدنی مدینے والے

بیٹھنے کی سُنّتیں اور آداب

بیٹھنے کی سنّتیں اور آداب ملاحظہ ہوں ❓سُرین زمین پر رکھیں اور دونوں گھٹنوں کو کھڑا کر کے دونوں ہاتھوں سے گھیر لیں اور ایک ہاتھ سے دوسرے کو پکڑ لیں، اس طرح بیٹھنا بھی سنّت ہے (لیکن اس دوران گھٹنوں پر کوئی چادر وغیرہ اوڑھ لینا بہتر ہے۔)(مرآۃ المناجیح، ۶/۳۷۸) ❓چار زانو (یعنی پالتی مار کر) بیٹھنا بھی نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ثابت ہے۔ ❓جہاں کچھ دھوپ اور کچھ چھاؤں ہو وہاں نہ بیٹھیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سائے میں ہو اور اس پر سے سایہ رُخصت ہو جائے اور وہ کچھ دھوپ کچھ چھاؤں میں رہ جائے تو اسے چاہیے کہ وہاں سے اٹھ جائے۔(ابو داود، کتاب الادب، باب فی الجلوس بین الظل و الشمس، حدیث ۴۸۲۱، ج۴، ص۳۳۸) ❓قبلہ رُخ ہو کر بیٹھیں۔ (رسائل عطاریہ، حصہ ۲، ص۲۲۹) ❓اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مَوْلانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: پیر واُستاد کی نشست پر ان کی غَیْبَت (یعنی غَیر مَوجُودگی) میں بھی نہ بیٹھے۔(فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۴۲۴-۳۶۹) ❓جب کبھی اِجتماع یا مجلس میں آئیں تو لوگوں کو پھلانگ کر آگے نہ جائیں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔ ❓جب بیٹھیں تو جُوتے اُتار لیں آپ کے

قَدَم آرام پائیں گے۔(جامع صغیر، حدیث: ۵۵۴، ص ۴۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔(101 مَدَنی پھول، ص ۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّابَعْدُ!فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُولَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

حُضورِ اَکرم، نُورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر 10 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 10 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر 100 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 100 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شُہَدا کے ساتھ رکھے گا۔ (مُعْجَم اَوسَط، من اسمہ محمد، ۵/۲۵۲ حدیث: ۲۷۳۵)

میری زبان تر رہے ذِکر و دُرُود سے
بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فُضُول

(وسائلِ بخشش، ۲۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ''نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ'' مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ؟ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ؟ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ؟ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ؟ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ؟ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

20 بار پیدل سفرِ حج

راکبِ دَوشِ مُصْطَفٰے (یعنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کے مُبارک کندھوں پر سُواری کرنے والے) ، سَیِّدُ الْاَسْخِیاء (یعنی سخیوں کے سردار) سیِّدُنا امام حسن مُجْتَبٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک مرتبہ فرمایا: میں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کرتا ہوں کہ اُس سے اس حال میں ملاقات کروں میں اس کے پاک گھر (یعنی

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

کعبۂ مُشرَّفہ)تک کبھی پیدل(On foot)چل کر نہیں آیا۔چنانچہ آپ20 بار مدینۂ منوَّرہ سے مکۂ مکرمہ حج کیلئے پیدل آئے۔(**مستطرف**،الباب الاول،الفصل الخامس فی الحج وفضله، ۱/۲۴)۔

امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیکھا گیا کہ آپ نے خانۂ کعبہ کا طواف کیا پھر مقامِ ابراہیم پر حاضر ہو کر 2 رَکعت نَماز(واجبُ الطّواف)ادا کی، پھر اپنا رخسارِ مبارَک مقامِ ابراہیم پر رکھ دیا اور زار و قِطار روتے ہوئے اِس طرح مُناجات(دُعا) کی:(اے میرے ربِّ قدیر عَزَّوَجَلَّ!) تیرا حقیر بندہ تیرے دروازے پر حاضِر ہے، تیرا بِھکاری تیرے دروازے پر حاضِر ہے، تیرا مسکین بندہ تیرے دروازے پر حاضِر ہے،انہی الفاظ کو بار بار دُہراتے اور روتے رہے، پھر جب آپ واپس جانے لگے تو آپ کا گزر چند مسکینوں کے پاس سے ہوا جو بیٹھے(صَدَقے کی)روٹیوں کے ٹکڑے کھا رہے تھے، آپ نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے آپ کو کھانے کی دعوت پیش کی، آپ(ان کی دلجوئی کی خاطر)اُن کے ساتھ بیٹھ گئے اور فرمایا:اگر یہ ٹکڑے(Pieces)صدقے کے نہ ہوتے تو میں آپ حضرات کے ساتھ کھانے میں ضَرور شرکت کرتا، پھر فرمایا:کھڑے ہو کر میرے ساتھ میرے گھر چلئے۔چنانچہ مساکین آپ کے ساتھ چل دیئے، آپ نے انہیں کھانا کھلایا،لباس پہنایا اور خادمین کو حکم دیا کہ انہیں دراہم بھی پیش کئے جائیں۔(**مستطرف**،الباب الاول،الفصل الخامس فی الحج وفضله، ۱/۲۳)

حَسَنِ مُجتبیٰ سَیِّدُ الاَسْخِیا
راکِبِ دوشِ عزّت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش،ص۳۰۹)

مختصر وضاحت: تمام سخیوں کے سردار حضرت سَیِّدُنا امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی

ذاتِ مبارکہ پر لاکھوں سلام ہوں جنہوں نے حضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مبارک کاندھوں (کندھوں) پر سواری کی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرت سَیِّدُنا امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حج کیلئے 20 مرتبہ پیدل سفر فرمایا اور مکہ مکرمہ میں عاجزی وانکساری کے پیکر بن کر بارگاہِ الٰہی میں زاروقطار روتے ہوئے اپنے لئے دعائیں بھی مانگیں، معلوم ہوا جب کسی کو حرمینِ طیبین کے سفر کی سعادت نصیب ہو تو مُناسِب بھی یہی ہے کہ انتہائی عاجزی وانکساری اور احترام کے ساتھ حاضری کی سعادت پائے۔ حرمینِ طیّبین کے سفر سعادَت کی تمنّا ہر عاشق کے دل میں ہوتی ہے اور ہونی بھی چاہیے بعض خُوش نصیبوں کی مُرادیں بَر آتی ہیں اور وہ بیتُ اللہ شریف کی زِیارت اور مَناسکِ حَج کی اَدائیگی کی پُرکَیف بہاروں سے مُسْتَفِیْض ہوتے ہیں اور بعض عاشقانِ رسول ہر وقت حرمین شریفین کی حاضری کیلئے بے چین رہتے ہیں، ان کی دِلی تمنّا ہوتی ہے کہ بس کسی طرح اس مقدّس سفر کی سعادت نصیب ہو جائے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنے دل میں عشقِ مُصْطَفٰے کی شمع جلائے رکھیں، حج وزیارتِ مدینۂ منورہ کے شوق (Desire) کو دل میں بسائے رکھیں اور سرکارِ مکۂ مکرمہ، سردارِ مدینۂ منوّرہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی نظرِ کرم کی اُمید لگائیں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کبھی نہ کبھی ہم گناہگاروں پر بھی نظرِ عنایت ہو گی اور ایک دن ہم بھی جانبِ حرمین روانہ ہوں گے۔

بڑا حج پہ آنے کو جی چاہتا ہے
بُلاوا اب آئیگا کب یاالٰہی
میں مکّے میں آؤں مدینے میں آؤں
بنا کوئی ایسا سبب یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یاد رکھئے! کعبہ مُعظّمہ اور گنبدِ خضرا کی زِیارت کیلئے جانا، حَج ہو یا عُمرہ، الغرض کسی بھی اچھی نِیَّت سے سُوئے حَرَم قدم بڑھانا یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نعمت اور بڑے نصیب کی بات ہے، یہ ایسا مبارک سفر ہے کہ جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاص رحمتوں کا نزول ہوتا ہے، قدم قدم پر نیکیوں کی سعادت ملتی ہے، جب یہ خوش نصیب مسافر اپنی منزلِ مقصود پر پہنچتا ہے تو گویا اس کے مُقدّر کا ستارہ اپنے عُروج (بلندی) پر ہوتا ہے۔ **زَہے نصیب!** ان مبارک لمحات میں ان مقدّس مقامات پر ہی دَم نکل جائے اور وہی پر مدفن نصیب ہو جائے تو اس سے بڑھ کر ایک عاشق کیلئے اور کیا اِنعام ہو سکتا ہے اور اگر واپس آنا ہی پڑ جائے تو زہے نصیب! دوبارہ جانے کا تصور کرے کہ یہ بھی عاشقانِ رسول کے ذوق کی تسکین کا باعث ہوتا ہے۔ الغرض! اس مبارک سفر (Journey) کے بڑے فوائد ہیں۔ آیئے! اس بارے میں 3 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں۔ چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: یہ گھر (یعنی بیتُ اللہ) اسلام کے ستونوں میں سے ایک سُتُون ہے، تو جس نے بیتُ اللہ کا حج کیا یا عُمرہ کیا تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے، لہٰذا اگر وہ مر گیا تو اللہ تعالیٰ اُسے داخلِ جنّت فرمائے گا اور اگر وہ (سلامتی کیساتھ) اپنے گھر کی طرف لوٹ آیا تو اجر و غنیمت کے ساتھ لوٹے گا۔ (معجم اوسط، من اسمہ مقدام، ۶/۳۵۲، حدیث: ۹۰۳۳)
2. ارشاد فرمایا: جو حاجی، غازی یا عُمرہ کرنے والا ہو کر نکلا پھر راستے میں ہی فوت ہو گیا، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے بھی قیامت تک غازی، حاجی اور عُمرہ کرنے والے کا ثواب لکھ دیتا ہے۔ (شعب الایمان، باب فی المناسک، فضل الحج والعمرۃ، ۳/۴۷۴، حدیث: ۴۱۰۰)

3. ارشاد فرمایا: جو اس راہ میں حج یا عمرے کیلئے نکلا اور مر گیا اُس کی پیشی نہ ہو گی، نہ ہی حساب ہو گا اور اس سے کہا جائے گا کہ "**جنّت میں داخل ہو جا**"۔(معجم اوسط، من اسمہ محمد، باب المیم، ۴/۱۱۱، حدیث:۵۳۸۸)

طیبہ میں مَر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند
سیدھی سڑک یہ شہر شَفاعت نگر کی ہے
زِندہ رہیں تو حاضریِ بارگہ نصیب
مَر جائیں تو حیاتِ اَبد عیش گھر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۲۱،۲۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حج کے فضائل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حج ارکانِ اِسلام میں سے ایک بنیادی رُکن اور اَہم عِبادت ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے صاحبِ استطاعت لوگوں پر اسے فرض فرمایا ہے، جو فرض ہونے کے باوجود اس کی ادائیگی میں کوتاہی (Negligence) کرے سخت گنہگار اور جہنّم کا حقدار ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ4 سُورۂ اٰلِ عمران آیت نمبر97 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا ؕ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۷﴾ (پ۴، اٰلِ عمران:۹۷)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہر سال لاکھوں مُسلمان اِس فَرِیضے کی ادائیگی کیلئے ایک جیسا لباس پہن کر سَر

زمینِ حَرَم پر اِکٹھے ہوتے ہیں، یہ لمحہ حاجیوں کیلئے کسی نعمتِ عظمیٰ سے کم نہیں ہوتا کیونکہ ربّ عَزَّوَجَلَّ ان خُوش نصیبوں پر خُصُوصی کرم نوازیاں فرماتا اوراِن کو حج کے بدلے ایسے عظیمُ الشّان انعامات سے نوازتا ہے جن کے مُتَعَلِّق سُن کر مُسلمانوں کے دلوں میں بھی ان مُقدّس مقامات کی زِیارت کا ذوق و شوق مزید مچلنے لگتا ہے، آیئے !حج کے فَضائل اور حاجیوں کو ملنے والے اِنعاماتِ باری تعالیٰ کے مُتَعَلِّق 4فَرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں، چنانچہ

1. ارشاد فرمایا:حاجی اپنے گھر والوں میں سے400(مُسلمانوں)کی شَفَاعت کرے گا اور گناہوں سے ایسا نِکل جائے گا جیسے اُس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔(کنزالعمال، حرف الحاء، کتاب الحج والعمرۃ، الفصل الاول فی فضائل الحج، الجزء:۵، ۳/۷، حدیث:۱۱۸۳۷)
2. ارشاد فرمایا:حج کیا کرو!کیونکہ حج گُناہوں کو اِس طرح دھو دیتا ہے جیسے پانی میل کو دھو دیتا ہے۔

(معجم اوسط، من اسمہ القاسم، ۳/۴۱۶، حدیث:۴۹۹۷)

3. ارشاد فرمایا:جب تم کسی حاجی سے مُلاقات کرو تو اُس سے سلَام و مُصَافَحہ کرو اور اس سے کہو کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے تمہارے لیے مغفرت کی دعا کرے کیونکہ اُس کی مغفرت ہو چکی ہے۔

(مشکاۃ المصابیح، کتاب المناسک، الفصل الثالث، ۱/۴۷۲، حدیث:۲۵۳۸)

4. ارشاد فرمایا:جو حج کے اِرادے سے نکلا، پھر مر گیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے لئے قیامت تک حج کرنے والے کا ثَواب لکھ دے گا اور جو عُمرے کے اِرادے سے نکلا، پھر مر گیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کیلئے قیامت تک عُمرہ کرنے والے کا ثواب لکھ دے گا۔(مسند ابی یعلیٰ، مسند ابی ھریرۃ، ۵/۴۴۱، حدیث:۶۳۲۷)

حضورِ کعبہ حاضر ہیں حرم کی خاک پر سر ہے
بڑی سرکار میں پہنچے مُقدّر یاوَری پر ہے

نہ ہم آنے کے لائق تھے نہ قابل مُنہ دکھانے کے
مگر ان کا کرم ذرہ نواز و بندہ پَروَر ہے
خبر کیا ہے بھکاری کیا کیا نعمتیں پائیں
یہ اُونچا گھر ہے اس کی بھیک اندازہ سے باہر ہے

(ذوقِ نعت، ص۳۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! ربّ عَزَّوَجَلَّ حاجیوں پر کیسی کیسی کرم نوازیاں فرماتا ہے کہ ان کے تمام گناہوں کو معاف فرماتا ہے، ان کو مغفرت کا پروانہ عطا فرماتا ہے اور حاجی کی دعا کی برکت سے لوگوں کی بخشش و مغفرت کی قوی اُمید ہوتی ہے اور جو حج کے اِرادے سے نکلا اور راستے میں مر جائے تو اس کیلئے قیامت تک حج کا ثواب بھی لکھا جاتا ہے۔ یاد رکھئے! مَکّۂ مُکَرَّمہ و مدینۂ مُنوَّرہ کی حاضری ایسا اَنمول موقع ہے کہ یہ نصیب والوں کو ہی ملتا ہے، کتنے ہی مالدار لوگ دن رات لندن و پیرس کے سُہانے سپنے دیکھتے ہیں اور بعض تو ان ممالک کی سیر و سیاحت سے لُطف اندوز بھی ہو جاتے ہیں مگر استطاعت (Ability) کے باوجود حج جیسے اَہَم فریضے اور روضۂ رسول کی حاضری کی سعادت سے محروم رہتے ہیں مگر کئی عاشقانِ مکہ و مدینہ انتہائی غریب ہونے کے باوجود سچی تڑپ اور اخلاص واستقامت کے ساتھ دعائیں کرتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی دعائیں قبول فرما کر انہیں حج وزیارتِ مدینہ کی حاضری کا شرف عطا فرماتا ہے۔

دعا جو نکلی تھی دل سے آخر پلٹ کے مقبول ہو کے آئی
وہ جذبہ جس میں تڑپ تھی سچی وہ جذبہ آخر کو کام آیا

جس خوش نصیب کو یہ سعادت نصیب ہو وہ اپنی خُوش بَختی پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرے اور اس سفر کے دوران اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پر نظر رکھتے ہوئے اپنے گُناہوں کو یاد کرے اور اس مُبارک سفر کو دُنیا کے دیگر سفروں کی طرح محض سیر و تفریح (Entertainment) سمجھ کر اس کے مُبارک لمحات کو فُضولیات میں برباد نہ کرے اور حُدودِ حرم میں پہنچ کر ہر وقت عبادت و تلاوت اور نیک اعمال کی کثرت میں اپنا وقت بسر کرے کیونکہ مکۂ مکرمہ میں ایک نیکی کا ثواب **ایک لاکھ نیکیوں** کے برابر ملتا ہے، چنانچہ

حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے منقول ہے کہ "مکۂ مکرمہ میں ایک دن کا روزہ **ایک لاکھ روزوں** کے برابر ہے۔ ایک درہم صدقہ کرنا **ایک لاکھ درہم** کے برابر ہے۔ اسی طرح ہر نیکی **ایک لاکھ نیکیوں** کے برابر ہے۔" (احیاء العلوم، ۱/ ۳۴۷ ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ مکۂ مکرمہ کی ایک نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے یقیناً یہ بات قابلِ مسرت ہے مگر یہ بھی ذہن نشین رکھئے کہ وہاں کا ایک گناہ بھی **ایک لاکھ گناہوں** کے برابر ہے، لہٰذا جس خوش نصیب کو مقاماتِ مقدسہ کی حاضری کی سعادت نصیب ہو تو اسے احتیاط، احتیاط اور سخت احتیاط کی ضرورت ہے کہ جانے انجانے میں کوئی گناہ سرزد نہ ہو جائے۔ افسوس صد افسوس! بعض نادان ان مُقدس مقامات (Places) کے آداب کو بالائے طاق رکھتے ہوئے بِلا تکلُّف گناہوں کا اِرتِکاب کرتے نظر آتے ہیں اور بدنِگاہی، جھوٹ، غیبت، چغلی، وعدہ خِلافی، بِلا وجہِ شَرْعی مسلمان کی دِل آزاری وغیرہ گناہوں سے باز نہیں آتے، آہ! حَرَمِ پاک میں اگر صِرْف ایک بار جھوٹ بولا، بِلا اجازتِ شَرْعی کسی ایک فرد کی دِل آزاری کر ڈالی، ایک مرتبہ غیبت یا چُغلی کا اِرتِکاب کیا تو کسی اور مقام پر گویا ایک ایک لاکھ بار یہ گناہ صادِر ہوئے اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔ خدارا! ہوش میں آیئے اور

دورانِ حج خوب نیکیاں کر کے اپنے حج کی قبولیت کیلئے دعائیں کیجئے اور فضول کاموں سے بچنے کی بھرپور مَشق اور کوشش کیجئے۔ بعض افراد جنہیں ہر وقت موبائل فون استعمال(Use) کرنے کا مرض لاحق ہوتا ہے،وہ وہاں بھی اس کے استعمال سے اجتناب نہیں کرتے اور سوشل میڈیا(Social Media) کے ذریعے اپنے چاہنے والوں کو پل پل کے حالات سے باخبر رکھتے ہیں۔

حج وعمرہ اور سیلفی

شیخِ طریقت،اَمیرِ اَہلسنّت،بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَوْلانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"سیلفی کے 30 عبرت ناک واقعات"صفحہ 17 پر فرماتے ہیں:** سفرِ حج وعمرہ کے دوران بھی سیلفی(Selfie) کے شائقین اپنا شوق پورا کرتے پائے جاتے ہیں،انہیں جہاں کوئی منظر اچّھا لگتا ہے جھٹ سیلفی بناتے اور سوشل میڈیا(Social Media) کے ذریعے اس کی تشہیر کر دیتے ہیں۔ حجرِ اَسْوَد کو بوسہ دیتے وقت،سَعی اور طواف کے دوران بھی سیلفیز بنائی جاتی ہیں،جس سے طواف وسعی کرنے والوں کی رَوانی میں فرق آتا ہے،لوگ ایک دوسرے پر گِر پڑتے ہیں یا پھر ٹکرا جاتے ہیں جس سے انہیں پریشانی ہوتی ہے،خود سیلفی بنانے والوں کا ذوقِ عبادت متأثّر ہوتا ہے،سنہری جالیوں کے پاس مُوَاجَہَہ شریف کے سامنے حاضری کے وقت بھی سیلفی بنانے والے پائے جاتے ہیں،اس مقصد کے لئے بعض بے باک اپنی پیٹھ مُوَاجَہَہ شریف کی طرف کر لیتے ہیں۔**اے کاش!** ہمارا یہ ذہن بن جائے کہ سفر حَرَمَینِ طیّبَین سیلفی بنانے کے لئے نہیں ثواب کمانے کے لئے ہوتا ہے۔

حرم کی زَمیں اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے اَو جانے والے

(حدائق بخشش،ص۱۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جن خُوش نصیبوں کو حج وعمرہ کی سعادت حاصل ہو،اُنہیں چاہئے کہ مقدس مقامات پر حاضری کے آداب کو ملحوظِ خاطر رکھیں، فضول گفتگو اور موبائل فون کے بے جا استعمال سے بچتے ہوئے ہر وقت ذِکرُاللہ، تلاوتِ قرآنِ کریم،درود و سلام، تسبیح و تہلیل کا وِرد جاری رکھیں،اس کے ساتھ ساتھ بزرگانِ دِین کے حج پر جانے کے واقعات،دورانِ سفر اور مُقدَّس مقامات پر حاضری کے وقت ان کے معمولات کو پیشِ نظر رکھیں،اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے حج کا ذوق وشوق دوبالا ہو جائے گا، آیئے!سفرِ حج سے متعلق بُزرگانِ دین کے واقعات سنتے ہیں، چنانچہ

بہترین ہم سفر

ایک شخص نے حضرت سیِدنا حاتم اصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی کہ مجھے کوئی ایسا ہم سفر بتایئے جس کی صحبت کی برکتیں لُوٹتے ہوئے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہو سکوں کیونکہ میں نے سفرِ حج کا ارادہ کر رکھا ہے، آپ نے فرمایا:اے بھائی!اگر تم ہم نشین چاہتے ہو تو تلاوتِ قرآن کو اپنا ہم نشین بنالو اور اگر ساتھی چاہتے ہو تو ملائکہ (یعنی فرشتوں) کو اپنا ساتھی بنالو اور اگر دوست چاہتے ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے دوستوں کے دلوں کا مالک ہے اور اگر سفر کے لئے توشہ چاہتے ہو تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر یقین سب سے بہترین توشہ ہے اور کعبۃ اللہ کو اپنے سامنے تصور کرتے ہوئے خوشی سے اس کا طواف کرو۔(آنسوؤں کا دریا،ص۱۷۰)

شیخ شبلی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا حج

حضرت سیِدنا شیخ شبلی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جب وقوفِ عرفات کی سعادت حاصل کی تو بالکل خاموش ہوگئے حتّٰی کہ سُورج غُروب ہوگیا، (دَورانِ سعی) جب مِیلَیْنِ اَخضَرَیْن سے آگے بڑھے تو آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور آپ نے یہ اَشعار پڑھے: میں چل رہا ہوں اِس حال میں کہ میں نے اپنے دِل پر تیری محَبَّت کی مُہر لگا رکھی ہے تاکہ اِس دِل پر تیرے سِوا کسی کا گزر نہ ہو، اے کاش کہ میں اپنی آنکھوں کو بند کرنے کی قدرت پاتا تو اُس وَقت تک کسی کو نہ دیکھتا کہ جب تک تجھے نہ دیکھ لیتا، جب آنسو رُخساروں پر بہنے لگتے ہیں تو ظاہِر ہو جاتا ہے کہ کون واقِعی رو رہا ہے اور کس کا رونا بناوَٹی ہے۔

(رَوضُ الرَّیاحین، الحکایۃ التاسعۃ والخمسون، ص ۱۰۰ ملتقطاً)

میں کیوں نہ روؤں؟

منقول ہے کہ حضرت سیِدنا ابو جعفر محمد بن علی بن حسین علی بن ابی طالب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حج کے لئے (اپنے گھر سے) نکلے، جب آپ مسجِدالحرام میں داخِل ہوئے تو بیتُ اللہ شریف کو دیکھ کر رونے لگے حتّٰی کہ آپ کی آواز بلند ہوگئی، آپ سے عَرض کی گئی: بے شک سب لوگوں کی نظریں آپ کی طرف لگی ہوئی ہیں لہٰذا اپنی آواز میں کچھ نرمی پیدا کیجئے، ارشاد فرمایا: میں کیوں نہ روؤں؟ شاید کہ میرے رونے کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ پر نظرِ رحمت فرمادے اور میں بروزِ قیامت اُس کی بارگاہ میں کامیاب ہو جاؤں، پھر آپ نے بیتُ اللہ کا طَواف کیا اور مقامِ ابراھیم پر نماز پڑھی، جب آپ نے سجدے سے سر اُٹھایا تو سجدے کی جگہ آپ کے آنسوؤں سے تَر تھی۔ (رَوضُ الرَّیاحین، الحکایۃ الثانیۃ والسبعون، ص ۱۱۳)

اعلیٰ حضرت کا سفرِ حج:

اعلیٰ حضرت کو بَیْتُ اللہ **شریف** اور حَرَمَیْن شَرِیْفَین سے عِشق تھا،اس کا تذکرہ سوز و گداز سے پُر ھے،دُوسرے حج کے موقع پر جبکہ آپ **مَکَّۂ مُعَظَّمَہ** میں تھے،شدید بُخار میں مبتلا ھوئے،ایک تُرکی ڈاکٹر رمضان آفندی نے بھت قلیل مِقدار میں نمک دِیا اور کھا کہ آبِ زمزم میں مِلا کر پی لو،اعلیٰ حضرت یہ سُن کر خوش ھوئے،فرماتے ھیں:ڈاکٹرصاحب نے دوا وہ بتائی جو مجھے بالطبع محبوب اور مرغوب(طبیعت کے لحاظ سے پیاری اور پسند)تھی،یعنی **زمزم شریف**۔میری عادت ھے کہ باسی پانی نھیں پیتااور اگر پیوں توفوراً زُکام ھوجاتاھے،مگر زمزم کی برکت دیکھئے کہ صحت میں،مرض میں،دن میں،رات میں،تازہ،باسی کثرت سے پانی پیا،بخار کی شدّت میں رات کو جب آنکھ کھلتی،کُلّی کرتااور زمزم پیتا،وضو سے پھلے پیتا،وضو کے بعد پیتا،پونے تین مھینے **مَکَّۂ مُعَظَّمَہ** کے قِیام میں میں نے حساب کیاتو تقریباً**4من آبِ زمزم** میرے پینے میں آیاھوگا۔(انوارِ رضا،ص382)

یہ زمزم اِس لیے ہے جس لیے اس کو پیے کوئی
اِسی زمزم میں جنّت ہے اِسی زمزم میں کوثر ہے

(ذوقِ نعت،ص177)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دین جب سَفرِ حج پر روانہ ہوتے تھے تو ہر وَقْت ذِکْرُ اللہ اور تلاوتِ قرآن میں مشغول رہتے اور خوفِ خُدا کے سبب آنسو بہایا کرتے اور وہاں آبِ زم زم کی برکتوں سے خوب محظوظ(لطف اندوز) ہوتے تھے،لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ جب بھی حج کی سعادت نصیب ہو تو ایسی حرکتوں سے پرہیز(Avoid) کریں کہ جس سے خود

اپنے حج کے ساتھ ساتھ دوسروں کے ذَوق وشَوق میں خلل پیدا ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "یومِ تعطیل اعتکاف"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی نے جہاں تحریری کام کے ذریعے مسلمانوں کو گناہوں سے بچانے اور انہیں نیکی کے کاموں میں لگانے کا بیڑا اُٹھایا ہے، وہیں 12 مدنی کاموں کے ذریعے بھی نیکی کی دعوت عام کرنے کی کوشش جاری ہے۔12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام **"یومِ تَعْطِیْلِ اِعْتِکاف"** بھی ہے۔اِس مدنی کام کے ذریعے **شہر کے وہ علاقے یا اطراف** (گاؤں، دیہات ، گوٹھ وغیرہ) جہاں ابھی **مدنی کام شروع کرنا** ہے یا مدنی کام کو **مزید مضبوط** کرنا ہے، نیکی کی دعوت کو عام کرنے والے **مبلغین** تیار کرنے ہیں، **ویران مساجد کو آباد** کرنا ہے، اس مدنی کام کے ذریعے ان مقاصد کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ **"یومِ تعطیل اعتکاف"** کے **جدول** میں، ہفتے میں چھٹی کے دن، جمعہ تا عصر یا عصر تا مغرب مقامی لوگوں کو سُنّتیں و آداب سکھانا، روزمرّہ کی دُعائیں یاد کروانا، نماز کے بُنیادی مسائل سے آگاہی وغیرہ شامل ہے۔مقامی ذمہ داران کے ساتھ **جامعۃ المدینہ** کے طلبۂ کرام بھی **"یومِ تعطیل اعتکاف"** والا مدنی کام کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یومِ تعطیل اِعْتِکاف کا سارا جدول مسجد میں ہی ہوتا ہے، جس کی برکت سے مساجد بھی آباد رہتی ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا ابُو سَعِیْد خُدْرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ مسجد میں کثرت سے آمد و رَفْت رکھنے والا ہے تو اُس کے اِیمان کی گواہی دو کیونکہ (پارہ 10 سُورۂ توبہ کی آیت

نمبر18 میں)اللہ خالق ومالک عَزَّوَجَلَّ کا ارشادِ پاک ہے:

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ ترجَمۂ کنزالایمان: اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم رکھتے ہیں (پ۱۰،التوبہ:۱۸) اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔[1]

حضرت سَیِّدُنا ابُو سَعِیْد خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو مسجد سے مَحَبَّت کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اپنا مَحبوب بنالیتا ہے۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر مسجد بھرو تحریک میں شامل ہو جائیں کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ مدنی ماحول مسجدیں آباد کرنے، لوگوں کو نمازی بنانے، گناہوں سے بچانے اور انہیں صلوٰۃ وسُنَّت کے راستے پر چلانے کی کوشش کرتا ہے، اس مدنی ماحول کی برکت سے اب تک کئی بگڑے ہوئے لوگوں کی اصلاح ہوئی اور ان کی زندگیوں میں حقیقی مدنی انقلاب برپا ہوا ہے۔ آیئے! بطورِ ترغیب، فلموں، ڈراموں سے توبہ کرنے والے ایک عاشقِ رسول کی زندگی میں برپا ہونے والے **مدنی اِنقلاب** کی ایک ایمان افروز مدنی بہار مُلاحظہ کیجئے، چنانچہ

فلموں کے شیدائی کی توبہ

قصور (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ بہت سے نوجوانوں کی طرح میں بھی متعدد اخلاقی برائیوں میں مبتلا تھا۔ فلمیں ڈرامے دیکھنا، کھیل کُود میں وقت برباد کرنا میرا محبوب

---

[1] ... ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی حرمة الصلوة، رقم: ۲۶۲۶، ۴/۲۸۰

[2] ... مجمع الزوائد، کتاب الصلوة، باب لزوم المساجد، رقم: ۲۰۳۱، ۲/۱۳۵

مشغلہ تھا۔ایک مرتبہ رمضان المبارک تشریف لایا تو مجھ گناہ گار کو بھی نمازوں کے لئے مسجد میں حاضری کی سعادت ملنے لگی۔وہاں دعوتِ اسلامی کے ایک ذمہ دار اسلامی بھائی فیضانِ سنت سے درس دیتے تھے۔درس کے بعد وہ بڑی ملِنْساری سے ملاقات کیا کرتے،ان کا حُسنِ اخلاق دیکھ کر میں بہت متأثر ہوا۔بالخصوص اُن کا **"میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو"** کہنا کافی دیر تک میرے کانوں میں رس گھولتا رہتا۔ایک دن میری اُن سے ملاقات ہوئی تو وہ بڑے پُر تپاک انداز میں ملے اور جمعرات کو ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی،میں نے شرکت کی نیت کرلی۔ جمعرات آنے سے پہلے ہی مجھے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بیان کا کیسٹ بنام **"پُل صراط کی دہشت"** کہیں سے میسّر آگیا۔میں نے نہایت توجہ سے بیان سننا شروع کیا۔**"پل صراط"** کا نام تو میں نے پہلے بھی سُن رکھا تھا مگر پُل صراط عُبُور کرنے کا مرحلہ اتنا دہشت ناک ہے،اس کا پتا مجھے یہ بیان سُن کر چلا۔جب میں نے اپنے گناہوں،پھر کمزور بدن کی طرف نظر کی تو میری آنکھوں میں آنسو آگئے کہ میں پُل صراط کیونکر پار کرسکوں گا چنانچہ میں نے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیوں سے توبہ کرکے سُدھرنے کا پختہ ارادہ کرلیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے مَدَنی ماحول کی برکت سے سنت کے مطابق داڑھی شریف،عمامہ اور سفید لباس میرے بدن کا حصہ بن چکے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس حج وعمرہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اِسلامی تبلیغِ دین کے کم و بیش 104 شُعْبَہ جات میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مصروف ہے، اِنہی شُعْبَہ جات میں سے ایک شُعْبَہ **"مجلس حج و عُمرہ"** بھی ہے جو حج و عُمرہ کے لئے جانے والے اِسلامی بھائیوں اور اِسلامی بہنوں کی باقاعدہ مدنی تَرْبِیَت کرنے، اُنہیں بارگاہِ خُداوَندی اور بارگاہِ مُصْطَفَوِی کے آداب اور ضروری مسائل سکھانے کیلئے قائم گئی ہے۔ اِس مجلس میں شامل تَرْبِیَت یافتہ مُبَلِّغین اِسلامی بھائی ہر سال حج کے مَوسمِ بہار میں حاجی کَیمپوں میں جاکر حاجیوں کی تَرْبِیَت کرتے ہیں جبکہ مُبَلِّغات اِسلامی بہنیں حَجّنوں کی تَرْبِیَت کرتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس مجلس کے تَحت حج وزیارتِ مدینہ کے لئے مکّے مدینے جانے والوں کو امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تحریر کردہ کتابیں **"رَفِیْقُ الْحَرَمَین"** اور **"رَفِیْقُ الْمُعْتَمِرِیْن"** بھی تحفۃً پیش کی جاتی ہیں تاکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر کے مہمان اور حبیبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عُشّاق اِس عِبادت کو اَحْسَن طریقے سے بَجالانے میں کامیاب ہو جائیں۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اِسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نیکیوں کے خود بھی حریص ہیں اور اُمّتِ مسلمہ کو بھی نیکیوں کی ترغیب دِلاتے رہتے ہیں، آپ نے **"برائے حج و سفر مدینہ" 19 مدنی انعامات** بصورتِ سوالات عطا فرمائے ہیں۔ ان مدنی انعامات کو اپنانے والوں کو جو آپ نے دُعا دی ہے وہ سُن لیجئے: "یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی عمرہ شریف کے سفر میں ان مدنی انعامات کے مطابق اپنے اوقات گزارے، اُسے **مرتے وقت جلوۂ محبوب دِکھا**"۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عبادت کا ذَوق وشوق بر قرار رکھنے کیلئے حاجی ہو یا غیر حاجی سب کیلئے چند مفید مدنی پھُول ہیں۔ آیئے! توجہ سے سن کر انہیں اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجانے کی کوشش کرتے ہیں، چنانچہ

پہلا طریقہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے احکامات کو ذوق وشوق سے ادا کرنے، اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتوں پر عمل کرنے، نمازاور دیگر عبادات کی فی الفور ادائیگی کرنے کیلئے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کا ذہن بنایئے کہ جب یہ ذہن (Mind) بن جائے گا کہ ہمیں ہر ہر معاملے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس پیارے رسول کی فرمانبرداری کرنی ہے تو حج ہو یا نماز، روزہ ہو یا زکوٰۃ کسی بھی معاملے میں شرعی احکامات کی خلاف ورزی نہیں کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

دُوسرا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عبادت کا شوق بر قرار رکھنے کیلئے اطاعتِ الٰہی کے ساتھ ساتھ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فرامین پر بھی پختہ یقین رکھئے، بالخصوص ان دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ہمیشہ ذہن نشین کرلیجئے۔ (1) حاجی اپنے گھر والوں میں سے 400 (مسلمانوں) کی شفاعت کرے گا اور گناہوں سے ایسا نکل جائے گا جیسے اُس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ (کنز العمال، کتاب الحج والعمرۃ، الفصل الاول فی فضائل الحج، الجزء: ۳، ۵/۷، حدیث: ۱۱۸۳۷)

(2) حج کیا کرو کیونکہ حج گناہوں کو اس طرح دھو دیتا ہے جیسے پانی میل کو دھو دیتا ہے۔

(معجم اوسط، من اسمہ القاسم، ۳/۴۱۶، حدیث:۴۹۹۷)

توجب حاجی کو اس بات کا یقین ہو گا کہ حج کی برکت سے میرے سارے گناہ معاف کر دیئے گئے اور میرے نامۂ اعمال سے گناہوں کی سیاہی دُھل چکی ہے تو اب عبادت کی طرف اُس کا شوق اور میلان پیدا ہو گا اور اس کا دل گناہوں سے نفرت کرنے لگے گا اور نیک اعمال کی طرف راغب ہو جائے گا۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تیسرا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عبادت کا ذوق و شوق باقی رکھنے کیلئے نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنا بھی بے حد مُفید ہے۔اگر ہم ایسے نیک لوگوں کی صحبت میں رہیں گے جو ہر وقت عبادت و تلاوت، ذکر و درود کی کثرت، نیک اجتماعات میں شرکت اور دیگر نیک کاموں میں رغبت رکھتے ہوں تو انہیں دیکھ کر ہمارے اندر بھی عبادت کا شوق اور ان اُمور کو بجالانے کا ذوق بیدار ہو گا اور ہم بھی نیکیاں بجالانے میں کامیاب ہوں گے۔ مگر سوال یہ ہے کہ اچھے ماحول کی پہچان کیسے ہو؟

یاد رکھئے کہ بہترین مُعاشَرے اور ایک اچھے ماحول کی پہچان یہ ہے کہ جس کی بُنیاد خوفِ خُدا، تقویٰ اور نیکی و پرہیز گاری پر قائم ہو، جس میں لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے ایک دوسرے سے مَحَبَّت کرتے اور ایک دوسرے کے حُقُوق کا خیال رکھتے ہوں۔اس ماحول سے تعلُّق رکھنے والے افراد اعلیٰ سیرت و کِردار کے مالک ہوں کہ اگر کوئی ان کی صُحبت اختیار کرے تو وہ بھی اُنہی کے رنگ میں رنگ جائے۔ حدیث شریف میں ہمیں اچھے دوست کی پہچان یہ بتائی گئی ہے کہ اچھا ہمنشین وہ ہے

کہ اس کے دیکھنے سے تمہیں خدا یاد آئے، اس کی گفتگو(Conversation) سے تمہارے عمل میں زیادتی ہو اور اس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔(جامع صغیر، حرف الخاء، ص۲۴۷، حدیث:۴۰۶۳)

لہٰذا بالخصوص حاجیوں اور بالعموم ہم سبھی کو چاہئے کہ ہم اپنی دُنیا و آخرت بہتر بنانے کیلئے دُنیا کے ضَروری کاموں سے فَراغت کے بعد خَلْوَت یعنی تنہائی اختیار کریں یا صِرْف ایسے سنجیدہ اور سنّتوں کے پابند اسلامی بھائیوں کی صُحبت میں بیٹھیں کہ جن کی باتیں خوفِ خدا و عشقِ مصطَفٰے میں اضافے کا باعث بنیں ،جو وقتاً فوقتاً ظاہری بُرائیوں اور باطِنی بیماریوں کی نشاندہی اوران کا علاج تجویز فرماتے رہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایسے نیک بندوں کی خدمت میں حاضِری کی سعادت بسا اوقات باعثِ مغفِرت ہو جاتی ہے، چُنانچِہ حضرت سیِّدُنا یزید بن ہارون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا محمد بن یزید واسِطی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں دیکھ کر پُوچھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا؟ آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے بخش دیا گیا۔ میں نے کہا: کس سبب سے ؟ فرمایا: ایک مرتبہ جُمُعہ کے دن بعد نمازِ عصر حضرت سیِّدُنا ابُو عَمْرو بَصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمارے پاس تشریف فرما ہوئے ،انہوں نے دُعا کی تو ہم نے اٰمین کہی، پس جب ہم تم سے جدا ہوئے تو ہماری مغفرت کر دی گئی۔(شَرْحُ الصُّدُور ص ۲۸۲)

مجھے بے حساب بخش دے میرے مولیٰ
تجھے واسِطہ نیک بندوں کا یا ربّ

(غیبت کی تباہ کاریاں، ص۲۵۸)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ موجُودہ دَور میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمارے لئے ایک عظیم نعمت ہے۔ یہ بات کسی سے ڈَھکی چُھپی نہیں ہے کہ دعوتِ اسلامی

کے مدنی ماحول کی برکت سے راہِ راست سے بھٹکے ہوئے بے شُمار افراد خوفِ خُدا اور عشقِ مُصطفٰے کے پیکر بن گئے۔ دعوتِ اسلامی نے مُعاشرے کی اِصلاح، نوجوانوں کی علمی، عَمَلی اور اَخلاقی تَرْبِیَت (Tranning) کیلئے جو اِقدامات کئے ہیں وہ روزِ روشن کی طرح واضح ہیں۔ آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر عاشقانِ رسول کی صحبت کی برکتیں حاصل کیجئے اور عمل کا جذبہ بڑھایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چوتھا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیک اعمال کا جذبہ پیدا کرنے کیلئے روزانہ اپنا ایک ہدف بنالیجئے کہ میں دن بھر میں پنج وقتہ نمازِ باجماعت کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ اتنی تعداد میں نفل عبادات کی بھی پوری کوشش کروں گا کہ اس طرح کرنے سے نیک اعمال کی طرف رغبت باقی رہے گی۔ ہمارے بُزرگانِ دِین بھی روزانہ نیک اعمال کرنے کا ایک ہدف بنالیا کرتے اور پھر اس پر عمل کی بھرپور کوشش فرماتے جبکہ ہدف (Target) مکمل کرلینے کے بعد بھی یہ حضرات اپنے آپ کو عبادت وریاضت میں ہی مشغول رکھتے۔ چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا عامر بن عبدِ قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (اپنے زمانے کے) سب سے افضل عبادت گزاروں میں سے تھے۔ آپ نے روزانہ ایک ہزار (1000) رکعت نوافل کی ادائیگی کو اپنے اُوپر لازم کرلیا تھا۔ لہٰذا آپ اِشراق کے وقت سے لے کر عصر کے وقت تک مسلسل نماز میں مشغول رہتے، پھر آپ نماز سے فراغت پاکر اس حال میں گھر تشریف لے جاتے کہ آپ کی پنڈلیاں اور قدم سُوجے ہوئے ہوتے، (اس قدر عبادت کے باوجود عاجزی کا یہ عالم تھا کہ) اپنے نفس کو مخاطب کرکے کہتے: اے

نفس!تُو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے یا بُرائی کا حکم دینے کے لئے؟خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم !میں تجھے(نیک)اعمال میں اس قدر مصروف رکھوں گا کہ بستر بھی تجھے نصیب نہ ہو گا۔

(عیون الحکایات،الحکایۃ السادسۃ والسبعون،ص۹۷)

مِری زِندگی بس تِری بندگی میں
ہی اے کاش گُزرے سدا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش،ص۱۰۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زندگی کا بھروسا نہیں!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً زندگی کا کوئی بھروسا نہیں کہ سانسوں کی یہ مالا نہ جانے کب ٹُوٹ کر بکھر جائے،خدانخواستہ ہمیں گُناہوں سے توبہ کا وَقْت بھی نہ مل سکے اور ہماری آخرت برباد ہو جائے،اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں **بُری موت** سے بچائے،**خاتمہ بالخیر ایمان** پر عافیت کے ساتھ نصیب ہو، ہمیں اپنی آخرت بہتر بنانے کیلئے روزانہ کچھ نہ کچھ نیک اعمال کرنے کا ہدف بنالینا چاہیے تاکہ نیک اعمال پر استقامت حاصل ہو سکے۔اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ مدنی انعامات پر عمل اور روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی انعامات روزانہ نیکیاں کمانے کا وہ عظیم مدنی نسخہ ہے کہ جس کے ذریعے صبح سے لیکر رات سونے تک نیکیاں کرنے کے کثیر مواقع ملتے ہیں مثلاً صدائے مدینہ لگانا یعنی صبح نمازِ فجر سے پہلے مسلمانوں کو نماز کیلئے جگانا،بعدِ فجر مدنی حلقے میں 3 آیات مع ترجمہ وتفسیر تلاوت کرنا یا سننا،

اشراق وچاشت کے نوافل پڑھنا، پانچوں نمازیں باجماعت پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کرنا، نمازِ پنجگانہ کے بعد اور سوتے وقت کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سورۂ اِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ پڑھنا، رات میں سورۂ مُلک پڑھنا یا سننا، مدنی درس (درسِ فیضانِ سُنّت وغیرہ) دینے یا سننے کی سعادت پانا، عشاء کی نماز کے بعد یا کسی بھی مناسب وقت مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں پڑھنا یا پڑھانا۔ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع ومدنی مذاکرے میں شرکت اور مدنی دورہ کے علاوہ دیگر کئی مدنی انعامات پر عمل کے ذریعے ثواب کا ڈھیروں ڈھیر خزانہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اخلاص واستقامت کے ساتھ عبادت وتلاوت کی سعادت نصیب فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر عاشقِ صادِق کی یہ تمنّا ہوتی ہے کہ کاش اس کا ٹھکانا ہی مدینۂ طیبہ بن جائے، وہیں زندگی کے باقی ایّام گزریں اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں میں ہی جینا اور مرنا نصیب ہو جائے، اِنہی خوش نصیبوں میں ایک **سیدی قُطبِ مدینہ "ضیاءُ الدّین احمد مدنی** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں، آیئے! آپ کی سیرتِ مبارکہ کی مختصراً چند جھلکیاں سنتے ہیں چنانچہ

سیدی قطبِ مدینہ کا مختصر تعارف

حُضُور سیدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام **ضِیاءُالدین احمد** ہے، آپ فرماتے تھے کہ میرا پیدائشی نام "**احمد مختار**" ہے، میرے دادا حضرت شیخ قُطبُ الدین قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بعد میں میرا نام "**ضِیاءُ الدِّین**" رکھ دیا تھا، آپ بروز پیر ربیعُ الاوّل 1294ھ میں بمقام قصبہ کلاس والا، ضلع سیالکوٹ (دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں سیالکوٹ کو ضیاء الدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نسبت سے "**ضیاء کوٹ**"

کہتے ہیں) میں پیدا ہوئے۔(سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/۱۶۴ ملخصاً بتقدم وتاخر)

ابتدائی تعلیم!

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے دادا جان سے حاصِل کی، پھر ضِیاء کوٹ (سیالکوٹ) کے مشہور عالِم وعارِف حضرت علّامہ مَولانا محمد حُسَین نقشبندی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پڑھا، اس کے بعد مرکزُ الاَولیاء (لاہور) گئے اور وہاں کے بڑے بڑے علمائے کرام سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد مشہور مُحدّث اور عالِمِ دین حضرت علامہ وصی احمد محدث سُورتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حلقۂ درس میں شامل ہوگئے اور تقریباً چار(4) سال تک اُن سے تعلیم حاصِل کرنے کا سلسلہ جاری رہا۔(سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/ ۱۶۷ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وصالِ پُر ملال اور تدفین:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ 1327ھ کو بغدادِ معلّٰی سے مدینۂ منورہ حاضر ہوئے اور تقریباً 75 سال آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہاں قیام کا شرف ملا اور 60 مرتبہ حج کی سعادت نصیب ہوئی۔(سیدی قطب مدینہ ص۸، انوارِ قطب مدینہ، ص307) یہاں تک کہ 4ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام 1401ھ بمطابق 81-10-2 بروز جمعہ مسجدِ نبوی شریف کے مؤذن نے "اللہ اکبر اللہ اکبر" کہا اور سیدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کلمہ شریف پڑھا اور آپ کی رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی، بعدِ غُسل شریف کفن بچھا کر سرِ اقدس کے نیچے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حجرۂ مقدّسہ شریف کی خاک مُبارَک رکھی گئی، سرکارِ دوعالم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ انور کا غسالہ شریف اور مُختلِف تبرکات ڈالے گئے، پھر کفن شریف باندھا گیا۔ بعدِ نمازِ عصر

دُرُود وسلام اور قصیدۂ بُردہ شریف کی گُونج میں جنازۂ مُبارَکہ اُٹھایا گیا۔ سیدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جنّت البقیع میں سَیِّدَۃُ النِّسا فَاطِمَۃُ الزَّھْرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے مزار پر اَنوار سے صرف دو(2) گز کے فاصلے پر سپردِ خاک کیا گیا۔ (سیدی قطبِ مدینہ ص ۱۷)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عشرۂ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام کے فضائل:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نیکیاں کمانے کا ایک بہترین موقع آگیا ہے، جی ہاں! ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام کا بابرکت مہینا شروع ہو چکا ہے۔ اس مبارک مہینے کی برکتوں کے کیا کہنے کہ احادیثِ مُبارَکہ کے مطابق ذُوالْحِجَّۃِ الْحرام کا پہلا عَشَرہ رَمَضانُ الْمُبارَک کے بعد سب دِنوں سے افضل ہے۔ آیئے! نیکیوں کی حرص پیدا کرنے اور اپنے آپ کو عبادت میں مشغول رکھنے کیلئے ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام کے ابتدائی 10 دن کے فضائل پر مشتمل 4 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے اور جھومئے، چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک حج کے ان 10 دنوں سے افضل اور پسندیدہ کوئی دن نہیں لہٰذا ان دنوں میں تہلیل (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ) اور تکبیر (اَللّٰہُ اَکْبَرُ) کی کثرت کیا کرو۔" کیونکہ یہ تہلیل، تکبیر اور ذِکْرُ اللہ کے دن ہیں۔ (شعب الایمان، باب فی الصیام، فصل تخصیص ایام العشر۔۔۔ الخ، ج۳، ص۳۵۶، حدیث: ۳۷۵۸)

2. ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کو عَشَرۂ ذُوالْحِجَّہ سے زیادہ کسی دن میں اپنی عِبادت کیا جانا پسندیدہ نہیں، اِس کے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں اور ہر شب کا قِیام شبِ قَدْر کے برابر

ہے۔(ترمذی ج ۲ ص ۱۹۲ حدیث ۷۵۸)

3. ارشاد فرمایا: مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر گُمان ہے کہ عَرَفہ (یعنی 9 ذوالحجَّۃِ الحرام) کا روزہ ایک سال قَبْل اور ایک سال بعد کے گُناہ مِٹا دیتا ہے۔(مُسلم ص ۵۹۰ حدیث ۱۹۶)

4. ارشاد فرمایا: عَرَفہ (یعنی 9 ذوالحجَّۃِ الحرام) کا روزہ ہزار روزوں کے برابر ہے۔(شُعَبُ الایمان ج ۳ ص ۳۵۷ حدیث ۳۷۶۴) مگر حج کرنے والے پر جو عَرَفات میں ہے اُسے عَرَفہ (یعنی 9 ذوالحجَّۃِ الحرام) کے دِن روزہ مکروہ ہے کہ

حضرت سَیِّدُنا اِبنِ خُزَیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حضرتِ سَیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے راوی ہیں کہ حُضُور پُر نُور، شافِعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے عَرَفہ کے دِن (یعنی 9 ذوالحجَّۃِ الحرام کے روز حاجی کو) عَرفات میں روزہ رکھنے سے مَنْع فرمایا۔(ابن خُزیمہ، ۳/۲۹۲، حدیث: ۲۱۰۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے "**حج کے فضائل**" سُنے۔ مثلاً ♣حج کرنے والا اپنے گھر والوں میں سے 400 کی شفاعت کرے گا۔ ♣حج کرنے والوں کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔♣حج کرنے والے کو رب عَزَّوَجَلَّ اور اسکے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا نصیب ہوتی ہے۔♣حج کرنے والا اگر راستے میں مر جائے، اس کے لئے قیامت تک حج کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ ♣حاجی کے لیے کتنی عظیم خوشخبری ہے کہ جس نے بیتُ اللہ کا حج کیا یا عُمرہ کیا تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے، لہٰذا اگر وہ مر گیا تو اللہ تعالٰی اُسے داخلِ جنَّت فرمائے گا اور اگر وہ (سلامتی کیساتھ) اپنے گھر کی طرف لوٹ آیا تو اجر و غنیمت کے ساتھ لوٹے گا۔♣ جو حاجی، غازی یا عُمرہ کرنے والا ہو کر نکلا پھر راستے میں ہی فوت ہو گیا، تو اللہ تعالٰی اس کے لئے بھی قیامت تک غازی، حاجی اور عُمرہ کرنے والے کا ثواب لکھ دیتا ہے۔♣

جو اس راہ میں حج یا عمرے کیلئے نکلا اور مر گیا اُس کی پیشی نہ ہو گی، نہ ہی حساب ہو گا اور اس سے کہا جائے گا کہ "**جنّت میں داخل ہو جا**"۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی بار بار **حجِ بیت اللہ** کی سعادت نصیب فرمائے، حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن کی باادب حاضری نصیب ہو، جو خوش نصیب اس سال حج کی سعادت حاصل کر رہے ہیں، اللہ تبارک و تعالیٰ ان کا **خرچ کرنا، ان کا سفر کرنا اور ان کا حج** اپنی پاک بارگاہ میں قبول فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

کاش !نیکی کی دعوت میں دوں جا بجا　　سنتیں عام کرتا رہوں جا بجا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۰۲)

عمامہ باندھنے کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً نبیِ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتوں پر پابندی سے عمل کرنے سے ہم اپنی زندگی کے اخلاقی، روحانی اور معاشی بلکہ ہر معاملے میں بلند و بالا مقام حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سنّتیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اندازِ زندگی تمام مسلمانوں کے لئے نجات و بخشش کا سبب ہے۔ انہی پیاری سُنّتوں میں

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث:۱۷۵

سے ایک سنت عمامہ شریف باندھنا بھی ہے، جی ہاں! ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بہت ہی پیاری سنّت ہے۔ آیئے عمامے شریف کی چند سنّتیں وآداب سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ ❀ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: عمامے عرب کے تاج ہیں تو عمامہ باندھو تمہاری بُردباری (قوتِ برداشت) میں اضافہ ہوگا اور جو عمامہ باندھے اسے ہر پیچ کے بدلے ایک نیکی عطا ہوگی اور جب (دوبارہ پہننے کے ارادے سے) اتارے تو ہر پیچ کھولنے پر ایک گناہ مٹادیا جائے۔[1] ❀ عمامہ شریف باندھنا سنن زوائد (یعنی سنّتِ غیر مؤکدہ) میں سے ہے اور سننِ زوائد کا حکم مستحب والا ہوتا ہے۔ لہٰذا عمامہ باندھنے والا ثواب کا حقدار ہے اور نہ باندھے تو گناہگار نہیں۔ البتہ عُشّاق کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ یہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنّتِ مبارک ہے۔[2] ❀ عمامہ میں سنّت یہ ہے کہ ڈھائی گز سے کم نہ ہو، نہ چھ گز سے زیادہ اور اس کی بندش گنبد نما ہو۔[3] عمامے کی چوڑائی نصف ہاتھ تک ہونی چاہئے یا اس سے کچھ کم یا زیادہ، اس کمی بیشی میں کوئی حرج نہیں۔[4] ❀ عمامہ باندھنے میں دیگر سنّتوں کا بھی اِلتِزام کیا جائے جیسے سیدھی جانب سے شروع کرنا، بسم اللہ پڑھنا، لباس کی دعا پڑھنا نیز عمامہ کی متعلقہ سنّتوں مثلاً شملہ چھوڑنا اور سات ہاتھ یا اس کے برابر ہونا۔ ❀ مسجد میں ہوں یا گھر میں ہر جگہ عمامہ شریف کھڑے ہو کر باندھنا چاہئے، بلا عذرِ شرعی بیٹھ کر عمامہ نہیں باندھنا چاہئے کیونکہ عمامہ بیٹھ کر باندھنے میں نقصان ہی نقصان ہے۔ چنانچہ حدیث میں

---

[1] ... کنز العمال، کتاب المعیشة ... الخ، فرع فی العمائم، الجزء:۱۵، ۸/۱۳۳، حدیث:۴۱۱۳۸

[2] ... عمامہ کے فضائل، ص۴۹

[3] ... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۱۸۶

[4] ... کشف الالتباس ... الخ، ذکر عمامہ، ص۳۸

ہے: جس نے بیٹھ کر عمامہ باندھا یا کھڑے ہو کر شلوار پہنی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ایسی مصیبت میں مبتلا فرما دے گا جس کی کوئی دوا نہیں۔[1] ❀ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں میری اُمت ہمیشہ فِطرت پر رہے گی جب تک وہ ٹوپیوں پر عمامے باندھیں گے۔[2]

اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آجاؤ دے گا سِکھا مَدَنی ماحول
تُو داڑھی بڑھا لے عمامہ سجا لے نہیں ہے یہ ہرگز بُرا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

[1] ...کشف الالتباس...الخ، ذکر شملہ، ص ۳۹

[2] ...کنز العمال، کتاب المعیشۃ...الخ، فرع فی العمائم، الجز: ۱۵، ۱۳۳/۸، حدیث: ۴۱۱۴۰

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیِ مکرّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جمعہ کے دن مجھ پر دُرودِ پاک کی کثرت کیا کرو، کیونکہ ہر جمعہ کے دن میری اُمّت کا دُرود میری بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے، تو ان میں سے جو سب سے زیادہ دُرودِ پاک پڑھنے والا ہوگا وہ میرے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔

(سنن کبری للبیھقی، کتاب الجمعۃ، باب مایؤمرہ فی لیلۃ الجمعۃ، ۳/۳۵۳، حدیث: ۵۹۹۵)

خوب بھیجو مل کے دیوانو! ادب سے جھوم کر تم مدینے کے حسین گلزار پر لاکھوں سلام

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۰۲)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل

سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادَہ، اُتنا ثواب بھی زِیادَہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ؟ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ؟ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ؟ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ؟ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ؟ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وزارت کیوں قربان کی؟

منقول ہے کہ خلیفہ ہارونُ الرَّشید کے وزیر حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مشرف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک دن ہارونُ الرَّشید کے سامنے بیٹھے تھے۔ اُنہوں نے پوچھا: اے مسلمانوں کے خلیفہ! اگر کوئی شخص آپ کے دربار میں درخواست (Request) کرے کہ میرا غلام فرار ہو کر آپ کے پاس آگیا ہے آپ مجھے میرا غلام لوٹا دیں، تو کیا آپ اُس کا غلام واپس کر دیں گے؟ خلیفہ نے کہا: کیوں نہیں۔ تو حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مُشَرَّف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: جناب! میں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا غلام ہوں، جو اپنے مالکِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے فرار ہو کر آیا ہوں، آپ مجھے اس کی خدمت میں حاضر

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

ہونے کے لئے چھوڑ دیں، تاکہ میں دوبارہ اس کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤں۔ یہ سُن کر خلیفہ ہارونُ الرَّشید اور وہاں موجود تمام حاضرین رو دیئے پھر خلیفہ کہنے لگے: ہم میں سے یہ شخص نجات پا گیا، جبکہ ہم یہاں بیٹھے اِس کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ یہ کہتے ہوئے خلیفہ ہارونُ الرَّشید نے انہیں چلے جانے کی اجازت دے دی، اجازت نامہ سُن کر حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مُشرَّف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُٹھے اور اسی وَقْت احرام باندھ کر لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ کہتے ہوئے حرمِ پاک کی طرف روانہ ہو گئے۔ راستے میں حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان سے ملے اور دیکھا کہ وہ زمین پر مَحوِ خواب ہیں، مٹی اُڑ اُڑ کر ان کے چہرے پر پڑ رہی ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سلام کے بعد ان سے دریافت فرمایا: اے عبد اللہ! سب کچھ چھوڑنے کا عوض اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تجھے کیا دیا؟

آپ نے فرمایا: اے سُفیان! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں اپنی وزارت اور دیگر ساز و سامان قربان کرنے کے عوض اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے یہ دیا کہ "مجھے اپنی رِضا عطا فرمادی" جس میں، مَیں اِس وقت ہوں۔ جب حرمِ پاک کے مَشائخِ عظام کو نیک بخت وزیر کے آنے کی خبر ملی تو وہ سلام پیش کرنے آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، ان کی لاغری اور غُبار آلُودگی کو دیکھ کر اُنہوں نے پوچھا: بغیر پانی کے، بغیر سائے والے میدان میں سفر آپ نے کیسے برداشت کر لیا؟

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مُشرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواب دیا: جس مُجرم غلام کا دل اُسے آقا کے دروازے کی طرف لے جا رہا ہو، وہ اپنے آقا کی بارگاہ میں کیسے آتا ہے؟ اگر مجھے قدرت ہوتی تو میں سَر کے بل آتا۔ یہ کہتے کہتے آپ رونے لگے، پوچھا گیا: کیوں رو رہے ہیں؟ ارشاد فرمایا: میں نے اپنا شفیع (مددگار) آگے بھیج دیا ہے، شاید! اُس کی شفاعت قبول ہو جائے۔ جب ان کی نظر بَیْتُ اللہ شریف پر پڑی تو ایک زوردار چیخ ماری اور ان کی رُوح جسم سے جُدا ہو گئی۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۲۶۹)

بے سبب اے خدا کردے بخشش حشر میں مجھ سے کرنا نہ پُرسش
نام غفّار مولیٰ ترا ہے یا خدا تجھ سے میری دعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً ہمارے بُزرگانِ دین نے راہِ خدا میں بہت سی قُربانیاں دِیں کبھی مال کی قربانی تو کبھی جان کی قربانی، کبھی بادشاہت کی قُربانی تو کبھی وزارت کی قربانی، الغرض جب، جہاں، جس چیز کی قُربانی کی ضرورت پیش آئی اُنہوں نے اُسی چیز کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں قُربان کر دیا جیسا کہ بیان کردہ حکایت میں ایک وزیر نے صرف اور صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطر اپنی وزارت، اپنا مال و دولت، اپنا دُنیوی عیش و عشرت سب کچھ قُربان کر دیا، شب و روز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت (Worship) میں گُزار کر اس دُنیا سے رُخصت ہو گئے اور صَدیاں گُزرنے کے بعد بھی ان کی عظیم قُربانیوں کے چرچے آج بھی ہر طرف گونج رہے ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم صرف باتیں بنانے، فارغ بیٹھے رہنے، فُضولیات میں وقت گنوانے اور حیلے بہانے تراشنے کے بجائے عملی طور پر ان اللہ والوں کی مُبارک زندگیوں سے مدنی پھول حاصل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسا کر کے اپنے اندر دِین کی خاطر قُربانیاں دینے کا جذبہ بیدار کرنے کی کوشش کریں۔

یاد رکھئے! انبیائے کرام، صحابۂ کرام اور بعد میں آنے والے بُزرگانِ دِین نے اپنے اپنے مرتبے کے مطابق راہِ خدا میں قُربانیاں دِیں اور قربانیوں کا یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔

حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کے زمانے میں آپ کے شہزادے حضرت سَیِّدُنا ہابیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رِضائے اِلٰہی کی خاطر تقویٰ اختیار کرتے ہوئے پہلے اپنا مال (یعنی بکری) قربانی کیلئے پیش کیا اور پھر اپنی

جان قربان کر دی، جس کا ذِکر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پارہ 6 سُوْرَۃُ مَائِدَۃ میں فرمایا اور مفسّرین نے اس واقعے کو تفصیل کے ساتھ نقل کیا۔ چنانچہ

ہابیل کی قربانی

"ہابیل" اور "قابیل" دونوں حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے فرزند (یعنی بیٹے) ہیں۔ منقول ہے کہ رُوئے زمین پر سب سے پہلا قاتل قابیل اور سب سے پہلا مقتول ہابیل ہے، ان دونوں کا واقعہ یوں ہے کہ حضرت حوّاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے ہر حمل میں ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوتے تھے۔ اور ایک حمل کے لڑکے کا دوسرے حمل کی لڑکی سے نکاح کیا جاتا تھا۔ اس دستور کے مطابق حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے قابیل کا نکاح "لِیُوْذَا" سے جو ہابیل کے ساتھ پیدا ہوئی تھی کرنا چاہا، مگر قابیل اس پر راضی نہ ہوا کیونکہ اِقْلِیْمیا زیادہ خوبصورت تھی، اس لئے وہ اس کا طلب گار ہوا۔ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے اسے بہت سمجھایا کہ اِقْلِیْمیا تیرے ساتھ پیدا ہوئی ہے، اس لئے وہ تیری بہن ہے، اس کے ساتھ تیرا نکاح نہیں ہو سکتا، مگر قابیل اپنی ضد پر اَڑا رہا۔ بالآخر حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے حکم دیا کہ تم دونوں اپنی اپنی قُربانیاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں پیش کرو۔ جس کی قربانی مقبول ہو گی، وہی اِقْلِیْمیا کا حق دار ہو گا۔ اس زمانے میں قربانی کی مقبولیت کی یہ نشانی تھی کہ آسمان سے ایک آگ آتی اور جو قُربانی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مقبول ہوتی تو اس کو کھالیا کرتی تھی۔ چُنانچہ قابیل نے گیہوں (Wheats) کی کچھ بالیں اور حضرت ہابیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک بکری قربانی کے لئے پیش کی۔ آسمانی آگ نے حضرت ہابیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی قربانی کو کھالیا اور قابیل کے گیہوں کو چھوڑ دیا۔ اس بات پر قابیل کے دل میں بُغض و حسد پیدا ہو گیا اور اس نے حضرت ہابیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو قتل کر دینے کی ٹھان لی اور ہابیل سے کہہ دیا کہ میں تجھ کو قتل کر دوں

گا۔ حضرت ہابیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ قربانی قبول کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کام ہے اور وہ تقوی واِخلاص والوں کی قُربانی قبول کرتا ہے، اگر تُو مُتّقی ہوتا تو ضَرور تیری قربانی قبول ہوتی۔ (عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص۸۶-۸۵، ملخصاً، صراط الجنان، ۲/۴۱۶، تحت الآیۃ ۲۷، ملخصا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ قرآنی واقعے سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں قُربانیاں دینے کی اِبتدا آدم عَلَیْہِ السَّلام کے دَور سے ہوئی اور یہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا مُبارک طریقہ رہا ہے۔ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا وخُوشنودی کیلئے دُشوار گزار سفر کئے، تکلیفیں جھیلیں، باطِل قُوّتوں کا ڈَٹ کر مقابلہ کیا، اپنے شہروں اور مُلکوں سے ہجرتیں کیں، اپنی زِندگیاں وقف کیں اور جہاں ضرورت پیش آئی وہاں اپنی مُقدّس جانوں کا نذرانہ بھی پیش کیا۔ چنانچہ

انبیاء علیہم السلام کی قربانیاں

حضرتِ سَیِّدُنا ابو عُبیدہ بن جراح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! قیامت کے دن کن لوگوں کو سب سے زیادہ عذاب ہو گا؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس نے نبی کو قتل کیا یا نیکی کا حکم دینے والے اور بُرائی سے روکنے والے کو قتل کیا، پھر رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ یَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ حَقٍّ ۙ وَّ یَقْتُلُوْنَ الَّذِیْنَ یَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۲۱﴾ (پ۳ سورۃ اٰل عمران، ۲۱)

ترجَمۂ کنزالایمان: وہ جو اللہ کی آیتوں سے مُنکر ہوتے اور پیغمبروں کو ناحق شہید کرتے اور انصاف کا حکم کرنے والوں کو قتل کرتے ہیں انہیں خوشخبری دو دردناک عذاب کی۔

پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اے ابو عُبیدہ! رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بنی اسرائیل نے صبح کے اوّل وقت میں 43 نبیوں کو شہید کر دیا، بنی اسرائیل کے 112 عبادت گزار عُلماء کھڑے ہوئے اُنہوں نے انہیں نیکی کا حکم دیا، بُرائی سے روکا، تو بنی اسرائیل نے اس دن کے آخری حصّہ میں ان سب کو بھی شہید کر دیا۔ (جامع البیان، ۳/۲۱۶، رقم: ۶۷۷۷)

ٹُوٹے گو سر پہ کوہِ بلا صبر کر اے مبلغ نہ تُو ڈگمگا صبر کر
لَب پہ حرفِ شکایت نہ لا صبر کر ہاں یہی سُنتِ شاہِ ابرار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ مُبارکہ سے معلوم ہوا کہ بہت سے انبیائے کرام نے راہِ حق میں اپنی جانوں کی قربانیاں پیش فرمائیں۔ آیئے! اب حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قربانیوں کے بارے میں سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطر نہ صرف اپنی اولاد اور اہل وعیال (Family) کو جنگل بیابان میں تنہا چھوڑ کر عظیم قربانی کا شرف حاصل کیا بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں اپنی اولاد قربان کرنے سے بھی پیچھے نہ ہٹے۔ چنانچہ

عِشق کے اِمتحان

حضرتِ سَیِّدُنا اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پیدائش کے بعد اُن کے والد ماجد حضرت سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر وحی آئی کہ آپ حضرت ہاجرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا اور حضرت اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اس سرزمین میں لے جائیں جہاں اب مکہ مکرمہ ہے۔ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ان دونوں کو اپنے ساتھ بُراق پر سوار کر کے شام سے سرزمینِ حرم میں لائے اور کعبہ مُقدّسہ کے نزدیک اُتارا، یہاں اُس

وقت نہ کوئی آبادی تھی نہ کوئی چشمہ نہ پانی، ایک توشہ دان (Cartouch) میں کھجوریں اور ایک برتن میں پانی انہیں دے کر آپ واپس ہوئے اور مُڑ کر اُن کی طرف نہ دیکھا، حضرت اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی والدہ حضرت ہاجرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے عرض کی: آپ کہاں جاتے ہیں اور ہمیں اس وادی میں انیس و رفیق (یعنی کسی جان پہچان والے) کے بغیر چھوڑے جاتے ہیں؟ لیکن حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس بات کا کوئی جواب نہ دیا اور اِس کی طرف توجہ نہ فرمائی۔ حضرت ہاجرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے چند مرتبہ یہی عرض کیا اور جواب نہ پایا تو کہا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: ہاں۔ یہ سُن کر انہیں اطمینان ہو گیا، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تشریف لے گئے

۔

حضرت ہاجرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا اپنے فرزند حضرت اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دُودھ پلانے لگیں ، جب ان کے پاس موجود پانی ختم ہو گیا اور پیاس کی شدّت ہوئی اور صاحبزادے کا حلق شریف بھی پیاس سے خشک ہو گیا تو آپ پانی کی جستجو یا آبادی کی تلاش میں **صَفا و مَروہ** کے درمیان دوڑیں، ایسا 7 مرتبہ ہوا، یہاں تک کہ فرشتے کے پَر مارنے سے یا حضرت اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے قدم مبارک سے اس خشک زمین میں ایک چشمہ (زمزم) نمودار ہوا۔ (صراط الجنان، ۵/۱۸۳)

تینوں رات ایک طرح کا خواب

حضرتِ سَیِّدُنا اِسْمٰعِیْل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بچپن میں حضرتِ سَیِّدُنا اِبْرَاہِیْم خَلِیْلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ذُوالحج کی آٹھویں رات خواب دیکھا، کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اپنے بیٹے کو ذَبح کرنے کا حکم دیتا ہے۔ آپ صُبح سے شام تک غور فرماتے رہے کہ یہ خواب اللہ عَزَّوَجَلَّ

کی طرف سے ہے یا شیطان کی جانب سے ؟اِسی لئے آٹھ (8) ذُوالحَج کا نام یَوْمُ التَّرْوِیَہ (یعنی سوچ بچار کا دن) رکھا گیا۔ نویں رات پھر وہی خواب دیکھا اور صُبح یقین کر لیا کہ یہ حکم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے، اِسی لئے (9) ذُوالحَج کو یومِ عرفہ (یعنی پہچاننے کا دن) کہا جاتا ہے۔ دسویں رات پھر وہی خواب دیکھنے کے بعد آپ نے صُبح اس خواب پر عمل کرتے ہوئے بیٹے کی قُربانی کا پکّا اِرادہ فرمالیا، جس کی وجہ سے (10) ذُوالحَج کو یَوْمُ النَّحْر (یعنی ذَبح کا دن) کہا جاتا ہے۔ (تفسیرِ کبیر، ۹/۳۴۶)

اِطاعت گُزار ہو تو ایسا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا مقام و مَرتبہ ساری مخلوق میں بُلند و بالا ہے، لہٰذا ان پر آنے والے اِمتحانات بھی اسی قدر شدید ہوتے، مگر قُربان جائیے! ان مُقدّس ہستیوں کے صَبر و اِستِقلال پر کہ انہوں نے اس راہ میں آنے والی مُشکلات کو خُوشی خُوشی برداشت کیا اور بارگاہِ اِلٰہی میں سُرخُرو ہو کر بُلند دَرجات حاصل کیے۔ ان کی یہی عظیم قُربانیاں رہتی دُنیا تک کے لوگوں کیلئے مَشْعَلِ راہ ہیں۔ جیسا کہ بیان کردہ واقعے سے معلوم ہوا کہ حضرت سَیِّدُنا اِسْمٰعِیل عَلَیْہِ السَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُقرَّب اور بَرگُزیدہ نبی ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو خُصوصی اِنعام و اِکرام سے نوازا ہے، یہی وجہ تھی کہ آپ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے جتنی بھی آزمائشیں آئیں، آپ ان میں توفیقِ اِلٰہی سے ثابت قَدَم رہے اور دل و جان سے اس قربانی کیلئے تیار ہو گئے، جس کا حکم اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے والد کو دیا تھا۔ اس واقعے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت سَیِّدُنا اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کے بہت ہی اِطاعت گُزار اور فرمانبردار بندے تھے کہ (آپ نے رِضائے اِلٰہی کی خاطر اپنا) وہ بچہ جس کو بڑی دُعاؤں کے بعد بُڑھاپے میں پایا تھا، جو آپ کی آنکھوں کا نُور اور دل کا سُرُور تھا، فِطْری طور پر حضرت اِبراہیم

عَلَیْہِ السَّلَام اس کو کبھی اپنے سے جُدا نہیں کر سکتے تھے، مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطر اپنے پیارے فَرزَنْد اور زوجہ کو وادیٔ بَطْحا کی اُس سُنْسان جگہ پر چھوڑ آئے جہاں سَر چُھپانے کو دَرَخْت کا پتّا اور پیاس بُجھانے کو پانی کا ایک قَطرہ بھی نہیں تھا، نہ وہاں کوئی یار و مَدَدْ گار، نہ کوئی مُؤنِس و غمخوار۔ ہم میں سے کوئی ہوتا تو شاید اِس کے تَصوُّر ہی سے اُس کے سینے میں دل تیز دَھڑکنے لگتا، بلکہ شِدَّتِ غَم سے شاید پھٹ جاتا۔ مگر حضرت ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ حکم سُن کر نہ فِکْر مَنْد ہوئے، نہ ایک لمحہ کیلئے سوچ بِچار میں پڑے، نہ رَنْج و غَم سے نِڈھال ہوئے بلکہ فوراً اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کا حکم بَجالانے اور رِضائے الٰہی پانے کیلئے بیوی اور بچے کو لے کر مُلکِ شام سے سَرزمینِ مکہ چلے گئے اور وہاں بیوی بچے کو چھوڑ کر ملکِ شام واپس آ گئے۔

آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی قربانیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیگر انبیائے کرام کی طرح ہمارے آقائے مہربان، رحمتِ عالمیان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی بے شُمار قربانیاں دیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دی ہوئیں قربانیوں سے کون واقف نہیں، اعلانِ رسالت ہوتے ہی کفارِ ناہنجار کی طرف سے جَور و جَفا کی آندھیاں چلنے لگیں، کبھی ظُلم و سِتم کے پہاڑ توڑے جانے لگے تو کبھی طرح طرح کے اِلزامات عائد کئے گئے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جھوٹا، کاہن، جادُوگر کہا گیا، راہ میں کانٹے بچھائے گئے، پتھروں کی بارش کی گئی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لانے والوں پر قاتلانہ حملے کئے گئے، یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خانۂ کعبہ پر اَشکبار نگاہ ڈالتے ہوئے مکۂ مکرمہ سے مدینۂ منورہ کی جانب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے ہجرت فرمائی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ

وَسَلَّمَ کو مدینۂ منورہ پہنچنے پر بھی سکون سے نہ بیٹھنے دیا۔ کفارِ بد اطوار کا غیظ و غضب اِس قدر بڑھا کہ وہ آقائے مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ ساتھ اہلِ مدینہ کی جان کے بھی دشمن ہو گئے اِن کی طرف سے جنگیں مسلط کر دی گئیں۔ (سیرتِ مصطفٰے، ص ۱۱۴ تا ۱۱۶ ملتقطا و ملخصا)

وہ دینِ حق کے واسطے طائف میں زخم کھائیں افسوس ہم پھنسے رہیں بس کاروبار میں
گم ہو کے عشقِ مصطفٰے میں اے خدائے پاک کرتا رہوں بیان سَدا اَشْبار میں
تبلیغِ دین کے لئے دَر دَر پھروں اے کاش! طالِب ہوں ایسے وَلْوَلے کا کِردِگار میں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۷۶، ۲۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سیرت پر چلتے ہوئے ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی رِضائے اِلٰہی کی خاطِر اِسلام کی تَرْوِیج واِشاعَت، سُنَّتیں سیکھنے اور لوگوں میں نیکی کی دعوت کو عام کرنے کیلئے خُود بھی اور اپنے جِگر پاروں، آنکھوں کے تاروں کو خُود سے جُدا کر کے کئی سالوں یا مہینوں کیلئے نہیں بلکہ مہینے میں صِرف 3 دن کیلئے راہِ خُدا میں عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں میں سفر پر روانہ کرنے والے بن جائیں۔ ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں اپنے سمجھدار اور بڑے بچوں کے ساتھ خُود بھی شرکت کرنا ہمارا مَعْمُول بن جائے۔ داڑھی، عمامہ شریف اور دیگر سُنَّتوں پر عمل کرنے اور اپنے بچوں کو بھی سُنَّتوں پر عمل کی ترغیب دِلانے کی سَعادَت نصیب ہو جائے۔

بسا اوقات دیکھا جاتا ہے کے بعض لوگ اپنے بچوں کی ہدایت کے لیے، ان کے نیک بننے کے لیے دُعا کرنے کا کہتے ہیں، **حضرت دُعا کیجئے**، میرا بیٹا بس نمازی بن جائے، اس کے بُرے دوستوں کی دوستی کی وجہ سے ہم بڑے پریشان ہیں، ہماری مانتا نہیں ہے، بس آپ دُعا کریں یہ **نیک بن جائے**۔ اِس

پر ہمیں بھی غور کرنا چاہئے کہ کیا ہمیں خود نیک نہیں بننا؟ کیا ہمیں نماز کی پابندی نہیں کرنی؟ کیا قرآنِ کریم کی تلاوت ہم نہیں کریں گے؟ سُنّتوں کے پابند ہم نہیں بنیں گے؟۔ آیئے! آج سے ہم سبھی یہ **پکّا اِرادہ** کرتے ہیں کہ ہم بھی اپنی زِندگی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے احکامات کے مطابق گزاریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

سُنَّتوں کی کروں خُوب خِدمت ہر کسی کو دُوں نیکی کی دعوت
نیک میں بھی بنوں اِلْتِجا ہے یاخُدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش، ص۱۳۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صحابۂ کرام کی قربانیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح انبیائے کرام نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا و خُوشنودی کے لئے جگہ بہ جگہ قُربانیاں پیش کیں، اسی طرح صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضوَان نے بھی اپنے دَور میں بہت سی قربانیاں دیں، بعض صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضوَان نے اپنا گھر بار چھوڑ کر مکّے سے مدینے کی طرف ہجرت کی اور مہاجر کا لقب پایا۔ مدینۂ منورہ میں رہنے والے صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضوَان بھی قربانی دینے میں پیچھے نہ رہے بلکہ فَراخ دِلی سے اپنے مُہاجر بھائیوں کے لئے اپنے مکانات، زمینیں، گھر اور دیگر ضرورت کی اشیاء ایثار (Sacrifice) کر کے اَنْصار (مددگار) ہونے کی مثال قائم فرمائی۔ صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضوَان کی بڑی تعداد نے اسلام کی سَربُلندی کیلئے اپنی جانیں قُربان کیں اور شہادت کے مرتبے پر فائز ہوئے۔ بعض نے اپنے مال کی قربانی پیش فرمائی۔ آیئے! اب صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضوَان کے چند واقعات سننے کی سعادت

حاصل کرتے ہیں کہ اُنہوں نے رِضائے الٰہی کیلئے دینِ اسلام کی خاطر کس طرح اپنے مال اور جان کی قربانیاں دیں۔

ایک صحابی کی مالی قربانیاں

یوں تو تمام ہی صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضوَان نے مختلف انداز میں قربانیاں پیش فرمائیں لیکن جلیلُ القدر صحابی حضرت سیّدنا **عبدُالرحمٰن بن عوف** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا انداز بھی نرالا ہے۔ چنانچہ آپ نے (۱) نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ مُبارکہ میں ایک بار 4 ہزار دِینار خیرات کیے (۲) ایک بار 40 ہزار دِینار (دِینار سونے کے سکّے کو کہتے ہیں) راہِ خدا میں دیئے (۳) ایک بار 500 گھوڑے مجاہدوں کو دیئے (۴) ایک بار 1500 اُونٹ راہِ خدا میں دیئے (۵) وفات کے وقت 50 ہزار دِینار خیرات کرنے کی وصیت فرمائی (۶) ایک بار جب آپ بیمار ہوئے تو اپنا تہائی مال خیرات کرنے کی وصیت کی مگر بعد میں آرام ہو گیا تو وہ مال خود ہی خیرات کر دیا (۷) ایک بار صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضوَان سے کہا کہ جو اہلِ بدر میں سے ہو اُسے فی کس 400 دِینار میں دُوں گا (۸) ایک بار ایک دن میں ڈیڑھ لاکھ (1,50,000) دِینار خیرات کیے، رات کو حساب لگایا پھر بولے کہ میرا سارا مال مہاجرین و انصار پر صدقہ ہے حتّٰی کہ فرمایا: میری قمیض فُلاں کو اور میرا عمامہ فُلاں کو (دے دینا) (حضرت سیّدنا) جبریلِ امین (بارگاہِ رسالت میں) حاضر ہوئے، عرض کیا: یَارَسُوْلَ اللہ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! عبدالرحمٰن کے صدقات قبول (ہوئے)، انہیں بے حساب جنّتی ہونے کی خبر دے دیجئے (۹) آپ نے 30 ہزار غلام آزاد کیے (۱۰) اَزواجِ مُطہرات کی خدمت میں ایک باغ (Garden) پیش کیا (جو 40 ہزار میں فروخت ہوا)۔

(مرآۃ المناجیح، ۸/۴۴۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی انعامات"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! حضرت سَیِّدُنا عبدُالرَّحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دینِ اسلام کی آبیاری کیلئے مختلف مواقع پر اپنا کثیر مال راہِ خدا میں قُربان کر دیا۔ یقیناً بُزرگانِ دین کے ان کارناموں کا جب جب تذکرہ کیا جاتا ہے ہمارے دلوں میں بھی ایسے کام کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، ان مبارک ہستیوں کے یہ واقعات آج بھی ہمارے لئے مشعلِ راہ ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی دینِ متین کی سربلندی اور سُنَّتوں کی دعوت کو عام کرنے کی خاطر اپنے تَن مَن دَھن اور وقت کی قربانی دینے کا جذبہ (Passion) بیدار کریں۔ یہ مدنی جذبہ پانے کا بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جانا اور **12 مَدَنی کاموں** میں عملی طور پر حصہ لینا بھی ہے۔ **12 مدنی کاموں** میں سے ایک مدنی کام اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ کرتے ہوئے **"مدنی انعامات پر عمل"** روزانہ **فکرِ مدینہ** اور پھر مہینا ختم ہونے پر اپنے ذمہ دار کو **مدنی انعامات کا رِسالہ جمع کروانا** بھی ہے۔ ہر دعوتِ اسلامی والے کو چاہیے کہ خود بھی مدنی انعامات پر عمل کرنے اور مدنی انعامات کا رِسالہ جمع کروانے کے ساتھ ساتھ ہر ماہ کچھ نہ کچھ مثلاً **26 رسائل** دُوسرے اسلامی بھائیوں میں تقسیم بھی کریں، جن کو رِسالہ دیں، ان کا نام، رابطہ نمبر / واٹس ایپ نمبر بھی آپ کے پاس موجود ہو، ان کو وقتاً فوقتاً مدنی اِنعامات پر عمل کی ترغیب کے لیے اِنفرادی کوشش کا سلسلہ بھی جاری رہے اور مدنی انعامات کے رِسالے کی وُصولی کے لیے بھی ترکیب کی جائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے بزرگانِ دِین خود بھی اپنے اَعمال کا مُحاسَبہ کرتے اور لوگوں کو بھی اس کا ذِہن دیا کرتے تھے، چنانچہ

اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: اے لوگو! اپنے اَعمال کا حساب کر لو، اس سے پہلے کہ قیامت آجائے اور تم سے ان کا حساب لیا جائے۔ (حلیۃ الاولیاء، عمر بن

خطاب، ۱/۸۸، رقم ۱۳۵)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے آسان (Easy) اور بہتر انداز میں فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کرنے کے حوالے سے ہماری جو رہنمائی فرمائی ہے، وہ واقعی قابلِ تحسین اور لائقِ عمل ہے، آپ نے اِس پُرفتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقہ کار پر مُشْتَمِل شریعت وطریقت کا جامع مجموعہ بنام "مَدَنی اِنعامات" بصُورتِ سُوالات عطا فرمایا ہے۔ اسلامی بھائیوں کے لئے 72، اسلامی بہنوں کے لئے 63، طَلَبۂ علمِ دین کے لئے 92، دِینی طالِبات کے لئے 83، مَدَنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں کے لئے 40 اور خُصُوصی (یعنی گونگے بہرے) اسلامی بھائیوں کے لئے 27 مَدَنی اِنعامات ہیں۔ آیئے! مدنی انعامات کے رسالے کی ایک مدنی بہار مُلاحظہ کیجئے۔ چُنانچہ

مَدَنی انعامات کے رسالے کی بَرَکت

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقے نیو کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: علاقے کی مسجد کے امام صاحب جو کہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہیں، اُنہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے میرے بڑے بھائی جان کو مَدَنی انعامات کا ایک رسالہ تحفے میں دیا، وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رہ گئے کہ اس مختصر سے رسالے میں ایک مسلمان کو اسلامی زندگی گزارنے کا اتنا زبردست فارمولا دے دیا گیا ہے۔ مَدَنی انعامات کا رسالہ ملنے کی برکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان کو نماز کا جذبہ ملا اور نمازِ باجماعت کی ادائیگی کے لیے مسجد میں حاضر ہوگئے اور اب پانچ وقت کے نمازی بن چکے ہیں، داڑھی مبارک بھی سجالی اور مدنی انعامات کا رسالہ بھی پُر کرتے ہیں۔

مَدَنی انعامات کے عامل پہ ہر دم ہر گھڑی

یاالٰہی! خوب برسا رحمتوں کی تُو جھڑی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اولیائے کرام کی قربانیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دینِ اسلام کی رُشد و ہدایت سے معمور روشن تعلیمات سے سارے عالم کو مُنوَّر کرنے کیلئے اولیائے عظام اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں نے بھی صرف اور صرف اس کی رِضا حاصل کرنے کیلئے خوب خوب قربانیاں دیں۔ شہنشاہِ بغداد، حضورِ غوثِ پاک حضرت سَیِّدُنا شیخ عبدُالقادر جیلانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے صرف 17 سال (اور ایک قول کے مطابق 18 سال) کی عمر میں اپنی ماں سے اجازت لے کر جیلان شریف سے بغدادِ مُعلّٰی کا سفر اختیار فرمایا۔ دورِ طالبِ علمی میں بھوک، پیاس، فاقے اور گوشہ نشینی کی آزمائشوں پر صبر واِستقامت کے ساتھ قائم رہ کر عظیم مقام پایا اور ساری زندگی دینِ اسلام کی اِشاعت اور نیکی کی دعوت کیلئے وقف فرمائی۔ (قلائدالجواھر، ص ۱۰ مفھوما)

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا اُونچے اُونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

(حدائقِ بخشش، ص۱۹)

خواجہ غریب نواز کی قربانی!

سلطانُ الہند، خواجہ غریبِ نواز معینُ الدین چشتی اجمیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تقریباً 15 سال کی عمر میں بُخارا، سمرقند، نیشاپور کا سفر اختیار کیا۔ جب مدینے کے تاجور، نبیوں کے سرور، حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہِ منور میں مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تو معینُ الدّین (دین کا مددگار) کا خِطاب (Title) عطا ہوا اور نیکی کی دعوت کی خاطر ہِند کے شہر اجمیر جانے کا حکم ہوا۔ آپ کی نیکی کی دعوت کی برکت

سے بیشمار غیر مسلم حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے۔ آپ نے ساری زندگی رسولِ ہاشمی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ارشاداتِ عالیہ کو عام کرنے کے لئے وقف فرمادی۔

(اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ۵۰۸ تا ۵۱۳، ملتقطا)

یا خواجہ کرم کیجئے ہوں ظُلمتیں کافُور باطِل نے بڑے زور سے سر اپنا اُٹھایا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۳۲)

داتا صاحب کی قربانی!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دینِ اسلام کی تعلیمات کو عام کرنے کیلئے ہی حضور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے گھر بار چھوڑنے کی قربانی دی، شہر غزنی (افغانستان) کے محلے ہجویر سے سفر کیا اور مرکزُ الاولیاء لاہور کو اپنے مسکن و مدفن کے لئے منتخب فرمایا۔ اسی طرح بیشمار اولیائے کرام نے عیش و آرام اور اپنا گھر بار چھوڑا، مشقتیں جھیلیں، زندگیاں وقف کیں اور جانیں قربان کیں۔

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی قربانیاں

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مبارک زندگی بھی سُنَّت کو زندہ کرنے اور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیاری اُمّت کی اِصلاح کے لئے وقف ہے۔ آپ نے تبلیغِ قرآن و سُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کو بابُ المدینہ کراچی سے شروع کیا اور آج اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی پیغام **دنیا بھر میں** عام ہے۔ اصلاحِ اُمَّت کے عظیم و مُقدس جذبے کے تحت کئی کتابوں کے ساتھ ساتھ شُہرۂ آفاق، پاکستان میں سب سے زیادہ شائع ہونے والی، بے شمار سُنَّتوں کا مجموعہ، ”فیضانِ سنت“ جیسی ضخیم و عظیم کتاب اور مختلف موضوعات پر مشتمل کئی کتب و رسائل بھی لکھے۔

عقائد واعمال کی اصلاح کیلئے سینکڑوں موضوعات پر بیانات، شرعی، تنظیمی، تاریخی اور طِبّی وغیرہ معلومات سے معمور مدنی مذاکروں کا سلسلہ سالہا سال سے جاری ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ

شہا عطارؔ پر ہر آن رحمت کی نظر رکھنا کرے دن رات یہ سنّت کی خدمت یا رسول اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۳۲)

نفس کی قربانی

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ۱۴۲۴ھ میں عیدُالاضحیٰ کے موقع پر مُلک سے باہر تھے۔ بعض ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی کے بے حد اصرار پر آپ نے عیدُالاضحیٰ پاکستان میں منانے کی حامی بھر لی لیکن عید سے صرف چند روز پہلے ای میل کے ذریعے یہ پیغام بھجوایا: شبِ جمعہ (۸ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۲۴ھ) کو پرواز تھی، بُدھ کو دل میں ہلچل پیدا ہوگئی۔ میں نے بہت غور کیا اور اس نتیجے پر پہنچا کہ میں عید بابُ المدینہ میں آکر دھوم دھام سے خُوب رونق بھرے ماحول میں بچوں، گھر والوں اور کثیر اسلامی بھائیوں کے ساتھ مناؤں۔ بابُ المدینہ آنے میں نفس کی پیروی ہے اور بیرونِ ملک میں رہ کر تحریری کام کرنے میں آخرت کی بہتری، بابُ المدینہ میں عوام کی بھیڑ میں گُناہوں کی کثرت اور یہاں تنہائی کے باعث مَعاصی سے کافی بچت، عوام کی گہما گہمی میں زبان وآنکھ کی حفاظت نہایت ہی مشکل جبکہ یہاں اپنے گھر پر زبان اور آنکھوں کا قفلِ مدینہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کافی حد تک حاصل۔ (اس لئے) سوچا فی الحال بابُ المدینہ میں جاکر سوائے نفس کو خُوش کرنے کے دِین کے اَہم کام کو سَرانجام دینے کی بظاہر کوئی صورت سامنے نہیں ہے، قربانی کے دن ہیں اور ظاہر ہے قربانی وہی ہے جو نَفْس کو گراں گُزرے، لہٰذا! نفس کی قربانی دینا ہی مناسب ہے، لہٰذا! آخِرت کی بہتری پر نظر رکھتے ہوئے میں نے بابُ المدینہ آنے کا اِرادہ مُلتوی کر دیا ہے۔ (تعارفِ امیر اہلسنت، ص ۶۵)

رسائل "جوشِ اِیمانی" "حُسَینی دُولھا" اور "ابوجَہل کی مَوت" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلافِ کرام کے بیان کردہ اخلاص سے بھرپور عظیم قربانیوں پر مشتمل فکر انگیز واقعات سُن کر ہو سکتا ہے کہ ہمارا بھی رِضائے الٰہی کی خاطر قربانی دینے کا ذہن بنا ہو۔ اسلافِ کرام کی قربانیوں سے متعلق مزید معلومات جاننے کیلئے امیرِ اَہلسُنّت کے 3 رسائل بنام "**جوشِ اِیمانی، حسینی دُولھا اور ابوجہل کی موت**" کا مُطالعہ کرنا بھی انتہائی مفید ہے۔ مسلمانوں کو بھی رِضائے الٰہی کی خاطر راہِ خدا میں قربانی دینے کا خُوگر بنانے کے لئے یادگارِ اَسلاف، امیرِ اہلسنّت نے اپنے ان مُنفرد رسائل میں صحابۂ کرام اور دیگر بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی شُجاعت و بہادری اور راہِ خدا میں دینِ متین کی خاطر پیش کی جانے والی بے مثل و بے مثال اور شاندار قربانیوں پر مشتمل رِقّت انگیز واقعات کو انتہائی خوبصورت اور آسان انداز میں تحریر فرمایا ہے، لہٰذا آج ہی مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ان تینوں رسائل کو ھدیۃً طلب فرما کر خود بھی مطالعہ کیجئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی تحفۃً پیش کیجئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ان رسائل کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (PrintOut) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دینِ اسلام میں قُربانی کی اَہمیّت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ قربانی کے واقعات سے ہمیں یہ مدنی پھول حاصل ہوئے کہ ہم اپنے اَندر صَبر و شُکر جیسی عادات پیدا کرنے کی کوشش کریں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں قُربانیاں دینے کا ذہن بنائیں تاکہ وقت آنے پر بغیر کسی شک و شبہہ کے ہم راہِ خدا میں قربانیاں دے سکیں۔ ان

اَوْصافِ حمیدہ (پسندیدہ و نیک اوصاف) کو اپنی ذات پر نافذ کرنے کا ایک بہترین ذَرِیعہ یہ بھی ہے کہ ہم اپنے اَسْلاف کی سیرت و کردار کا مُطالَعہ کریں، جب ہم اَنْبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور اَوْلیائے عِظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کے واقعات پڑھیں گے، تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے صدقے ہمیں بھی قربانیاں دینے اور مصیبتوں پر صبر کرنے کا ذہن بھی بنے گا۔ آج ہم نے حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مُتَعَلِّق سُنا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ساری زِندگی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت و فرمانبرداری میں گزاری، حکمِ خُداوَندی میں اپنا تَن، مَن، دھن فِدا کرنے کا عملی مُظاہَرہ کیا، یہاں تک کہ چاند سا بیٹا بھی راہِ خدا میں قُربان کرنے سے دَرِیغ نہیں کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی یہ اَدا اتنی پسند آئی کہ تمام اُمَّتِ مُسلمہ کو حکم فرمادیا کہ تم بھی میرے خلیل (عَلَیْہِ السَّلَام) کی اس اَدا پر عمل کرتے ہوئے جانور ذَبح کیا کرو۔

ہر بال کے بدلے ایک نیکی

حضرتِ سَیِّدُنا زید بن اَرْقم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان نے عرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! یہ قُربانیاں کیا ہیں؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: تمہارے باپ اِبْراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی سُنَّت ہیں۔ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان نے عرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ان میں ہمارے لئے کیا ثواب ہے؟ فرمایا: ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے۔ عرض کی: اور اُون میں؟ فرمایا: اس کے ہر بال کے بدلے بھی ایک نیکی ہے۔ (ابن ماجه، کتاب الاضاحی، باب ثواب الاضحیه، ۳/۵۳۱، رقم: ۳۱۲۷)

قربانی محفوظ ہوتی ہے

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا: اے لوگو! خُوش دِلی سے قُربانی کیا کرو اور ان کے خُون پر رِضائے اِلٰہی

اور اَجر کی اُمید رکھو اگرچہ وہ زمین پر گر چکا ہو کیونکہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حِفاظت میں گرتا ہے۔

(معجم اوسط، ۶/۱۴۸، حدیث: ۸۳۱۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! جس شخص پر شَرعی اُصولوں کی بِنا پر قُربانی واجِب ہے اس پر قُربانی سے مُتعلِّق مَسائل سیکھنا بھی لازِم ہیں۔ فِی زَمانہ عِلْمِ دِیْن سے دُوری کے باعث مُسلمان اس اَہَم فَریضہ کو بھی کَماحَقُّہٗ (یعنی جیسا کہ اس کا حق ہے) اَدا نہیں کر پاتے، ہمارے معاشرے کی ایک تعداد ایسی ہے جن کی دِیْنی مَعْلُومات کا حال یہ ہے کہ ایک ہی گھر میں رہنے والے مُختلِف مالکِ نِصاب اَفْراد پُورے گھر کی طرف سے ایک ہی بکرا قُربان کر دیتے ہیں، جی ہاں! ایک ہی بکرے یا دُنبے کی قُربانی میں بھی 2/3 بھائی حصّہ مِلا لیتے ہوں گے۔ قُربانی کے لئے جانور کیسا ہونا چاہئے؟ یا کس عَیْب کی وجہ سے قُربانی نہیں ہو گی؟ یہ معلوم ہی نہیں ہوتا اور وہ قُربانی کرنے کے بعد اس خُوش فہمی میں مُبتلا رہتے ہیں کہ ہم نے بھی سُنَّتِ اِبْراہیمی پر عمل کر لیا اور ہمارا واجِب اَدا ہو گیا حالانکہ ان کے ذِمّہ واجب کی اَدائیگی باقی رہتی ہے، لہٰذا قُربانی کے اَحْکامات کا عِلْم ہونا بہت ضَروری ہے۔ قُربانی میں پیش آنے والے مسائل کے مُتعلِّق شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے 48 صفحات پر مُشْتَمل رِسالہ **"اَبْلَق گھوڑے سُوار"** یا مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب **"بہارِ شریعت جلد 3 حصہ 15"** سے قُربانی کے مَسائل کا مُطالَعہ کیجئے یا دارُالاِفتا اہلسنّت سے رُجوع کیجئے۔

قُربانی کی کھالیں دعوتِ اسلامی کو دیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قُرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک

دعوتِ اسلامی خِدمتِ دین کے کم و بیش 104 شُعبوں میں سُنَّتوں کی خِدمت میں مَشغول ہے۔ان تمام شُعبہ جات کو چلانے کے لئے ماہانہ کروڑوں روپے کے اَخراجات ہوتے ہیں۔ہمیں بھی حُصُولِ ثواب کی خاطِر دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی ترقّی کے لئے اپنے گھر،رِشتہ داروں اور اَہلِ مَحلہ کے ساتھ ساتھ مُختلف عَلاقوں میں جاجا کر دعوتِ اسلامی کے شُعبہ جات کا تَعارُف کرواتے ہوئے قُربانی کی کھالیں جَمْع کرنے کی بھی بھرپور کوشش کرنی ہے اور اپنے عزیز و اَقارِب کو یہ ترغیب بھی دِلانی ہے کہ وہ بھی اپنی قربانی کے جانور کی کھال دعوتِ اسلامی کو دے کر نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے کی سعادت حاصل کریں۔

مجلسِ رابطہ بالعلما والمشائخ

آیئے!اپنے اندر مدنی کاموں کو کرنے کی کُڑھن اُجاگر کرنے اور اپنی معلومات میں اضافے کی نیت سے دعوتِ اسلامی کے ایک اہم ترین شعبے بنام **"مجلسِ رابطہ بالعلما والمشائخ"** کا مختصر اًتعارف سنتے ہیں۔یادرہے!**"مجلسِ رابطہ بالعلما والمشائخ"** کا بنیادی مقصد سُنّی علمائے کرام ومشائخ عظام مثلاً ائمۂ مساجد، خطبا اور پیرانِ طریقت وغیرہ کو دعوتِ اسلامی کی دِینی خدمات سے آگاہ کرنا،مدنی کاموں میں ان کی مدد حاصل کرنا،ان کی دعائیں لینا اور سُنّی جامعات و مدارس میں مدنی کاموں کی ترکیب بنانا،ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع وہفتہ وار مدنی مُذاکرے،مختلف تربیتی اجتماعات میں سُنّی جامعات ومَدارس کے طلبۂ کرام کی شرکت کروانا،ان کیلئے مناسب خیر خواہی کا اِنتظام کرنا ہے تاکہ اس طبقے میں دعوتِ اسلامی سے متعلق اچھے تأثرات قائم ہوں،ان کی دعاؤں اور ان کی رہنمائی کی برکت سے دعوتِ اسلامی مزید ترقیوں کی منازل طے کرتی چلی جائے۔

اللہ تعالیٰ دعوتِ اسلامی اور **"مجلس رابطہ بالعلما والمشائخ"** کو مزید ترقیاں اور عروج عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ابو عطار کا ذکرِ خیر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے والدِ محترم کا وصالِ پُر ملال ہوا اسی مناسبت سے کچھ ان کی سیرت کے بارے میں سنتے ہیں۔ آپ کے والدِ ماجد **حاجی عبدالرحمن قادِری** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نیک سیرت، تقوی وطہارت اور شریعت وسُنَّت کے پیکر تھے، آپ کی عادت تھی کہ اکثر نگاہیں نیچی رکھ کر چلا کرتے، آپ کے دل میں دُنیاوی مال ودولت جمع کرنے کی لالچ (Avarice) بالکل نہ تھی۔ آپ مساجد سے مَحَبَّت اور ان کی خوب خدمت کیا کرتے۔ 1979 میں جب شَیْخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ "کولمبو" تشریف لے گئے تو وہاں کے لوگوں کو آپ کے والد صاحب سے بَہُت متأثر پایا کیونکہ اُنہوں نے وہاں کی عالیشان حَنَفی میمن مسجد کے انتظامات سنبھالے تھے اور اس مسجد کی کافی خدمت بھی کی تھی۔ آپ سلسلۂ عالیہ قادِریہ میں بیعت تھے اور قصیدہ غوثیہ کا ورد فرماتے، کولمبو میں قیام کے دوران امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے خالو نے دورانِ گفتگو آپ کو بتایا کہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ جب کبھی چارپائی (Bedstead) پر بیٹھ کر آپ کے والد صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قصیدۂ غوثیہ پڑھتے تو ان کی چارپائی زمین سے بلند ہو جاتی تھی۔

سفرِ حج میں وصال

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ عالَمِ شِیر خوارگی (یعنی دُودھ پینے کی عمر) میں ہی تھے کہ آپ کے والدِ محترم ۱۳۷۰ھ میں سفرِ حج پر روانہ ہوئے۔ ایامِ حج میں منٰی میں سخت لُو چلنے کی وجہ سے کئی حجاجِ کرام فوت ہوگئے تھے، ابُو عطار حاجی عبد الرحمن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی مختصر علالت کے بعد ۱۴ ذوالحجۃ الحرام ۱۳۷۰ھ کو اس دنیا سے رخصت ہوگئے۔ (تعارفِ امیرِ اہلسنت، ص ۱۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رِضائے الٰہی کی خاطر اسلافِ کرام کی قربانیوں کے متعلق ہم نے سُننے کی سعادت حاصل کی۔

❀ رحمتِ عالمیان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بے شُمار قربانیاں دِیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دی ہوئیں قربانیوں سے کون واقف نہیں، جَور و جَفا کی آندھیاں چلائی گئیں، کبھی ظُلم و سِتم کے پہاڑ توڑے گئے تو کبھی طرح طرح کے اِلزامات عائد کئے گئے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جھوٹا، کاہن، جادُوگر کہا گیا، راہ میں کانٹے بچھائے گئے، پتھروں کی بارش کی گئی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لانے والوں پر قاتلانہ حملے کئے گئے۔

❀ انبیائے کرام، صحابۂ کرام اور بعد میں آنے والے بُزرگانِ دِین نے اپنے اپنے مرتبے کے مطابق راہِ خدا میں قُربانیاں دِیں اور قربانیوں کا یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔

❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں قُربانیاں دینے کی اِبتدا آدم عَلَیْہِ السَّلام کے دَور سے ہوئی اور یہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا مُبارک طریقہ رہا ہے۔

❀ حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطر نہ صرف اپنی اولاد اور اہل و عیال (Family) کو جنگل بیابان میں تنہا چھوڑ کر عظیم قربانی کا شرف حاصل کیا بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں اپنی اولاد قربان کرنے سے بھی پیچھے نہ ہٹے۔

❀ انبیائے کرام کو راہِ خدا میں بہت ستایا گیا، حتّٰی کہ ایک دن میں 43 نبیوں کو شہید کیا گیا۔

❀ انبیائے کرام کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر کامل بھروسا تھا، لہٰذا یہی وجہ ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اپنے لختِ جگر حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کو راہِ خدا میں قربان کرنے کے لئے فوراً تیار ہو گئے۔

❀ انبیائے کرام نے راہِ خدا میں آنے والے مَصائب و آلام کو بخوشی برداشت کیا اور ثابت قدم رہے۔

❀ اسلافِ کرام رِضائے الٰہی کی خاطر دُنیوی وزارت و مَنْصَب کو بخوشی قربان کر دیتے تھے۔

❀ اسلافِ کرام رضائے الٰہی کی خاطر اپنی جان، گھر بار حتّٰی کہ خاندان کو بھی قُربان کرنے سے گریز نہیں کرتے تھے۔

❀ اسلافِ کرام کی زندگی کا لمحہ لمحہ گویا رِضائے الٰہی کے کاموں کیلئے وقف تھا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ اَسلافِ کرام کے طُفیل ہمیں بھی رضائے الٰہی کی خاطر قُربانیاں دینے کا جذبہ نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دیتے ہیں فیض عام اَولیائے کرام لوٹنے سب چلیں قافلے میں چلو
اولیا کا کرم، تم پہ ہو لاجَرَم خوب جلوے ملیں، قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۷۲-۶۷۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں

اور آداب بَیان کرنے کی سَعَادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

سفر کرنے کی سنّتیں اور آداب

آیئے! سفر کرنے کی چند سنّتیں و آداب سنتے ہیں: ❓ ممکن ہو تو جمعرات کو سفر کی ابتدا کی جائے کہ جمعرات کو سفر کی ابتدا کرنا (Startout) سنت ہے۔ (اشعۃ اللمعات، ۵/۱۶۱) ❓ اگر سہولت ہو تو رات کو سفر کیا جائے کہ رات کو سفر جلد طے ہوتا ہے ❓ اگر چند اسلامی بھائی مل کر قافلے کی صورت میں سفر کریں تو کسی ایک کو امیر بنالیں۔ ❓ چلتے وقت عزیزوں، دوستوں سے قصور معاف کروائیں اور جن سے معافی طلب کی جائے ان پر لازم ہے کہ دل سے معاف کر دیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۶، ص۱۹) ❓ ہم جب بھی سفر پر روانہ ہوں تو ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے اہل و مال کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حوالے (Resign) کر کے جائیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہی سب سے بہتر حفاظت کرنے والا ہے۔ ❓ ٹرین یا بس وغیرہ میں بِسْمِ اللہ، اللہُ اَکْبَر اور سُبْحٰنَ اللہ 3، 3 بار، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ ایک بار پھر کہے: سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ0 وَ اِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ0 (پ۲۵، الزخرف ۱۳، ۱۴) ترجَمۂ کنزالایمان: پاکی ہے اسے جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں کر دیا اور یہ ہمارے بُوتے (قابو) کی نہ تھی اور بے شک ہمیں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی طرف پلٹنا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱۰/۷۲۸) ❓ سفر سے واپسی پر گھر والوں کے لئے کوئی تحفہ (Gift) لے

---

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

آئیں کہ یہ سنتِ مبارکہ ہے۔ سرکار مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب سفر سے کوئی واپس آئے تو گھر والوں کے لئے کچھ نہ کچھ ہدیہ لائے، اگرچہ اپنی جھولی میں پتھر (Stone) ہی ڈال لائے۔ (کنز العمال ،کتاب السفر ،الفصل الثانی فی آداب السفر ، حدیث: ۱۷۵۰۲، ۶/۳۰۱)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 2 کتب (1) 312 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" حصّہ 16 اور (2) 120 صفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"**، اس کے علاوہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت کے 2 رسائل **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شَریف کی فَضیلت

جنابِ صادِق وامین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ دل نشین ہے: جس نے مجھ پر ایک بار درودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر 10 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 10 مرتبہ درودِ پاک پڑھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر 100 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 100 مرتبہ درودِ پاک پڑھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور اسے بروزِ قیامت شُہداء کے ساتھ رکھے گا۔ (مُعْجَم اَوسط ج ۵ ص ۲۵۲ حدیث ۲۷۳۵)

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے

مُختصر وضاحت: ہمارے آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر بے حد دُرُود و سلام ہوں جو بے سہاروں کا سہارا ہیں اور ہر بے خبر کی خبر رکھنے والے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے

ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیْر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادَہ، اُتنا ثواب بھی زِیادَہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گا۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کشادہ کروں گا۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا۔ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اپنی زندگیاں عشقِ رسول سے سرشار ہو کر جس انداز میں گُزاریں اور اپنے آقا و مولا، مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اپنی محبت و عقیدت کا اظہار کیا، وہ اپنی مِثال آپ ہے، ان حضرات نے اپنے کردار اور عمل سے رہتی دنیا تک کے مسلمانوں کو یہ انداز سکھا دیا کہ ایک اُمّتی کو اپنے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کیسا عشق ہونا چاہیے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بے پناہ عِشق و محبت کرنے والوں میں خلیفۂ سوم اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ

---

[1] ... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

تَعَالٰی عَنْہُ کی شَخصِیت بھی نمایاں ہے۔ آپ کی حیاتِ طیبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مَحَبَّت اور عشق کی عکاسی کرتی ہے۔ آپ کے ہر عمل کا اصل مقصد اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا تھی، آیئے! اپنے دلوں کو عشقِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے روشن کرنے کیلئے حضرتِ سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے عشقِ رَسُول کے واقعات سنتے ہیں۔ چنانچہ

مہمان نوازی کا نرالا انداز

ایک روز حضرتِ سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نبیِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اپنے دوستوں سمیت میرے گھر تشریف لائیے اور جو میسر ہو تناول فرمائیے۔ نبیِ کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دعوت قبول فرمالی، جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے گھر کی طرف روانہ ہوئے تو حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیچھے چلتے ہوئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قَدَم مبارک شمار کرنے لگے، نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: عثمان! میرے قدم کیوں گِن رہے ہو؟ حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میرے ماں باپ آپ پر قُربان! میں چاہتا ہوں کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم و توقیر کی خاطر آپ کے ہر ہر قدم کے بدلے ایک ایک غلام (Slave) آزاد کروں۔ چنانچہ حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے گھر تک حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جس قدر قدم مُبارَک لگے آپ نے اُسی قدر غلام آزاد کئے۔ (جامع المعجزات، ص۲۵۷، ملخصا)

مجھ کو دُنیا کی دولت نہ زر چاہئے
شاہِ کوثر کی میٹھی نظر چاہئے

حوالہ (وسائلِ بخشش مرمم، ۵۱۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کس طرح نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عشق میں آپ کے ہر ہر قدم پر ایک ایک غلام آزاد فرمایا۔ واقعی یہ وہ ہستی ہیں جن کی چمک دَمک سے پورا عالَم جگمگا رہا ہے، ان کا دل مَحَبَّتِ رسول میں کس قَدر روشن تھا، عشقِ رسول کی چاشنی اُن کی رَگ وجاں میں کس قدر سرایت کر چکی تھی کہ اِنہیں محبوب آقا، مکی مدنی مصطفٰی، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات سے بڑھ کر کوئی چیز عزیز نہ تھی، آیئے آپ کی سیرتِ مبارکہ کا مختصر تعارف سنتے ہیں۔ چنانچہ

نام و لقب اور کُنیت:

آپ کا نامِ نامی، اِسمِ گرامی "عُثمان" اور کُنیت "ابوعَمْرو" ہے۔ جبکہ آپ کے القابات "اَمیرُالْمُؤمنین، ذُوالنُّورَین (یعنی دونور والا)، کاملُ الْحَیاءِ وَالْاِیْمان، (حیااور ایمان میں کامل)۔ جامِعُ القرآن (یعنی قرآن جمع کرنے والے)، سَیِّدُالْاَسْخِیاء (یعنی سخیوں کے سردار)، عُثمانِ باحَیا وغیرہ مشہور (Famous) ہیں۔ (کرامتِ عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ، ص۱۱،۳،۵) مگر آپ کے تمام اَلقابات میں سے "ذُوالنُّورَین" (یعنی دونور والا) زیادہ مَشہور ہے۔ اِس لَقب کا سبَب یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نُور، شافعِ یوم النُّشور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دو شہزادیاں یکے بعد دِیگرے آپ کے نکاح میں آئیں۔ اِسی طرف اِشارہ کرتے ہوئے سیّدی اَعلٰی حضرت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

فرماتے ہیں۔

نُور کی سَرکار سے پایا دو شالہ نُور کا
ہو مُبارَک تم کو ذُوالنُّورَین جوڑا نور کا

(حدائقِ بخشش شریف، ۲۴۶)

مختصر وضاحت: اے دو نوروں والے پیارے عثمانِ غنی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! آپ کو بہت بہت مبارک ہو! کہ آپ نے نُور والے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ سے نور کی دو چادریں (یعنی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دو صاحبزادیاں اپنے نکاح میں) لینے کا شرف حاصل کیا ہے۔ (شرح حدائقِ بخشش، ص ۷۱۶)

دنیا چھوڑ سکتا ہوں پر اِیمان نہیں:

اَمیرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: **اِنِّیْ لَرَابِعُ اَرْبَعَۃٍ فِی الْاِسْلَامِ** یعنی میں اِسلام قَبول کرنے والے چار اَشْخاص میں سے چوتھا ہوں۔ (معجم کبیر، نسبۃ عثمان بن عفان، ج ۱، ص ۸۵، حدیث: ۱۲۴) جب آپ اِسلام لائے تو نہ صِرف اپنے گھر والوں بلکہ پُورے خاندان کی شدید مُخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ کو زدو کوب کیا (مارا پیٹا) گیا یہاں تک کہ آپ کا چچا حَکَمْ بن اَبِی الْعاص تو اِس قَدر ناراض ہوا کہ آپ کو پکڑ کر ایک رَسّی سے باندھ کر کہنے لگا: تُم نے اپنے باپ دادا کا دِین چھوڑ کر دُوسرا مذہب اِختیار کر لیا ہے، جب تک تُم نئے مذہب کو نہیں چھوڑو گے ہَم تمہیں نہیں چھوڑیں گے، اِسی طرح باندھ کر رکھیں گے۔ یہ سُن کر حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: خُدائے ذُوالْجَلال کی قسم! میں اسلام کو کبھی نہیں چھوڑ سکتا، نہ کبھی اس دولت سے دَسْت بَردار ہو سکتا ہوں، دل سے دینِ اسلام نکل جائے یہ ہر گز نہیں ہو سکتا۔ حَکَمْ بن اَبِی العاص نے جب آپ کا یہ جذبہ (Passion) دیکھا تو مَجبور ہو کر آپ کو قید سے آزاد کر دیا۔

(تاریخ مدینۃ دمشق، عثمان بن عفان، ۳۹/۲۶)

شاہِ مدینہ دِین کی دولت اپنی اُلفت بھی دی اور اپنی غلامی مجھ کو عطا کی تُو نے بڑا احسان کیا
حق کی راہ میں پتھر کھائے خُوں میں نہائے طائف میں دِین کا کتنی محنت سے کام آپ نے اے سلطان کیا
رونا مصیبت کا مت رو تُو پیارے نبی کے دیوانے کرب و بلا والے شہزادوں پر بھی تُو نے دھیان کیا
پیارے مبلغ معمولی سی مشکل پر گھبراتا ہے دیکھ حسین نے دین کی خاطر سارا گھر قربان کیا

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۹۷،۱۹۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عشقِ رسول میں اپنی جان، مال و دولت سب کچھ لٹانے کو تیار رہتے تھے کیونکہ نبیِّ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مَحَبَّت ہی دِین کی بنیاد ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے محبوبِ دو جہاں، سرورِ کون و مکاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے سچی محبت کریں اور اپنی خواہشات، گھر بار، مال و اَسباب، یہاں تک کہ اپنی اولاد سے بھی بڑھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مَحَبَّت کو اپنے دل میں بسائیں، کیونکہ ان کی محبت ہی دنیا و آخرت میں کامیابی و کامرانی کا ذریعہ ہے جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 10 سورۂ توبہ آیت نمبر 24 میں ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِیْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ ِۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ

ترجَمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کے مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ

وَ جِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ۝۲۴ (پ۱۰، التوبۃ: ۲۴)

میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو (انتظار کرو) یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔

حضرت علامہ قاضی عیاض مالکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس آیت میں نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مَحَبَّت کے لازم اور فرض ہونے کی ترغیب بھی ہے، اس پر تنبیہ (Emphasis) بھی ہے اور اس کی دلیل بھی ہے۔ کیونکہ آیتِ کریمہ کے اس حصّے (”فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ“ تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنا حکم لائے) کے ذریعے وَعِید سنائی گئی اور اُس شخص کو ڈرایا گیا ہے، جسے اپنے مال، اہل اور اولاد اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے زیادہ محبوب ہوں۔ اس آیت کے آخر میں ایسوں کو بتا دیا گیا ہے کہ وہ گمراہ لوگوں میں سے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں ہدایت نہیں دیتا۔ (الشفا، القسم الثانی، الباب الثانی فی لزوم محبّتہ صلی اللہ علیہ وسلم، ص۱۸، الجزء الثانی)

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ جسے دنیا جہاں میں کوئی معزز، کوئی عزیز، کوئی مال، کوئی چیز رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے زیادہ محبوب ہو، وہ بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے مردُود ہے، اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی طرف راہ نہ دے گا، ایسے شخص کو عذابِ الٰہی کے انتظار میں رہنا چاہیے۔ (فتاوی رضویہ، ۳۰/۳۱۰-۳۰۹) کیونکہ خود نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک ایماندار نہیں ہو سکتا، جب تک وہ اپنے ماں باپ، اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ مجھ سے محبت نہ کرے۔ (بخاری، کتاب الایمان، باب حبّ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم من الایمان، ۱/۱۷، الحدیث: ۱۵)

جانِ ایماں ہے مَحَبَّت تری جانِ جاناں

جس کے دل میں یہ نہیں خاک مسلماں ہو گا
دردِ فُرقت کا مداوا نہ ہوا اور نہ ہو
کیا طبیبوں سے مرے درد کا دَرماں ہو گا

(سامانِ بخشش، ص ۶۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا رحمتِ عالَم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحَبَّت مسلمان کے ایمان کی تکمیل (Completion) کا سبب ہے کہ ایمان اُسی وَقت کامل ہوتا ہے کہ جب وہ سَرورِ کونین، رحمتِ دارین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنے عزیزوں، قَرابت داروں اور جان ومال سے بھی بڑھ کر محبوب وعزیز جانے۔ یاد رکھئے! علماءِ کرام نے نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحَبَّت کی کثیر علامات بیان فرمائی ہیں، آیئے! ان میں سے چند علامات سُنتے ہیں، چنانچہ

محبتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی علامات:

(1) اقوال وافعال میں حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیروی کرنا یعنی سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جو کام کرنے کا حکم دیا انہیں کرنا اور جن سے منع کیا اُن سے رک جانا اور نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں پر عمل کرنا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرُ الْمُؤمِنین، حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ زبردست عاشقِ رسول بلکہ عشقِ مصطفٰے کا عملی نمونہ (Embodiment) تھے، سردی گرمی کی پروا کئے بغیر اپنے اقوال واَفعال میں محبوبِ ربِّ ذُوالجلال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنَّتیں اور ادائیں خوب خوب اپنایا کرتے تھے

۔ آیئے! حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فرامین اور سُنّتوں سے محبت کے 3 واقعات ملاحظہ فرمایئے۔ چنانچہ

حضرت عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا اِتباعِ رَسُول

ایک دن حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مسجد کے دروازے پر بیٹھ کر بکری کی دَستی کا گوشت منگوایا اور کھایا اور بِغیر تازہ وُضو کئے نَماز ادا کی پھر فرمایا: رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی اِسی جگہ بیٹھ کر یہی کھایا تھا اور اِسی طرح کیا تھا۔ (مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج ۱ ص ۱۳۷ حدیث ۴۴۱)

حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک بار وُضو کرتے ہوئے مُسکرانے لگے! لوگوں نے وجہ پوچھی تو فرمانے لگے: میں نے ایک مرتبہ سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اسی جگہ پر وُضو فرمانے کے بعد مسکراتے ہوئے دیکھا تھا۔ (اَیضاً ص ۱۳۰ حدیث ۴۱۵ مُلَخّصاً)

وُضو کرکے خنداں ہوئے شاہِ عثماں　　کہا: کیوں تَبسُّم بھلا کررہا ہوں ؟
جوابِ سُوالِ مُخاطَب دیا پھر　　کسی کی ادا کو ادا کررہا ہوں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سخت سَردی میں بھی فَرمانِ نَبَوِی پر عَمَل:

اَمیرُ المُومِنِین حضرتِ سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک سرد رات میں جب نماز کا ارادہ فرمایا: تو اپنے غلام حضرت حُمران رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے وضو کے لیے پانی مانگا۔ غلام نے پانی پیش کیا تو آپ اُس سے ہاتھ اور منہ دھونے لگے۔ (وُضو شروع فرمایا تو) غلام نے عرض کی: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو محفوظ فرمائے، آپ

وُضو فرمارہے ہیں جبکہ رات تو بہت ٹھنڈی (Cold) ہے۔ حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جواباً ارشاد فرمایا: میں نے دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے سنا ہے: جو بندہ کامل وضو کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیتا ہے۔ (مسند البزار، مسند عثمان بن عفان، ج ۲، ص ۷۵، الحدیث: ۴۲۲)

تیری سُنّتوں پہ چل کر، میری رُوح جب نکل کر
چلے تُو گلے لگانا مدنی مدینے والے
ملے سُنّتوں کا جذبہ میرے بھائی چھوڑیں مولیٰ
سبھی داڑھیاں منڈانا مدنی مدینے والے
مری آنے والی نسلیں ترے عشق ہی میں مچلیں
اُنہیں نیک تُو بنانا مدنی مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! سخت سردی میں اَمیرُ المُؤمنین حضرت سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے وضو کرکے عشق و محبت پر مشتمل جو جملہ ارشاد فرمایا: اس میں ہمارے لئے بے شمار مدنی پھول ہیں کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے سچی محبت کا تقاضا یہی ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں پر عمل ہماری اوّلین ترجیح (Preference) ہو، کیونکہ ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ نے بھی اپنی محبت کا دار و مدار اپنے محبوب کی پیروی میں رکھا ہے کہ اگر تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کا دعویٰ کرتے ہو تو تمہیں میرے محبوب کی اتباع کرنی ہوگی۔ چنانچہ پارہ 3 سورۂ اٰلِ عمران کی آیت نمبر 31 میں ارشاد ہوتا ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ — **تَرجَمۂ کنزالایمان:** اے محبوب تم فرمادو کہ لوگو اگر

اللّٰهُ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۱﴾

(پ ۳، ال عمران، ۳۱)

تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت ہی محبتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی دلیل ہے اور اسی پر نجات کا دارومدار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جنت کا حُصول، اپنی خُوشنودی اور قُرب کو حُضُور پُرنُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کے ساتھ جوڑ دیا، اب کسی کو رضا و قُربِ الٰہی ملے گا تو محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی غلامی کے صدقے ملے گا ورنہ اگر دنیا جہان کے اعمال جمع کر کے لے آئے، اگر اس میں عشق اور اِطاعتِ مُصطفےٰ موجود نہ ہو گی تو وہ بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں قطعاً مردود ہو گا۔ (صراط الجنان، ۱/۴۶۱، تحت الآیۃ: ۳۱)

ہمیں چاہئے کہ ہر مُعاملے میں نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے احکامات پر عمل اور منع کردہ کاموں سے باز رہیں کیونکہ محبت کا دعویٰ اُسی صورت میں سچا ہو گا، جب ہم حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِتباع میں زندگی بسر کریں گے، یقیناً آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مُبارک زندگی ہمارے لئے بہترین نَمُونہ ہے جس کو ربِّ کریم نے خود قُرآنِ کریم کے پارہ 21 سُورۂ اَحْزَاب کی آیت نمبر 21 میں اس طرح بیان فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ترجمۂ کنز الایمان: بے شک تمہیں رَسُوْلُ اللہ کی پیروی بہتر ہے۔

(پ ۲۱، احزاب: ۲۱)

حضرت علامہ مولانا سَیِّد محمد نَعِیْمُ الدِّین مرادآبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: اُن کی اچھی طَرح اِتباع کرو، دِینِ الٰہی کی مدد کرو اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ساتھ نہ چھوڑو، رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں پر چلو یہ بہتر (Better) ہے۔ (تحت الآیۃ، ۲۱)

تِرے خُلق کو حَق نے عظیم کہا تِری خِلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا ترے خالقِ حُسن و اَدا کی قسم

مختصر وضاحت: اے میرے رحمت والے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کی خُلُقِ مُبارک کو عظیم (بہت بڑا) قَرار دیا ہے اور آپ کی وِلادَتِ باسعادت ہزاروں سَعادَتیں اور برکتیں لے کر آئی، ایسی نرالی و حَسِین کسی کی پیدائش نہ ہوئی۔ میرے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! بھلا آپ کی طرح کا کون ہو سکتا ہے؟ ہاں ہاں! زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے کی قسم ہے "آپ جیسا کوئی نہیں"۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس فی زمانہ اگر ہم اپنی حالت پر غور کریں تو ہم نہ صرف سُنّتوں سے دُور ہیں، بلکہ مسلمانوں کی اکثریت مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ فرضوں میں کوتاہی کرتی نظر آتی ہے، حالانکہ محبتِ رسول کا تقاضا تو یہ ہے کہ بندہ اپنے محبوب کی سُنّتوں کو چھوڑ کر غیروں کے طور طریقوں کو کبھی بھی نہ اپنائے، آیئے! آج مل کر نیت کرتے ہیں کہ اپنے کریم آقا، مکی مدنی مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں پر عمل کریں گے، نماز، روزے میں کوتاہی نہیں کریں گے، داڑھی نہیں کٹوائیں گے، سُنّتوں کے مطابق لباس (Dress) پہنیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

بے نمازی رہیں کچھ نہ روزے رکھیں ان کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
عالموں پر ہنسیں، پھبتیاں بھی کسیں ان کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
جو کہ گانے سنیں، فلم بینی کریں ان کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
بد نگاہی کریں، بد کلامی کریں ان کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول

کھائیں رزقِ حرام ، ایسے ہیں بد لگام ان کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
عہد توڑا کریں ، جھوٹ بولا کریں ان کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
جو ستاتے رہیں دل دکھاتے رہیں ان کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
چغلیوں تہمتوں ، میں جو مشغول ہوں ان کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
گالیاں جو بکیں عیب بھی نہ ڈھکیں ان کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
داڑھیاں جو منڈائیں کریں غیبتیں ان کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
کاش ! عطّار کا طیبہ میں خاتمہ ہو کرو یہ دعا عاشقانِ رسول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نعتِ سرکار بزبانِ عثمان بن عَفّان

(2) محبت کی ایک علامت یہ بھی ہے جو شخص جس سے مَحبَّت کرتا ہے، کثرت سے اُسے یاد بھی کرتا ہے ،اپنے محبوب کے اعلیٰ اوصاف کی تعریفیں بھی کرتا ہے، حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بھی اپنے محبوب آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نثر میں بھی تعریف فرمائی اور نظم یعنی اشعار کی صورت میں بھی تعریف فرمائی: آیئے! دو اشعار کا ترجمہ سنتے ہیں۔

رَسُوْلٌ عَظِیْمُ الشَّانِ یَتْلُوْ کِتَابَہٗ لَہٗ کُلُّ مَنْ یَّبْغِیْ التِّلَاوَۃَ وَامِقٌ
مُحَبٌّ عَلَیْہِ کُلَّ یَوْمٍ طلاوۃٌ وَاِنْ قَالَ قَوْلًا فَالَّذِیْ قَالَ صَادِق

ترجمہ: (۱) وہ عظیمُ المرتبت رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جو اپنی کتاب کی تلاوت فرماتے ہیں کہ ہر پڑھنے والا اُس (کتاب) کا عاشق ہو جائے۔
(۲) وہ محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہیں جن کیلئے ہر روز تر و تازگی و خوبصورتی ہے اور اگر کوئی بات

کہیں تو یقیناً وہ سچی ہے۔(سیرت ابن اسحاق، ص ۱۸۰)

سچی بات سکھاتے یہ ہیں سیدھی راہ دکھاتے یہ ہیں
ڈُوبی ناویں تِراتے یہ ہیں ہلتی نیویں جماتے یہ ہیں
ٹُوٹی آسیں بندھاتے یہ ہیں چُھوٹی نبضیں چلاتے یہ ہیں
قصرِ دنیٰ تک کس کی رسائی جاتے یہ ہیں آتے یہ ہیں
ربّ ہے معطی یہ ہیں قاسِم رزق اُس کا ہے کھلاتے یہ ہیں
ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں
سَلِّم سَلِّم کی ڈھارَس سے پُل پر ہم کو چلاتے یہ ہیں

بارگاہِ رسالت میں وصفِ رسالت کا بیان:

حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان یوں بھی بیان فرمائی: ”اِنَّ اللہَ مَاۤ وَقَعَ ظِلُّكَ عَلَى الْاَرْضِ لِئَلَّا يَضَعَ اِنْسَانٌ قَدَمَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ الظِّلِّ یعنی یارسول اللہ بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا سایہ زمین (Earth) پر نہ پڑنے دیا کہ کوئی شخص اس پر پاؤں نہ رکھ دے۔(تفسیر النسفی، پ۱۸، النور، تحت الآیۃ: ۱۱، الجزء ۱۸، ص ۷۷۲)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے اخلاص وادب کے ساتھ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خُوب خُوب مَدح سرائی کرنے، نعتیں پڑھنے اور سننے والا بنائے اور سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شان وعظمت میں نَقص وعیب تلاش کرنے والوں سے ہمیں اور ہماری نسلوں کو بھی مَحفُوظ فرمائے اور سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان وعظمت بیان کرنے والے

عاشقانِ رسول میں ہی موت عطا فرمائے۔

خُلد میں ہو گا ہمارا داخلہ اس شان سے
یا رسولَ اللہ کا نعرہ لگاتے جائیں گے

(وسائلِ بخشش مرمم، ۴۲۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اہلِ بیتِ اطہار سے محبت

(3) نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ مبارکہ سے محبت کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ جن سے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مَحَبَّت ہو عاشقِ صادق بھی انہیں محبوب رکھے۔ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنے اہلِ بیتِ اطہار سے بہت مَحَبَّت تھی جس کا اندازہ اس حدیثِ مُبارکہ سے لگایا جاسکتا ہے، چنانچہ

نبیِ اکرم، رحمتِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: کوئی بندہ (اُس وقت تک) کامل ایمان والا نہیں ہوتا جب تک میں اُسے اُس کی جان سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں، میری اولاد اُسے اُس کی اولاد سے اور میری ذات اسے اپنی ذات سے زیادہ پیاری نہ ہو اور میرے اہل اُسے اُس کے اہل سے زیادہ محبوب نہ ہو جائیں۔

(شعب الایمان للبیھقی، باب فی حب النبی، فصل فی براءتہ فی النبوۃ، ۱۸۹/۲، الحدیث: ۱۵۰۵)

محمد کی محبت جانِ جاں ہے عینِ ایماں ہے یہی آواز آتی ہے مرے ٹُوٹے ہوئے دل سے
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے رشتہ داروں اور اہلِ بیتِ

اطہار سے بے پناہ مَحَبَّت فرماتے، اُن کی خدمت میں اپنا مال و دولت پیش فرماتے۔ چنانچہ

رسولُ اللہ کے اہلِ بیت سے محبت:

اُمُّ المُؤمِنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ ایک بار رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے گھر والوں نے چار دن تک کچھ نہ کھایا حتّٰی کہ بچے بے چین ہونے لگے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف لائے اور فرمایا: کیا میرے بعد تم لوگوں نے کوئی چیز پائی؟ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے دستِ مبارک سے نہ لائے تو کہاں سے آئے گی؟ یہ سن کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے وضو فرمایا اور مسجد تشریف لے گئے کبھی ایک جگہ نماز ادا فرماتے اور دعا کرتے تو کبھی دوسری جگہ نماز ادا فرماتے اور دعا کرتے۔ دن کے آخری حصے میں حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حاضر ہوئے اور داخل ہونے کی اجازت طلب کی، میں نے چاہا کہ ان سے ہمارا یہ معاملہ پوشیدہ رہے لیکن پھر سوچا کہ یہ مالدار مسلمانوں میں سے ہیں، ہو سکتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں اہلِ بیت کی خیر خواہی کیلئے بھیجا ہو۔ میں نے انہیں اجازت دی تو وہ اندر آئے اور کہا: امی جان! رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کہاں ہیں؟ میں نے سارا ماجرہ بیان کر دیا۔ یہ سن کر حضرت سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ رونے لگے اور کہنے لگے دنیا کا ناس ہو، اے اُمُّ المُؤمنین! آپ نے مجھے، عبد الرحمٰن بن عوف، ثابت بن قیس اور دیگر مالدار مسلمانوں کو اپنی اس حالت کی خبر کیوں نہ کی؟ پھر آپ باہر آئے۔ آٹا، گندم اور کھجور کے تھیلے، ایک کھال اُتری ہوئی بکری اور ایک تھیلی بھیجی، جس میں 300 درہم تھے۔ پھر فرمایا: یہ سب سامان جلدی میں بھیجا ہے بعد میں روٹیاں اور بُھنا ہوا گوشت لے آئے اور فرمایا: آپ یہ تناول فرمائیے اور رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کیلئے بھی رکھ دیجئے،

پھر مجھے قسم دے کر کہا: آئندہ جب بھی ایسا معاملہ ہو تو مجھے ضرور خبر دیجئے، تھوڑی دیر بعد حضور تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی تشریف لے آئے اور اِستِفسار فرمایا: اے عائشہ! کیا میرے بعد تم لوگوں نے کوئی چیز پائی ہے، میں نے عرض کی: جی ہاں یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے علم تھا کہ آپ ربّ تعالٰی کی بارگاہ میں دعا کیلئے باہر تشریف لے گئے ہیں اور مجھے یہ بھی علم تھا کہ ربّ تعالٰی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعا کو رد نہیں فرمائے گا۔ فرمایا: تم لوگوں کو کیا ملا؟ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے عرض کی: اتنا آٹا، گندم، کھجور، ایک کھال اُتری بکری، 300 درہم کی تھیلی، روٹیاں اور بُھنا ہوا گوشت۔ فرمایا: یہ کس کی طرف سے آیا ہے؟ میں نے عرض کی: عثمان (غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کی طرف سے، وہ خود ہی آئے تھے، جب میں نے انہیں سارا ماجرا بتایا تو رونے لگے، دنیا کی بُرائی بیان کی اور مجھے قسم دی کہ آئندہ ایسی حالت کی میں انہیں ضرور خبر دوں۔ یہ سُن کر سرکارِ دوعالَم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما نہ ہوئے بلکہ مسجدِ نبوی میں تشریف لے گئے اور بارگاہِ الٰہی میں ہاتھ اُٹھا کر عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کیلئے 3 باریوں دعا کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ میں عثمان سے راضی ہوں، تُو بھی اس سے راضی ہو جا۔

(تاریخ مدینہ دمشق، ج ۳۹، ص ۵۳)

اللہ سے کیا پیار ہے عثمانِ غنی کا
محبوبِ خدا یار ہے عثمانِ غنی کا
اللہُ غنی حد نہیں انعام و عطا کی
وہ فیض پہ دربار ہے عثمانِ غنی کا
جو دل کو ضیاء دے جو مقدّر کو جِلائے

وہ جلوۂ دیدار ہے عثمانِ غنی کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یادرکھئے! جس کو جو ملتا ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صدقے ہی ملتا ہے۔ کائنات کی ہر شے کو نورِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فیض پہنچتا ہے، اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ چاہتے تو سونے (Gold) کے پہاڑ آپ کے ساتھ ساتھ چلتے لیکن آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خود ہی آخرت کو دنیا پر ترجیح دی اور کئی کئی دن ایسے گُزرے کہ کھانے پینے کو کچھ نہ ہوتا۔ جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں، شہنشاہِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کئی راتیں مُسلسل فاقہ فرماتے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اہلِ خانہ کو رات کی روٹی میسّر نہ آتی اور اکثر جَو کی روٹی کھاتے۔ (جامع ترمذی، ج۴، ص۱۶۰، رقم الحدیث:۲۳۶۷)

کبھی جو کی موٹی روٹی تو کبھی کھجور پانی ترا ایسا سادہ کھانا مدنی مدینے والے

ھے چٹائی کا بچھونا کبھی خاک ھی پہ سونا کبھی ھاتھ کا سرھانا مدنی مدینے والے

تری سادگی پہ لاکھوں تری عاجزی پہ لاکھوں ھوں سلامِ عاجزانہ مدنی مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یادرکھئے! ہمارے مکی مدنی آقا، میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فقر اختیاری تھا، اپنی اُمّت کو سکھانا تھا کہ مَصائب اور تکالیف میں بے صبری نہ کریں، شکوہ و شکایت اور بے صبری کے قریب بھی نہ جائیں بلکہ ربّ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مزید اضافہ کریں جیسا کہ خود نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مبارک عمل سے معلوم ہوا کہ کھانے کے لئے کچھ بھی نہ ہونے کے باوجود آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نوافل ادا کرنے اور دُعا مانگنے میں مصروف ہوگئے۔ فی زمانہ اگر ہم اپنی حالت پر غور کریں تو چھوٹی چھوٹی آزمائشوں پر شِکوہ شِکایت اور واویلا کرتے ہوئے نظر آتے ہیں، حالانکہ دنیا میں تکلیف برداشت کرنے والے اور آزمائشوں پر صبر کرنے والے بروزِ قیامت بہت زیادہ خُوشحال ہوں گے۔

زباں پر شِکوۂ رنج واَلم لایا نہیں کرتے
نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رَسُوْلُ اللہ کے بغیر طواف کیسے کروں؟

جب نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مشورے پر حضرت سَیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو صلحِ حدیبیہ کا پیغام (Message) دے کر مکہ مکرمہ میں قریش کی طرف روانہ فرمایا تو کئی صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اس بات پر رشک کر رہے تھے کہ حضرتِ عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مکہ مکرمہ جانے کا شرف حاصِل ہُوا ہے اب وہ بیتُ اللہ شریف کی زیارت اور طوافِ کعبہ کریں گے، جب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اپنے اس رشک بھرے جذبات کا اظہار بارگاہِ رسالت میں کیا تو نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مجھے یقین ہے جب تک ہم مَحصُور ہیں، عثمان کعبہ کا طواف نہیں کریں گے، صحابۂ کرام نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ انہیں اس حوالے سے کوئی رکاوٹ درپیش نہیں، پھر عثمانِ غنی کو طوافِ کعبہ سے کون سی چیز روک رکھے گی؟ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی اس الجھن کو دور کرنے کیلئے ارشاد فرمایا مجھے یقین ہے کہ وہ ہمارے بغیر خانہ کعبہ کا طواف نہیں کریں گے۔

جب حضرتِ سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ واپس آئے تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے آپ سے پوچھا: اے ابو عَبدُاللہ طوافِ کعبہ کرنے کے بعد آپ اطمینان محسوس کر رہے ہوں گے؟ حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: آپ حضرات نے میرے بارے میں غلط اندازہ لگایا، پھر آپ نے جو کلمات ارشاد فرمائے، وہ ہم جیسے محبتِ رسول کا دعوی کرنے والوں کے لئے کئی مدنی پھول اپنے اندر لئے ہوئے ہیں، فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے، اگر مکۂ مکرمہ میں میرا قیام سال بھر بھی ہوتا تو میں سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بغیر طواف نہ کرتا جبکہ قریش نے میرے لئے طوافِ کعبہ کے لیے کسی قسم کی کوئی رُکاوٹ کھڑی نہیں کی تھی۔ (دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ارسال النبی، ج۴، ص۱۳۳ ملتقطا)

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مَفَر مَقَر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۰۷)

مختصر وضاحت: قسم اللہ کی یہ بات بہت پکی ہے کہ خدا کا دروازہ وہی ہے جو مصطفےٰ کا دروازہ ہے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ کے علاوہ نہ کہیں امن و قرار نصیب ہو سکتا ہے اور نہ ہی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ کے علاوہ کوئی جائے پناہ ہے۔ (شرح حدائقِ بخشش، ص۳۱۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرتِ عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی کیسی تعظیم و توقیر کی اور ہمیں یہ مدنی پھول عطا فرمائے کہ

تم جہاں بھی رہو تعظیمِ رسول تم پر لازم ہے کیونکہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم وتکریم کرنا عشقِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی روشن نشانی ہے، جیسا کہ اگر کوئی شخص کسی سے مَحَبَّت کرتا ہو تو وہ خود بھی اپنے محبوب کی تعظیم کرتا ہے اور دوسروں سے بھی ایسی ہی توقع رکھتا ہے، یہ تو عام محبوب کی بات ہے جبکہ سرورِ عالم، نُورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تو کائنات کے ساتھ ساتھ خالقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ کے بھی محبوب ہیں، اسی لئے ان کی تعظیم وتوقیر کا حکم خود اللہ تبارک وتعالٰی نے دیا ہے۔ چنانچہ پارہ 26، سورۂ فَتْح کی آیت نمبر 9 میں ارشاد ہوتا ہے۔

لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو۔

امامِ اہلسنت، اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اِس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: تو سب میں مُقدَّم ایمان ہے کہ بغیر اس کے تعظیمِ رسول مقبول نہیں، اس کے بعد تعظیمِ رسول ہے کہ بغیر اس کے نماز اور کوئی عبادت مَقبُول (Accepted) نہیں، یوں تو عبداللہ (اللہ کا بندہ) تمام جہان ہے سچا عبداللہ وہ ہے جو عبدِ مصطفی (یعنی غلامِ مصطفی) ہے ورنہ عبدِ شیطان ہوگا۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۱۲۳، بتغیر قلیل)

اُن کی تعظیم کرے گا نہ اگر وقتِ نماز
ماری جائے گی تیرے منہ پہ عبادت تیری

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "vcd اجتماع"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی اپنے دل میں عشقِ رسول کا جذبہ بیدار کرنے اور نبیِ کریم

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں پر عمل کا جذبہ پانے اور خود کو گناہوں سے بچانا چاہتے ہیں تو اس پُر فتن دَور میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقہ کے 12 مدنی کاموں میں حِصّہ لیجئے، ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام "Vcd اجتماع" بھی ہے، جس میں شریک ہو کر کثیر اسلامی بھائی اجتماعی صورت میں سُنّتوں بھرا بیان دیکھنے سننے کے ذریعے علمِ دین کی دولت سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اجتماعی صورت میں علمِ دین سیکھنے کی بڑی برکتیں ہیں، آیئے! بطورِ ترغیب ایک حدیثِ پاک سُنئے اور جھومئے، چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ نُورِ مجسم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم جنت کی کیاریوں سے گزرا کرو تو اس میں سے خوب چن لیا کرو، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی، یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم! جنت کی کیاریاں کونسی ہیں؟ فرمایا: علم کی محفلیں۔

(معجم کبیر، ۱۱/۷۸، حدیث: ۱۱۱۵۸)

آیئے! بطورِ ترغیب vcd اجتماع میں شرکت کی ایک ایمان افروز مدنی بہار سنتے ہیں۔ چنانچہ

سنجیدہ ہو گئے!

پنجاب (پاکستان) کے شہر رحیم یار خان کے ذمہ دار اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ ہمارے علاقے کی ایک جامع مسجد میں ۱۴۲۸ھ میں رَمَضان المبارک کے آخری عشرے کے اعتکاف میں کم و بیش 30 نوجوان اسلامی بھائی معتکف تھے، اعتکاف جیسی سعادت پانے کے باوجود وہ مسجد کا احترام پامال کرتے ہوئے آپس میں ہنسی مذاق اور ایک دُوسرے کی دِل آزاریوں میں مَصرُوف رہتے، مسجد کی اِنتِظامیہ اُن کی حرکتوں کی وجہ سے بہت پریشان تھی، 28 رمضان المبارک کو دعوتِ اسلامی کے ذمہ دار اسلامی بھائیوں نے اس مسجد میں

VCDاجتماع کی ترکیب بنائی،اس اجتماع میں **"بَیْنَ الْاَقْوَامی اجتماع واجتماعی اعتکاف"** کی جھلکیوں پر مشتمل VCD دکھائی گئی،اس VCD میں دعوتِ اسلامی کی شان وشوکت اورامیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی رِقّت انگیز دعا دیکھ کر شرکائے اجتماع اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے اور رونے لگے ، بعضوں کی تو ہچکیاں بندھ گئیں،اس VCD کو دیکھنے کے بعد معتکفین اسلامی بھائی ایسے سنجیدہ ہوئے کہ مسجد کی انتظامیہ حیران رہ گئی اور VCD اجتماع کرنے والے ذمہ داران کا شکریہ ادا کیا۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس VCD کو دیکھ کر اکثر اسلامی بھائیوں نے مدنی قافلوں میں سفر اور سنت کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی نیتیں بھی کیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!VCD اجتماع میں ہوتا یہ ہے کہ ذیلی حلقہ سطح پر کسی اسلامی بھائی کے گھر پر چند اسلامی بھائی جمع ہو کر امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مدنی مذاکرے / بیانات یا مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والے دِیگر مبلغین کے بیانات کی VCD دیکھتے یا کیسٹ سُنتے ہیں،اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ **VCD اجتماع** ہر ہفتے مقام بدل بدل کر وقتِ مقرّرہ پر کسی کا انتظار کئے بغیر شروع ہو جاتا ہے، جس کا آغاز تلاوت ونعت سے ہوتا ہے اور اختتام مختصر صلوۃ وسلام اور دُعا پر ہوتا ہے، آخر میں تقسیمِ رسائل کا سلسلہ بھی ہوتا ہے۔

بُری صحبتوں سے کنارہ کشی کر　　اور اچھوں کے پاس آ کے پامدنی ماحول
تمہیں لطف آجائے گا زندگی کا　　قریب آ کے دیکھو ذرا مدنی ماحول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَجلِس شُعبَہ تَعلِیم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی جہاں دُنیا بَھر میں مسلمانوں کو نیکی کے کاموں کی طرف

گامزن کر رہی ہے وہیں تمام گورنمنٹ و پرائیویٹ اسکولز، کالجز، یونیورسٹیز اور مُختلِف تعلیمی اِداروں سے مُنسلِک لوگوں میں تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے پیغام کو عام کرنے کیلئے مجلس شُعبۂ تعلیم کا قِیام عمل میں لایا گیا، جس کا بُنیادی مقْصَد ان اِداروں سے وابستہ لوگوں کو دعوتِ اسلامی سے وابستہ کرتے ہوئے سُنّتوں کے مُطابِق زِندگی گُزارنے کا مدنی ذِہن دینا ہے، یہ مجلس کالجز اور یونیورسٹیز کے اَساتذہ (Teachers) وطلبہ (Students) سے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ مَراسِم قائم کر کے اِنہیں تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبُوّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں سے رُوشناس کرواتی ہے۔ نیز تعلیمی اِداروں میں مدنی اِنعامات کا سِلسِلہ جاری کرتی اور ہاسٹل میں مدرسۃ المدینہ بالِغان قائم کر کے ان مُستَقبِل کے مِعماروں کو تعلیمِ قراٰن کی لازوال دولت سے مالامال کرتی، ان کی دِینی و اَخلاقی تَربِیَت کی ہر مُمکن کوشش کرتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس شعبے سے وابستہ ہزاروں عاشقانِ رسول، گناہوں سے تائب ہو کر نمازی اور سُنّتوں کے عادی بن چکے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی تما م مجالس کو برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو:

(4) محبتِ رَسُول کی ایک علامت یہ ہے کہ بندہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا وخوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کرے، کیونکہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا عین رضائے الٰہی ہے۔ جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 10 سورۂ توبہ آیت نمبر 62 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ ﴿۶۲﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اللہ و رسول کا حق زائد تھا کہ اسے راضی کرتے اگر ایمان رکھتے تھے۔

امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضا پانے کیلئے ہر وقت تیار رہتے، آپ کی بس یہی کوشش ہوتی کہ کسی طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ راضی ہو جائیں، آیئے! آپ کے رِضائے رسول کے حصول کے واقعات سنتے ہیں۔ چنانچہ

رضائے رَسُول کے حُصُول کا نِرالا انداز!

رحمتِ عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جب مسجدِ حرام کی توسیع کا ارادہ فرمایا تو اہلِ مکہ کے ایک شخص سے ارشاد فرمایا: تم مجھے اپنا گھر فروخت کر دو تاکہ میں اسے مسجدِ حرام میں شامل کر کے تمہارے لئے جنت میں مکان کا ضامن بن جاؤں، اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس کے سوا میرا اور کوئی گھر نہیں ہے اور نہ ہی مکہ میں میرے اور میرے گھر والوں کیلئے کوئی پناہ گاہ ہے لہٰذا وہ یہ مکان فروخت (Sell) کرنے پر رضامند نہ ہوا، یہ شخص زمانۂ جاہلیت میں امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا دوست تھا، جب آپ کو معلوم ہوا تو آپ نے وہ گھر 10 ہزار دِینار میں خرید لیا، پھر آپ بارگاہِ رِسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ فُلاں کے گھر کو مسجدِ حرام میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور اس کیلئے جنت کے ضامن ہیں؟ حُضُور! اب وہ گھر میرا ہے کیا حُضُور مجھ سے جنت میں ایک مکان کے عِوَض لیتے ہیں، جس کے حُضُور میرے لئے ضامن ہو جائیں، نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ہاں، پھر نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے وہ مکان لیا اور انہیں ایک جنّتی مکان کی ضمانت عطا فرما کر مسلمانوں کو اس معاملے پر گواہ بنایا۔ (ریاض النضرۃ، ج۲، ص۲۲)

مرے جس قدر ہیں احباب انہیں کر دیں شاہ بیتاب
ملے عشق کا خزانہ مدنی مدینے والے

مری آنیوالی نسلیں ترے عشق ہی میں مچلیں
انہیں نیک تُو بنانا مدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش، ص429)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضا حاصل کرنے کیلئے 10 ہزار دینار میں وہ گھر خرید کر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں پیش کر دیا۔ ذرا غور کیجئے کہ ایک وہ زمانہ تھا جس میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضا و محبت میں اپنے گھر اور مال و دولت وغیرہ لٹا دیتے تھے، لیکن افسوس کہ فی زمانہ زکوٰۃ و فطرہ اور دیگر فرائض و واجبات کی ادائیگی میں رقم خرچ کرنے کے بجائے نوٹ چھپا چھپا کر رکھے جاتے ہیں۔ ہر وقت ذہن (Mind) میں یہی خیال رہتا ہے کہ کسی طرح اور بڑھ جائیں اور اگر کبھی راہِ خدا میں صدقہ و خیرات کرنے کا ذہن بن بھی جائے تو شیطان حرص و بُخل جیسی بیماریوں میں مبتلا کر کے اس جذبے کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔ **یاد رکھئے!** آخرت میں وہی مال کام آئے گا جو دنیا میں رب عَزَّوَجَلَّ کی رضا کیلئے نیک کاموں میں خرچ کیا ہو گا۔

امامُ الْاَسخیا! کر دو عطا حصّہ سخاوت کا قناعت ہو عنایت، دیں نہ دولت کی فراوانی
مجھے اپنی سخاوت کے سمندر سے کوئی قطرہ عطا کر دو نہیں درکار مجھ کو تاجِ سلطانی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب ”صحابۂ کرام کا عشقِ رسول“ کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم چاہتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طرح

عشقِ رسول سے سرشار ہو کر حضور نبیِ کریم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سُنّتوں کے عامل بن جائیں اور ہمارے دلوں میں بھی مَحَبَّتِ رسول پیدا ہو جائے، تو اس کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی 274 صفحات پر مُشْتَمِل عِشقِ رسول کے جام پلانے والی بہت ہی پیاری کتاب **"صحابۂ کرام کا عشقِ رسول"** کا مُطالَعہ بے حد مفید ہے۔ اس کتاب میں صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے عشقِ رسول، محبتِ رسول اور تعظیمِ رسول کے بہت ہی پیارے واقعات موجود ہیں، لہٰذا آج ہی اِس انمول کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے هَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اِس کا مُطالَعہ (Study) فرمائیے اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دِلائیے۔ اس کتاب کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے پڑھا بھی جاسکتا ہے۔ ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔ رِسالہ "**کراماتِ عثمانِ غنی**" کا مطالعہ بھی مُفید رہے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرآن سے محبت کرنا

(5) میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کی علامات میں سے ایک علامت قرآنِ کریم سے مَحَبَّت، اس کی تلاوت کی عادت، اس کے احکامات پر عمل اور منع کردہ کاموں سے بچنا بھی ہے۔ امیرُ المومنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ محبت کی اس علامت میں بھی بے مثال تھے، آپ رات کو قیام کی حالت میں مکمل قرآنِ کریم کی تلاوت فرماتے تھے۔ چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمٰن تیمی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک بار مقامِ ابراہیم پر رات ہو گئی، میں عشاء کی نماز ادا کر کے مقامِ ابراہیم پر پہنچ کر میں کھڑا ہوا تو ایک شخص نے میرے کندھوں کے

درمیان ہاتھ رکھا، میں نے دیکھا تو وہ حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تھے، کچھ دیر بعد آپ نے سُوْرَۂ فاتحہ سے قرآنِ کریم کی تلاوت شروع فرمائی یہاں تک کہ پورا قرآن پاک ختم کرلیا، پھر رکوع و سجود کرکے نماز ختم کی اور اپنے جُوتے لے کر چل دیئے۔ (اللہ والوں کی باتیں، ص ۱۳۲، ملخصا)

حضرت سَیِّدُنا محمد بن سیرین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرت سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو شہید کرنے کیلئے دشمنوں نے گھیرا ہوا تھا، تو اس وقت آپ کی زوجۂ محترمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے دشمنوں سے کہا کہ اگر تم انہیں شہید کردو یا چھوڑ دو تو یہ ایسی شخصیت ہیں کہ پوری رات ایک ہی رکعت میں قرآنِ کریم ختم کرلیا کرتے ہیں۔ (المعجم الکبیر، ۱/۸۷، رقم ۱۳۰)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو قرآنِ کریم سے کیسی عقیدت و محبّت تھی کہ ساری ساری رات قیام فرماتے، ایک ہی رکعت میں مکمل قرآنِ پاک تلاوت (Recite) فرمالیتے۔ لیکن افسوس ہماری اکثریت تلاوتِ قرآن سے غافل ہے، حالانکہ ہمارے بزرگانِ دین روزانہ قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے بعض تو ایسے تھے کہ ہر روز مکمل قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے تھے۔ آیئے! قرآنِ کریم کی تلاوت سے مُتَعَلِّق حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے 3 فرامین سنتے ہیں۔ چنانچہ

❖ ارشاد فرمایا: اگر ہمارے دل پاک ہوں تو ہم کبھی بھی کَلَامُ اللہ سے سَیر نہیں ہوسکتے۔

(البدایۃ والنہایۃ، ۵/۳۰۷)

❖ ارشاد فرمایا: میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ میرا کوئی دن بغیر قرآنِ کریم کو دیکھے گزر جائے۔

(البدایۃ والنہایۃ، ۵/۳۰۷)

❖ ارشاد فرمایا: مجھے دنیا میں 3 چیزیں محبوب ہیں، بُھوکوں کو کھانا کھلانا، بے لباسوں کو کپڑے پہنانا اور قرآن کی تلاوت کرنا۔ (ارشاد العباد الاستعداد لیوم المعاد، ص ۸۸)

تمہیں کو جامعِ قرآن کا حق نے دیا منصب
عطا قرآں کو کر کے جمع کی اُمّت کو آسانی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دُنیا میں ان چیزوں کو پسند فرمایا، جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا کا سبب ہیں، لیکن اگر ہم اپنی حالت پر غور کریں تو ہماری پسندیدہ چیزیں زیادہ سے زیادہ مال و دولت کمانا، بینک بیلنس بڑھانا، بُلند و بالا عمارتیں بنانا، لوگوں کی نگاہ میں مَقام و مَرتبہ بنانا ہیں۔ یاد رکھئے! قرآنِ کریم اپنے تلاوت کرنے والے کی بروزِ قیامت رَبِّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں شفاعت کر کے اپنے ساتھ جنَّت میں لے جائے گا اور جو اس کی تلاوت نہیں کرتے ان کو جہنَّم میں داخل کروائے گا۔ چنانچہ

قرآن شفاعت کرے گا

اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنزّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: قرآن شفاعت کرے گا اور اس کی شفاعت قبول کی جائے گی اور جھگڑے گا تو اس کی تصدیق کی جائے گی۔ جو شخص اسے اپنے پیشِ نظر رکھے گا یہ جنت تک اس کی قیادت کرے گا اور جو اسے پسِ پُشت ڈال دے گا یہ اُسے ہانکتا ہوا جہنَّم میں لے جائے گا۔ (معجم کبیر، ج ۱۰، ص ۱۹۸، رقم ۱۰۴۵۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ قرآنِ کریم اپنی تلاوت کرنے والوں کی شفاعت کرے گا، معلوم ہوا کہ قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے والوں کی تو شان ہی نرالی ہے کیونکہ ان کو جنت میں بھی

قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے کی توفیق ملے گی، یہاں تک کہ ان سے فرمایا جائے گا کہ قرآن کی تلاوت کرتے جاؤ اور جنت کے درجات طے کرتے جاؤ۔ چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: قرآن پڑھنے والے سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجات طے کرتا جا اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ، جیسا کہ تُو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتا تھا، تو جہاں آخری آیت پڑھے گا، وہیں تیرا ٹھکانا ہو گا۔ (ابوداؤد، کتاب الوتر، باب استحباب الترتیل فی القراۃ، ج ۲، ص ۱۰۴، حدیث: ۱۴۶۴)

فلموں سے ڈراموں سے عطاکردے تُو نفرت
بس شوق مجھے نعت و تلاوت کا خدا دے
(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۱۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی پوری زندگی نبیِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عشق و محبّت میں بسر کی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں کی پیروی کی، آپ کی اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اہلِ بیت کی تعظیم میں زندگی گزاری تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کی شہادت کے بعد جنت میں اعلیٰ دَرَجات کے ساتھ ساتھ جنتی دُولہا بننے کا شرف بھی عطا فرمایا: جیسا کہ

جنّتی دولہا

حضرت سَیِّدُنا عَبدُاللہ بِن عَبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما نے خواب دیکھا کہ حضورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک چتکبرے گھوڑے پر سوار کہیں تشریف لے جارہے ہیں۔ سرِ انور پر نُورانی عمامہ شریف جگمگا رہا ہے۔ قَدَمَین شَریفَین میں سبز گھاس سے بنے ایسے مُبارک جوتے ہیں جن کے تسمے چمکدار موتیوں سے مُزَیَّن ہیں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جنّتی درخت کی ایک شاخ بھی تھام رکھی ہے۔

حضرتِ سیّدنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما فرماتے ہیں: میں نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں سلام پیش کیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جواب عنایت فرمایا۔ میں نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ! (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) میرے ماں باپ آپ پر قُربان! میں آپ کی زیارت کیلئے بے تاب ہوں جبکہ آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) جَلدی میں کہیں تشریف لے جارہے ہیں؟ یہ سُن کر نبیِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری طرف مُتوَجِّہ ہوئے اور مُسکرا کر اِرْشاد فرمایا: بے شک عُثمان (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) کو جَنَّت میں عالیشان دُولہا بنایا گیا ہے، میں اُسی دَعوت میں جارہا ہوں۔

(الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، ذکر رویا ابن عباس۔۔الخ، ۲/۷۶)

عشقِ نبی کونین کی دولت عشقِ نبی بخشش کی ضَمانت
اس سے بڑھ کر دستِ طلب میں ہے کوئی سوغات نہ پوچھو

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرتِ مُبارکہ پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام جاری و ساری ہے، اس ماہِ مبارک میں ایک عظیم ہستی کا عُرسِ پاک منایا جاتا ہے، جنہیں دُنیا "صدر الافاضل" کے نام سے جانتی اور پکارتی ہے۔

سِیرتِ مُبارَکہ کی چند جھلکیاں

صدرالافاضِل حضرتِ علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وِلادت 21 صَفَرُ الْمُظَفَّر سنہ ۱۳۰۰ بمطابق یکم جنوری 1883 بروز پیر شریف "ہند" کے شہر "مرادآباد" میں ہوئی، آپ کا نام "محمد نعیم الدّین" رکھا گیا، آپ کے والد حضرت مولانا سید محمد معین الدین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِین کے کئی فَرزَند قُرآنِ پاک کے حافظ ہونے کے بعد وفات پا چکے تھے، صَدرُ الافاضِل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پیدائش پر آپ کے والدِ محترم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نذر مانی کہ اللہ تعالٰی نے اسے زندگی بخشی تو خدمتِ دین کے لئے اس بیٹے کو وقف کر دوں گا۔

تعلیم و تربیت

صَدرُ الاَفاضِل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اردو اور فارسی کی تعلیم والدِ گرامی حضرت مولانا سید محمد مُعِین الدّین نُزہَت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے حاصل کی، پھر حضرت مولانا ابوالفضل فضل احمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عربی کی چند کتب پڑھیں۔ صَدرُ الافاضِل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اُستاذِ محترم حضرت مولانا ابوالفضل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آپ کو ساتھ لے کر شیخ الحدیث، امامُ العلماء، حضرتِ علّامہ مولانا سیّد محمد گُل قادِری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضِر ہوئے اور عرض کی: یہ صاحبزادے نہایت ذکی و فہیم (یعنی نہایت ذہین و سمجھدار) ہیں، میری خواہش ہے کہ بقیہ درسِ نظامی کی تکمیل آپ سے کریں۔ حضرت نے قبول فرمایا۔ تو صَدرُ الافاضِل رَحْمَۃُ اللہِ

تَعَالٰی عَلَیْہ نے انہی سے درسِ نظامی کی تکمیل فرمائی۔

وقتِ رُخصت

حضرت مولانا مفتی سید غلام مُعِینُ الدِّین نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے 00:11 بجے کا وقت تھا، کمرے میں میرے اور حضرت کے سوا کوئی نہ تھا، تھوڑی دیر مجھ سے گفتگو فرمائی، اس کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خاموش ہوگئے کچھ دیر کے بعد فرمانے لگے میرا بازو دباؤ، چنانچہ میں بیٹھ کر بازو اور کمر دبانے لگا، دیکھا کہ کچھ فرمارہے ہیں اور چہرہ پر بے حد پسینہ (Sweat) ہے، میں نے رومال سے چہرے کا پسینہ خشک کیا، آپ نے نظر اٹھا کر میری طرف دیکھا، پھر آواز سے کلمہ طیبہ: **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ۔** پڑھنا شروع کیا، کلمہ شریف پڑھتے ہوئے، 19 **ذُوالحجۃ الحرام** ۱۳۶۷ھ کو اس دُنیا سے رُخصت ہوگئے۔ جامعہ نعیمیہ (مرادآباد ہند) کی مسجد کے بائیں گوشے میں آپ کی آخری آرام گاہ ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ رسالے تذکرۂ صدرُ الافاضل کی روشنی میں صدرُ الْاُفَاضِل حضرت علّامہ مولانا سَیِّد محمد نعیمُ الدین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دِینی خدمات کے متعلق کچھ مدنی پھول سنتے ہیں:

♣ آپ نے درسِ نظامی مکمل کرنے کے بعد شعبۂ تدریس سے اپنا تعلق قائم کرکے درسِ نظامی پڑھانا شروع کی اور کئی نامور و مشہور علما و مفتیانِ کرام کو خدمتِ دِین کے لئے تیار کیا۔

♣ آپ فَنِّ تصنیف و تالیف سے بھی وابستہ رہے۔

♣ آپ نے 20 سال کی عمر میں اپنے دورِ طالبِ علمی میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے علمِ غیب

کے ثبوت پر دلائل سے مزین ایک کتاب تحریر فرمائی۔

♣ آپ کا سب سے عظیم کارنامہ ترجمہ کنزالایمان کا حاشیہ بنام خزائنُ العرفان ہے۔

♣ آپ کی یادگار تصانیف کی تعداد 21 ہے۔

♣ آپ دارُالافتا سے بھی وابستہ رہے اور کئی استفتاء کے جوابات تحریر فرمائے۔

♣ آپ کا فَنِّ افتاء میں اس قدر کمال تھا کہ بغیر کتابوں کو دیکھے سوالوں کے جوابات تحریر فرماتے تھے۔

♣ آپ نے امامت و خطابات اور حمدِ باری تعالیٰ و نعتِ رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اشعار کی صورت میں ڈھال کر اس کے ذریعے لوگوں کے دلوں میں محبتِ الٰہی اور عشقِ رسول کے دِیے (چراغ) روشن کئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سِیرتِ مُبارَکہ کا مُختصر تَعارُف (Introduction) اور آپ کے عشقِ رسول کے مختلف واقعات سُنے کہ اطاعتِ رسول ہو یا اتباعِ رسول، محبتِ رسول ہو یا محبتِ اہلِ بیت، محبتِ قرآن ہو یا رضائے رَسُول کا حُصُول، الغرض محبتِ رسول کے ہر پہلو (Aspect) میں آپ کی زندگی کامل عشقِ رسول کا نَمُونہ تھی اور اس کے ساتھ ساتھ ہم نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحَبَّت کرنے کی ضروری علامات سنیں۔ مثلاً

♣ مَحبتِ رسول کے لئے اِطاعتِ رسول اور اِتباعِ رسول ضروری ہے۔

♣ مَحبتِ رسول کے لئے اہلِ بیتِ اطہار سے مَحَبَّت ضروری ہے۔

♣ محبتِ رسول کے لئے پیارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضا والے کام ضروری ہیں۔

♣ محبتِ رسول کے لئے قرآن سے مَحَبَّت اور اس کی تلاوت کرنا ضروری ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا ہے کہ ہمیں بھی سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے صدقے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے سچی محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نبوت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمع بزمِ ہدایت، نَوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے جس نے میری سنت سے محبت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پانی پینے کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مدنی پھول" سے پانی پینے کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں، دو فرامین مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ❁ اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں مت پیو، بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو اور پینے سے قبل بسم اللہ پڑھو اور فراغت پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا کرو۔ (ترمذی ج ۳ ص ۳۵۲ حدیث ۱۸۹۲) ❁ نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے برتن میں سانس لینے یا اس میں پھونکنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد ج ۳ ص ۴۷۴ حدیث ۳۷۲۸

) مشہور مُفسرِ قرآن مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: برتن میں سانس لینا جانوروں کا کام ہے اور سانس کبھی زہریلی ہوتی ہے اِس لیے برتن سے الگ مُنہ کر کے سانس لو، (یعنی سانس لیتے وقت گلاس منہ سے ہٹالو) گرم دودھ یا چائے کو پھونکوں سے ٹھنڈا نہ کرو بلکہ کچھ ٹھہرو، قدرے ٹھنڈی ہو جائے پھر پیو۔(مراٰۃ المناجیح ج ۶ ص ۷۷) البتہ درودِ پاک وغیرہ پڑھ کر بہ نیّتِ شفا پانی پر دم کرنے میں حَرَج نہیں ❁ پینے سے پہلے بسم اللہ پڑھ لیجئے ❁ چوس کر چھوٹے چھوٹے گھونٹ پئیں، بڑے بڑے گھونٹ پینے سے جگر کی بیماری پیدا ہوتی ہے ❁ پانی تین سانس میں پئیں۔ ❁ بیٹھ کر اور سیدھے ہاتھ سے پانی نوش کیجئے ❁ لوٹے وغیرہ سے وضو کیا ہو تو اُس کا بچا ہوا پانی پینا 70 مرض سے شِفا ہے کہ یہ آبِ زم زم شریف کی مُشابہَت رکھتا ہے ان دو (یعنی وضو کا بچا ہوا پانی اور زم زم شریف) کے عِلاوہ کوئی سا بھی پانی کھڑے کھڑے پینا مکروہ ہے۔(ماخوذ از: فتاوی رضویه ج ۴ ص ۵۷۵ ج ۲۱ ص ۶۶۹) یہ دونوں پانی قبلہ رُو ہو کر کھڑے کھڑے پئیں ❁ پینے سے پہلے دیکھ لیجئے کہ پینے کی شے میں کوئی نقصان دہ چیز وغیرہ تو نہیں ہے۔(اتحافُ السّادَۃ للزّبیدیج ۵ ص ۵۹۴) ❁ پی چکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہیے ❁ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیدنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں بِسْمِ اللہ پڑھ کر پینا شروع کرے پہلی سانس کے آخر میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دوسرے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن اور تیسرے سانس کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھے۔(احیاء العُلوم ج ۲ ص ۸) ❁ گلاس میں بچے ہوئے مسلمان کے صاف ستھرے جھوٹے پانی کو قابلِ استعمال ہونے کے باوجود خوامخواہ پھینکنا نہ چاہئے۔ ❁ منقول ہے: سُؤْرُ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ یعنی مسلمان کے جھوٹے میں شفا ہے۔(الفتاوی الفقهية الكبرى لابن حجر الهيتمي ج ۴ ص ۱۱۷) ❁ پی لینے کے چند لمحوں کے بعد خالی گلاس کو دیکھیں گے تو اس کی دیواروں سے بہ کر چند قطرے پیندے میں جمع ہو چکے ہوں گے انہیں بھی پی لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16(312 صفحات)اور 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سنتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ فرمایئے سُنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو پاؤ گے بَرَکتیں قافلے میں چلو

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

رسولِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: جُمُعہ کے دن مجھ پر دُرودِ پاک کی کثرت کیا کرو کیونکہ یہ حاضِری کا دن ہے کہ اِس میں فِرِشتے حاضِر ہوتے ہیں اور جو شَخْص بھی مجھ پر دُرود پڑھتا ہے، اُس کا دُرود میری بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے۔ راوِی فرماتے ہیں کہ میں نے عَرض کی: کیا وِصالِ ظاہری کے بعد بھی؟ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ہاں، بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے زمین پر انبیاء (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے جِسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی زِندہ ہیں، اُنہیں روزی دی جاتی ہے۔[1]

جِنّ و بَشَر سلام کو حاضِر ہیں اَلسَّلام
یہ بارگاہ مالکِ جِنّ و بَشَر کی ہے
چھائے ملائکہ ہیں لگاتار ہے دُرُود
بدلے ہیں پہرے بدلے میں بارش دُرَر کی ہے

[1] ... ابن ماجه، کتاب ماجاء في الجنائز، باب ذکر وفاته ودفنه، ۲/۲۹۱، حدیث: ۱۶۳۷

(حدائقِ بخشش، ص۲۰۹۔۲۱۹)

مختصر وضاحت: یعنی جنّ ہوں یا انسان ہر کوئی حضور نبیِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہِ عالیہ میں باادب حاضر ہے کیونکہ یہ بارگاہ اس ذاتِ عالی مَرتَبَت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ہے جو تمام جنّوں اور انسانوں کے مالک ہیں اور روزانہ صبح ستّر(70) ہزار اور شام ستّر(70) ہزار فرشتے دربارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں حاضر ہو کر دُرود پڑھتے ہیں اور ان کا دُرود پڑھنا گویا کہ سفید موتیوں کی بارش ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیْر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ؟ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔ ؟ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ؟ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ؟ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب،

---

[1] ... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صَدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ؟بیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت کا حاضریٔ مدینہ کا ذوق وشوق

اعلیٰ حَضْرت، اِمامِ اَہلسنّت، مُجَدِّدِ دِین وملّت مَولانا شاہ اِمام اَحمد رضاخان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے دُوسرے سَفَرِ حج میں اَرْکانِ حَج ادا کرنے کے بعد سخت بیمار (Sick) ہوگئے مگر اس کے باوُجُود حاضریِ مدینہ کے ذَوق وشوق میں کوئی کمی نہ آئی۔ بُخار کی شدّت کی وجہ سے علمائے کرام آپ کو روکنے لگے تو اس موقع پر یہ ارشاد فرمایا: ”اگر سچ پُوچھئے تو حاضِری کا اَصْلِ مقصود زِیارتِ طَیْبَہ ہے، دونوں بار اِسی نیّت سے گھر سے چلا، مَعَاذَاللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) اگر یہ نہ ہو تو حج کا کچھ لُطف (مزہ) (Enjoyment) نہیں۔“ جب آپ کی طبیعت کی ناسازی کی وجہ سے علمائے کرام کا اِصرار بڑھنے لگا تو آپ نے یہ حدیث پڑھی: ”مَنْ حَجَّ وَلَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ[1] یعنی جس نے حج کیا اور میری (قبر کی) زِیارَت نہ کی، اُس نے مجھ سے جَفا کی“ پھر فرمایا: میرے نزدیک حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ عُمْر میں کتنے ہی حج کرے زِیارَت ایک بار کافی ہے بلکہ ہر حج کے ساتھ زِیارَت ضرور (Compulsory) ہے، اب آپ دُعا فرمایئے کہ میں سَرکار (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤں۔ رَوضۂ اَقدَس پر ایک نِگاہ پڑ جائے، اگرچہ اُسی وَقت دَم نکل جائے۔[2]

عاشقِ اعلیٰ حضرت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے مجموعۂ کلام ”**وسائلِ بخشش**“ میں اپنے

---

[1]... کشف الخفاء، حرف المیم، ۲/۲۱۸، حدیث: ۲۴۵۸

[2]... عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زِیارَتیں، ص ۱۴۶، ۱۴۵ بتصرف

عِشق بھرے جذبات کا اِظہار کرتے ہیں:

چلُوں دُنیا سے میں اِس شان سے اے کاش! یَا اللہ　　شَہِ اَبرار کی چوکھٹ پہ سَر ہو میرا خَم مَولیٰ
سُنہری جالیوں کے سامنے اے کاش! ایسا ہو　　نکل جائے رسولِ پاک کے جلوؤں میں دَم مولیٰ

(وسائلِ بخشش ص98)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ عاشقوں کے اِمام، اعلیٰ حضرت مَولانا شاہ اِمام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مدینے کی حاضِری کے لئے کِس قدَر بے قَرار رَہا کرتے، آپ چاہتے تو کچھ مُدّت کے بعد اِس سَعادَت سے مُشَرَّف ہو جاتے مگر عشقِ رسول چُونکہ آپ کا سَرمایہ اور حاضِریِ مدینہ آپ کی منزلِ مقصود تھی، لہٰذا **سخت بیماری** بھی آپ کو **دربارِ رسول کی حاضِری** سے نہ روک سَکی، الغَرَض آپ پر ایک ہی دُھن سُوار تھی کہ بس کسی طرح رَوْضۂ رسول کی ایک جَھلک (Glimpse) دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر لُوں، پھر بَھلے میری جان بھی چلی جائے تو مجھے کوئی پَروا نہ ہو گی، آپ کا یہ جُملہ بھی سُنہری حُروف سے لکھنے کے قابِل ہے کہ **"اگر سچ پوچھئے تو حاضِری کا اَصْلِ مقصود زِیارَتِ طَیْبَہ ہے، دونوں بار اِسی نِیّت سے گھر سے چلا، مَعَاذَاللّٰہ اگر یہ نہ ہو تو حج کا کچھ لُطف نہیں۔"**

ان کے طفیل حج بھی خدا نے کرا دیئے
اصلِ مُراد حاضری اُس پاک در کی ہے

وضاحت:۔ یعنی روضۂ رسولِ انام صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زیارت کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ نے حج بھی ادا کرا دیئے کیونکہ اصل مقصد حضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دربار کی حاضری ہے۔ اور

پھر اعلیٰ حضرت اپنے سفر حج کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جب اس مبارک سفر کے بارے میں کسی نے بھی پوچھا کہ کہاں کی روانگی ہے تو چونکہ اصل مقصود حاضریِ مدینہ تھی لہٰذا ہر پوچھنے والے کو یہی بتایا پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے روضے کی طرف روانگی ہے، جن کے دَم قدم سے کعبہ و منیٰ جیسی مقدس چیزیں ہیں اگر وہ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے روضے کی حاضری بہت بڑی سَعادَت کی بات ہے، جس کی تمنا(Desire) ہر عاشقِ رسول کے دل میں مچلتی رہتی ہے اور وہ اسی اُمید پر اپنے شب و روز گُزارتا ہے کہ کبھی تو سبز گُنبد کا اُجالا ہم بھی دیکھیں گے اور جس عاشقِ رَسُول کا دربارِ نبی سے بُلاوا آجاتا ہے تو پھر وہ اپنے اس مُبارَک سَفر کی تیاریاں شروع کر دیتا ہے اور وہ گویا زبانِ حال سے کہہ رہا ہوتا ہے کہ

شُکرِ خُدا کہ آج گھڑی اُس سَفر کی ہے
جِس پَر نِثار جان فَلاح و ظَفَر کی ہے

(حدائقِ بخشش،۲۰۱)

مختصر وضاحت: یعنی یا اللہ! تیرا شکر ہے کہ تُو نے مجھے دیارِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف وہ مبارک سفر کرنے کی توفیق و سعادت عطا فرمائی کہ جس پر صرف کامیابی ہی نہیں بلکہ کامیابیوں اور کامرانیوں کی جان بھی قربان ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عظمتِ مدینہ کے بارے میں احادیث مبارکہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ وہ مبارک شہر ہے، جسے ہمارے پیارے آقا مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شَرَفِ قیام بخشا، سرزمینِ مدینہ کو اپنے قدموں کے بوسے لینے کی سعادت عطا فرمائی، ان سعادتوں سے فیضیاب ہو کر شہرِ مدینہ نے عظمت و رِفعت پائی، اسے رحمت و برکت مُیسّر آئی، جس کی بدولت یہ مُبارک شہر مُنور و مُعطّر ہوا اور مدینے میں رہنا **عافیت کی علامت** اور مدینے میں مرنا **شَفاعت کی ضمانت** قرار پایا۔ آیئے! حاضریِ مدینہ کا شوق اور تڑپ بڑھانے اور دل میں مَحبَّتِ مدینہ میں اِضافے کی نیّت سے عظمتِ مدینہ سے مُتَعَلِّق 3 فرامینِ مصطفےٰ سنتے ہیں:

1. ارشاد فرمایا: مدینے میں داخل ہونے کے تمام راستوں پر فِرِشتے ہیں، اس میں طاعُون اور دَجَّال داخل نہ ہوں گے۔[1]
2. ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم! جس کے دَستِ قُدرت میں میری جان ہے! مدینے میں نہ کوئی گھاٹی ہے نہ کوئی راستہ مگر اُس پر دو فِرِشتے ہیں جو اِس کی حفاظت کر رہے ہیں۔"[2] امام نَوَوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس روایت میں مدینۂ مُنَوَّرَہ کی فَضیلت کا بیان ہے اور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے میں اس کی حفاظت کی جاتی تھی، کثرت سے فِرِشتے حفاظت کرتے اور اُنہوں نے تمام گھاٹیوں کو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عِزّت اَفزائی کے لئے گھیرا ہوا ہے۔[3]

ملائک لگاتے ہیں آنکھوں میں اپنی

---

[1] ... بُخاری، کتاب فضائل مدینہ، ۱/۶۱۹ حدیث ۱۸۸۰

[2] ... مسلم، کتاب الحج، ص ۵۴۷، حدیث ۱۳۷۴

[3] ... شرح صحیح مسلم للنووی ج ۵ جزء ۹ ص ۱۴۸

شَب و روز خاکِ مَزارِ مدینہ
مِری خاک یارَبّ نہ برباد جائے
پسِ مرگ کردے غُبارِ مدینہ
جدھر دیکھئے باغِ جنّت کُھلا ہے
نظر میں ہے نقش و نِگارِ مدینہ

(ذوقِ نعت ص۱۴۸)

3. والیٔ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو مدینے میں مر سکے وہ وَہیں مرے کیونکہ میں مدینے میں مرنے والوں کی شَفاعت کروں گا۔[1]

طَیْبَہ میں مَر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند سِیدھی سَڑک یہ شَہرِ شَفاعَت نگر کی ہے

(حدائقِ بخشش،۲۲۲)

مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ کی خُصُوصِیات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ کے فضائل بے شمار ہیں ایسے ہی اس مبارک شہر کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بے شمار خصوصیات سے نوازا ہے، مثلاً؟ رُوئے زمین میں مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ کے علاوہ کسی شہر کے اتنے کثیر نام نہیں، بعض عُلما نے 100 تک نام تحریر فرمائے ہیں۔؟ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ کی مَحَبَّت اور ہِجر و فُرقت میں دنیا کی سب سے زیادہ زبانوں میں لاتعداد (Uncountable) قصیدے لکھے گئے، لکھے جارہے ہیں اور لکھے جاتے رہیں گے۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، طبیبوں کے طبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کی طرف ہجرت کی اور یہیں قیام پذیر رہے۔؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے

[1] ... ترمذی ج۵، ص۴۸۳ حدیث ۳۹۴۳

اِس کا نام **طَابَہ** (یعنی پاک وصاف اور خوشبو دار جگہ) رکھا۔ ؟ سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب سفر سے واپَس تشریف لاتے تو **مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ** کے قریب پہنچ کر زیادتیِ شوق سے اپنی سُواری تیز کر دیتے۔ ؟ **مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ** میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قلبِ مبارک سُکون پاتا ؟ حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ جب غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لا رہے تھے تو تبوک میں شامل ہونے سے رہ جانے والے کچھ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ملے، انہوں نے گرد اُڑائی، ایک شخص نے اپنی ناک ڈھانپ لی، آپ نے ان کی ناک سے کپڑا ہٹایا اور ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! مدینے کی خاک میں ہر بیماری سے شفا ہے۔ (جامع الاصول، ۹/۲۹۷ حدیث: ۶۹۶۲)

اے خاکِ مدینہ ! ترا کہنا کیا تجھے قربِ شاہِ مدینہ ملا ہے
شرفِ مصطفٰے کے قدم چُومنے کا تجھے بارہا خاکِ طیبہ ملا ہے
معطّر ہے کتنی تُو خاکِ مدینہ کہ خوشبوؤں سے ذرّہ ذرّہ بسا ہے
لگاؤ تم آنکھوں میں خاکِ مدینہ کوئی اس سے بہتر بھی سُرمہ بھلا ہے!
مریضو! اُٹھا کر کے خاکِ مدینہ کو لے جاؤ! اس میں یقیناً شفا ہے
مدینے کی مٹی ذرا سی اُٹھا کر پیو گھول کر ہر مرض سے شفا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۶۵)

؟ جب کوئی مسلمان زیارت کی نیّت سے **مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ** آتا ہے تو فِرِشتے رَحمت کے تحفوں سے اُس کا استِقبال کرتے ہیں۔ (جذب القلوب ص۲۱۱)

لاکھوں قدسی ہیں کامِ خدمت پر

لاکھوں گِردِ مزار پھرتے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۰۰)

❣ یہاں مرنے والے کی سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شَفاعت فرمائیں گے۔ ❣ حجرۂ مبارکہ اور منبرِ منوّر کے درمیان کی جگہ جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ (جنّت کی کیاری) ہے۔ ❣ مسجدِ نبوی شَریف میں ایک نماز پڑھنا 50 ہزار نمازوں کے برابر ہے۔(ابن ماجہ، ج۲ص۱۷۶حدیث:۱۴۱۳) ❣ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ کی سرزمین پر مزارِ مصطفٰے ہے جہاں صُبح وشام 70،70 ہزار فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔

ستّر ہزار صبح ہیں ستّر ہزار شام
یوں بندگیِ زُلف و رُخ آٹھوں پہر کی ہے
جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے
رُخصت ہی بارگاہ سے بس اس قدر کی ہے
معصوموں کو ہے عمر میں صرف ایک بار بار
عاصی پڑے رہیں تو صَلا عمر بھر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۲۰)

وضاحت:۔یعنی صبح و شام روزانہ ستّر(70) ہزار فرشتے روضۂ انور پر حاضر ہو کر حسین و جمیل آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رُخِ وَ الضُّحٰی اور زلفِ وَ اللَّیْل کی دن رات تعریف و توصیف بیان کرتے ہیں اور جو فرشتہ روضۂ انور پر ایک بار حاضر ہو جائے پھر قیامت تک اسے دوبارہ حاضری نصیب نہیں ہوتی کیونکہ اللہ تعالٰی کی بارگاہ سے ایک ہی بار حاضری کی اجازت ہے۔ مگر قربان جائیں امّتِ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نصیب پر کہ ایک گناہ گار شخص کئی کئی بار روضۂ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حاضری سے مشرف ہوتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

؟ یہاں کی زمین کا وہ مبارک حصّہ جس پر رسولِ انور، مدینے کے تاجور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جسمِ مُنوّر تشریف فرما ہے، وہ ہر مقام حتّٰی کہ خانۂ کعبہ، بیتُ المعمور، عرش و کرسی اور جنّت سے بھی افضل ہے۔

عرشِ عُلٰی سے اعلٰی میٹھے نبی کا روضہ ہے ہر مکاں سے بالا میٹھے نبی کا روضہ
کیسا ہے پیارا پیارا یہ سبز سبز گنبد کتنا ہے میٹھا میٹھا میٹھے نبی کا روضہ
مکّے سے اِس لئے بھی افضل ہوا مدینہ حصّے میں اس کے آیا میٹھے نبی کا روضہ
کعبے کی عظمتوں کا منکر نہیں ہوں لیکن کعبے کا بھی ہے کعبہ میٹھے نبی کا روضہ
ہوگی شفاعت اس کی جس نے مدینے آکر خواہ اک نظر بھی دیکھا میٹھے نبی کا روضہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۲۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

؟ دجّال مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ میں داخل نہیں ہوسکے گا۔ ؟ اہلِ مدینہ سے بُرائی کا ارادہ کرنے والا عذاب میں گرفتار ہوگا۔ ؟ یہاں کا قبرستان (Graveyard) جنّتُ البقیع دنیا کے تمام قبرستانوں سے افضل ہے، یہاں تقریباً 10 ہزار صحابۂ کرام و اَجِلّہ اہلِ بیتِ اَطہار اور بے شُمار تابعینِ کرام واولیائے عِظام اور دیگر خوش نصیب مسلمان مَدفُون ہیں۔[1]

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بقیعِ پاک میں جگہ ملنے کی تمنّا لیے بارگاہِ ربِّ مصطفٰے میں

[1] ...عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں، ص۲۶۲، ۲۶۱

سرکارِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا واسطہ پیش کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں:

مجھ کو بقیعِ پاک میں مدفن نصیب ہو
غوثُ الوریٰ کا واسطہ یا ربِّ مُصطفٰے

(وسائلِ بخشش، مُرمّم ص133)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

محبوب کی بارگاہ میں حاضری کے نرالے انداز!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بزرگوں کا بارگاہِ رسالت میں حاضری کا یہ انداز بھی تھا کہ کوئی کتنا ہی امیر و کبیر ہونے کے باوجود خُود کو دَرِ مُصطَفٰے کا فقیر سمجھنے میں خُوشی محسُوس کرتا اور ملنے والی تمام نعمتوں کو اِسی دَر کا صَدَقہ تصوُّر کرتا جیسا کہ کسی نے سلطان محمود غزنوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو حاضرِی مدینہ کے دَوران مسجدِ نبوی شَریف میں فقیرانہ لباس پہنے، کندھے پر مشکیزہ اُٹھائے زائرینِ حرم کو پانی پِلاتے دیکھ کر کہا: آپ غزنی کے شَہَنْشاہ نہیں؟ یہ کیا حال بنا رکھا ہے! جواب دیا: میں شَہَنْشاہ ہوں مگر غزنی میں، اِس دربار میں تو شَہَنْشاہ بھی فقیر و گدا ہوتے ہیں۔ پوچھنے والے کو یہ دیوانگی بھرا جواب بَہُت ہی پیارا لگا۔ کچھ دیر بعد اُس نے دیکھا کہ مِصر کا شَہَنْشاہ شاہی کَرّوفَر اور رُعب داب کے ساتھ چلا آرہا ہے، اُس شخص نے بڑھ کر کہا: آپ نے اتنی بڑی جَسارَت کی! مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ کی حاضِری اور یہ شاہی دبدبہ! جو جواب (Answer) مِصْری شَہَنْشاہ نے دیا وہ بھی سنہری حُروف سے لکھنے کے قابل ہے۔ شاہِ مِصر بولا: اے سُوال کرنے والے! یہ بتاؤ یہ بادشاہی کس ہَستی نے عطا کی؟ یقیناً مدینے والے آقا نے ہی عنایت فرمائی ہے۔ لہٰذا شاہی تاج و لباس کے ساتھ حاضِر ہوا ہوں تاکہ دینے والا اپنی مبارَک آنکھوں سے دیکھ لے۔[1]

---

[1] ... عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زِیارَتیں، ص۵۱

اُس گلی کا گدا ہوں میں جس میں
مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص۹۹)

وضاحت:۔یعنی میں اس عالیشان گلی کا بھکاری ہوں جس گلی میں بڑے بڑے بادشاہ اپنا خالی کاسا پھیلائے مانگتے پھرتے ہیں اور وہ گلی سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی گلی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زِیارتِ رَوضۂ اَقدَس کے دس(10) فوائد

مُبَلِّغِ اِسْلَام شَیْخ شُعَیْب حَرِیْفِیْش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرشاد فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ، سُرورِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی قَبرِ اَقدَس کی زِیارَت کرنے والے کے لئے دس(10) کرامات یعنی عزّتیں ہیں: (1) وہ بُلند مرتبہ ہو گا۔(2) حُصولِ مقصد میں کامیاب ہو گا۔(3) اُس کی حاجت پُوری ہو گی۔(4) اُسے عَطِیَّات خَرچ کرنے کی تَوفیق مِلے گی۔(5) وہ ہلاکت و بَربادی سے اَمن میں رہے گا۔(6) عُیوب و نَقائص سے پاک ہو گا۔(7) اُس کی مُشکِلات آسان (Easy) ہوں گی۔(8) حادِثات سے اُس کی حِفاظت ہو گی۔(9) اُسے آخِرت میں اچّھا بدلہ مِلے گا اور (10) مَشرِق و مَغرِب کے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت مِلے گی۔[1]

رہیں ان کے جلوے بسیں ان کے جلوے مِرا دل بنے یادگارِ مدینہ

(ذوقِ نعت، ص۱۴۸)

---

[1] ... الروض الفائق، المجلس الثانی والخمسون: فی زیارۃ النبی، ص۳۰۸-۳۰۷ ملخصاً

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بُزرگانِ دین بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر فریاد کرتے اور منہ مانگی مُرادیں پاتے، چنانچہ اِمامُ العارِفین حضرت سَیِّد اَحمد کبیر رِفاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر یادِ طیبہ اور عشقِ رسول کا غلَبہ رہا کرتا تھا بلکہ آپ تسکینِ عشق کی خاطِر جسمانی طور پر نہ سہی پر رُوحانی طور پر پیارے آقا، مکّی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے درِ اَقدس کی چوکھٹ کو چُوم آیا کرتے تھے، مگر اِس کے باوُجود آپ جِسْم ورُوح کے ساتھ دیارِ مَحبُوب سے بُلاوے کے مُنْتَظِر رہا کرتے تھے۔ پھر جب اُن کی قسمت چمکی، اِنتِظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور بارگاہِ رسالت سے اُنہیں بُلاوا آیا تو جِسْم و رُوح کے ساتھ جانبِ مدینہ روانہ ہوئے اور آستانۂ عالیہ میں پہنچ کر عَقِیدَت سے بھرپُور اَشعار بارگاہِ اَقدس میں پیش کئے، جن کا ترجمہ کچھ یوں ہے: ”دُوری کی حالت میں، میں اپنی رُوح کو خِدمتِ اَقدس میں بھیجا کرتا تھا تو وہ میری نائب بن کر آستانۂ مُبارَکہ کو چُوما کرتی تھی اور اب بدَن کے ساتھ حاضِر ہو کر ملنے کی باری آئی ہے تو اپنا دَستِ مُبارَک دراز فرمایئے تاکہ میرے ہونٹ دَست بوسی کا شَرَف حاصِل کر سکیں۔“ کَرَم بالائے کَرَم ہُوا کہ بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں عاشقِ زار کے اَشعار دَرَجۂ قَبولِیَّت حاصِل کر گئے، رَحمتِ مُصْطَفٰے کو جوش آیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے قَبْرِ اَنور سے اپنا دَستِ اَطہر باہر نِکال کر اپنے سچّے عاشق کی دَست بوسی کی دِیرُ ینہ (پُرانی) خواہش کو ہاتھوں ہاتھ پُورا فرما دِیا۔[1]

یارَبّ! تیرے مَحبوب کا جلوہ نظر آئے اُس نُورِ مجسَّم کا سَراپا نظر آئے
اے کاش! کبھی ایسا بھی ہو خواب میں میرے ہُوں جس کی غُلامی میں وہ آقا نظر آئے
تابِندہ مُقدّر کا سِتارہ نظر آئے جب آنکھ کُھلے گُنبدِ خَضرا نظر آئے

[1] ...الحاوی للفتاوی، کتاب البعث، تنویر الحلک فی امکان رؤیۃ النبی والملک، ۲/۳۱۴ ملخصاً

جس در کا بنایا ہے گدا مجھ کو الٰہی اُس دَر پہ کبھی کاش! یہ منگتا نظر آئے

اٰمِیْن

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بزرگانِ دین جب زیارتِ مدینہ کی سعادت پاتے اور کسی آزمائش (Trial) میں مبتلا ہو جاتے تو زبان سے شکایت کرنے یا کسی اور کے در پر جانے کے بجائے بارگاہِ رسالت میں اپنی فریاد پیش کرتے چنانچہ

(1) حضرت سیدنا ابنُ الْجَلَّاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً میں حاضر ہوا تو مجھ پر ایک دو فاقے گزرے۔ میں سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مزارِ پُر انوار پر حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: اَنَا ضَیْفُکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یعنی "یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں آپ کا مہمان ہوں۔" پھر مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا، والیِ دوجہاں، رحمتِ عالمیاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خواب میں تشریف لا کر مجھے ایک روٹی عنایت فرمائی، میں خواب میں ہی کھانے لگا، ابھی آدھی ہی کھائی تھی کہ آنکھ کُھل گئی اور باقی آدھی ابھی میرے ہاتھ میں موجود تھی۔[1]

ہم بھکاری وہ کریم ان کا خدا ان سے فَرُوں اور نہ کہنا نہیں عادت رسولُ اللہ کی

مختصر وضاحت: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم اپنے آقا کے در کے بھکاری ہیں اور ہمیں ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب کچھ عطا فرماتے ہیں کیونکہ وہ کریم ہیں اور ان کا خدا ان کو عطا فرماتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سے بڑا کریم ہے بلکہ خود ان کو کریم بنانے والا ہے اور ہمارے نبی کی شان یہ ہے کہ منگتے کو منع کرنا ان کی عادت ہی نہیں۔

---

[1] ... مصباح الظلام، باب ماجاء فیمن استغاث بہ۔۔۔الخ، ص ۶۱

(2)حضرت سیّدنا شیخ ابو العبّاس احمد بن نفیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک بار مَدِیْنَۃُ مُنَوَّرَہ میں سخت بھوک وپیاس کے عالم میں سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مزارِ پُر انوار پر حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں بھوکا(Hungry) ہوں۔ یکایک میری آنکھ لگ گئی، اسی دوران کسی نے مجھے جگا دیا اور ساتھ چلنے کی دعوت دی چنانچہ میں اُن کے ساتھ اُن کے گھر آیا، میزبان نے کھجوریں، گھی، اور گندم کی روٹی پیش کر کے کہا: ”پیٹ بھر کر کھالیجئے کیونکہ مجھے میرے جَدِّامجد، مکی مدنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کی میزبانی کا حکم دیا ہے۔“ آئندہ بھی جب کبھی بھوک محسوس ہو تو ہمارے پاس تشریف لایا کریں۔[1]

عاشقِ ماہِ رِسالت، سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، **عطائے دربارِ مُصطفی کی انوکھی اداؤں** کو بہت ہی پیارے انداز میں اپنے ایک کلام میں لکھتے ہیں:

لب وا ہیں آنکھیں بند ہیں پھیلی ہیں جھولیاں — کتنے مزے کی بھیک ترے پاک در کی ہے
منگتا کا ہاتھ اُٹھتے ہی داتا کی دَین تھی — دُوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے

(حدائقِ بخشش،۲۲۸،۲۲۶)

مختصر وضاحت: یعنی ہونٹ دعا کیلئے کھلے ہوئے ہیں، آنکھیں شرم سے بند ہیں، آنکھ ملانے کے قابل نہیں اور جھولیاں پھیلی ہوئی ہیں، اے میرے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کے دَر کی بھیک کتنی پُر لطف ہے کہ منگتے نے جیسے ہی اپنا ہاتھ آپ کے سامنے پھیلایا آپ نے عطاؤں کی بارش کر دی، گویا مانگنے میں اور مانگ پوری ہونے میں صرف ہاتھ اُٹھانے ہی کی دیر ہے۔

---

[1] ... حجۃ اللّٰہ علی العالمین، الفصل الثالث فی ذکر من استغاث۔۔۔الخ، ص ۵۷۳

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حاضریِ مدینہ کے دوران صبر کرنے کا انعام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بُزُرگانِ دِین راہِ مدینہ میں آنے والی تکلیف کو اپنے لئے باعثِ سَعادَت تصوُّر کیا کرتے چنانچہ مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی اَحمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے سفرِ مدینہ کا ایک اِیمان اَفروز واقِعہ بَیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میں مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ میں پھِسَل کر گر گیا، داہنے ہاتھ کی کَلائی کی ہڈّی ٹُوٹ گئی، دَرْد زِیادَہ ہوا تو میں نے اُسے بوسہ دے کر کہا: اے مدینے کے درد! تیری جگہ میرے دل میں ہے تُو تو مجھے یار کے دروازے سے مِلا ہے۔

تِرا دَرْد میرا دَرماں تِرا غم مِری خوشی ہے مجھے دَرْد دینے والے تری بندہ پَروَری ہے

(مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں کہ) دَرْد تو اُسی وَقْت سے غائب ہو گیا مگر ہاتھ کام نہیں کرتا تھا، سترہ (17) دن کے بعد اَسپتال میں ایکسرے لیا تو ہڈّی کے دو ٹکڑے آئے، جن میں قدرے فاصِلہ تھا، مگر ہم نے عِلاج نہیں کرایا، پھر آہستہ آہستہ ہاتھ کام بھی کرنے لگا، مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ کے اُس اَسپتال کے ڈاکٹر محمد اسمٰعیل نے کہا کہ یہ خاص کَرِشْمَہ ہوا ہے کہ یہ ہاتھ طِبّی لِحاظ سے حَرَکت بھی نہیں کر سکتا، وہ ایکسرے (X-Ray) میرے پاس ہے، ہڈی اب تک ٹُوٹی ہوئی ہے، اِس ٹُوٹے ہاتھ سے تفسیر لکھ رہا ہوں، میں نے اپنے اِس ٹُوٹے ہوئے ہاتھ کا عِلاج صِرْف یہ کیا کہ آستانۂ عَالِیَہ (روضۂ اقدس) پر کھڑے ہو کر عرض کیا کہ حُضور! میرا ہاتھ ٹُوٹ گیا ہے، اے عبدُ اللہ بن عَتِیک (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کی ٹُوٹی پنڈلی جوڑنے والے! اے مُعاذ بن عَفْرَاء (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کا ٹُوٹا بازو جوڑ دینے والے! میرا ٹُوٹا ہاتھ جوڑ دو۔[1]

---

[1]... تفسیرِ نعیمی، ۹/۳۸۸

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کردہ واقعے سے صاف ظاہر ہے کہ مُفتی صاحِب کی کَلائی کی ہڈّی ٹُوٹ گئی مگر آپ کے صَبْر واِستِقامت اور سَعادت مَندی کا یہ حال تھا کہ آہ وبُکا اور چیخ وپُکار کرنے کے بجائے اِس دَرْد کو اپنے لئے اِنعام سمجھ کر قَبول کرلیا کہ یہ تو میرے لئے دِیارِ نبی کی ایک عُمدہ سوغات ہے۔

مُفتی صاحِب کا دربارِ مُصطفےٰ سے مانگنے کا نِرالا انداز اور یقینِ کامل دیکھئے کہ آپ کو پتہ تھا کہ میں نے اُس ہستی کے سامنے دستِ سُوال دراز کیا ہے جہاں اِنکار نہیں ہے، جہاں مریضوں کو بھی شفائیں ملتی ہیں، جہاں دُکھ درد کے ماروں کو خوشیاں ملتی ہیں، جہاں صرف ایک بار مانگنے کے بعد دروازہ بند نہیں کیا جاتا بلکہ خالی جھولیوں کو مُرادوں سے بھرنے کے بعد بھی گویا کہ پھر اُمیدیں وہیں حاضری دیتی ہیں، **اے کاش!** ہمیں بھی درِ مُصطفےٰ سے مانگنے کا سلیقہ آجائے۔

بَہرحال یہ اُنہی مُبارَک ہستیوں کا خاصّہ تھا کہ اُنہیں راہِ مدینہ کا کانٹا (Thorn) بھی پُھول محسوس ہوتا تھا، اے کاش! ہمیں بھی اِن بُزُرگوں کا صَدَقہ نصیب ہوجائے اور اے کاش! ہم بھی جب عازِمِ مدینہ ہوں تو سفرِ مدینہ کی خُوب خُوب بَرَکتیں پائیں اور اِس دَوران مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ اور مکینِ گُنبدِ خضراء صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مَحَبَّت میں اِس قدر فَنا ہوجائیں کہ اگر اِس راہ میں مشکلات اور پریشانیاں آئیں تو وہ ہمارے لئے نہ صِرْف رَاحت واِطمِینان کا ذَریعہ ہوں بلکہ غمِ دنیا وغمِ مال سے نَجات اور ہمارے گُناہوں کی بخشش کا سبب بن جائیں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اہلِ مدینہ کو تکلیف دینے والے کے لئے وعید

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بُزُرگانِ دِین جب حاضریِ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ کا شرف پاتے تو ان

کا ایک انداز یہ بھی ہوتا کہ وہ مدینے کی ہر شے حتیٰ کہ جانوروں سے بھی کس قدر مَحَبَّت فرماتے، اُنہیں ہر گز یہ منظور نہ تھا کہ کوئی دِیارِ مَحبوب کے کُتّوں کے ساتھ بھی نا مُناسب سُلوک (Behaviour) کرے اور اُنہیں اَذِیّت پہنچائے چنانچہ پنجاب (پاکستان) کے مشہور عاشقِ رسول بُزُرگ اَمیرِ مِلّت حضرت مَولانا پیر سیّد جماعت علی شاہ مُحَدِّث علی پُوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک مَرتبہ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا گئے تو اُن کے کسی مُرید نے مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے ایک کُتّے کو اِتِّفاقاً ڈھیلا (ڈھے۔لا) مار دیا، جس کی چوٹ سے کُتّا چیخا، جیسے ہی آپ کو یہ معلوم ہوا کہ میرے کسی مُرید نے اِس مُقدّس شہر کے ایک کُتّے کو ڈھیلا (ڈھے۔لا) مارا ہے تو آپ کا چین و قَرار جاتا رہا، بے قَراری کے عالَم میں آپ نے فوراً حُکم جاری فرمایا کہ کسی بھی صُورت میں اُس کُتّے کو ڈھونڈ کر میرے پاس لاؤ چنانچہ جب اُس کُتّے کو لایا گیا تو دیکھنے والوں نے دیکھا کہ مشہورِ زمانہ عاشقِ رسول، لاکھوں مریدین کے پیشوا اور ایک ولیِ کامِل گریہ و زاری کرتے ہوئے اُس کتّے سے مُخاطِب ہو کر یوں کہہ رہے ہیں: اے دِیارِ حبیب کے رہنے والے! لِلّٰہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے واسطے) میرے مُرید کی اِس لَغزِش (غَلَطی) (Mistake) کو مُعاف کر دے۔ پھر بُھنا ہوا گوشت اور دُودھ منگوایا اور اُسے کِھلایا پِلایا، پھر اُس سے کہا: جماعت علی شاہ تجھ سے مُعافی چاہتا ہے، خُدارا! اِسے مُعاف کر دینا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ میں خوب خرچ کیجئے

ہمارے بُزُرگانِ دِین کا مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ کی حاضری کے وقت ایک انداز یہ بھی تھا کہ اہلِ مدینہ کے

---

[1] ... سنّی علماء کی حکایات، ص ۲۱۱ ملخصاً

ساتھ نہایت شفقت و محبت سے پیش آتے اوران پر خوب خرچ فرماتے چنانچہ جب مدینۂ طیبہ قریب آتا تو امیر ملت پیر جماعت شاہ نقشبندی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا چہرہ ہشاش بشاش نظر آنے لگتا اور یہ ارشاد فرماتے: ”**اب وقت آگیا ہے، خوب تقسیم کرو! بہت اجر ملے گا۔ یہ لوگ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمسائے ہیں، یہ بہت مستحق ہیں، ہم ان کی خدمت کرنے کے لیے تو یہاں آتے ہیں، ہر روز یہ موقع کہاں نصیب ہوتا ہے۔**“ خود بھی اتنا دیتے کہ لوگ لیتے لیتے تھک جاتے، حضرت امیر ملت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اِتّباع میں ہمراہی (آپ کے ساتھ والے) بھی کھُلے دل سے خرچ کرتے تو آپ بہت خوش ہوتے۔ جو کوئی جتنا زیادہ خرچ کرتا اسے اتنا ہی زیادہ شاباشی دیتے اور فرماتے: ڈرو مت، کھلے دل سے خرچ کرو، مجھے یہاں سے قرض مل جاتا ہے میں یہاں سے لے کر دوں گا۔[1]

اے زائرِ مدینہ! آپ بھی مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ کے حاجت مندوں کی دادرسی اور مسلمانوں کی دلجوئی کے لیے خرچ کرنے کی نیت کر لیجئے۔ مسلمانوں کی حاجتیں پوری کرنا دنیا و آخرت میں آسانی کا سبب ہے جیسا کہ حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے:

نبیِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو تنگدست پر آسانی کرے گا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ دنیا و آخرت میں اس پر آسانی کرے گا۔[2] ظاہر ہے کہ جو شخص تنگدستی کا شکار اور رنج و غم میں گرفتار ہو اوراس مشکل وقت میں ہم نے اس کی مدد کر دی تو وہ ضرور ہمارے لیے دعا کرے گا اور دُکھیاروں کی دُعا قَبول (Accept) ہوتی ہے جیسا کہ والدِ اعلیٰ حضرت رئیسُ الْمُتَکَلِّمِین حضرتِ علامہ مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی کتابِ بے مثال جس کو مکتبۃ المدینہ نے **فضائلِ دُعا** کے نام سے شائع کیا

---

[1] ... سیرت امیر ملت، ص ۱۲۳ ملتقطاً

[2] ... مسلم، کتاب الذکر و الدعا، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القران، ص ۱۱۱۰، حدیث: ۲۶۹۹ ملتقطا

ہے، اس کتاب کے صفحہ 111 پر ہے، جن لوگوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں، اُن میں سب سے پہلے نمبر پر لکھا ہے: اوّل: مُضطَر (یعنی دُکھیارا) اس کے حاشیہ میں سرکارِ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”اس کی طرف یعنی دُکھیارے اور لاچار و ناشاد کی دعا کی قبولیّت کی طرف تو خود قرآنِ کریم میں ارشاد موجود ہے:

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ یَكْشِفُ السُّوْٓءَ (پ۲۰، النمل ۶۲)

ترجَمۂ کنزالایمان: یا وہ جو لاچار کی سُنتا ہے جب اُسے پُکارے اور دُور کر دیتا ہے برائی۔

لہٰذا حاضریٔ مدینہ یا جب کبھی موقع ملے، تنگدست و مجبور کی مدد کیجیے اور دعائیں لیجئے، دنیا میں بھی بے شمار بھلائیاں نصیب ہوں گی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے امید ہے کہ مظلوم کی دادرسی مغفرت کی خوشخبری کا سبب بنے گی جیسا کہ ایک شخص (زمانہ گزشتہ میں) لوگوں کو اُدھار دیا کرتا تھا، وہ اپنے غلام سے کہا کرتا: ”جب کسی تنگدست مقروض کے پاس جانا اُس کو معاف کر دینا اس اُمّید پر کہ خدا ہم کو معاف کر دے۔“ جب اُس کا انتقال ہوا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مُعاف فرما دیا۔[1]

12 مَدَنی کاموں میں حِصّہ لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مشکلات و مصائب میں لوگوں کی مدد (Help) کرنے، تنگدست و محتاج افراد کا ساتھ دینے کا جذبہ پانے، اچھی اچھی عادتیں اپنانے اور بُری عادتوں سے نجات پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر نیکی کی دعوت عام کیجئے اور 12 مَدَنی کاموں میں عملی طور پر

[1] ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب حدیث الغار، ۲/۴۷۰، حدیث: ۳۴۸۰، بہارِ شریعت، ۲/۷۶۲

حصہ لیجئے۔12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام بعدِ فجر مَدَنی حَلْقہ بھی ہے۔ جس میں روزانہ، 3 آیاتِ قرآنی کی تلاوت مع تَرْجَمَۂ کنز الایمان و تفسیر خزائنُ العرفان / تفسیر نورُالعرفان / تفسیر صِراطُ الجنان، درسِ فیضانِ سُنَّت (4 صفحات) اور منظوم شَجَرہ قادِریہ، رَضَویہ، ضیائیہ، عطاریہ پڑھا جاتا ہے۔ بعدِ فجر مدنی حلقے کی برکت سے مسجد آباد رہتی ہے، تلاوتِ قرآن سُننے کا موقع ملتا ہے، مختلف موضوعات پر علمِ دِین کے رنگ برنگے مدنی پھول چُننے کو ملتے ہیں، قرآنِ کریم پڑھنے پڑھانے اور سمجھنے سمجھانے کی تو کیا بات ہے چنانچہ

نبیِّ مکرّم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم بُخاری شریف میں ہے: **خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ** یعنی تم میں بہترین شَخْص وہ ہے جس نے قُرآن سیکھا اور دُوسروں کو سِکھایا۔[1]

مَدَنی چینل سے مُتأثِّر ہو کر 12 افراد کا قبولِ اسلام

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک "دعوتِ اسلامی" اسی طرح دیگر مدنی کاموں کے ذریعے نہ صرف مسلمانوں میں نیکی کی دعوت پھیلانے میں مصروفِ عمل ہے بلکہ مدنی کاموں اور مدنی چینل کی برکت سے اب تک کئی غیر مسلم، مسلمان ہو گئے ہیں، چُنانچِہ

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ ایک مرتبہ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ میں بروز جُمُعۃ المبارک (۲ جُمادَی الاُخریٰ ۱۴۳۲ھ بمطابق 6 مئی 2011ء) کم و بیش 4 بجے دن سبز عمامے والے ایک نوجوان سے ملاقات ہوئی دورانِ گفتگو انہوں نے انکشاف کیا: میں بمبئی (ہند) کا رہنے والا ہوں، مجھ سمیت ہمارے گھر کے تمام یعنی 12 افراد نے) اسلام قَبول کیا ہے۔ قبولِ اسلام کی وُجُوہات بتاتے ہوئے انہوں نے کچھ یوں کہا: ہمارے گھر والے کچھ عرصے سے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی چینل دیکھنے

---

[1] ... بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم من تعلم... الخ، ۳/۴۱۰، حدیث: ۵۰۲۷

لگے تھے۔اس کے سلسلوں میں مسلمانوں کا اسلامی حُلیہ،اُن کے مسکراتے چہرے اور بیان کی سادَگی ہمیں بَہُت اچّھی لگتی تھی۔حالانکہ اس سے پہلے ہم لوگ بے عمل مسلمانوں کی حرکتیں دیکھ کر انتہائی بد ظن تھے مگر اب ”مَدَنی چینل“ پر اسلام کی حقیقی تصویر دیکھ کر ہم اسلام سے مُتَاَثِّر ہونے لگے۔ بالخصوص دعوتِ اسلامی کے مُبَلِّغین کا بار بار نگاہیں جُھکانے کی ترغیب دینا ہمیں بَہُت بھاتا اور آنکھوں کے قفلِ مدینہ کے فوائد کا تذکرہ سُن کر ہم بَہُت خوش ہوتے،میری والِدَہ(Mother)سب سے کہتیں:اِس گئے گزرے زمانے میں بھی یہ لوگ نگاہیں نیچی رکھنے کا درس دیتے ہیں،واقعی نِگاہیں جھکا کر ہی رکھنی چاہئیں۔مَدَنی چینل کے سلسلے دیکھتے دیکھتے ہمارے دل میں اسلام کی مَحَبَّت اتنی بڑھ گئی کہ گھر میں اسلام قَبول کرنے کی باتیں ہونے لگیں مگر ہم خوفزدہ تھے کہ لوگ کیا کہیں گے ؟اس سُوال کا جواب بھی ہمیں مَدَنی چینل سے ہی ملا،ہُوا یوں کہ نگرانِ شوریٰ و مبلِّغِ دعوتِ اسلامی حاجی ابو حامد محمد عمران عطّاری سَلَّمَہُ الْبَارِی نے جب ”لوگ کیا کہیں گے ؟“ کے موضوع پر سنّتوں بھرا بیان فرمایا تو سب گھر والوں کا ذِہن بن گیا کہ اب ہمیں لوگوں کی پروا نہیں کرنی چاہئے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم کلمہ پڑھ کر اسلام کے دامن میں آگئے۔اُنہوں نے گُنبدِ خضرا کے سائے میں اپنے عزم کا اظہار کیا کہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اب میں دیگر غیر مسلموں کو بھی دامنِ اسلام سے وابَستہ کرنے کی بھرپور کوشش کروں گا۔[1]

مدنی چینل سے جسے بھی والہانہ پیار ہے
اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دوجہاں میں اس کا بیڑا پار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] . . . نیکی کی دعوت،ص۳۱۸

مدینے میں سُواری سے پرہیز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ کی حاضری کے وقت ہمارے بُزُرگانِ دِین کا ایک انداز یہ بھی تھا کہ اس دوران اس مبارک شہر کا خوب ادب فرماتے چنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ میں حضرتِ سیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دروازے پر خُراسان یا مصر کے گھوڑے بندھے دیکھے جو آپکو بطورِ ہدیہ (Gift) پیش کئے گئے تھے، اِس قَدَر اعلیٰ گھوڑے میں نے کبھی نہ دیکھے تھے۔ میں نے عرض کی: یہ گھوڑے کتنے عمدہ ہیں۔ فرمایا: میں یہ سب آپ کو تحفے میں دیتا ہوں، میں نے عرض کی: ایک گھوڑا اپنے لئے تو رکھ لیجئے فرمایا: مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا آتی ہے کہ اُس مبارک زمین کو اپنے گھوڑے کے قدموں تلے رَوندُوں جس میں بی بی آمنہ کے دلبر، مدینے کے تاجور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ موجود ہیں یعنی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا روضۂ اُنور ہے۔[1]

ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے غافِل ذرا تو جاگ
او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بارگاہِ رسالت میں حاضری کے آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس بات میں کوئی شک نہیں کہ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ میں رَوْضۂ رسول کے رُوبرُو سَلام پیش کرنا بَہُت بڑی سعادت ہے۔ اے کاش! ہماری زِندگی میں بھی وہ مُبارَک لَمحات آئیں مگر یہ بھی یاد رکھئے کہ جسے اِس دَر کی حاضِری نصیب ہو، اُس کے لئے ضروری ہے کہ اِس بارگاہِ عالی

[1] ...احیاء العلوم ج ۱ ص ۴۸، الروض الفائق ص ۲۱۷

کے آداب کا خاص خیال رکھے، کیونکہ ذَرا سی بے اِحتیاطی سَخْت مَحرومی کا سبب بَن سکتی ہے۔ آیئے! **صدرُالشّریعہ** مُفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف سے عطا ہونے والے حاضریِ دربارِ مُصطفٰے کے چند آداب سُنتے ہیں:

؟ حاضِری میں خالص زِیارتِ اَقدَس کی نِیَّت (Intention) کیجئے۔ **؟** حج اگر فرض ہے تو حج کر کے مَدِیْنَۂ طَیِّبَہ حاضِر ہو۔ **؟** راستے بھر دُرود و ذِکر شریف میں مشغول رہئے۔ **؟** جب حَرَمِ مدینہ آئے بہتر یہ کہ روتے، سَر جُھکائے، آنکھیں نیچی کیے، دُرود شریف کی کثرت کرتے اور ہو سکے تو ننگے پاؤں چلئے۔ **؟** مسجدِ نبوی پر حاضر ہو کر پہلے صلوٰۃ و سلام عرض کیجئے، پھر تھوڑا ٹھہرو جیسے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے حاضری کی اِجازت مانگتے ہوں۔ **؟** نہایت خُشُوع و خُضُوع سے روضۂ اَقدَس پر حاضری دیجئے، رونا نہ آئے تو رونے جیسی صورت بنالیجئے۔ **؟** قبلہ کو پیٹھ کئے کم اَز کم چار ہاتھ (یعنی دو گز) دُور نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرۂ اَنور کی طرف رُخ کر کے کھڑے ہوں **؟** اس دوران دل سرکار (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) ہی کی طرف متوجہ رکھنے کی کوشش کیجئے۔ **؟** جب تک مدینہ طَیِّبہ کی حاضری نصیب ہو، ایک سانس بھی بیکار نہ جانے دیجئے، ضَروریات کے سِوا اکثر وقت مسجد شریف میں باطَہارت حاضر رہئے، نماز و تلاوت و دُرود میں وقت گزاریئے، دُنیا کی بات کسی بھی مسجد میں نہ چاہیے نہ کہ صرف یہاں۔ **؟** مدینہ طَیِّبہ میں روزہ نصیب ہو، خُصُوصاً گرمی میں تو کیا کہنا کہ اس پر وعدۂ شفاعت ہے۔ **؟** یہاں ہر نیکی ایک کی پچاس ہزار (50,000) لکھی جاتی ہے، لہٰذا عبادت میں زیادہ کوشش (Effort) کیجئے، کھانے پینے کی کمی ضرور کیجئے اور جہاں تک ہو سکے صدقہ کیجئے۔ **؟** شہر میں خواہ شہر سے باہر جہاں کہیں گُنبدِ مُبارَک پر نظر پڑے، فوراً دَست بَستہ (ہاتھ باندھ کر) اُدھر مُنہ کر کے صلوٰۃ و

سلام عرض کیجئے، اِس کے بغیر ہر گز نہ گُزریے کہ خلافِ ادب ہے۔ ؟ قبرِ کریم کو ہر گز پیٹھ نہ کی جائے اور حتّی الاِمکان نماز میں بھی ایسی جگہ نہ کھڑے ہوں کہ پیٹھ کرنی پڑے۔[1]

زائرو پاسِ ادب رکھو ہوس جانے دو آنکھیں اندھی ہوئی ہیں ان کو ترس جانے دو

(حدائقِ بخشش، ص۱۱۸)

مختصر وضاحت: اے زائرینِ مدینہ! اگرچہ مدینے کی محبت اور اب تک محبوب سے جدا رہنے کی تڑپ اس بات پر تمہیں اُبھار رہی ہے کہ بس اب روضے کی جالیوں سے چمٹ جائیں اور در و دیوار کو سینے سے لگا کر روئیں، مگر دیوانگی کا یہ انداز ادَب کے اعتبار سے بالکل مناسب نہیں کیونکہ یہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا دربار ہے۔ خبر دار! ادب ملحوظ رکھا جائے۔

کتاب "عاشقانِ رَسُول کی 130 حکایات" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کے سفر مدینہ و حاضریِ مدینہ سے مُتَعَلِّق مزید دلچسپ حِکایات اور مکّہ و مدینہ کے بارے میں حیرت انگیز واقعات کی معلومات حاصل کرنے اور اپنے دل میں حاضریِ مدینہ کی سچّی تڑپ پیدا کرنے کے لئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَوْلانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مُرتَّب کردہ کتاب بنام **"عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکّے مدینے کی زیارتیں"** کا مُطالعہ نہایت مُفِید ہے۔ یہ ایسی کتاب ہے کہ آپ پڑھیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے آنسوؤں کو روک نہ سکیں گے۔ امیرِ اہلسنّت نے اس کتاب میں زائرینِ مدینہ کی 51، مشہور عاشقِ رسول بُزرگ حضرتِ سَیِّدُنا امام مالک کی 12، حاجیوں کی 42، صالحات

---

[1] ... بہارِ شریعت، ج۱، حصہ ۶، /۱۲۲۲ تا ۱۲۲۸ ملتقطاً

کی 6، عُلمائے اہلسنّت کی 17، جِنّات کی 7 اور حَیوانات کی 9 حِکمت سے بھرپُور حِکایات تحریر فرمائی ہیں، اِس کے علاوہ بھی اِس میں بہت سی مَعلُومات فَراہَم کی گئی ہیں۔ آپ تمام اسلامی بھائیوں سے مدنی اِلتِجا (Request) ہے کہ اِس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ سے ھَدِیّۃً طَلَب فرما کر نہ صرف خُود اِس کا مُطالعہ کیجئے بلکہ حَسبِ اِستِطاعت زیادہ تعداد میں حاصِل فرما کر سَفرِ مدینہ کی سعادت پانے والے خُوش نصیبوں میں ثواب کی نِیَّت سے مُفت تقسیم بھی فرمایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کیا جا سکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کِیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مبارک حیات بزرگانِ دین کی سیرت کی آئینہ دار ہے، حاضریِ مدینہ سے متعلق آپ کا شوق، تڑپ، لگن اور ادب کے نرالے انداز ہمیں بزرگانِ دین کی یاد دلاتے ہیں۔ بِلاشُبہ آپ بھی عشقِ رسول کے ایسے دَرَجے پر فائز ہیں کہ جس کی وجہ سے آپ کا شُمار بھی موجودہ دور کے عاشقانِ رسول کی صَفِ اَوّل میں ہوتا ہے۔ دَرْدِ مدینہ تو کوئی عاشقِ مدینہ، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے سیکھے کہ جب آپ ظاہری طور پر مدینے شریف سے دُور ہوتے ہیں، اُس وَقْت بھی آپ کے لَبوں پر ہر دم ذِکرِ مدینہ و ذِکرِ شاہِ مدینہ جاری رہتا ہے، مگر جب بے چین دِلوں کے چین، رَحمتِ دارَین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ سے آپ کو سَفرِ مدینہ کا مُژدہ (Happy news) مِلتا تو آپ کے دل کی دُنیا زَیر و زَبر ہو جاتی، اَشکوں کا تھما ہوا طُوفان آنکھوں کے ذریعے اُمنڈ آتا اور گویا آپ اِن اَشعار کی عَملی

تصویر بن جاتے:

مدینے کا سَفَر ہے اور میں نَمدیدہ نَمدیدہ جَبیں اَفسُردہ اَفسُردہ بدن لَرزیدہ لَرزیدہ

اَمیرِ اَہلسنّت کے سفرِ مدینہ کے اَحوال سُن کر یقیناً ہمیں بَہُت کچھ سیکھنے کو ملے گا۔ آیئے! اب شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے سفرِ مدینہ کے پُر کیف و نِرالے انداز کے بارے میں سُنتے ہیں: آپ کو کئی مَرتبہ سَفَرِ حج و سَفَرِ مدینہ کی سَعادَت حاصِل ہُوئی، جن میں مَجمُوعی طور پر جو کَیْفِیَّت رہی اُسے کَما حَقُّہٗ تو بَیان نہیں کِیا جاسکتا البتّہ آپ کے ایک سَفَرِ مدینہ کے مُختَصَر اَحوال سُنتے ہیں چنانچِہ جب مدینۂ پاک کی طرف آپ کی روانگی کی مبارَک گھڑی آئی، عاشقِ مدینہ، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کَیْفِیَّت بڑی عجیب تھی۔ آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جَھڑی لگی ہوئی تھی اور آپ اپنے اِن اَشْعار کے مِصْداق نَظر آرہے تھے:

آنسوؤں کی لَڑی بن رہی ہو اور آہوں سے پَھٹتا ہو سینہ

وِردِ لَب ہو مدینہ مدینہ جب چَلے سُوئے طیبہ سفینہ

عشق و اُلفت کا یہ نِرالا انداز ہر ایک کی سمجھ میں تو آنہیں سکتا کیونکہ حاضِریِ طیبہ کے لئے جانے والے تو عُموماً ہنستے ہوئے، مبارَکبادیاں وُصول کرتے ہوئے جاتے ہیں۔ ایسے زائرینِ مدینہ کا آپنے اپنے ایک کلام میں اِس طرح سے مَدَنی ذِہن بنانے کی کوشش کی ہے:

ارے زائرِ مدینہ! تُو خوشی سے ہنس رہا ہے! دلِ غمزَدہ جو پاتا تو کچھ اَور بات ہوتی

بالآخر اِسی کیفیت (Condition) میں سَفَرِ مدینہ کا آغاز ہوا، جُوں جُوں منزل قریب آتی رہی، آپ کے عِشق کی شِدّت بھی بڑھتی گئی۔ اُس پاک سَرزمین پر پہنچتے ہی آپ نے جُوتے اُتار لئے۔ اللہ! اللہ! مِزاجِ عشقِ رَسُول سے اِس قدر آشنا (جان پہچان رکھنے والے) کہ خُود ہی کلام میں فرماتے ہیں:

پاؤں میں جُوتا ارے مَحبوب کا کُوچہ ہے یہ ہوش کر تُو ہوش کر غافِل! مَدِینہ آگیا

اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اُس پاک سَرزمین کے آداب کا اِس قدر خیال رکھتے کہ ۱۴۰۶ھ کے سَفَرِ حج میں آپ کی طبیعت ناساز تھی۔ سَخت نزلہ ہوگیا، ناک سے شِدّت کے ساتھ پانی بہہ رہا تھا۔ اِس کے باوُجود آپ نے کبھی بھی مدینۂ پاک کی سَرزمین پر ناک نہیں سِنکی بلکہ آپ کی ہر ادا (Expression) سے ادب کا ظُہور ہوتا۔ جب تک مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ میں رہے حتّی الاِمکان گُنبدِ خضرا کو پیٹھ نہ ہونے دی۔

مدینہ اس لئے عطّارؔ جان و دل سے ہے پیارا کہ رہتے ہیں مِرے آقا مِرے دِلبر مدینے میں

کبھی کبھی میٹھے مدینے کی گلیوں سے گزرتے ہوئے وہاں کے جاروب کشوں (صفائی کرنے والوں) کے ہاتھ سے جھاڑو لے کر آپ نے مدینے کی گلیوں میں جاروب کشی کی سعادت بھی حاصل کی ہے۔ اس کی تمنّا کرتے ہوئے ولی کامل، عاشقِ صادق حضور مفتی اعظم ہند مصطفی رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

خدا خیر سے لائے وہ دن بھی نوریؔ مدینے کی گلیاں بُہارا کروں میں

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی عاشقِ مدینہ، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے صَدقے غمِ مدینہ کی لازوال دَولت سے سَرفراز فرمائے اور بار بار سَفَرِ مدینہ کی سعادت اور مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ کی باادب حاضِری نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہمارا انداز!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بزرگانِ دین کی اِن حکایات کو سُن کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اِن کا سفر مدینہ نیکیوں کا خزینہ اورادب و احترام کا گنجینہ ہوا کرتا، یہ حضرات حاضریِ مدینہ کے لمحات کو قیمتی(Precious) اوران مبارک فضاؤں میں گزرنے والی ساعتوں کو رحمت بھری بنانے کے لئے خوب کوشش فرماتے **اے کاش!** ہمیں ان مبارک ہستیوں کے صدقے مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ کی با ادب حاضری نصیب ہو جائے، مدینے کی پُر بہار اور مُعَطَّر مُعَطَّر فضاؤں کے صدقے ہمارے سینے سے کینہ دور ہو جائے، آنکھوں میں حیا پیدا ہو اور دل حسد، تکبر اور ریاکاری جیسے باطنی امراض سے شفاء پا جائے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں مُقدَّس مَقامات کا اَدب واحترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حاضری مدینہ کی سعادت پانے والے عاشقانِ رسول یقیناً خوش نصیب ہیں۔

- حاضری مدینہ کے لئے کیا جانے والا سفر کوئی عام سَفَر نہیں بلکہ یہ بہت مُبارَک سَفَر ہے۔
- ہمارے اکابر و بُزرگانِ دِین کو جب بھی مدینے شریف کی حاضری نصیب ہوتی تو وہ حضرات بارگاہِ عالی کا خُوب ادب واِحْتِرام بجالاتے۔
- اگر اِس مُبارک سَفَر میں کوئی تکلیف پیش آتی تو اُسے اپنے لئے باعثِ سَعادَت سمجھ کر بَرداشت کرتے۔

♣ اُس دَر سے ملنے والے دَرْد کی دَوا کرنے کے بَجائے اُسے محبوب کی طرف سے مِلنے والا **عظیم تحفہ** سمجھتے۔

♣ مَحبُوب کی بار گاہ بلکہ گلی کُوچوں سے نِسبَت (Relation) رکھنے والی چیزوں کی بھی تعظیم و تکریم کرتے۔

♣ اُس پاک سرزمین پر پہنچ کر اَدَب کی وجہ سے سُواری پر سُوار ہونے بلکہ چپّل یا جُوتے پہننے سے بھی گُریز کرتے۔

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی مدینے پاک کا خوب ادب کرنے کی توفیق عطا فرما اور ہم سب کو مُرشدِ کَرِیم کے سَاتھ بار بار مدینے شریف کی با اَدَب حاضری نصیب فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

آسماں گر ترے تلوؤں کا نظارہ کرتا روز اک چاند تصدق میں اُتارا کرتا
دلِ حیراں کو کبھی ذوقِ تپش پر لاتا تپشِ دل کو کبھی حوصلہ فرسا کرتا
کبھی کہتا کہ یہ کیا جوشِ جنوں ہے ظالم کبھی پھر گر کے تڑپنے کی تمنّا کرتا
آہ کیا خوب تھا گر حاضرِ در ہوتا میں ان کے سایہ کے تلے چین سے سویا کرتا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعَادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

---

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

تیل ڈالنے اور کنگھی کرنے کے مَدَنی پھول

آیئے! سر میں تیل ڈالنے اور کنگھی کرنے کے حوالے سے چند مدنی پھول سنتے ہیں:

حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سرِ اقدس میں اکثر تیل لگاتے اور داڑھی مبارک میں کنگھی کرتے تھے اور اکثر سرِ مُبارک پر کپڑا (یعنی سر بند شریف) رکھتے تھے یہاں تک کہ وہ کپڑا تیل سے تر ہو جاتا تھا (اَلشَّمائِلُ الْمُحَمَّدِیَّۃ لِلتِّرمِذی ص ۴۰ حدیث ۳۲) معلوم ہوا "سر بند" کا استعمال سنّت ہے، اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ جب بھی سر میں تیل ڈالیں، ایک چھوٹا سا کپڑا سر پر باندھ لیا کریں، سر اور داڑھی کے بال صابن وغیرہ سے دھونے کا جن کا معمول نہیں ہوتا اُن کے بالوں میں اکثر بدبُو (Smell) ہو جاتی ہے خود کو اگرچہ بدبُو نہ آتی ہو مگر دوسروں کو آتی ہے۔ منہ، بالوں، بدن اور لباس وغیرہ سے بدبو آتی ہو اِس حال میں مسجِد کا داخِلہ حرام ہے کہ اس سے لوگوں اور فرِشتوں کو ایذا ہوتی ہے۔ ہاں بدبو ہو مگر چھپی ہوئی ہو جیسے بغل کی بدبو تو اِس میں حرج نہیں، حضرتِ سیِّدُنا نافِع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما دِن میں دو مَرتَبہ تیل لگاتے تھے (مُصَنَّف ابن اَبی شَیْبہ، ج ۶ ص ۱۱۷) بالوں میں تیل کا بکثرت استعمال خُصُوصاً اہلِ علم حَضرات کے لئے مُفِید ہے کہ اس سے سر میں خشکی نہیں ہوتی، دِماغ تر اور حافِظہ قوی (strong) ہوتا ہے، فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "جب تم میں سے کوئی تیل لگائے تو بھنوؤں (یعنی اَبروؤں) سے شروع کرے، اس سے سر کا درد دُور ہوتا ہے۔" (اَلْجامِعُ الصَّغِیر ص ۲۸، حدیث: ۳۶۹) "کَنْزُ الْعُمّال" میں ہے: پیارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب تیل استعمال فرماتے تو پہلے اپنی اُلٹی ہتھیلی پر تیل ڈال لیتے تھے، پھر پہلے دونوں اَبروؤں

پر پھر دونوں آنکھوں پر اور پھر سرِ مبارک پر لگاتے تھے۔(کَنْزُ الْعُمّال ج ۴، ص ۴۶، حدیث: ۱۸۲۹۵)

"طَبرانی" کی روایت میں ہے: سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب داڑھی مبارک کو تیل لگاتے تو "عَنْفَقَہ" (یعنی نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیانی بالوں) سے اِبتِداء فرماتے تھے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج ۵ ص ۳۶۶ حدیث ۷۶۲۹) داڑھی میں کنگھی کرنا سنّت ہے (اَشِعَّۃُ اللَّمعات ج ۳ ص ۶۱۶) بغیر بِسمِ اللہ پڑھے تیل لگانا اور بالوں کو خشک اور پَراگندہ (پَرا۔گندہ یعنی بکھرے ہوئے) رکھنا خلافِ سنّت ہے، حدیثِ پاک میں ہے: جو بغیر بِسمِ اللہ پڑھے تیل لگائے تو 70 شیاطین اس کے ساتھ شریک ہو جاتے ہیں (عَمَلُ الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ لابن السنی ص ۷۸ حدیث: ۱۷۵)۔

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تَرْبِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

تین دن ہر ماہ جو اپنائے مدنی قافلہ
بے حساب اس کا خُدایا! خُلد میں ہو داخِلہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اعتکاف کی نیّت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سحری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شرعاً اجازت نہیں، البتہ اگر اعتکاف کی نیت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضمناً جائز ہو جائیں گی۔ اعتکاف کی نیت بھی صرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔

دُرُود شَریف کی فَضِیلت

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جب جمعرات کا دِن آتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ فرشتوں کو بھیجتا ہے، جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں، کون یومِ جمعرات اور شبِ جُمُعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔ (اَلْفِردَوس بماثور الخِطاب ج ۱ ص ۱۸۴ حدیث ۶۸۸)

یا نبی! تجھ پہ لاکھوں دُرُود و سلام اس پہ ہے ناز مجھ کو ہُوں تیرا غلام
اپنی رحمت سے تُو شاہِ خَیرُ الاَنام مجھ سے عاصی کا بھی ناز بردار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ؟ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ؟ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ؟ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ؟ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صَدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ؟ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جہنَّم کی دل ہِلا دینے والی کیفیت

اَمِیْرُالْمؤمنین حَضرت سَیِّدُنا عمر بن خطّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سَیِّدُنا کَعبُ الْاَحبار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (مشہور تابِعی بُزُرگ) سے اِرشاد فرمایا: اے کَعب (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ)! ہمیں ڈَر والی کچھ باتیں سنایئے! حَضْرت سَیِّدُنا کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے تعمیلِ اِرشاد کرتے ہوئے عَرض کی: یا امیرَالمؤمنین! اگر آپ

[1] ... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

قِیامت کے دن ستّر (70) اَنبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اعمال لے کر آئیں تب بھی مَحشر کے اَحوال دیکھ کر انہیں بَہُت ہی کم جاننے لگیں گے۔ یہ سُن کر امیرُ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کچھ دیر کے لئے سر جُھکا لیا پھر جب (رقّت میں) کمی آئی تو اِرشاد فرمایا: اے کَعب! مزید سنایئے۔ عرض کی: یا امیرَ المؤمنین! اگر جہنَّم (Hell) میں سے بَیل کی ناک کے سوراخ جتنا حصّہ مشرِق میں کھول دیا جائے تو مغرِب میں موجود شخص کا دِماغ اُس کی گرمی کی وجہ سے اُبل کر بہ جائے۔ اِس پر امیرُ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے (رِقّت کے سبب) کچھ دیر کے لئے سر جُھکا لیا۔ حضرت سیِّدُنا کعبُ الاحبار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مزید بتایا: جب قِیامت کا دن آئے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سب اَگلوں پچھلوں کو ایک میدان میں جمع فرمائے گا، پھر فِرِشتے نازِل ہو کر صَفیں بنائیں گے۔ اِس کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرْشاد فرمائے گا: اے جبرائیل! جہنَّم کو لے آؤ۔ تو حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام جہنم کو اس طرح لے کر آئیں گے کہ اس کی ستّر (70) ہزار لگاموں کو کھینچا جارہا ہو گا، پھر جب جہنّم مخلوق سے 100 برس کی راہ کے فاصلے پر رہ جائے گی تو اِس زور سے گرجے گی کہ جس سے مخلوق کے دل دَہَل جائیں گے، پھر جب دوبارہ گرجے گی تو ہر مُقرَّب فِرِشتہ اور نبیِّ مُرسَل گُھٹنوں کے بَل گر جائے گا، پھر جب تیسری مرتبہ گرجے گی تو لوگوں کے دل گلے تک پہنچ جائیں گے اور عَقلیں گھبرا جائیں گی، یہاں تک کہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام عرض کریں گے: یاالٰہی! میں تیرے خلیل ہونے کے صَدقے سے صِرف اپنے لئے سُوال کرتا ہوں۔ حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام عرض گُزار ہوں گے: یا الٰہی عَزَّوَجَلَّ! میں اپنی مُناجات کے صَدقے صِرف اپنے لئے سُوال کرتا ہوں۔ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام عرض کریں گے: یاالٰہی عَزَّوَجَلَّ تُو نے مجھے جو عزّت (Respect) دی ہے اُس کے صدقے میں صرف اپنے لئے سُوال کرتا ہوں۔ (اَلزَّواجِرُ عَنِ اقْتِرافِ الْکَبائِر ج ۱ ص ۴۹، ملتقطاً، از نیکی کی دعوت، ص ۳۳۹)

جَلا دے نہ نارِ جہنّم کرم ہو پئے بادشاہِ اُمَم یاالٰہی
مجھے نارِ دوزخ سے ڈر لگ رہا ہے ہو مجھ ناتُواں پر کرم یاالٰہی
تُو عطّار کو بے سبب بخش مَولیٰ کرم کر کرم کر کرم یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص:۱۱۱،۱۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے بروزِ قِیامت جب جَہَنَّم کو لایا جائے گا تو وہ کیسا جان کو پِگھلا دینے والا مَنظَر ہو گا؟ ذرا تَصوُّر کیجئے! اِس وقت سُورج چار ہزار (4000) بَرس کی راہ پَر ہے اور اِس طرف اُس کی پیٹھ ہے، قِیامت کے دِن سُورج صِرف سَوا مِیل پَر ہو گا اور اُس کا مُنہ اِس طرف ہو گا، اس کی تپش (Heat) سے بھیجے کھولتے ہوں گے اور اِس کثرت سے پسینہ نکلے گا کہ سَتّر (70) گز زمین میں جَذب ہو جائے گا، پھر جو پسینہ زمین نہ پی سکے گی وہ اُوپر چڑھے گا، کسی کے ٹخنوں تک ہو گا، کسی کے گھٹنوں، کسی کی کَمر، کسی کے سینے، کسی کے گلے تک اور غیر مسلم کے تو مُنہ تک چڑھ کر مثلِ لگام کے جکڑ جائے گا، جس میں وہ ڈُبکیاں کھائے گا۔ اِس گرمی کی حالَت میں پیاس کی جو کیفیت ہو گی مُحتاجِ بَیان نہیں، زَبانیں سُوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی، بعضوں کی زَبانیں مُنہ سے باہَر نکل آئیں گی، دِل اُبل کر گلے کو آجائیں گے، ہر مُبتَلا بَقدرِ گُناہ تکلیف میں مُبتَلا کیا جائے گا، پھر باوُجُود اِن مُصیبَتوں کے کوئی کسی کا پُرسانِ حال نہ ہو گا، بھائی سے بھائی بھاگے گا، ماں باپ اولاد سے پیچھا چُھڑائیں گے، بی بی بچے الگ جان چُرائیں گے، ہر ایک اپنی اپنی مُصیبَت میں گِرفتار ہو گا، کوئی کسی کا مددگار نہ ہو گا۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص۱۵۷، ملتقطاً)

یہ سَب مَصائِب کیا کم ہوں گے کہ اِس کڑے وَقْت میں جَہَنَّم کو بھی لایا جائے گا کہ اِس کے بھڑکنے سے مَخلُوق (Creature) کے دِل دِہل جائیں گے، اَلغَرض! میدانِ محشر کی سختیاں ایسی ہوں گی کہ بڑے بڑے

نیک اعمال بھی وہاں کم محسوس ہوں گے ، بڑے بڑے ہوشیاروں کی عقلوں کے چراغ گل ہو جائیں گے ، یہاں تک کہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام جو یقیناً بخشے بخشائے ہیں، وہ بھی نفسی نفسی کی فریاد کریں گے ، غور کیجئے ! کہ اُس کڑے وقت میں ہمارا کیا بنے گا؟

آج ہم لوگ سر تا پا گُناہوں میں ڈوبے ہوئے ہیں، رات دن غفلتوں میں بسر ہو رہے ہیں، ہمیشہ رہنے والی زندگی کو بُھلا کر اس دنیا کی عارضی حیات پر تکیہ لگائے بیٹھے ہیں، دَھن کمانے کی دُھن میں ہم ایسے مگن ہیں کہ اپنی پیدائش کا مقصدِ حقیقی بُھلا بیٹھے ہیں، ہمیں نہ موت کی سختیوں کی پروا ہے نہ قبر کے تاریک گڑھے کا کچھ خوف، ذرا سوچئے ! کہ ہم میدانِ محشر کی سختیوں کو کیسے برداشت کر پائیں گے ؟ لہٰذا ہماری بہتری اسی میں ہے کہ اپنے اندر خوفِ خدا پیدا کریں، اپنی آخرت کی فکر کریں، نیک اعمال کی کثرت کریں، گناہوں سے دُور رہیں اور نیک لوگوں کی صحبتیں اپنائیں۔ یاد رکھئے ! شیطان ہمارا دشمن ہے وہ مردُود کبھی نہیں چاہے گا کہ ہم گناہوں بھری راہ چھوڑ کر نیکیوں کے راستے پر گامزن ہو جائیں، اس لیے وہ طرح طرح کے وسوسے بطورِ مشورہ(Advice) ہمارے ذہنوں میں ڈالنے کی کوشش کرے گا، مثلاً جَذباتی فیصلہ اچھا نہیں ہوتا، رَفتہ رَفتہ اپنی اِصلاح کر لینا۔ ایک دَم سے مولوِی مَت بن جانا، ہاتھوں ہاتھ سُنَّتوں کی تَربِیَت کے مَدَنی قافلے میں سَفر کرنا مُناسِب نہیں، بَس دِھیرے دِھیرے کوشش جاری رکھو! ابھی تو ساری زندگی پڑی ہے، ابھی تو تُمہاری عُمر(Age) ہی کیا ہے، ابھی تو شادی بھی نہیں ہوئی، شادی کے بعد داڑھی بڑھا لینا بلکہ حَج کو چلے جانا اور مَدینۂ مُنَوَّرہ سے داڑھی رَکھ کر آنا، جب بُوڑھے ہو جاؤ تو عِمامہ سَجا لینا وغیرہ وغیرہ۔

حُبِّ دُنیا میں دل پھنس گیا ہے نَفسِ بدکار حاوِی ہوا ہے

ہائے شیطاں بھی پیچھے پڑا ہے　　یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص:134)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! یہ سَب شیطانی خیالات انتہائی خَطرناک ہیں۔ آہِستہ آہِستہ سُدھرنے کا ذہن بنائے رکھنے میں نُقصان ہی نُقصان ہے۔ اِس سے جَہاں گُناہوں میں اضافہ ہو سکتا ہے، وہیں اِس بات کی بھی کوئی گارنٹی نہیں کہ ہمیں تَوبہ کرنے کی مُہلت ملے گی بھی یا نہیں؟ کیوں کہ موت صرف بُوڑھوں، کینسر (Cancer) یا دِل (Heart) کے مریضوں ہی کو آتی ہو، ایسا نہیں ہے۔ روزانہ نہ جانے کتنے ہی کَڑیل نوجَوان حادِثات کا شکار ہو کر اَچانک موت کے گھاٹ اُتر جاتے ہیں۔ اس سے پہلے کہ موت آئے اور ہماری سانسوں کی مالا ٹُوٹ کر بکھر جائے فوراً اپنے ربّ کی بارگاہ میں جھک جانا چاہئے، گناہوں سے سچّی اور پکّی توبہ کرنی چاہئے اور نیکیوں کی راہ پر گامزن ہو جانا چاہئے۔

بڑی کوششیں کی گناہ چھوڑنے کی　　رہے آہ! ناکام ہم یاالٰہی!
مجھے سچّی تَوبہ کی توفیق دیدے　　پئے تاجدارِ حرم یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص:۱۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نماز میں گریہ وزاری!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے ایک حکایت اور اس سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں میں میدانِ محشر کی کیفیتوں کے ساتھ ساتھ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ

تَعَالٰی عَنْہ کا خوفِ خدا بھی ملاحظہ کیا۔ آپ کا شمار **عشرۂ مبشرہ** (عشرۂ مبشرہ یعنی وہ 10 خوش نصیب صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جن کو مالکِ جنت و کوثر، شفیعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کی زندگی میں ہی ان کو جنّت کی بشارت عطا فرمائی) میں ہوتا ہے، نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فیض یافتہ اور تربیت یافتہ ہیں، کامل علم و عمل والے اور وقت کے اَمِیْرُالْمؤمنین یعنی مُسلمانوں کے خلیفہ (Caliph) ہونے کے باوُجُود آپ خوفِ خدا کے سبب اکثر گریہ وزاری فرماتے، نماز میں خوفِ خدا سے مُتَعَلِّق آیات سُن کر آپ کی حالت غیر ہو جاتی تھی۔ چنانچہ

آپ کے شہزادے صحابیِ رسول، حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ میں نے اَمِیْرُالْمؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پیچھے نماز ادا کی تو میں نے 3 صفوں کے پیچھے سے آپ کے رونے کی آواز سُنی۔ (حلیۃ الاولیا، عمر بن الخطاب، ۱/۸۸، از فیضان فاروقِ اعظم، ۲/۵۳)

حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن سائب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک بار اَمِیْرُالْمؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو کسی سبب سے نمازِ عشا میں تاخیر (Delay) ہو گئی تو میں نے نمازِ عشا کی امامت کروائی، آپ بعد میں تشریف لے آئے اور نماز میں شامل ہو گئے۔ میں نے سُوْرَۃُ الذّٰرِیات کی تلاوت کی اور جب میں اس آیتِ مبارکہ (آیت نمبر 22) پر پہنچا:

﴿وَ فِی السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَ مَا تُوْعَدُوْنَ﴾ تَرجَمۂ کنزُالایمان: اور آسمان میں تمہارا رِزق ہے اور جو تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے﴾ تو سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بلند آواز سے رونے لگے۔ (کنز العمال، کتاب الفضائل، باب فضائل الصحابۃ، فضائل الفاروق، الجزء ۶، ۱۲/۲۵۷، حدیث: ۳۵۷۸۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیرتِ فاروقی کا مظہر بن جایئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً نماز کو اس کی حقیقی لذّت کے ساتھ ادا کرنا ہی عبادت کی معراج ہے اور حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ خُشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا فرماتے، نماز میں خوفِ خدا سے روتے اور عبادت کا حقیقی لُطف اُٹھاتے تھے، مگر اَفسوس! جبکہ ہمارا حال شاید اس کے بالکل برعکس ہے، ہمیں تو **خُشُوع و خُضُوع** کے معنٰی بھی پتہ نہیں ہوں گے کہ خُشُوع و خُضُوع کہتے کس کو ہیں، نماز کے فرائض و واجبات، نماز کی سُنّتیں اور اس کے مُستحبّات کی ہمیں شاید صحیح طرح معلومات ہی نہ ہوں گی، **یاد رکھئے!** حُقُوقُ اللہ میں سے نَماز اِنتہائی اَہَمِّیَّت کی حامِل ہے، جس کا اَندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا کہ بروزِ قِیامَت سب سے پہلے اسی کے مُتَعَلِّق سوال کیا جائے گا۔ حَدِیثِ پاک میں ہے "**اَوَّلُ مَایُحَاسَبُ بِہِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ صَلَاتُہ**" یعنی کل قِیامَت کے دن بندے سے سب سے پہلے اس کی نَماز کے بارے میں سوال ہو گا۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ نَماز کو اپنے تمام تر دنیوی معاملات پر ترجیح دیں اور نَماز کا وَقْت ہوتے ہی سارے کام کاج چھوڑ کر نَماز کی تیاری میں مَصروف (Busy) ہو جایا کریں اور نِہایَت ہی خُشُوع و خُضُوع کے ساتھ باجماعت نَماز اَدا کیا کریں کیونکہ صحیح طور پر نَماز پڑھنے سے جہاں دِین و دُنیا کی بے شُمار برکتیں حاصل ہوتی ہیں، وہیں اس کا ایک بہترین اُخْرَوِی فائدہ یہ بھی ہے کہ کل بروزِ قِیامَت یہی نَماز ہماری نَجات و مَغْفِرت کا باعث بن جائے گی۔ جیسا کہ

خُشُوع و خُضُوع سے نَماز پڑھنے والے کی مَغْفِرت

نَبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پانچ (5) نَمازیں فَرض فرمائی ہیں، جو ان کے لئے بہتر طَریقے سے وضو کرے اور انہیں ان کے وَقْت میں اَدا کرے اور ان کے رُکُوع و سُجود، خُشُوع کے ساتھ پورے کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے کہ اس کی مَغْفِرت فرمادے اور جو

انہیں اَدا نہیں کرے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّے اس کے لئے کچھ نہیں، چاہے تو اسے مُعاف فَرمادے اور چاہے تو اسے عَذاب دے۔ (سنن ابوداؤد، کتاب الصلوۃ، باب المحافظۃ علی وقت الصلوات، ج ۱، ص ۱۸۶، رقم: ۴۲۵)

اے کاش! ہم بھی سیرتِ فاروقی پر عمل کرنے والے بن جائیں، اے کاش! ان کے جذبۂ عبادت کے صدقے ہم بھی خُشوع و خُضوع سے عبادت کرنے والے بن جائیں، اے کاش! ان کے خوفِ خدا اور تقوی کے صدقے ہم بھی خوفِ خدا سے رونے والے بن جائیں۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تِرے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ
میں تھر تھر رہوں کانپتا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص105)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب ”فیضانِ فاروقِ اعظم“ کا تعارُف

عاشقِ ماہِ رسالت، پیکرِ عدل وانصاف، حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرت اور آپ کے خوفِ خدا سے مُتَعَلِّق مزید معلومات کیلئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب **”فیضانِ فاروقِ اعظم“** کا مُطالَعہ کرنا اِنتہائی مُفید ہے۔ اس کتاب میں فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرت کے مختلف حَسین پہلو، مثلاً آپ کے بچپن، جوانی، قبولِ اسلام سے قبل اور بعد کے حالات، آپ کے اَوصاف، ہجرت و غزوات، جاں نثاری اور وَفاشعاری کے ایمان افروز واقعات اور آپ کے دیگر روشن پہلوؤں کو اِنتہائی دِلکش انداز میں تحریر کیا گیا ہے، لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً

طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالَعہ کیجئے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا تعارف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَمِیْرُالْمؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے خوفِ خدا کے بارے میں مزید واقعات سن کر ان سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں کو اپنے دل میں سجاتے جایئے۔ آیئے! اس سے پہلے آپ کا تعارف (Introduction) سنتے ہیں۔

♣ آپ کی کُنْیَت "ابُو حَفْص" اور لقب "فارُوقِ اَعظم" ہے۔ ♣ ایک روایت میں ہے آپ 39 مَرد وں کے بعد، خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُعا سے اِعلانِ نبُوَّت کے چھٹے سال اِیمان لائے، اسی لئے آپ کو مُتَمِّمُ الْاَرْبَعِین یعنی "40 کا عَدد پُورا کرنے والا" کہتے ہیں۔ ♣ آپ کے اِسلام قَبول کرنے سے مُسلمانوں کو بے حَد خُوشی ہوئی اور اُن کو بَہُت بڑا سہارا مل گیا، یہاں تک کہ حُضُور رحمتِ عالَم، جانِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مُسلمانوں کے ساتھ مل کر حَرَمِ مُحْتَرَم میں اِعْلانیہ نَماز اَدا فرمائی۔ ♣ آپ اِسلامی جنگوں میں مُجاہِدانہ شان کے ساتھ بَر سرِ پیکار رہے اور تمام مَنْصُوبہ بندیوں میں شاہِ خَیْرُ الْاَنام، رسُولِ عالی مَقام صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وزیر و مُشیر کی حَیْثِیَّت سے وَفادار و رفیقِ کار رہے۔ ♣ خلیفۂ اَوَّل، اَمِیْرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سَیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے بعد حضرتِ سَیِّدُنا فارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو خلیفہ مُنْتَخَب (choose) فرمایا، ♣ آپ نے تَخْتِ خِلافت پر رَونق اَفروز رہ کر جانشینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تمام تر ذِمّے داریوں کو بہت ہی اچھے انداز سے سر اَنجام دیا۔ ♣ آپ مُرادِ

رسول تھے (یعنی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُعاؤں کی قبولیت کا نتیجہ تھے) ♣ آپ کا قلب انوارِ الٰہی سے خوب روشن تھا، شمعِ رسالت، ماہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے روشنی پانے کے بعد آپ خود بھی نورِ ہدایت کا ایسا سرچشمہ بنے بلکہ جو ان کے نقشِ قدم پر چلا، اس نے بھی اپنی دنیا و آخرت روشن کرلی، ♣ آپ بصیرت اور دانشمندی کے روشن چراغ تھے، مستقبل کے پردوں میں چھپے ہوئے واقعات کا پہلے ہی اِدراک کر لیا کرتے تھے، سچ اور جھوٹ کی پہچان میں مکمل مہارت رکھتے تھے، ♣ آپ کی جرأت و بہادری، عاجزی و سادگی، ہمت و مردانگی، حوصلہ و استقامت، دیانت و امانت، ذہانت و فَطانت اور صبر کی مثالیں آج بھی تاریخ کے اوراق میں نقش ہیں۔ ♣ آپ کی ذاتِ مبارکہ میں بھی انسانی خواہشات موجود تھیں، مگر آپ کی شان و عظمت یہ تھی کہ نہ تو کبھی بھوک (Hunger) کی شدت میں کوئی ناپسندیدہ فعل صادر ہوتا نہ خواہشاتِ نفس کی پیروی کرتے، نہ تو غُصّے میں کبھی دامنِ اعتدال سے تجاوز کرتے اور نہ کبھی خوشی میں یادِ خدا سے غافل ہوتے، ♣ آپ نے اپنی ایک ایک عادت کو سنّتوں کے سانچے میں ڈھال رکھا تھا، اَلغَرض! آپ گفتار و کردار کے حقیقی غازی تھے۔ بالآخر نمازِ فَجر میں ایک بدبخت نے آپ پر خنجر سے وار کیا اور آپ زَخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے تیسرے دن شَرفِ شَہادَت سے سَرفَراز ہوگئے۔ بوَقْتِ وَفات آپ کی عُمر شریف 63 برس تھی۔ ♣ حضرتِ سَیِّدُنا صُہَیْب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور گوہرِ نایاب، فیضانِ نَبُوَّت سے فیض یاب خلیفۂ رسالت مآب حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن خطّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ روضۂ مُبارکہ کے اندر حضرتِ سَیِّدُنا صِدّیقِ اَکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پہلوئے اَنور میں مَدفُون ہوئے، جو کہ سرکارِ اَنام صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مُبارَک پہلو (Side) میں آرام فرما ہیں۔

(الرّیاض النضرۃ فی مناقِب العَشرۃ، ج ۱، ص ۲۸۵، ۴۰۸، ۴۱۸، ملخصاً)

شہادت اے خُدا عطّار کو دیدے مدینے میں
کرم فرما اِلٰہی! واسطہ فاروقِ اعظم کا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص527)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فاروقِ اعظم کا خوفِ خدا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِن بے شمار خوبیوں کے ساتھ ساتھ خوفِ خدا، تقویٰ و پرہیز گاری کے خُوگر تھے، آپ کی نصیحت آمیز گفتگو خوفِ خدا سے بھرپور ہوتی تھی۔ بسا اوقات آپ پر خوفِ خدا کا ایسا غلبہ ہوتا کہ قبر و حشر کے حساب و کتاب کے خوف سے اس بات کی تمنّا کرتے: "**اے کاش!** میں اپنے گھر والوں کا دُنبہ ہوتا جسے وہ خوب کھلاتے پلاتے حتّٰی کہ میں خوب موٹا تازہ ہو جاتا۔ پھر ان کے پیارے دوست مہمان بنتے تو وہ مجھے ان کے لیے ذبح کرتے، میرے کچھ گوشت کو بھونتے، کچھ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے (Pieces) کر کے کھا جاتے، اے کاش! میں انسان نہ ہوتا۔ (شعب الایمان للبیھقی، باب فی الخوف من اللّٰہ تعالی، ۱/۴۸۵، حدیث:۷۸۷، ازفیضانِ فاروقِ اعظم، ۱/۱۵۲)

ایک بار آپ نے زمین سے ایک مٹی کا ڈھیلا اٹھایا اور فرمایا: "اے کاش! میں مٹی کا ڈھیلا ہوتا، اے کاش! میری ماں نے مجھے نہ جَنا ہوتا، اے کاش! میں کچھ بھی نہ ہوتا، اے کاش! میں کوئی بُھولی بِسری شے ہوتا۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، کلام عمر بن خطاب، ۸/۱۵۲، حدیث: ۳۹، از فیضانِ فاروقِ اعظم، ۱/۱۵۳)

کاشکے نہ دنیا میں پیدا میں ہوا ہوتا　　قبر و حشر کا ہر غم ختم ہو گیا ہوتا
آہ! سَلبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے　　کاشکے مِری ماں نے ہی نہیں جنا ہوتا

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص:159)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اَمیرُ المؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ خوفِ خدا کے سبب رب عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر سے ڈرتے ہوئے بطورِ عاجزی دُنبہ اور مٹّی کا ڈھیلا بننے کی خواہش کر رہے ہیں، کیونکہ مٹّی اور جانور کو بُرے خاتمے کا خوف نہیں ہوتا، اُنہیں نَزع کی سختیوں، قبر کی وَحشتوں اور جہنّم کی سزاؤں سے واسِطہ نہیں پڑے گا۔ غور کیجئے کہ جب حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قطعی جنّتی ہونے کے باوجود اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر سے بے خوف نہیں، تو ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر کا کس قدر خوف اور ایمان کی سلامتی کی کتنی زیادہ فکر (Worry) کرنی چاہئے۔

اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ عُلمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام فرماتے ہیں: جس کو (زندگی میں) سلبِ ایمان (ایمان چھن جانے) کا خوف نہ ہو، نزع کے وقت اس کا ایمان سلب ہو جانے کا شدید خطرہ ہے۔ اسی وجہ سے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں اپنے خوف سے ڈرتے رہنے اور آخری دم تک اسلام پر ثابت قدم رہنے کی تاکید فرماتے ہوئے پارہ 4 سُوْرَۂ آلِ عِمْران کی آیت نمبر 102 میں ارشاد فرمایا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہر گز نہ مرنا مگر مسلمان۔

مشہور مُفَسِّرِ قرآن حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ اسلام پر خاتمہ ہونے کا اِعتبار ہے، اگر عمر بھر مومن رہے، مرتے وَقْت کافر ہو جائے تو

وہ اصلی کافر کی طرح ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اچھا خاتمہ نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بُزرگانِ دین اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے رونے والے، اس کی خفیہ تدبیر سے ڈرنے والے، ایمان کی حفاظت کیلئے کڑھنے والے تھے، بلاشبہ یہ لوگ ایمان کے حقیقی معنی میں قدردان تھے، انہیں اپنے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمان "اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْم" **اعمال کا دار و مدار خاتمے پر ہے۔** (بخاری، کتاب القدر، باب العمل بالخواتیم، ۴/۲۷۴، حدیث: ۶۶۰۷) پر پورا پورا یقین ہوتا تھا جبھی تو ان کے شب و روز صرف اسی فکر میں بسر ہوتے ہیں کہ کہیں ہمارا ایمان ہم سے چھین نہ لیا جائے، ایمان سلامت رہا تو آخرت میں عیش و راحت کا سامان ہے اور ایمان سلب کر لیا گیا تو اعمال بھی برباد (Destroy) ہوں گے اور دونوں جہاں میں ذِلَّت و رُسوائی کا بھی سامنا کرنا پڑے گا، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ فانی دُنیا کے دھوکے میں مُبتلا رہنے اور اپنا قیمتی وقت فضولیات بلکہ ناجائز و حرام کاموں میں برباد کرنے کے بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ایمان کی حفاظت کیلئے کوشاں رہیں، اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے توبہ و اِستغفار کریں اور اپنے ظاہر و باطن کو گُناہوں سے پاک رکھیں، ہر عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کیلئے کریں اور ہر وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے رہیں، حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ قطعی جنّتی ہونے کے باوجود اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر سے بہت ڈرتے تھے۔

خفیہ تدبیر سے ڈرنا

نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو جنّت کی بشارت عطا فرمائی مگر اس کے باوُجود آپ نے فتنوں اور مُنافقین سے مُتعلّق احوال میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے راز

دار صحابی حضرت سَیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے اِستفسار فرمایا: اے حُذیفہ! کیا مُنافقین میں میرا نام بھی ہے؟ تو حضرت سَیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ ان میں سے نہیں۔ حضرت سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں میرے نفس نے میرے احوال کو مُشْتَبَہ (Doubtful) تو نہیں کر دیا اور میرے عیوب کو مجھ سے چھپا تو نہیں لیا اور یہ خوف اتنا زیادہ ہوا کہ انہوں نے رسولِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف سے ملنے والی جنَّت کی بشارت کو چند ایسی شرائط سے مشروط جانا جو آپ میں نہ پائی جاتی تھیں، لہٰذا آپ نے اس بشارت سے اپنے آپ کو مطمئن (Satisfy) نہ کیا۔

خوفِ خدا کے سبب آپ کا حال یہ تھا کہ بسا اوقات چھوٹے چھوٹے بچوں کا ہاتھ پکڑ کر لے آتے اور ان سے فرماتے: اُدْعُ لِیْ فَاِنَّکَ لَمْ تَذْنَبْ بَعْدُ یعنی میرے لیے دعا کرو کیونکہ تم نے ابھی تک گناہ نہیں کیا۔ (فیضانِ فاروقِ اعظم، ۱/۱۶۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی یہ کیفیت ہمارے لیے لمحۂ فکریہ ہے! ہمارا حال یہ ہے کہ شب و روز غفلتوں میں کٹ رہے ہیں، خوفِ خدا اور تقویٰ و پرہیز گاری سے کوسوں دُور ہیں، کوئی حُسنِ عمل نہیں ہے، گناہوں کا بھاری بوجھ ہے مگر ہمیں اپنی عاقبت کی کوئی پروا نہیں ہے۔ حالانکہ ایک مسلمان کو سب سے زیادہ عزیز اپنی آخرت ہی ہونی چاہیے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی آخرت کی فکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یا مُصْطَفٰے! گُناہوں کی عادَتیں نکالو — جذبہ مجھے عَطا ہو سُنَّت کی پیروی کا
اِیماں پہ ربِّ رَحمت دیدے تُو اِستقامت — دیتا ہوں واسِطہ میں تجھ کو ترے نبی کا
کچھ نیکیاں کما لے جَلْد آخِرت بنا لے — کوئی نہیں بھروسا اے بھائی! زِندگی کا

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص:178،177)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فاروقِ اعظم کے خوفِ خدا پر اقوالِ صحابہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً جب بندے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف پیدا ہوتا ہے تو اس کے دن رات کے معمولات بدل جاتے ہیں، اس کے شب و روز عبادت میں بسر ہوتے ہیں۔ وہ اس دنیا کی ناپائیدار زندگی پر بھروسا(Trust) کرنے کے بجائے ہمیشہ باقی رہنے والے زندگی کو ترجیح دیتا ہے۔ خوفِ خدا رکھنے والا شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فرمانبرداری، خوفِ خدا سے اشکباری، ہر لمحہ تقویٰ و پرہیز گاری کے ساتھ ساری زندگی قبر و آخرت کی تیاری میں گزار دیتا ہے تو اس کے صحبت یافتہ اور قریبی افراد اس میں تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔ اَمیرُ المؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں بھی کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی متفقہ رائے ہے کہ آپ نہایت متّقی، خوفِ خدا رکھنے والے اور دُنیا سے بے رغبت رہنے والے انسان تھے۔ آیئے! آپ کے بارے میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے چند اقوال سنتے ہیں:

1. حضرت سیّدُنا طلحہ بن عُبیداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: **"مَا كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِأَوَّلِنَا إِسْلَامًا وَلَا أَقْدَمِنَا هِجْرَةً وَلٰكِنَّهُ كَانَ أَزْهَدَنَا فِي الدُّنْيَا وَأَرْغَبَنَا فِي الْآخِرَةِ** یعنی امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نہ تو ہم سے پہلے ایمان لائے اور نہ ہی ہم سے پہلے ہجرت کی، مگر آپ ہم سے بڑھ کر دنیا سے بے رغبت اور آخرت کے شائق(Fancier) تھے۔

(اسد الغابہ، ج۴، ص۱۶۷)

2. حضرت سیّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: **"وَاللّٰهِ مَا كَانَ عُمَرُ بِأَقْدَمِنَا هِجْرَةً وَقَدْ**

عَرَفْتُ بِاَیِّ شَیْءٍ فَضَّلَنَا کَانَ اَزْھَدَنَا فِی الدُّنْیَا یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! امیر المومنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ہم سے پہلے ہجرت نہیں کی، لیکن میں نے اس بات کو جان لیا ہے کہ وہ کیوں ہم پر فضیلت وسبقت لے گئے ہیں؟ اور وہ بات یہ ہے کہ آپ ہم میں سب سے زیادہ زُہد وتقویٰ والے تھے۔" (اسد الغابہ، ج۴، ص۱۶۷)

3. حضرت سیِّدُنا امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "کَانَ اَکْثَرُ کَلَامِ عُمَرَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ یعنی اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زبان پر اکثر اَللّٰہُ اَکْبَر جاری رہتا تھا۔"
(الریاض النضرۃ، ج۱، ص۳۶۴)

4. حضرت سیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنا وظیفہ پڑھنے کے دوران بسا اوقات اتنا روتے کہ غش کھا کر زمین پر تشریف لے آتے، ایک دو روز تک اپنے گھر سے بھی نہ نکل پاتے اور لوگ آپ کی تیمار داری کیلئے آتے۔"

(شعب الایمان، ج۲، ص۳۶۴، حدیث:۲۰۵۶)

بھٹک سکتا نہیں ہر گز کبھی وہ سیدھے رستے سے
کرم جس بخت وَر پر ہو گیا فاروقِ اعظم کا
خدا کے فضل سے میں ہوں گدا فاروقِ اعظم کا
خدا اُن کا محمد مصطفٰی فاروقِ اعظم کا

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص:526،527)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی انعامات پر عمل"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہو سکتا ہے کہ حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے خوفِ خدا اور تقویٰ کی اعلیٰ صِفّات کی مدنی خوشبوؤں سے معطر ہو کر ہمارا بھی مدنی ذہن بنا ہو کہ مجھے بھی خوفِ خدا کا پیکر بننا ہے، مجھے بھی مُتّقی بننا ہے پھر ہمیں ایسے لوگوں کی صحبت (Company) حاصل کرنی ہو گی، جن کی صحبت سے ہم بھی خوفِ خدا اور تقویٰ و پرہیز گاری کے پیکر بن جائیں، اس کے لیے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول بہترین مُعاون و مددگار ہے۔ آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی صحبتوں کی برکت سے خوفِ خدا اور عشقِ مُصْطَفٰے کی دولت ملے گی۔ 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ بارہ (12) مدنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام، اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ کرتے ہوئے مَدَنی انعامات پر عمل کرنا، روزانہ فکرِ مدینہ کر کے مدنی انعامات کے رِسالے کے خانے پُر کرنا (یعنی فکرِ مدینہ کرنا) اور مدنی ماہ مکمل ہوتے ہی مدنی انعامات کا رِسالہ جمع کروا دینا بھی ہے۔ ہمارے اَسلافِ کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِین بھی نہ صرف خُود فکرِ آخرت میں اپنے اَعمال کا مُحاسَبہ کرتے، بلکہ لوگوں کو بھی اس کا ذِہن دیا کرتے جیسا کہ حضرت محمد بن علی کتّانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: بظاہر تو تم دُنیا میں رہو، لیکن دل آخِرت (کی تیاری) میں مَشْغُول رہے۔ (طبقات الصوفیۃ للسلمی، الطبقۃ الرابعۃ، ص ۲۸۳)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُر فِتَن دَور میں آخِرَت کی تیاری کا ذِہن بنانے، نیکیاں کرنے اور گُناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مُشْتَمِل مَدَنی اِنْعامات بَصُورتِ سُوالات عطا فرمائے ہیں، لہٰذا ہمیں بھی روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے، مَدَنی اِنْعامات کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذِمّہ دار کو جَمع کروانے کا مَعْمُول بَنالینا چاہئے اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہنا چاہئے، اس مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دِین و دُنیا کی

ڈھیروں ڈھیر بھلائیاں ہاتھ آئیں گی۔ آیئے! اسلامی بھائیوں کے 72 مدنی انعامات میں سے مدنی انعام نمبر 22 "انفرادی کوشش" والے مدنی اِنعام کی برکتوں سے مالا مال ایک مَدَنی بہار سُنئے۔ چُنانچہ

میٹھے بولوں میں کھو گئے

بابُ المدینہ (کراچی) میں مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میں بَحرِ عِصیاں میں مُستَغرَق (ڈُوبا ہوا) اپنی زِندگی کے "انمول ہیرے" غَفلت کی نذر کئے جارہا تھا، رات گئے تک دوستوں کے ساتھ خُوش گپیوں میں مصروف رہنا میرا معمول تھا۔ 18 رَمَضانُ المُبارک ۱۴۲۹ھ بمطابق 19 ستمبر 2008ء کو حسبِ معمول ہم دوست مل کر بیٹھے مذاق مسخریوں میں مشغول تھے، اِسی دوران دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک عاشقِ رسول ہمارے پاس تشریف لائے، اُنہوں نے سلام کیا اور بیٹھ گئے اور ہمیں نہایت عُمدہ مدنی پھُولوں سے نوازا، ہم ان کے میٹھے بولوں میں کھو گئے۔ دورانِ گُفتگو فکرِ آخرت واِصلاحِ اُمَّت کا موضوع (Topic) بھی زیرِ بحث رہا۔ دوسری رات ہم پھر اسی جگہ محفل سجائے ان اسلامی بھائی کے منتظر تھے کہ حَسبِ اُمید وہ تشریف لائے اور ہمیں دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ چلنے کی دعوت پیش کی، میں ان کے ساتھ فیضانِ مدینہ پہنچ گیا۔ وہاں کے رُوح پَرور مدنی ماحول نے میرے دل میں مدنی اِنقلاب برپا کر دیا اور یُوں اس عاشقِ رسول کی "اِنفرادی کوشش" کی برکت سے مجھے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول نصیب ہو گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مدرسۃ المدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک

دعوتِ اسلامی جہاں لوگوں کو نیک اعمال کی طرف رغبت دلا رہی ہے، وہیں 103 سے زائد شعبہ جات میں دینِ متین کی خدمت میں مصروف ہے، جن میں سے ایک شعبہ مَدَنی مُنّوں کی تعلیم وتربیت کیلئے مدرسۃ المدینہ (للبنین) اور مَدَنی مُنّیوں کیلئے مدرسۃ المدینہ (للبنات) قائم ہیں۔ جن میں تجوید وقرأت کے ساتھ قرآنِ کریم حفظ وناظرہ پڑھایا جاتا ہے۔ مدرسۃ المدینہ میں مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کو دینی تعلیم سے آراستہ کرنے کے ساتھ ساتھ بالخصوص ان کی **اَخلاقی تربیت** پر بھی خصوصی توجہ دی جاتی ہے، **اسلامی احکامات** کے مطابق **اسلامی زندگی** گزارنے کا انداز سکھایا جاتا ہے، **سُنّتیں وآداب** بتائے اور سکھائے جاتے ہیں، **ماں باپ کا ادب واحترام** سکھایا جاتا ہے، **چھوٹوں سے شفقت اور بڑوں کا ادب** کرنا سکھایا جاتا ہے، **نمازوں کا پابند اور سُنّتوں کا عامل** بنانے کی کوشش کی جاتی ہے، **جھوٹ** بولنے سے بچنے کا مدنی ذہن دیا جاتا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃ المدینہ سے حفظِ قرآن کی سعادت حاصل کرنے والے ہزاروں خوش نصیب **حُفّاظ** ہر سال ملک وبیرونِ ملک **نمازِ تراویح میں قرآنِ کریم** (مُصلّٰی) سُننے، سُنانے کی سعادتِ عظمیٰ حاصل کرتے ہیں، اس وقت بھی سینکڑوں وہ حُفّاظ جو مدرسۃ المدینہ سے حافظ بنے، دعوتِ اسلامی کے **مختلف شعبہ جات** میں اپنی دینی خدمات پیش کر رہے ہیں، **کوئی اِمامت کے مُصلّٰی** پر ہے تو کوئی **تدریس کے منصبِ اعلیٰ** پر فائز ہو کر **تعلیمِ قرآن** کو دُنیا بھر میں عام کر رہا ہے۔

قُرآنِ کریم کا پڑھنا، پڑھانا اور سُننا سُنانا سب ثواب کا کام ہے۔ اس کا ایک حَرف پڑھنے پر 10 نیکیاں ملتی ہیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ قُرآنِ پاک ہر مُسلمان کیلئے ہدایت کا سَرچشمہ بھی ہے، اس پر عمل کرنا دونوں جہان میں کامیابی کا سبب ہے، لیکن یاد رکھئے! عمل کرنے کیلئے اسے صحیح پڑھنا، سیکھنا اور سمجھنا ضَروری ہے لیکن اَفسوس صَدْاَفسوس! کہ ہماری اَکثریّت قُرآنِ کریم کو پڑھنے، سیکھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے سے دُور ہوتی جا رہی ہے۔ حالانکہ اس کی تعلیم کے بارے میں پیارے

مُعَلِّمِ کائنات، فَخْرِ مَوْجُودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہ۔ یعنی تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قُرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔

(صحیح البخاری، الحدیث: ۵۰۲۷، ج۳، ص۴۱۰)

قرآنِ کریم کس قدر سیکھنا ضَروری ہے اس کے مُتَعَلِّق سیّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرْشاد فرماتے ہیں: اتنی تَجْوید (سیکھنا) کہ ہر حَرْف دوسرے حَرْف سے صحیح مُمتاز ہو فَرضِ عَیْن ہے۔ بغیر اس کے نماز قَطْعاً باطل ہے۔ (فتاویٰ رضویہ مخرجہ، ج۳، ص۲۵۳) ہمیں خود بھی دُرست قرآنِ کریم پڑھنا آنا چاہئے، اپنے مدنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کو تَجوید و قرأت کے ساتھ قُرآنِ کریم کی تعلیم دلوانے، ان کی اَخلاقی تربیَّت کے ذَریعے انہیں نیک بنانے اور اپنے لیے صَدَقہ جاریہ بنانے کیلئے مدرسۃُ المدینہ میں داخل کروادیجئے۔

عطا ہو شوق مَوْلیٰ مَدْرَسے میں آنے جانے کا
خُدایا ذَوْق دے قرآن پڑھنے کا پڑھانے کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خوفِ خدا کہتے کسے ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً خوفِ خدا بہت بڑی نعمت ہے، جب تک یہ عظیم دولت حاصل نہ ہو گناہوں سے فرار اور نیکیوں سے پیار تقریباً ناممکن (Impossible) ہے۔ لیکن جب یہ عظیم دولت نصیب ہو جائے تو نیکیاں کرنا اور گناہوں سے بچنا بہت آسان ہو جاتا ہے۔ بندۂ مومن کے دل میں پیدا ہونے والے خوفِ خدا کی شمع اسے گناہوں کی تاریک راہ سے بچا کر نیک اعمال کے سیدھے راستے

پر گامزن رکھتی ہے۔ یہ عظیم نعمت ہوتی کیا ہے؟ خوفِ خدا کہتے کسے ہیں؟ آیئے! اس بارے میں سنتے ہیں، چنانچہ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایۂ ناز تالیف **"کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب"** صفحہ 26 پر فرماتے ہیں: **"خوفِ خدا"** سے مراد یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر، اس کی بے نیازی، اُس کی ناراضی، اس کی گرِفت (پکڑ)، اس کی طرف سے دیئے جانے والے عذابوں، اس کے غضب اور اس کے نتیجے میں ایمان کی بربادی وغیرہ سے خوف زدہ رہنے کا نام **"خوفِ خدا"** ہے۔ قرآنِ کریم میں اللہ ربُّ الْعٰلَمِیْن نے مومنین کو کئی مقامات پر اس پاکیزہ صفت کو اختیار کرنے کا حکم ارشاد فرمایا: چنانچہ پارہ 5، سُوْرَۂ نِسَاء، آیت نمبر 131 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ لَقَدْ وَصَّیْنَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ اِیَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَؕ

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور بے شک تاکید فرمادی ہے ہم نے ان سے جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے اور تم کو کہ اللہ سے ڈرتے رہو۔ (پ۵، النساء: ۱۳۱)

اسی طرح پارہ 22، سورۂ اَحزاب آیت نمبر 70 میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ﴿۷۰﴾

تَرجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو۔ (پ۲۲، الاحزاب: ۷۰)

پارہ 4 سورۂ آلِ عمران آیت نمبر 175 میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ خَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۷۵﴾

تَرجَمۂ کنزُالایمان: اور مجھ سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو۔ (پ۴، آلِ عمران: ۱۷۵)

امیر اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ یہ آیتِ کریمہ نقل کرنے کے بعد ترغیب دیتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: اے کاش! اِس آیتِ مقدّسہ کے صدقے غفلت کا پردہ چاک ہو جائے اور امّیدِ رحمت کے ساتھ ساتھ ہمیں صحیح معنوں میں خوفِ خدا بھی مُیسر آ جائے، دُنیا کی بے ثَباتی کا حقیقی معنوں میں اِحساس ہو جائے، **کاش! کاش! کاش!** بُرے خاتِمے کا ڈر دل میں گھر کر جائے، اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی ناراضگیوں کا ہر دم دھڑکا لگا رہے، نَزع کی سختیوں، مَوت کی تلخیوں، اپنے غسلِ میّت و تکفین و تدفین کی کیفیّتوں، قبر کی اندھیریوں اور وَحشتوں، منکَر و نکیر کے سُوالوں، قَبْر کے عذابوں، مَحْشَر کی گرمیوں اور گھبراہٹوں، پُل صراط کی دَہشتوں، بارگاہِ الٰہی کی پیشیوں، میدانِ قِیامت میں چھوٹی چھوٹی باتوں کی بھی پُرسِشوں اور سب کے سامنے عیب (Defect) کھلنے کی رُسوائیوں، جہنَّم کی خوفناک چِنگھاڑوں، دوزخ کی ہولناک سزاؤں اور اپنے نازوں کے پلے بدن کی نَزاکتوں، جنّت کی عظیم نعمتوں سے محرومیوں وغیرہ وغیرہ کا خوف ہمیں بے چین کرتا رہے اور **اے کاش!** یہ خوف ہمارے لئے ہدایت و رحمت کا ذَرِیعہ بن جائے جیسا کہ پارہ 9 سورۂ اَعراف آیت نمبر 154 میں ارشادِ ربُّ العِباد ہے:

هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلَّذِیْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ یَرْهَبُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ (پ ۹، الاعراف: ۱۵۴)

تَرجَمۂ کنزُالایمان: ہدایت اور رحمت ہے ان کے لئے جو اپنے ربّ سے ڈرتے ہیں۔

خدایا بُرے خاتمے سے بچالے
گنہگار ہے جاں بَلَب یاالٰہی
نظر میں محمد کے جلوے بسے ہوں
چلوں اس جہاں سے میں جب یا الٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۰۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیاتِ کریمہ کے علاوہ کئی احادیثِ طیبہ میں بھی خوفِ خدا کی ترغیب دلائی گئی ہے، آیئے! خوفِ خدا کی فضیلت پر مشتمل 3 فرامینِ مُصطفےٰ سنتے ہیں:

1. ارشاد فرمایا: جس مؤمن کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کے خوف سے آنسو نکلتا ہے، اگرچہ مکّھی کے سَر کے برابر ہو، پھر وہ آنسو اُس کے چہرے کے ظاہری حصّے تک پہنچے، اللہ تعالیٰ اُسے جہنّم پر حَرام کر دیتا ہے۔ (شعب الایمان، باب فی الخوف من اللّٰہ تعالیٰ، ۱/۴۹۰، حدیث: ۸۰۲)

2. ارشاد فرمایا: جب مؤمن کا دل اللہ تعالیٰ کے خَوف سے لَرَزتا ہے، تو اُس کی خطائیں اس طرح جَھڑتی ہیں، جیسے خشک درخت سے پتّے جَھڑتے ہیں۔

(شعب الایمان، باب فی الخوف من اللّٰہ تعالیٰ، ۱/۴۹۱، حدیث: ۸۰۳)

3. ارشاد فرمایا: جو شخص خوفِ خدا سے روتا ہے وہ ہرگز جہنَّم میں نہیں جائے گا حتّٰی کہ دودھ تھن میں واپَس آجائے۔ (سُنَنُ التِّرْمذی، ۳/۲۳۶، حدیث: ۱۶۳۹)

مرے اَشک بہتے رہیں کاش ہر دم ترے خوف سے یا خدا یا الٰہی!
ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ میں تھر تھر رہوں کانپتا یا الٰہی!

(وسائلِ بخشش ص ۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے اندر تقویٰ و پرہیز گاری جیسی پاکیزہ صفات پیدا کریں اور ہر وَقْت خوفِ خدا سے اشکباری کریں اور ذِکرِ الٰہی میں مصروف (Busy) رہیں، عذابِ

الٰہی، میدانِ محشر اور جہنم کے احوال کے بارے میں آیاتِ کریمہ سن کر سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی آنکھوں سے سیلِ اشک رواں ہو جاتا۔ چنانچہ

سورۂ براءت توسناؤ!

❖ منقول ہے کہ حضرت عُقبہ بن عامر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ان لوگوں میں سے تھے جو سب سے اچھی آواز میں قرآن پڑھتے، ایک مرتبہ اَمِیْرُالْمؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان سے فرمایا: اے ابنِ عامر! آج مجھے سورۂ براءت سناؤ! انہوں نے اس کی تلاوت شروع کی تو حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بہت زیادہ روئے۔ پھر فرمایا: میرا گمان یہ ہے کہ یہ سورت ابھی نازل ہوئی ہے۔ (موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب الرقۃ والبکاء، ص ۱۸۰، حدیث: ۷۶)

ایک مہینے تک عیادت:

ایک مرتبہ اَمِیْرُالْمؤمنین حَضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کسی شخص کے گھر کے پاس سے گزرے، وہ شخص اس وقت سورۂ طُور کی تلاوت کر رہا تھا۔ آپ ٹھہر کر اس کی تلاوت سننے لگے، جب وہ شخص اس آیتِ کریمہ پر پہنچا: ﴿اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۙ﴿۷﴾ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۙ﴿۸﴾﴾ کنزُالایمان: بے شک تیرے ربّ کا عذاب ضرور ہونا ہے اسے کوئی ٹالنے والا نہیں۔ (پ ۲۷، الطور: ۸،۷) تو آپ اپنے دراز گوش سے نیچے تشریف لا کر دیوار کے سہارے کھڑے ہو گئے اور کافی دیر تک ان آیات میں غور و فکر فرماتے رہے، اس کے بعد اپنے گھر واپس تشریف لائے اور ایک مہینے تک بیمار رہے۔ لوگ آپ کی عیادت کے لئے آتے تھے لیکن کسی کو یہ معلوم نہ تھا کہ آپ کی بیماری کا سبب کیا ہے۔ (احیاء العلوم، ۴/۲۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی روزانہ ترجمہ و تفسیر کے ساتھ قرآنِ پاک کی تلاوت کرنی چاہیے اور سیرتِ فاروقی پر عمل کرتے ہوئے آیاتِ مبارکہ میں عذابات کا تذکرہ پڑھ کر رونے کی کوشش کرنی چاہیے اور رونا نہ آئے تو رونے جیسی صورت ہی بنالینی چاہیے، مگر یاد رکھئے! کہ قبر و حشر اور حساب و میزان وغیرہ کے حالات سن کر یا پڑھ کر محض چند آہیں بھر لینا... یا... اپنے سر کو چند مرتبہ اِدھر اُدھر پھرالینا... یا... کفِ افسوس مل لینا... یا پھر... چند آنسو بہالینا ہی کافی نہیں، بلکہ اس کے ساتھ ساتھ خوفِ خدا کے عملی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے گناہوں کو ترک کر دینا اور اطاعتِ الٰہی میں مشغول ہو جانا بھی اُخروی نجات کے لئے بے حد ضروری ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اپنا محاسبہ کریں اور سوچیں کہ اب تک ہم اپنی زندگی (Life) کی کتنی سانسیں لے چکے ہیں، اس دنیائے فانی میں اپنی حیات کے کتنے ایام گزار چکے ہیں، بچپن، جوانی، بڑھاپے میں سے اپنی عمر کے کتنے اَدوار ہم گزار چکے ہیں؟ اور اس دوران کتنی مرتبہ ہم نے اس نعمتِ عظمیٰ کو اپنے دل میں محسوس کیا؟ کیا کبھی ہمارے بدن پر بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ڈر سے لرزہ طاری ہوا؟ کیا کبھی ہماری آنکھوں سے خشیتِ الٰہی کی وجہ سے آنسو نکلے؟ کیا کبھی کسی گناہ کے لئے اٹھے ہوئے ہمارے قدم اس کے نتیجے میں ملنے والی سزا کا سوچ کر واپس ہوئے؟ کیا کبھی ہم نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری اور اس کی طرف سے کی جانے والی گرفت کے ڈر سے زندگی کی کسی رات کی کوئی گھڑی خوف میں کاٹی؟ کیا کبھی ربّ تعالیٰ کی ناراضی کا سوچ کر ہمیں گناہوں سے وحشت (Fear) محسوس ہوئی؟ کیا کبھی اپنے مالک عَزَّوَجَلَّ کی رضا کو پالینے کی خواہش سے ہمارے دل کی دنیا زیر و زبر ہوئی؟ اگر جواب ہاں میں ہو تو سوچئے کہ اگر ہم نے ان کیفیات کو محسوس بھی کیا تو کیا خوفِ خدا کے عملی تقاضوں پر عمل پیرا ہونے کی سعادت حاصل کی یا محض ان کیفیات کے دل پر طاری ہونے پر مطمئن ہو گئے کہ ہم اللہ تعالیٰ

سے ڈرنے والوں میں سے ہیں؟

اگر ان سوالات کا جواب نفی(Negative) میں آئے تو غور کرنا چاہئے کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ گناہوں کی کثرت کے نتیجے میں ہمارا دل سخت سے سخت تر ہو چکا ہو، جس کی وجہ سے ہم ان کیفیات سے اب تک نا آشنا ہوں۔ اگر واقعی ایسا ہے تو مقامِ تشویش ہے کہ ہماری کساوتِ قلبی (یعنی دل کی سختی) اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی غفلت کہیں ہمیں جہنم کی اتھاہ گہرائیوں میں نہ گرا دے۔ (مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ)

بُری اور اچھی صحبت کا اثر:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے دل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا سچا خوف پیدا کرنے کیلئے اچھی صحبت ہونا بے حد ضروری ہے کیونکہ اچھی صحبت انسان کو نیکیوں کی راہ پر گامزن رکھتی ہے، جبکہ بُری صحبت دن بدن گناہوں کے دلدل(Marsh) میں دھنساتی جاتی ہے۔ افسوس! آج ہم بُرے دوستوں سے باز نہیں آتے، اپنے قیمتی لمحات کو دوستوں کے ساتھ فضول باتوں، مذاق مسخریوں اور غیر سنجیدہ حرکتوں میں گنوا دیتے ہیں۔ یاد رکھئے! بُرا دوست ایمان کیلئے باعثِ نقصان ثابت ہو سکتا ہے۔ ہمارے پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: آدمی اپنے دوست کے دِین پر ہوتا ہے اُسے یہ دیکھنا چاہئے کہ کس سے دوستی کرتا ہے۔ (مُسند احمد، ۳/۱۶۸، حدیث: ۸۰۳۴)

مشہور مفسرِ قرآن حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: کسی سے دوستانہ کرنے سے پہلے اسے جانچ لو کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) رسول (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا فرماں بردار ہے یا نہیں۔ صُوفیا فرماتے ہیں کہ انسانی طبیعت میں اَخْذ یعنی لے لینے کی خاصیَّت (Quality) ہے۔ حَریص کی صحبت سے حرص، زاہد کی صُحبت سے زُہد و تقوٰی ملے گا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/۵۹۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً یہی وجہ ہے کہ اَمِیْرُالمؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ خود خوفِ خدا رکھنے والے تھے تو آپ کی صحبتِ بابرکت سے فیض پانے والے بھی خوفِ خدا کے پیکر بن جاتے تھے۔ جیسا کہ حضرت سیِّدُنا مِسوَر بن مَخرَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ”**كُنَّا نَلْزَمُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ نَتَعَلَّمُ مِنْهُ الْوَرَعَ** یعنی ہم لوگ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ ہی رہتے تھے تاکہ تقویٰ و پرہیز گاری سیکھیں۔(طبقات کبری، ج۳، ص۲۲۰)اور آپ جس طرح خُود متّقی و پرہیز گار تھے، اسی طرح دوسروں کو بھی تقویٰ و پرہیز گاری کی نصیحت فرماتے۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن جعدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ ایک بار اَمِیْرُالمؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سیِّدُنا سامر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کیا اور اِرشاد فرمایا: ”**وَالَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ مَا مِنْ اِلٰہٍ اِلَّا اللہُ وَاُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی اللہِ** یعنی اس ربّ کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے کی وصیت(Advise) کرتا ہوں۔“(مصنف عبدالرزاق، ج۱، ص۴۱۴، حدیث۲۱۳۷)

آپ فرماتے ہیں: ”**کَرَمُ الْمُؤْمِنِ تَقْوَاہُ** یعنی مومن کی عزّت اس کا تقویٰ و پرہیز گاری ہے۔“(جامع الاصول، ۱۱/۶۵۴) آپ کے اس فرمان کا اشارہ قرآنِ پاک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمانِ عالیشان کی طرف ہے: ﴿اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ﴾ (پ۲۶، الحجرات:۱۳) تَرجَمۂ کنزُالایمان: ”بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزّت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرتِ مبارکہ پر چلتے ہوئے، آپ کی عبادت گزاری، تقویٰ و پرہیز گاری اور خوفِ خدا سے اشکباری جیسی پاکیزہ صفات اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے خلیفۂ ثانی، اَمِیْرُالْمؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے خوفِ خدا کے بارے میں سُنا کہ آپ خوفِ خدا کے پیکر تھے اور خوفِ خدا ہی کی وجہ سے آپ ♣ دنیا سے بے رغبت رہتے ♣ اکثر اوقات ذِکْرُاللّٰہ کرتے رہتے۔ ♣ آپ حقیقی عبادت گزار تھے۔ ♣ آپ کی ساری زندگی زُہد اور تقویٰ سے معمور تھی۔ ♣ آپ کی آنکھیں اکثر اوقات خوفِ خدا سے تر رہتیں۔ ♣ خوفِ خدا کا یہ عالم تھا کہ آپ اس دنیا میں پیدا نہ ہونے کی تمنا(Wish) کرتے۔ ♣ دوسروں کو بھی تقویٰ اور پرہیز گاری کا درس دیا کرتے۔ ♣ دوسروں سے خوفِ خدا پر مبنی باتیں سنا کرتے۔ ♣ متّقی اس پائے کے تھے کہ آپ کی صحبت میں رہنے والے بھی خوفِ خدا کے پیکر بن جاتے۔ ♣ بچوں سے اپنے لیے دعا کرواتے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر سے ہمیشہ ڈرتے رہتے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعَادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَہ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔(

مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زُلفیں رکھنے کی سنتیں اور آداب

آیئے! مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب **"سنتیں اور آداب"** سے زُلفیں رکھنے کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں۔ ہمارے پیارے مدنی آقا مدینے والے مصطفی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت کریمہ ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیشہ اپنے سر مبارک کے بال شریف پورے رکھے کبھی نصف کان مبارک تک تو کبھی کان مبارک کی لو تک اور بعض اوقات آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گیسو شریف بڑھ جاتے تو مبارک شانوں کو جھوم جھوم کر چومنے لگتے (۱) چاہیں تو آدھے کانوں تک گیسو رکھئے کہ حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ مدینے والے آقا، شبِ اسراء کے دولہا، محمد مصطفی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بال مبارک آدھے کانوں تک تھے۔ (جامع الترمذی، الشمائل باب ماجاء فی شعر رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم الحدیث ۲۴ ص ۵۰۷) چاہیں تو پورے کانوں تک گیسو رکھیئے کہ حضرت سیدنا براء بن عازب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ سلطان مدینہ، راحت قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قد مبارک درمیانہ تھا، دونوں مبارک شانوں کے درمیان فاصلہ تھا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گیسو مبارک مقدس کانوں کو چومتے تھے۔ (شمائل ترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ، الحدیث ۳، ص ۱۷) چاہیں تو شانوں تک گیسو بڑھائیے کہ امّ المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سر اقدس پر جو بال مبارک ہوتے وہ کان مبارک کی لو سے ذرا نیچے

ہوتے اور مبارک شانوں کو چومتے۔(شمائل ترمذی ،باب ماجاء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ ،الحدیث۲۵،ص۳۵) سر کے بیچ میں سے مانگ نکالئے کہ سنت ہے جیسا کہ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہار شریعت میں لکھتے ہیں بعض لوگ داہنے یا بائیں جانب مانگ نکالتے ہیں، یہ سنت کے خلاف ہے سنت یہ ہے کہ اگر سر پر بال ہوں تو بیچ میں مانگ نکالی جائے اور بعض لوگ مانگ نہیں نکالتے بلکہ بالوں کو سیدھے رکھتے ہیں یہ یہود و نصاریٰ کا طریقہ ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16(312صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو پاؤ گے بَرَکتیں قافلے میں چلو

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں ، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرْف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود ِپاک کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً یعنی قِیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا، جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہو گا۔ (ترمذی، ابواب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ... الخ، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴)

مشہور مفسر قرآن، مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت اِرشاد فرماتے ہیں: قِیامت میں سب سے آرام میں وہ ہو گا، جو حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے ساتھ رہے اور حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی ہمراہی نصیب ہونے کا ذریعہ دُرُود شریف کی کَثْرت ہے۔ اس سے مَعْلُوم ہوا کہ دُرُود شریف بہترین نیکی ہے کہ تمام نیکیوں سے جَنّت ملتی ہے اور اس سے بَزمِ جَنّت کے دُولہا (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) ملتے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/۱۰۰) اسی لئے تو امام اہلسنت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں۔

حشر میں کیا کیا مزے وار فتگی کے لُوں رَضا　　لوٹ جاؤں پا کے وہ دامانِ عالی ہاتھ میں

(حدائقِ بخشش، ص ۱۰۴)

مختصر وضاحت:

اے رضا! میدانِ حشر میں اللہ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب اپنے عُشّاق اور دیوانوں پر فَضْل و کَرَم فرما رہے ہوں گے تو اس عالَم میں میری بے خودی کا عالَم کیسا ہو گا؟ بس میں تو سرکارِ والا تبار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا دامَن تھام لُوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیْر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ۔☆دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔☆اِجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قُربانی کے ایّام قریب ہیں، لہٰذا آج کے بیان میں ہم قربانی کی **اہمیت، قُربانی کی تعریف اور فضائل** سُنیں گے، بدقسمتی سے کئی بدنصیب لوگ جانوروں پر **ظلم کرتے ہیں**، اُس ظلم کی مثالیں بیان کی جائیں گی اور جو خوش نصیب **جانوروں پر رحم** کرتے ہیں، اِس کے **کیا کیا فوائد** ہیں، یہ بھی پیش کیے جائیں گے، کسی نے کُتّے کو پانی پِلایا تو اُس کی بخشش ہو گئی، یہ واقعہ بھی بیان کیا جائے گا۔ اللہ کرے کہ دِلجمعی کے ساتھ اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ بیان سُننے کی سعادت حاصل ہو جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قربانی کی اہمیت و فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کا بے حد فضل و کرم ہے کہ اس نے ہمیں طرح طرح کی نعمتوں سے نوازا، ان بے شمار نعمتوں میں سے ایک نعمت جانور (Animal) بھی ہیں کہ انسان حلال

جانوروں کے گوشت، دودھ اور بالوں وغیرہ سے کثیر فوائد حاصل کرتا ہے، ان پر اپنی ضرورت کا سامان لاد کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتا ہے، ان کے ذریعے سفر بھی طے کرلیتا ہے اور بطورِ کاروبار انہیں فروخت کرکے اپنے لئے رزقِ حلال کمانے کا ذریعہ بھی بناتا ہے۔ الغرض ان جانوروں سے ہمیں بہت سی نعمتیں میسر آتی ہیں، جن کے شکرانے میں شریعت نے سال میں صرف ایک مرتبہ ہم سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ استطاعت ہونے کی صورت میں ان حلال جانوروں کو اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے اور **سنتِ ابراہیمی** پر عمل کرنے کے لئے قربان کیا جائے۔ لہٰذا قربانی واجب ہونے کی صورت میں خُوش دِلی کے ساتھ اس حکمِ شریعت پر عمل کرتے ہوئے قربانی کرنی چاہیے کیونکہ اس میں ہمارے لئے بڑا اجر و ثواب ہے، جیسا کہ

حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبیِ کریم، رؤفٌ رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ! اُٹھو اور اپنی قربانی کا جانور لے کر آؤ کیونکہ اس کے خون کا پہلا قطرہ گِرتے ہی تمہارے تمام گناہ معاف کردیئے جائیں گے اور قیامت کے دن اس کا خون اور اس کا گوشت ستّر (70) گنا اضافے کے ساتھ تمہارے میزان میں رکھا جائے گا۔ حضرتِ سَیِّدُنا ابو سَعِید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کیا یہ بشارت صرف آلِ محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ خاص ہے کیونکہ یہ ہر خیر کے ساتھ خاص کئے جانے کے اہل ہیں یا یہ بشارت آلِ محمد کے لئے خاص ہے اور تمام مسلمانوں کے لئے عام ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: آلِ محمد کے لئے خاص اور دیگر مسلمانوں کے لئے عام ہے۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی، کتاب الضحایا، باب ما یستحب للمرء۔۔۔۔الخ، ۹/۴۷۶، حدیث: ۱۹۱۶۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ قربانی کرنے والے کیلئے کیسا اجر و ثواب ہے کہ جانور کے خون کا قطرہ زمین پر گرنے سے پہلے ہی قربانی کرنے والے کی مغفرت ہو جاتی ہے اور بروزِ قیامت جانور کے خون اور گوشت کو ستّر (70) گُنا اضافے کے ساتھ میزانِ عمل میں رکھا جائے گا۔ لہٰذا جس مسلمان پر قربانی واجب ہو جائے تو اس کی ادائیگی میں سُستی سے کام لینے کے بجائے خُوش دلی اور رِضائے اِلٰہی کیلئے قربانی کرنی چاہیے۔ **یادرہے!** قربانی کرنا حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مُبارک سُنت ہے، جو اس اُمت کے لئے باقی رکھی گئی۔ (بہارِ شریعت، ۳/۳۲۷)

قربانی کی تعریف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مخصوص جانور کو مخصوص دن میں بہ نیتِ ثواب ذبح کرنا قربانی کہلاتا ہے۔ (بہارِ شریعت، ۳/۳۲۷) چونکہ اس قربانی کے فریضے سے حضرت سَیِّدنا اسماعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور حضرت سَیِّدنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اطاعتِ خداوندی کی یاد تازہ ہوتی ہے کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام حکمِ خداوندی کی بجا آوری کرتے ہوئے بیٹے کی قربانی کیلئے تیار ہوئے اور حضرت اسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام بھی حکمِ الٰہی پر عمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے قربان ہونے کیلئے راضی ہو گئے۔ جو لوگ اس سنتِ ابراہیمی پر عمل کرتے ہوئے اپنی استطاعت کے مطابق قربانی کرتے ہیں، وہ بارگاہِ الٰہی سے کثیر اجر و ثواب کے حقدار ہوتے ہیں۔ آیئے! قربانی کے فضائل پر مشتمل 3 فرامینِ مصطفےٰ سنتے ہیں، چنانچہ

قربانی کے فضائل:

- ارشاد فرمایا: قربانی کرنے والے کو قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ملتی ہے۔ (ترمذی، کتاب الاضاحی، باب ماجاء فی فضل الاضحیۃ، ۳/۱۶۲ حدیث ۱۴۹۸)

- ارشاد فرمایا: جس نے خُوش دِلی سے طالبِ ثواب ہو کر قربانی کی ،تو وہ آتَشِ جہنم (یعنی دوزخ کی آگ) سے حِجاب (یعنی رَوک) ہو جائے گی۔ (مُعْجَم کبیر، ۳/۸۴، حدیث: ۲۷۳۶)
- ارشاد فرمایا: انسان بَقَر عید کے دن کوئی ایسی نیکی نہیں کرتا، جو اللہ پاک کو (جانور کا) خون بہانے سے زیادہ پیاری ہو، یہ قُربانی قِیامت میں اپنے سینگوں بالوں اور کُھروں کے ساتھ آئے گی اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ پاک کے ہاں قَبول ہو جاتا ہے۔ لہٰذا خوش دِلی سے قُربانی کرو۔ (ترمذی ج۳ص ۱۶۲ حدیث ۱۴۹۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو لوگ قربانی کی استِطاعت (یعنی طاقت) رکھنے کے باوُجُود اپنی واجِب قربانی ادا نہیں کرتے، ان کے لیے لمحۂ فکریہ ہے، اوّل تو یہی خسارہ (یعنی نقصان) کیا کم تھا کہ قربانی نہ کرنے سے اتنے بڑے ثواب سے محروم ہو گئے مزید یہ کہ وہ گناہگار بھی ہوئے۔ فتاوٰی امجدیہ جلد 3 صَفحہ 315 پر ہے: اگر کسی پر قربانی واجِب ہے اور اُس وَقت اس کے پاس روپے نہیں ہیں تو قَرض (Loan) لے کر یا کوئی چیز فروخت کر کے قربانی کرے۔ (فتاوی امجدیہ، ۳/۳۱۵)

اللہ کریم ہمیں قربانی جیسے عظیم فریضے کی ادائیگی کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور ساری زندگی ربِّ کریم کی اطاعت و فرمانبرداری میں بسر کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جانوروں کی پیدائش کا مقصد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ کریم نے اپنی تمام مخلوق کو کسی نہ کسی مقصد (Purpose) کے

لئے پیدا فرمایا ہے، اسی طرح حیوانات کی پیدائش کا بھی مقصد ہے۔ان جانوروں سے ہمیں گوشت اور دودھ حاصل ہوتا ہے اور دودھ سے دَہی، مکھن، گھی وغیرہ مفید چیزیں حاصل ہوتی ہیں، ان کی کھال سے گرم لباس اور جوتے بنائے جاتے ہیں، اس کے علاوہ ان کی خرید و فروخت سے کاروبار بھی کیا جاتا ہے اوران جانوروں کی مدد سے ہم اپنا سامان ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاسکتے ہیں اور یہی جانور ہماری سواری کے کام بھی آتے ہیں الغرض جانوروں کی پیدائش میں بہت سی حکمتیں ہیں۔ چنانچہ اللہ پاک حیوانات کی پیدائش کا مقصد بیان کرتے ہوئے پارہ 14 سُوْرَۃُ النَّحْل کی آیت نمبر 8 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَّ الْخَیْلَ وَ الْبِغَالَ وَ الْحَمِیْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَ زِیْنَةً ؕ وَ یَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ(۸)

(پ۱۴، النحل، آیت:۸)

تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور گھوڑے اور خچر اور گدھے کہ ان پر سوار ہو اور زینت کے لئے اور وہ پیدا کرے گا جس کی تمہیں خبر نہیں۔

تفسیر صراطُ الجنان جلد5 صفحہ 284 پر ہے: اللہ پاک نے گھوڑے، خچر اور گدھے بھی تمہارے نفع کے لئے پیدا کئے تاکہ تم ان پر سواری کرو اور ان میں تمہارے لئے سواری اور دیگر جو فوائد ہیں ان کے ساتھ ساتھ یہ تمہارے لئے زینت ہیں۔ علمائے کرام فرماتے ہیں: ہمیں اونٹ، گائے، بکری، گھوڑا اور خچر وغیرہ جانوروں کا مالک بنادینا، انہیں ہمارے لئے نرم کردینا، ان جانوروں کو اپنا تابع کرنا اور ان سے نفع اٹھانا ہمارے لئے مباح کردینا اللہ پاک کی ہم پر رحمت ہے۔(قرطبی، النحل، الجزء العاشر، تحت الآیۃ:۵، ۸/۵۵)(صراط الجنان، ۵/۲۸۴)

لہٰذا ہمیں ان بے زبان جانوروں کو انہی مقاصد کیلئے استعمال کرنا چاہیے جن کیلئے انہیں پیدا کیا گیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ ان کے چارے پانی وغیرہ کا بھی خاص خیال رکھنا چاہیے کیونکہ انسان اگر بھوکا

پیاسا ہو تو اپنی زبان سے کھانا پانی مانگ سکتا ہے مگر یہ بے زبان(Speechless) اپنی بھوک پیاس کی شکایت کسی سے نہیں کرسکتے اس لئے کبھی بھی ان کے چارہ پانی کی کمی نہیں ہونی چاہئے۔

اسی طرح ان پر سوار ہونے یا سامان لادتے وقت بھی ان کی طاقت کے مطابق ہی وزن ڈالا جائے جسے وہ بآسانی اُٹھا سکیں، ایسا نہ ہو کہ وزن کی وجہ سے بے چارے جانور کو چلنے میں شدید دشواری ہو اور ہم مطمئن رہیں کہ وزن اُٹھا کر چل تو رہا ہے آرام دینے کیلئے کسی مُناسب مقام پر روک لیں گے۔ کچھ دیر بعد ہم اپنی سوچ کے مطابق جانور کو آرام پہنچانے کیلئے روک تو دیتے ہیں مگر اس پر لَدا ہوا سامان تو جُوں کا تُوں رکھا ہوا ہے، جس کی وجہ سے بے چارے جانور کو کھڑا رہنے میں شدید تکلیف ہوتی ہوگی۔ **یاد رکھئے!** جانوروں پر ظلم کرنا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ احادیثِ کریمہ میں ان پر بِلاضرورت سوار ہونے سے منع کیا گیا ہے، چنانچہ

جانوروں کو کرسی نہ بنالو

ارشاد فرمایا: ان جانوروں پر اچھی طرح سواری کرو اور (جب ضرورت نہ ہو تو) ان سے اُتر جاؤ، راستوں اور بازاروں میں گفتگو کرنے کے لئے انہیں کرسی نہ بنالو کیونکہ کئی سواری کے جانور اپنے سوار سے بہتر اور اس سے زیادہ اللہ پاک کا ذکر کرنے والے ہوتے ہیں۔ (جامع الاحادیث، ۱/۴۰۴، حدیث: ۲۷۶۵)

گائے نے شکایت کی

ارشاد فرمایا: ایک شخص گائے پر سوار ہو کر اسے ہانکے جارہا تھا۔ اس نے گائے کو مارا تو وہ بول پڑی: ہمیں سواری کے لئے نہیں بلکہ کاشتکاری کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ (بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، ۲/۴۶۶ حدیث: ۳۴۷۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ احادیثِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ جانوروں کو جس مقصد

کے لئے پیدا کیا گیا ہے انہیں اسی کام کیلئے استعمال کرنا چاہیے۔اللہ پاک ہمارے دلوں کو نرم فرمائے، بے زبانوں پر ظلم وستم کرنے سے محفوظ فرمائے اور جن مقاصد کیلئے ان جانوروں کو ہمارے لئے بنایا گیا ہے، اِنہی کاموں میں ان کا استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ورنہ یاد رکھئے! اگر ان پر ظلم کرنے کی وجہ سے آخرت میں اس کا بدلہ بھی دینا پڑے گا، چنانچہ

گدھے کی نصیحت

حضرت سَیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ میں گدھے پر سوار تھا، میں نے اُسے دو تین مرتبہ مارا تو اس نے اپنا سر اٹھا کر میری طرف دیکھا اور کہنے لگا: اے ابو سلیمان! قیامت کے دن اس مارنے کا بدلہ لیا جائے گا، اب تمہاری مرضی ہے کم مارو یا زیادہ۔تو میں نے کہا: اب میں کسی کو بھی نہیں ماروں گا۔(الزواجر عن اقتراف الکبائر، ۲/۱۷۴)

ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اُٹھیں
بچانا ظُلم و سِتَم سے مجھے سَدا یاربّ!

(وسائل بخشش مرمم، ص۷۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قربانی کے موقع پر جانور ذبح کرنا بڑی سعادت کی بات ہے۔مگر یاد رکھئے! قربانی سے پہلے یا ذبح کرتے وقت جانور پر کوئی ظلم وستم نہ کیا جائے کیونکہ ہمیں ان جانوروں کی عزت کرنے کا حکم دیا گیا ہے حتّٰی کہ انہیں سواری کے لئے استعمال کرنا یا ان پر سامان وغیرہ لادنا بھی منع ہے جیسا کہ بہارِ شریعت جلد 3 صفحہ 347 پر ہے کہ قربانی کے جانور پر سوار ہونا یا اس پر کوئی چیز لادنا یا اس کو اُجرت

پر دینا غرض اس سے منافع (Benefits) حاصل کرنا منع ہے۔ تو جب سوار ہونے، سامان لادنے کی ممانعت ہے تو پھر اس پر ظلم کرنا کتنا بڑا گناہ ہو گا۔ آج ہمارے معاشرے میں قربانی کے جانور پر بہت ظلم کیا جاتا ہے آیئے! اس بارے میں ستمبر 2017 کے ماہنامہ **فیضانِ مدینہ** سے کچھ مدنی پھول سنتے ہیں:

قربانی کے جانوروں پر ہونے والے ظلم کی مثالیں:

مویشی منڈیوں میں لائے گئے بے زبان جانوروں پر ظلم کی مثالیں:

:(1) دُور دراز علاقوں سے لائے جانے والے جانوروں کو دورانِ سفر مناسب خوراک نہیں دی جاتی۔ (2) چھوٹی گاڑی میں بڑا جانور، یا کم جگہ میں کئی کئی جانور یوں سوار کر دیئے جاتے ہیں کہ وہ تھک جانے کی صورت میں بیٹھ بھی نہیں سکتے۔ (3) بہت سے لوگ جانور کو سوار کرتے وقت گاڑی میں ریت یا بھُوسہ وغیرہ نہیں ڈالتے، جس کی وجہ سے بسا اوقات جانور اپنے ہی گوبر اور پیشاب سے پھسل کر گرتے ہیں، جس کی وجہ سے بعض اوقات ان کی ٹانگ ٹوٹ جاتی ہے یا وہ زخمی ہو جاتے ہیں۔ (4) منڈی میں پہنچنے والے جانوروں کو گاڑی سے اُتارنے یا چڑھانے کے لئے مناسب جگہ کا انتظام نہیں ہوتا تو اپنی آسانی کے لیے گاڑی سے چھلانگ لگوادی جاتی ہے، جس سے کئی بار جانور زخمی بھی ہو جاتے ہیں اور قربانی کے قابل نہیں رہتے۔ (5) منڈی میں خرچہ بچانے کے لئے بھی بے زبان جانوروں کو بھوکا رکھا جاتا ہے، ایک مرتبہ کسی نے اونٹ خریدا تو بیچنے والے نے اس کے کان میں کہا کہ یہ کئی دن سے بھوکا ہے، اس کو چارہ کھلا دینا۔ (6) منڈی جانے والوں میں تماشہ دیکھنے والوں کی بھی ایک تعداد ہوتی ہے جو بلاوجہ جانوروں کے دانت دیکھنے کا تقاضا کرتے (جس پر جانور کا مالک اس کے منہ کو بڑی بے دردی سے کھولتا ہے اور بِکنے سے پہلے جانور غالباً درجنوں بار اس تکلیف سے گزرتا ہے)، بیٹھے ہوئے جانور کو ٹھوکر یا چھڑیاں مار کر اٹھاتے، خوامخواہ بھیڑ لگا

کر شور مچا کر جانور کو خوفزدہ کرتے ہیں۔(7)جب جانور منڈی سے خرید کر گھر لایا جاتا ہے تو اُتارتے وقت بچے اور بڑے شور و غُل کر کے جانور کو پریشان کرتے اور اس کے اُچھلنے کُودنے سے لُطف اُٹھاتے ہیں۔ جس سے بعض اوقات تو جانور ڈر کر بھاگ جاتا ہے، کسی کو زخمی کر دیتا ہے یا گڑھے وغیرہ میں گر کر اپنی ٹانگ تڑوا بیٹھتا ہے۔(8)جانور کو گھمانے کے نام پر بچے اور بڑے بِلا وجہ اُس کا کان مروڑتے، دُم گھماتے، شور مچاتے ہیں، جس سے جانور بِدکتے اور ڈرتے ہیں۔ جانوروں پر ظلم کرنے والے سنبھل جائیں کہ بروزِ قیامت اس کا حساب کیسے دے سکیں گے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شریعت نے ہمیں نفع کے حصول کے لئے اگرچہ جانوروں کو ذَبح کرنے کی اجازت دی ہے لیکن اس میں بھی ہر اُس کام سے منع کیا گیا ہے کہ جو بِلاوجہ جانور کے لیے تکلیف کا باعث بنے یا اُس کی تکلیف میں اضافہ کرے۔ چنانچہ

قربانی کے جانوروں پر رحم کرنا

1. ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے ہر چیز کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم دیا ہے، لہٰذا جب تم (قربانی کے جانور) ذَبح کرو تو خوب عمدہ طریقے سے ذَبح کرو اور تم اپنی چُھری کو اچّھی طرح تیز کر لیا کرو اور ذَبیحہ کو آرام دیا کرو۔ (مُسلِم، کتاب الصید والذبائح، باب الامر باحسان الذبح والقتل۔۔الخ، ۸۲۳، حدیث: ۵۰۵۵)
2. ایک مرتبہ ایک صَحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! مجھے بکری ذَبح کرنے پر رَحم آتا ہے۔ فرمایا: اگر اس پر رَحم کرو گے اللہ پاک بھی تم پر رَحم فرمائے گا۔ (مُسندِ احمد، مسند المکیین، حدیث معاویۃ بن فرۃ، ۵/۳۰۴، حدیث: ۱۵۵۹۲)

فَضْل کر رَحْم کر تُو عَطا کر اور مُعاف اے خُدا ہر خَطا کر

واسطہ پنجتن پاک کا ہے یاخُدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جانوروں پر رحم کی اپیل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ بوقتِ ذَبح رِضائے الٰہی کی نیّت سے جانور پر رَحم کھانا کارِ ثواب ہے مگر ہمارے معاشرے میں وقتِ ذبح بھی بڑا ظلم کیا جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کو ظلم سے روکنے اور ان کی اصلاح کرنے کیلئے امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے رسالے **"ابلق گھوڑے سوار"** کے صفحہ 15 پر چند مدنی پھول بیان فرمائے ہیں: گائے وغیرہ کو گرانے سے پہلے ہی قبلے کا تعیُّن کر لیا جائے، لِٹانے کے بعد بِالخصوص پتھریلی زمین پر گھسیٹ کر قبلہ رُخ کرنا بے زَبان جانور کیلئے سخت اذیَّت کا باعث ہے۔ ذَبح کرنے میں اتنا نہ کاٹیں کہ چُھری گردن کے مُہرے (ہڈی) تک پہنچ جائے کہ یہ بے وجہ کی تکلیف ہے پھر جب تک جانور مکمّل طور پر ٹھنڈا نہ ہو جائے نہ اس کے پاؤں کاٹیں نہ کھال اُتاریں، ذَبح کر لینے کے بعد جب تک رُوح نہ نکل جائے چُھری کٹے ہوئے گلے پر مَس (TOUCH) کریں نہ ہی ہاتھ۔ بعض قصّاب جلد **"ٹھنڈی"** کرنے کیلئے ذَبح کے بعد تڑپتی گائے کی گردن کی زندہ کھال اُدھیڑ کر چُھری گھونپ کر دل کی رگیں کاٹتے ہیں، اِسی طرح بکرے کو ذَبح کرنے کے فوراً بعد بے چارے کی گردن چٹخا دیتے ہیں، بے زَبانوں پر اِس طرح کے مظالم نہ کئے جائیں۔ جس سے بن پڑے اس کے لئے ضروری ہے کہ جانور کو بِلاوجہ ایذا پہنچانے والے کو روکے۔ اگر باوُجودِ قدرت نہیں روکے گا تو خود بھی گنہگار اور جہنَّم کا حقدار ہو گا۔

یادرکھئے: جانور پر ظلم کرنا مسلمان پر ظلم کرنے سے بدتر ہے، کیونکہ اللہ پاک کے سِوا جانور کا کوئی مددگار نہیں۔ (ملخص از بہارِ شریعت، ۳/۶۶۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یادرکھئے! جس طرح قربانی کے جانوروں کو تکلیف دینا منع ہے اسی طرح دیگر جانوروں اور حیوانات کو مارنا، قید کرکے بھوکا پیاسا رکھنا، ان کی ضروریات پوری نہ کرنا، ان سے طاقت سے زیادہ کام لینا، انہیں ڈنڈوں اور پتھروں سے مار کر زخمی کردینا یا انہیں جلادینا بھی بہت بڑا ظلم اور ناجائز و حرام کام ہے۔ یادرکھئے! ہم تو انسان ہیں اگر دنیا میں کسی طاقتور جانور نے بھی کسی کمزور کو مارا ہوگا یا زخمی کیا ہوگا تو بروزِ قیامت ان سے بھی بدلہ لیا جائے گا جیسا کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد پاک ہے: قیامت کے دن سب جانوروں کو لایا جائے گا جبکہ لوگ کھڑے ہوں گے، پھر ان کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا، یہاں تک کہ سینگوں والی بکری سے بغیر سینگوں والی بکری کے لئے بدلہ لیا جائے گا اور چیونٹی سے چیونٹی کا بدلہ لیا جائے گا، پھر کہا جائے گا: مٹی ہوجاؤ۔ (موسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب الاھوال، ذکر الحساب... الخ، حدیث: ۲۲۴، ۶/۲۳۱)

غور کیجئے کہ جب بروزِ قیامت ایک جانور سے دوسرے جانور کا بدلہ دلوایا جائے گا تو پھر اگر کوئی انسان کسی جانور پر ظلم کرے، اسے مارے پیٹے، بھوکا پیاسا رکھے تو وہ کس قدر مستحق عذاب ہوگا۔ جو لوگ جانوروں پر ظلم کرتے ہیں، محض تفریح (Enjoyment) کیلئے بھگاتے پھرتے ہیں، بیٹھے ہوئے جانور کو تنگ کرکے اٹھادیتے ہیں، بیچنے کیلئے جانوروں کے دانت نکال دیتے ہیں، بار بار زور سے لگام کھینچنے کی وجہ سے جانوروں کے منہ میں زخم کردیتے ہیں اور جانوروں کو آپس میں لڑوا کر زخمی کردیتے ہیں، انہیں ڈر جانا چاہیے کہ بروزِ قیامت اگر بدلہ لے لیا گیا اور اس ظُلم کے سبب جنت میں جانے سے روک دیا گیا تو اس وقت کیا کریں گے؟ لہٰذا خود بھی جانوروں پر ظلم کرنے سے بچئے اور اگر کسی کو ظلم کرتا دیکھیں تو

اسے آخرت کے عذاب سے ڈراتے ہوئے روکنے کی کوشش کیجئے کہ ہمارے بزرگانِ دِین کے سامنے کسی جانور پر ظلم ہوتا تو فوراً اسے روک دیا کرتے تھے، جیسا کہ

ذبح کیلئے ٹانگ مت گھسیٹو!

ایک مرتبہ امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک شخص کو دیکھا جو بکری کو ذبح کرنے کے لئے اسے ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹ رہا ہے، آپ نے ارشاد فرمایا: تیرے لئے خرابی ہو، اسے موت کی طرف اچھے انداز میں لے کر جاؤ۔ (مُصَنَّف عَبْدالرَّزّاق، باب سنۃ الذبح، ۴/۳۷۶، حدیث: ۸۶۳۶)

جانور کو باندھ کر نشانہ بنانا

اسی طرح حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قریش کے بچوں کے پاس سے گزرے، وہ لوگ ایک پرندے کو باندھ کر اس پر پتھروں سے نشانہ بازی کر رہے تھے۔ جب انہوں نے آپ کو آتے دیکھا تو بھاگ گئے۔ آپ نے دریافت فرمایا: یہ کس نے کیا ہے؟ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس طرح (جانوروں کو مُثلہ کرنے والے) پر لعنت فرمائی ہے۔ (بخاری، کتاب الذبائح والصید، باب ما یکرہ من المثلۃ... الخ، ۳/۵۶۳، حدیث: ۵۵۱۵)

حکیم الاُمّت، حضرت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مُثلہ کے لغوی معنٰی ہیں سخت سزا۔ اصطلاح میں مُردہ کے ہاتھ پاؤں، آنکھ ناک وغیرہ کاٹنے کو کہتے ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۵/۲۶۷ بتصرف)

جانوروں کو جلا دینا

حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ہم حضور رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّمَ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے تو ہم نے ایک چڑیا(Sparrow) دیکھی، جس کے دو بچے تھے، ہم نے انہیں پکڑ لیا۔ چڑیا آئی اور پھڑ پھڑانے لگی۔ سرکارِ ذی وقار، مکے مدینے کے تاجدار، رسولِ پُرانوار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف لائے اور دریافت فرمایا: کس نے اسے اس کے بچوں کے معاملہ میں تکلیف پہنچائی ہے؟ اس کے بچے اسے لوٹادو۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے چیونٹیوں کا ایک بِل ملاحظہ فرمایا: جسے ہم نے جلادیا تھا، تو فرمایا: اسے کس نے جلایا ہے؟ ہم نے عرض کی: ہم نے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: آگ کے مالک یعنی اللہ پاک کے سوا کسی کے لئے آگ کے ذریعے تکلیف دینا جائز نہیں۔ (ابوداؤد، کتاب الجهاد، باب فی کراهیة حرق العدو بالنار، ۳/۷۵، حدیث: ۲۶۷۵)

پرندوں اور جانور کو مارنا کیسا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں اپنے بُزرگوں کی سیرت پر چلتے ہوئے جانوروں کو ظالموں کے ظلم سے نجات دلانے کی کوشش کرنی چاہیے، کسی کو ظلم کرتا دیکھیں تو استطاعت کے مطابق ایسے لوگوں کو ظلم سے باز رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ آج کل دیکھا جاتا ہے کہ گلی محلوں میں بچے اور کئی نوجوان بلّی، کتّے، گدھے اور دیگر جانوروں کو بِلاوجہ مار رہے ہوتے ہیں بلکہ بعض علاقوں میں چڑیا، کبوتر، طوطے اور دیگر چھوٹی چھوٹی مخلوق کو پکڑ کر قید کر دیا جاتا ہے، یا انہیں باندھ کر خوب کھیل تماشا بنایا جاتا ہے، والدین کو چاہئے کہ اپنی اولاد کو ایسے کام کرنے سے منع کریں کہ حضور نبیِ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جانوروں کو قتل کرنے کے لئے قید کرنے سے منع فرمایا۔ (مسلم، کتاب الصید، باب النهی عن...الخ، حدیث: ۵۰۵۷، ص ۸۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک کام "مدنی دورہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے دلوں کو نرم کرنے اور نیک لوگوں کی سیرت اپنانے، جانوروں پر رحم کرنے کی عادت بنانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام **"مَدَنی دورہ"** بھی ہے۔

"مدنی دورے" میں گھر گھر، دکان دکان جاکر **نیکی کی دعوت** دی جاتی ہے، ذیلی حلقوں میں ہفتہ وار مدنی دورہ کرنے کے ساتھ ساتھ مدنی قافلے کے جدول کے مطابق روزانہ **"مدنی دورے"** کی ترکیب ہوتی ہے۔ ☆ نیکی کی دعوت دینا تو ایسا اَہَمّ فَریضہ ہے کہ تمام ہی اَنْبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بلکہ خُود سیّدُ الْانبیاء، محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بھی اسی مقصد کے لئے دُنیا میں بھیجا گیا، ان مُقدّس ہستیوں نے ڈھیروں مُشکلات اور تکلیفیں برداشت کیں لیکن نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے روکنے کے اِس عظیم فریضے کو بخُوبی سَر اَنجام دیا۔ ☆ **"مدنی دورے"** کی بَرَکت سے کئی لوگوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا ہوا ہے۔ ☆ **"مدنی دورہ"** کی برکت سے مسجد میں نمازیوں کی تعداد بڑھ جاتی ہے۔ ☆ **"مدنی دورہ"** مُعاشرے کے بگڑے ہوئے اَفْراد کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ ☆ **"مدنی دورے"** کی برکت سے اسلامی بھائی فرائض کے ساتھ ساتھ صلوٰۃ و سُنَّت پر عمل کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی وَقْت نکال کر اِس عظیم مدنی کام میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینا چاہئے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ: مرکزی مجلسِ شوریٰ کی طرف سے 12 مدنی کاموں میں سے اِس ہفتہ وار مدنی کام کارِسالہ بنام **"مدنی دورہ"** بھی مکتبۃ المدینہ سے شائع ہوچکا ہے، مدنی دورے کے بارے میں **مزید اہم تنظیمی معلومات** جاننے کے لیے اِس رِسالے کا مطالعہ کیجئے۔ آیئے! بطورِ ترغیب مدنی قافلے کی ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔ چنانچہ

مسجد کی طرف چل پڑے

باب الاسلام سندھ کے شہر ٹنڈو آدم میں 3 دن کیلئے عاشقانِ رسول کا ایک مَدَنی قافلہ پہنچا۔ نمازِ عصر کے بعد گونگے بہرے اسلامی بھائی عمومی اسلامی بھائیوں کے ہمراہ **مدنی دورے** کیلئے گئے اور مسجد کے قریب ایک میدان میں کرکٹ (Cricket) کھیلنے والے نوجوانوں کے پاس پہنچے۔ پھر ایک عمومی اسلامی بھائی نے بتایا کہ ہمارے ساتھ قوتِ سماعت و گویائی سے محروم اسلامی بھائی بھی ہیں، یہ آپ کو اشاروں کی زبان میں **نیکی کی دعوت** پیش کریں گے۔ گونگے بہرے اسلامی بھائی نے اشاروں کی زبان میں نیکی کی دعوت پیش کی اور انہیں مسجد میں اپنے ساتھ چلنے کی دعوت پیش کی۔ اس کے بعد عمومی اسلامی بھائی نے بھی ترغیب دلائی: اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **"مدنی دورے"** میں نیکی کی دعوت سُن کر وہ کرکٹ کھیلنے والے نوجوان سر جھکائے مبلغ کے ساتھ مسجد کی طرف چل پڑے اور اس طرح **"مدنی دورے"** کی برکت سے نمازیوں کی تعداد میں اضافہ ہوگیا۔

جسے نیکی کی دعوت دوں اسے دیدے ہدایت تُو
زباں میں دے اثر کردے عطا زورِ قلم مولیٰ

(وسائل بخشش مرمم، ص۹۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جانوروں پر رحم کرنے کے فوائد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ضرورت کے پیشِ نظر اگرچہ جانور پالنا منع نہیں، مگر ان کے چارے پانی کا خیال رکھنا، سردی و گرمی میں ان کی دیکھ بھال کرنا بہت اہم معاملہ ہے، اکثر لوگ اس بات کا خیال نہیں رکھتے بس اپنا شوق پورا کرتے ہیں اور ان بے زبان جانوروں کو بِلاوجہ تکلیف پہنچاتے رہتے ہیں۔ اسی معاشرے میں ایسے بھی رحم دل لوگ موجود ہیں، جو ان بے زبان جانوروں پر رحم کرتے ہیں، بھوکے پیاسے چرند و پرند کو دانہ پانی دیتے ہیں۔ اس طرح جانوروں کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آنا بہت بڑی نیکی ہے، جو ہماری بخشش و مغفرت کا سبب بن سکتی ہے۔ آیئے! اس بارے میں دو واقعات سنئے، چنانچہ

کتّے کو پانی پلانے والا

منقول ہے کہ راستہ چلتے ہوئے ایک شخص پر پیاس کا غلبہ ہوا تو اس کو ایک کنواں ملا، اُس نے کنویں میں اُتر کر پانی پی لیا پھر جب وہ کنویں میں سے نکلا تو اچانک یہ دیکھا کہ ایک کتّا (Dog) زبان نکالے ہوئے گیلی مٹی چاٹ رہا ہے تو اس آدمی نے دل میں یہ سوچا کہ جیسی پیاس مجھ کو لگی تھی ایسی ہی پیاس اس کتّے کو بھی لگی ہے تو وہ کنویں میں اُتر کر اپنے موزے میں پانی بھر کر لایا پھر کتّے کو پلایا تو اس کا یہ عمل ربِ کریم کو پسند آگیا اور اس کی بخشش و مغفرت فرما کر جنت میں داخل فرما دیا۔ یہ سُن کر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رَسُوْلَ اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیا ہمارے لئے چوپایوں کے ساتھ احسان کرنے میں ثواب ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں! ہر جاندار کے ساتھ احسان (بھلائی) کرنے میں ثواب ہے۔

(بخاری، کتاب المظالم، باب الآبار علی الطرق... الخ، ۲/۱۳۳، حدیث: ۲۴۶۶)

شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفےٰ اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک فاعلِ مختار ہے، وہ چاہے تو ایک بہت ہی ادنیٰ سے نیک عمل کرنے والے کو اپنے فضل و کرم سے بخش دے، اس کے دربار میں عمل کے وزن اور مقدار (Quantity) کو نہیں دیکھا جاتا بلکہ اس کی بارگاہ میں خلوصِ نیت اور اخلاصِ عمل کی قدر ہے، بہت ہی معمولی عمل اگر بندہ اِخلاص و نیک نیتی کے ساتھ کرے تو وہ ربِّ کریم اس عمل کے ثواب میں بندے کو اپنے رضوان و غُفران (یعنی رضا اور مغفرت) کی نعمتوں سے سرفراز فرما کر اس کو جنَّتُ الفردوس کا مکین بنا دیتا ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا: یعنی خدا کی رحمت بندوں کو بخشنے کا بہانہ ڈھونڈتی ہے، خدا کی رحمت بندوں سے مغفرت کی قیمت نہیں طلب کرتی۔

(منتخب حدیثیں، ص ۱۴۲)

بَخش دے میری ساری خَطائیں　　کھول دے مجھ پر اپنی عَطائیں
بَرسا دے رَحمَت کی بَرکھا　　یااللہ مِری جھولی بھر دے!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۲۳)

مکھی پر رَحم کرنا باعثِ مغفِرت ہو گیا

کسی شخص نے خواب میں حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرتِ سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھ کر پوچھا: ما فَعلَ اللہُ بِكَ؟ یعنی اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ جواب دیا: اللہ پاک نے مجھے بخش دیا، پوچھا: مغفِرت کا کیا سبب بنا؟ فرمایا: ایک مکّھی سیاہی (Ink) پینے کے لئے میرے قلم پر بیٹھ گئی، میں لکھنے سے رُک گیا، یہاں تک کہ وہ فارِغ ہو کر اُڑ گئی۔ (لطائفُ المِنَن وَالْاَخلاق، ص ۳۰۵)

مکھی کو مارنا کیسا؟

امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"ابلق گھوڑے سوار"** میں فرماتے ہیں: یادرہے ! مکھیاں(Flies) تنگ کرتی ہوں تو ان کو مارنا جائز ہے تاہم جب بھی فائدہ حاصِل کرنے یا نقصان دُور کرنے کیلئے مکھی یا کسی بھی بے زَبان کی جان لینی پڑے تو اُس کو آسان سے آسان طریقے پر مارا جائے خوامخواہ اُس کو بار بار زندہ کچلتے رہنے یا ایک وار میں مار سکتے ہوں پھر بھی زخم کھا کر پڑے ہوئے پر بِلاضَرورت ضَربیں لگاتے رہنے یا اُس کے بدن کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اُس کو تڑپانے وغیرہ سے گُریز کیا جائے۔ اکثر بچّے نادانی کے سبب چیونٹیوں کو کچلتے رہتے ہیں، اُن کو اِس سے روکا جائے۔ چیونٹی بہت کمزور ہوتی ہے چٹکی میں اٹھانے یا ہاتھ یا جھاڑو سے ہٹانے سے عُموماً زخمی ہو جاتی ہے، موقع کی مُناسَبت سے اس پر پھونک مار کر بھی کام چلایا جاسکتا ہے۔ (ابلق گھوڑے سوار، ص ۲۱ ملخصا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بزرگانِ دین نے جہاں ہر معاملے میں ہماری رہنمائی فرمائی وہیں جانوروں پر شفقت کرنے کے حوالے سے بھی ہمیں ذہن دیا، جانوروں کے بنیادی حقوق ادا کرنے کی ترغیب دلائی اور ان پر ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالنے سے منع فرمایا۔ آیئے! جانوروں پر شفقت کرنے کے معاملے میں اللہ پاک کے ایک ولی کا اندازِ شفقت سُنتے ہیں۔ چنانچہ

مچھر، ٹِڈی اور بلّی پر شفقت

حضرتِ سیِّدُنا احمد کبیر رفاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے جسم پر اگر مچھر بیٹھ جاتا تو اُسے نہ ہی خود اُڑاتے اور نہ کسی کو اُڑانے دیتے بلکہ فرماتے: اللہ پاک نے جو خون (Blood) اس کے حصے میں لکھ دیا ہے وہی پی رہا ہے اور جب آپ دھوپ میں چل رہے ہوتے اور کوئی ٹِڈی آپ کے کپڑوں میں سایہ دار جگہ پر بیٹھ

جاتی تو جب تک اُڑ نہ جاتی آپ اُسی جگہ ٹھہرے رہتے اور فرماتے: اس نے ہم سے سایہ حاصل کیا ہے۔ اسی طرح جب آستین پر بلّی سو جاتی اور نماز کا وقت ہو جاتا تو آستین کو کاٹ دیتے مگر بلّی کو نہ جگاتے، اور نماز سے فَراغت کے بعد آستین دوبارہ سی لیتے۔ (فیضانِ سید احمد کبیر رفاعی، ص ۱۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ حضرتِ سیِّدُنا احمد کبیر رفاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مچّھر مکھّی اور ٹڈیوں جیسے معمولی جانوروں کی خاطر خود تکلیف برداشت کر لیتے مگر انہیں اُڑانا گوارا نہ کرتے۔ لہٰذا ہمیں بھی ان کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے جانوروں کا خیال رکھنا چاہیے اور ان پر کسی بھی طرح کا ظلم نہیں کرنا چاہیے۔

خلق کے دادرَس سب کے فریادرس　　کہفِ روزِ مصیبت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ۲۹۷)

مختصر وضاحت: اے ساری مخلوق کے مدد گار، اے سب کی فریاد رسی کرنے والے اور اے قیامت کے دن مصیبت کے ماروں کو پناہ دینے والے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ پر اللہ کریم کی لاکھوں رحمتیں نازل ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیدی قُطبِ مدینہ کی سیرت کی چند جھلکیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہ ذُوالحِجَّۃِ الحَرام بہت ہی برکت والا مہینا ہے، اس مہینے میں بہت سے بُزرگانِ دِیْن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا عرس منایا جاتا ہے، انہیں نیک سیرت لوگوں میں سے ایک بہت ہی معزز شخصیت، آفتابِ رضویت، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، خلیفۂ اعلیٰ حضرت قُطبِ

مدینہ حضرت علّامہ مَولانا ضیاءالدّین احمد مَدَنی قادری رضوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عُرس مبارک منایا جاتا ہے۔ آیئے! برکت حاصل کرنے کے لیے ان کی مُبارَک سیرت کی چند جھلکیاں ملاحظہ کرتے ہیں۔ چنانچہ

نام ونسب وتاریخِ پیدائش!

حُضُور سَیِّدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام ضِیاءُالدین احمد ہے، آپ خود ارشاد فرماتے تھے کہ میرا پیدائشی نام "احمد مختار" ہے، میرے دادا حضرت شیخ قُطبُ الدین قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بعد میں میرا نام "ضِیاءُالدِّین" رکھ دیا تھا۔ آپ بروز پیر ربیعُ الاوّل 1294ھ بمطابق 1877ء کو بمقام قصبہ کلاس والا، ضلع ضیاء کوٹ (سیالکوٹ) میں پیدا ہوئے۔ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/۱۶۴، ملتقطاً)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! حضرت علامہ مولانا ضیاء الدین مدنی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مُرشِد ہیں، لاکھوں کروڑوں دعوتِ اسلامی والے ان سے محبت وعقیدت رکھتے ہیں، ان کی وِلادت کے مکانِ عالیشان کو خرید کر دعوتِ اسلامی نے **مسجد ومدرسۃ المدینہ** میں تبدیل کر دیا ہے۔

آپ نے اِبتدائی تعلیم اپنے دادا جان سے حاصِل کی، پھر ضِیاء کوٹ (سیالکوٹ) کے مشہور عالِم حضرت علّامہ مَولانا محمد حُسَین نقشبندی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پڑھا، اس کے بعد مشہور محدّث حضرتِ علّامہ وصی احمد مُحَدِّثِ سُورتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حلقۂ درس میں شامل ہوگئے اور تقریباً چار (4) سال تک اُن سے تعلیم حاصِل کرنے کا سلسلہ جاری رہا۔ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/۱۶۷ ملخصا)

اخلاق وعادات!

سیدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہایت ہی پسندیدہ اَوصاف و اَخلاق سے مُتَّصِف تھے، ہمیشہ

یادِ خُدا میں ڈُوبے رہتے، شب بیدار اور تہجُّد گزار بُزرگ تھے، اِشراق، چاشت اور اوّابین کی نمازیں ادا کرنا آپ کا مَعمُول تھا، کمزوری اور بُڑھاپے کے باوجود ایّامِ بیض (ہر مدنی ماہ (قمری مہینے) کی 13، 14، 15 تاریخ) کے روزے تَرک نہیں فرماتے تھے۔ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/۴۸۶، بتغیر)

وصالِ پُر ملال اور تدفین

4 ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام 1401ھ بمطابق 2-10-1981 بروزِ جمعہ مسجدِ نبوی شریف کے مؤذن نے "اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہا اور سیدی قطبِ مدینہ نے کلمہ شریف پڑھا اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ غُسل شریف کے بعد کفن بچھا کر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ انور کا عَرَق شریف اور مُختلِف تبرکات رکھے گئے پھر کفن شریف باندھا گیا۔ بعد نمازِ عصر دُرُود و سلام اور قصیدۂ بُردہ شریف کی گُونج میں جنازۂ مُبارَک اُٹھایا گیا اور آپ کو ان کی آرزو کے مُطابِق جنّت البقیع میں اہلبیتِ اطہار عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے قرب میں سپردِ خاک کیا گیا۔ (سیّدی قطبِ مدینہ، ص ۱۷)

مجھ کو دیدو بقیعِ غرقد میں — اپنے قدموں میں جا ضِیاءُ الدّین
مُصطفٰے کا پڑوس جنّت میں — مجھ کو حق سے دلا ضِیاءُ الدّین

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص ۵۶۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس "آئی ٹی"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی لوگوں کے دلوں میں عشقِ مصطفی اور محبتِ اولیاء اُجاگر کرنے اور دُنیا بھر میں اِسلام کی دعوت عام پہنچانے کے لئے 104 سے

زائد شُعبہ جات میں دِینِ اسلام کا پیغام عام کررہی ہے، انہی شعبوں میں سے ایک شُعبہ بنام **"مجلسِ آئی ٹی"** بھی ہے جس کا کام انفارمیشن ٹیکنالوجی کے ذریعے دُنیا بھر کے لوگوں کو اِسلام کے مہکے مہکے مدنی پھول پیش کرنا ہے، **"مجلسِ آئی ٹی"** نمایاں کاموں میں سے اَعْلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فتاویٰ رضویہ شریف اور شہرۂ آفاق ترجمۂ قرآن کنزالایمان کو سافٹ ویئر کی شکل میں پیش کرنا بھی ہے جو لائقِ صد تحسین ہے، مجلسِ توقیت کے تعاون سے ایک ایسا سافٹ ویئر بھی متعارف کروایا گیا ہے جو کمپیوٹر اور موبائل وغیرہ پر نمازوں کے دُرست اوقات کی نشاندہی میں حد درجہ مفید ہے۔

المدینہ لائبریری سوفٹ ویئر کے ذریعے کثیر کتب کا بآسانی مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مجلسِ آئی ٹی کے تیار کردہ یہ تمام سافٹ ویئرز مکتبۃُ المدینہ سے حاصِل کئے جاسکتے ہیں۔

اب تک کم و بیش 26 مختلف ایپلی کیشنز (Applications) لاؤنچ (Lounch) ہو چکی ہیں۔ اللہ پاک ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہ کر دِینِ متین کی خوب خدمت کرنے، نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے، مدنی انعامات پر عمل کرنے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلانے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں　　اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ

جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا　　جنّت میں پڑوسی مُجھے تُم اپنا بنانا

قربانی کی سُنّتیں اور آداب

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: انسان بقرہ عید کے دن کوئی ایسی نیکی نہیں کرتا جو اللہ کریم کو خون بہانے سے زیادہ پیاری ہو، یہ قُربانی قیامت میں اپنے سینگوں بالوں اور کُھروں کے ساتھ آئے گی اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ کے ہاں قَبول ہو جاتا ہے، لہٰذا خوش دِلی سے قُربانی کرو۔(ترمذی، ۳/۱۶۲، حدیث: ۱۴۹۸)☆قربانی کے جانور کو گرانے سے پہلے ہی قبلے کا تَعَیُّن کر لیا جائے، لِٹانے کے بعد بِالخصوص پتھریلی زمین پر گھسیٹ کر قبلہ رُخ کرنا بے زَبان جانور کیلئے سخت اذیَّت کا باعث ہے۔☆ذَبح کرنے میں اتنا نہ کاٹیں کہ چھری گردن کے مُہرے (ہڈی) تک پہنچ جائے کہ یہ بے وجہ کی تکلیف ہے۔☆جب تک جانور مکمل طور پر ٹھنڈا نہ ہو جائے نہ اس کے پاؤں کاٹیں نہ کھال اُتاریں، ذَبح کر لینے کے بعد جب تک رُوح نہ نکل جائے چھری کٹے ہوئے گلے پر مَس (TOUCH) کریں نہ ہی ہاتھ۔ بعض قصّاب جلد "ٹھنڈی" کرنے کیلئے ذَبح کے بعد تڑپتی گائے کی گردن کی زندہ کھال اُدھیڑ کر چُھری گھونپ کر دل کی رگیں کاٹتے ہیں، اِسی طرح بکرے کو ذبح کرنے کے فوراً بعد بے چارے کی گردن چٹخا دیتے ہیں، بے زَبانوں پر اِس طرح کے مظالم نہ کئے جائیں۔☆جس سے بن پڑے اس کے لئے ضروری ہے کہ جانور کو بِلا وجہ اِیذا پہنچانے والے کو روکے، اگر باوُجُودِ قدرت نہیں روکے گا تو خود بھی گنہگار اور

---

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

جہنم کا حقدار ہو گا۔

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی 1197 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ جلد 3 صفحہ 660 پر ہے: جانور پر ظُلم کرنا ذِمّی کافر پر (اب دنیا میں سب کافر حَربی ہیں) ظلم کرنے سے زیادہ بُرا ہے اور ذِمّی پر ظلم کرنا مسلم پر ظلم کرنے سے بھی بُرا ہے کیونکہ جانور کا کوئی مُعین و مددگار اللہ کریم کے سوا نہیں اس غریب کو اس ظلم سے کون بچائے!۔(دُرِّمُختار و رَدُّالمُحتار، ۹/۶۶۲)☆ قربانی کرنے سے کچھ گھنٹے پہلے جانوروں کو بھوکا پیاسا رکھا جاتا ہے جس سے انہیں سخت تکلیف پہنچتی ہے۔

حضرت علامہ مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: قربانی سے پہلے اُسے چارا پانی دے دیں یعنی بھوکا پیاسا ذبح نہ کریں اور ایک کے سامنے دوسرے کو نہ ذبح کریں اور پہلے سے چُھری تیز کر لیں ایسا نہ ہو کہ جانور گرانے کے بعد اُس کے سامنے چُھری تیز کی جائے۔ (بہارِ شریعت، ۳/۳۵۲) ☆ قربانی کرنے کے حوالے سے مزید معلومات حاصل کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **”ابلق گھوڑے سوار“** کا مطالعہ کیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) 120 صَفحات کی کتاب **”سُنّتیں اور آداب“** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **”101 مدنی پھول“** اور **”163 مدنی پھول“** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

اگلے ہفتہ وار اجتماع کے بیان کی جھلکیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئندہ ہفتہ وار اجتماع کے بیان کا موضوع بھی بہت اہم ہے، جس

میں ہم **"والد کے ساتھ اچھا سُلوک"** کرنے کے بارے میں سُنیں گے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ! اِس بارے میں آیاتِ قرآنی اور ان کی تفسیر بھی سُنیں گے، کئی **احادیثِ مبارکہ** میں بھی والد کے ساتھ اچھا سُلوک کرنے کی ترغیبات موجود ہیں، اُنہیں بھی سُننے کی سعادت حاصل کریں گے، **والد کے ساتھ اچھا سُلوک** کرنے سے ایک بیٹے کو کیسی کیسی برکتیں نصیب ہوئیں، یہ واقعہ بھی سنیں گے، والد کے ساتھ بُرا سلوک کرنے والوں کے چند عبرت ناک واقعات بھی بیان کئے جائیں گے، اولاد کی درست تربیت نہ کی جائے تو اس کے کیا کیا **نقصانات سامنے آتے ہیں**، یہ بھی سُنیں گے۔ **ابو عطار** یعنی امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے والدِ محترم **حاجی عبدالرحمٰن قادِری** رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا یوم بھی قریب ہے، لہٰذا آپ کی سیرت کی چند جھلکیاں بھی ہم سُنیں گے۔

آئندہ جمعرات بھی اجتماع میں حاضری کی نیّت کیجئے، نہ صرف آنے کی بلکہ اِنفرادی کوشش کرکے دُوسروں کو بھی لانے کی نیّت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرْف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: میرا جو اُمّتی اِخلاص کے ساتھ مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے گا اللہ پاک اُس پر دس (10) رَحمتیں نازِل فرمائے گا، اُس کے دس (10) دَرَجات بلند فرمائے گا، اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھے گا اور اُس کے دس (10) گناہ مٹادے گا۔[1]

میری زبان تَر رہے ذِکْر و دُرُود سے بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فُضول

[1] ... سنن کبریٰ، کتاب عمل الیوم... الخ، باب ثواب الصلاۃ... الخ، ۲/۶، ۲۱، حدیث: ۹۸۹۲

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (1) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیْر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(2) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ۔ ☆ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آج ہم **"والد کے ساتھ اچھا سُلوک"** کرنے کے بارے میں سُنیں گے، اِس بارے میں آیاتِ قرآنی اور ان کی تفسیر بھی سُنیں گے، کئی **احادیثِ مبارکہ** میں بھی والد کے ساتھ اچھا سُلوک کرنے کی ترغیبات موجود ہیں، اُنہیں بھی سُننے کی سعادت حاصل کریں گے، **والد کے ساتھ اچھا سُلوک** کرنے سے ایک بیٹے کو کیسی کیسی برکتیں نصیب

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

ہوئیں، یہ واقعہ بھی سنیں گے، والد کے ساتھ بُرا سلوک کرنے والوں کے چند **عبرت ناک واقعات** بھی بیان کئے جائیں گے، اولاد کی دُرست تربیت نہ کی جائے تو اس کے کیا کیا **نقصانات ہو سکتے ہیں**، یہ بھی سُنیں گے، اللہ کرے کہ دِلجمعی کے ساتھ ہم اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساتھ بیان سُننے کی سعادت حاصل کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دِینِ اسلام نے باپ جیسی محترم ہستی کے بہت سے حقوق بیان فرمائے ہیں اور ہمیں باپ جیسی مہربان ذات کے ساتھ حُسنِ سُلوک بجالانے کا واضح حکم ارشاد فرمایا ہے۔ لہٰذا جس طرح ہم اپنی ماں کی خدمت کرتے ہیں، اس کے حقوق کی رعایت کرتے ہیں اور اس کے ساتھ حُسنِ سُلوک بجالاتے ہیں اسی طرح ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے والد کی بھی قدر کریں، ان کے حقوق بجالائیں، ان کا ادب کریں اور ان کی خدمت کرتے رہنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ باپ کی خدمت کرنا بہت ہی بڑی سعادت مندی کی بات اور رضائے الٰہی کے حُصول کا ذریعہ ہے۔ باپ کی خدمت کرنے کے بدلے میں اللہ پاک اولاد کو کیسے کیسے اِنعام و اکرام سے نوازتا ہے۔ آیئے! اس ضمن میں ایک ایمان افروز حکایت ملاحظہ کیجئے اور اس سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں کو اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجاتے جایئے، چنانچہ

والد کی خدمت کا صلہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "**اللہ والوں کی باتیں**" جلد 4 صفحہ نمبر 14 پر ہے: ایک شخص کے 4 بیٹے تھے، وہ بیمار ہوا تو ان میں سے ایک نے کہا: "یا تو تم تینوں والد کی تیمارداری کرو اور ان کی میراث سے اپنے لئے کچھ حصہ نہ لو یا میں ان کی تیمارداری کرتا ہوں اور ان کی میراث سے کچھ حصہ

نہیں لیتا۔ "تینوں نے کہا: "تم تیمارداری (یعنی بیماری کی حالت میں خدمت وغیرہ) کرو اور میراث سے کچھ حصہ نہ لو۔ "چنانچہ وہ والد کی تیمارداری کرتا رہا حتّٰی کہ والد کا انتقال ہو گیا، لہٰذا اس نے میراث میں سے کچھ حصہ نہ لیا۔ ایک رات اس نے خواب میں کسی کہنے والے کو یہ کہتے سُنا: "فُلاں جگہ جاؤ اور وہاں سے 100 دِینار (یعنی سونے کے سِکّے) لے لو۔ "لڑکے نے پوچھا: "کیا اس میں برکت ہے؟ "جواب ملا: "نہیں۔ "صبح ہوئی تو اس نے خواب اپنی بیوی کو سنایا، بیوی نے کہا: "تم ان دیناروں کو لے لو، ان کی برکت یہ ہے کہ ہم ان سے کپڑے بنوائیں اور زندگی گزاریں۔ "لڑکے نے انکار کر دیا۔ اگلی رات پھر اس نے خواب میں کسی کو کہتے سنا: "فلاں جگہ جاؤ اور وہاں سے 10 دِینار لے لو۔ "اس نے پوچھا: "کیا ان میں برکت ہے؟ "جواب ملا: "نہیں۔ "صبح اس نے اپنی بیوی کو خواب سنایا تو بیوی نے پہلے کی طرح کہا، مگر اس نے پھر لینے سے انکار کر دیا، تیسری رات پھر اس نے خواب میں سنا: "فلاں جگہ جاؤ اور 1 دِینار لے لو۔ "اس نے پوچھا: "کیا اس میں برکت ہے؟ "جواب ملا: "ہاں۔ "چنانچہ لڑکا گیا اور دِینار لے کر بازار روانہ ہو گیا، اسے ایک آدمی ملا جو دو مچھلیاں اٹھائے ہوئے تھا، لڑکے نے کہا: "ان کی قیمت کیا ہے؟ "اس نے کہا: "1 دِینار۔ "لڑکے نے 1 دِینار کے بدلے دونوں مچھلیاں لیں اور چل دیا۔ گھر آ کر ان کا پیٹ چاک کیا تو دونوں میں سے ہر ایک کے پیٹ سے ایک ایسا موتی نکلا جس کی مثل لوگوں نے نہ دیکھا تھا۔ ادھر بادشاہ نے ایک شخص کو ایسا ہی موتی تلاش کرنے اور خریدنے بھیجا تو وہ موتی اس لڑکے کے پاس ملا، لہٰذا اس نے وہ موتی سونے سے لدے ہوئے 30 خچروں کے عوض بیچ دیا۔ جب بادشاہ نے موتی دیکھا تو کہا: "اس کا فائدہ اسی صورت میں ہے کہ اس کی مثل ایک اور بھی ہو۔ "لہٰذا بادشاہ نے خدام سے کہا: اس کی مثل ایک اور تلاش کرو اگرچہ قیمت دُگنی دینی پڑے۔ چنانچہ وہ اسی لڑکے کے پاس آئے اور کہا: " جو موتی ہم نے تم سے خریدا تھا اس کی مثل اور بھی ہو تو ہمیں دے دو ہم تمہیں دُگنی رقم دیں گے۔ لڑکے نے پوچھا: "کیا تم واقعی اتنا دو گے؟ "انہوں نے

کہا: ”ہاں۔“ چنانچہ لڑکے نے دوسرا موتی دُگنی قیمت میں (یعنی سونے سے لدے ہوئے 60 خچروں کے عوض) فروخت کر دیا۔ (اللہ والوں کی باتیں، ۴/۱۴)

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے اَللّٰہُ رَحْمٰن کی، اللہ کریم کس طرح اپنے بندوں کو نوازتا ہے، سُبْحٰنَ اللہ!

بَرادرِ اعلیٰ حضرت، اُستاذِ زَمن، حضرت مولانا حسن رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کیا خوب فرماتے ہیں:

کیوں کر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسنؔ بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کار ساز کا

(ذوقِ نعت، ص۶)

اللہ پاک اپنے کرم اور اپنی رحمت سے اپنے بندوں کے کام بناتا ہے۔ آیئے! اس تعلق سے ایک آیتِ مبارَکہ سُنتے ہیں۔ چنانچہ

پارہ 22 سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب، آیت نمبر 48 میں ارشادِ باری ہے:

وَ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۴۸﴾ تَرْجَمۂ کنز الایمان: اور اللہ پر بھروسا کرو اور اللہ بس (کافی) ہے کارساز۔

بیان کردہ آیتِ مقدسہ کے تحت تفسیر صِراطُ الجنان میں ہے: جو دُنیوی اور اُخروی اُمور میں اللہ پاک پر بھروسہ رکھے تو اللہ پاک اُسے کافی ہے۔ (روح البیان، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۴۸، ۷/۲۰۰-۱۹۹، جلالین مع صاوی، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۴۸، ۵/۱۶۴۵-۱۶۴۶ ملتقطاً) (صراط الجنان، ۸/۶۱)

معلوم ہوا! اللہ پاک پر توکل یعنی بھروسا کرنا عظیم کام ہے، لہٰذا بندے کو چاہئے کہ وہ اسباب اِختیار کرے مگر اللہ پاک کی ذات پر کامل بھروسا کرے اور اپنے مُعاملات اُس کے سپرد کر دے۔

آیئے! بارگاہِ رِسالت میں فریاد کرتے ہیں کہ ہم پر ایسی نظرِ کرم ہو جائے کہ بڑے بہن بھائیوں کا کہنا بھی مانیں اور اپنے ماں باپ کی خوب خوب خدمت بھی کریں۔

بڑے بھائی بہن کا میں کہا مانا کروں ہر دم　　کروں ماں باپ کی دِن رات خدمت یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۳۳۱)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! قربان جایئے! اُس سعادت مند اور عقلمند بیٹے کی سمجھداری پر! بِلاشبہ اگر وہ چاہتا تو اپنے دیگر نالائق بھائیوں کی طرح اپنے حصے کا مال لے کر والدِ محترم کی شفقتوں، ان کی خدمت کے بدلے ملنے والے بہت بڑے ثواب سے اپنے آپ کو محروم کر لیتا مگر یہ خوش نصیب خوددار، وفادار، غیرت مند اور سمجھدار بیٹا تھا، فانی دنیوی مال و دولت کی وجہ سے باپ کے احسانات کو بُھلانے والا نہ تھا، اسے معلوم تھا کہ باپ کی خدمت کرنے سے اللہ پاک اور اُس کے پیارے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا و خوشنودی حاصل ہوتی ہے، ہاں! ہاں! یہی وہ معزز شخصیت ہے جس کی خدمت اولاد کو جنّت کا حقدار بنا دیتی ہے۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ دولت تو آنے جانے والی چیز بلکہ ہاتھوں کا میل ہے، مال جاتا ہے تو جائے مگر باپ کی خدمت کی سعادت ہاتھوں سے ہرگز نہ چُھوٹنے پائے، لہٰذا اس باکمال و وفادار بیٹے نے فانی مال و دولت کو ٹھکرا کر اپنے بیمار والد کا سہارا بننے کو ترجیح دی اور آخری دم تک ان کی دیکھ بھال کرنے میں مشغول رہا، حتّٰی کہ اس کا باپ دنیا سے رُخصت ہو گیا، اللہ پاک کو اس لائق بیٹے کا اپنے والد کی خدمت کرنے کا عمل اس قدر پسند آیا کہ اس نے اس وفا شعار بیٹے سے راضی ہو کر دنیا میں ہی اپنی نعمتوں کی برسات فرمادی۔ اللہ کریم ہر مسلمان کو اپنے والد کا مطیع و فرمانبردار بنائے اور ان کی خدمت کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! باپ کے اپنی اولاد پر اس قدر احسانات ہیں کہ اگر اولاد کو ایک تو کیا کئی زندگیاں بھی مل جائیں تب بھی وہ اپنے باپ کے احسانات کا بدلہ نہیں چکا سکتا۔ **"باپ "قُدرت کا اَنمول تحفہ ہے، باپ کا فرمانبردار اللہ پاک اور رسولِ کریم** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **کی رِضا پانے میں کامیاب ہو جاتا ہے، باپ خاندان میں اَولاد کی پہچان کا ذریعہ ہے، باپ کا خدمت گار چین وسُکون کی زندگی گزارتا ہے، باپ کو راضی رکھنا اولاد پر لازم ہے، باپ کے حُقوق سے آزاد ہونا ناممکن ہے، باپ** صبح سویرے کام کاج کے لئے گھر سے نکل پڑتا اور سارا دن محنت مزدوری کرکے اولاد کا پیٹ بھرتا ہے، **باپ** اَولاد کی ترقّی کے لئے ہمیشہ کُڑھتا رہتا ہے، **باپ** اپنی اَولاد کی **بھلائی** چاہنے والا ہوتا ہے، **باپ** اپنی اولاد پر احسانات کرتا ہے، **باپ** بیمار اَولاد پر خرچ بھی کرتا ہے اور وقت بھی دیتا ہے، **باپ** بیمار اَولاد کی خاطر سخت سردیوں میں بھی ساری ساری رات جاگ کر گزارتا ہے، **باپ** بیمار اولاد کی خاطر مہنگے ہسپتالوں کے چکر لگاتا اور مہنگی دوائیں بھی خرید لیتا ہے، **باپ** اَولاد کے مستقبل کو سَنوارنے کے لئے اپنی تمام تر توانائیاں اَولاد کے لئے وَقْف کر دیتا ہے، **باپ** اَولاد کے لئے سایہ دار درخت کی طرح ہوتا ہے، **باپ** خود گرمی برداشت کرکے اَولاد کو آرام وسُکون پہنچاتا ہے، **باپ** اَولاد کی راحت کی خاطر خود تکلیفیں جھیل لیتا ہے، **باپ** اَولاد کے ناز نخرے اُٹھاتا ہے، **باپ** قَرْض لے کر بھی اَولاد کی خواہشات کو پُورا کرتا ہے، **باپ** اپنے بچوں کی امی کی وَفات کے بعد اَولاد کو ان کی ماں کی کمی محسوس نہیں ہونے دیتا، **باپ** اَولاد کی پیدائش سے پہلے، پیدائش کے دَوران اور بعد کے اَخراجات کو برداشت کرتا ہے، **باپ** اَولاد کو اچّھا انسان بناتا ہے، **باپ** اولاد کو کامیاب اِنسان دیکھنا پسند کرتا ہے، **باپ** اولاد کو عموماً آسائشیں مہیا کرتا ہے، **باپ** اولاد کی تعلیم کا خرچہ برداشت کرتا ہے، **باپ** اولاد کو مایوسی کے دلدل سے نکالنے میں اپنا کردار ادا کرتا ہے، **باپ** عموماً اولاد کے حق میں اچھا ہی سوچتا ہے، **باپ** وقتاً فوقتاً اپنی اولاد کو مفید

مشوروں سے نوازتا ہے، باپ اولاد کو اپنی زندگی کے تجربات سے آگاہ کرتا ہے، باپ اولاد کو موجودہ اور آئندہ آنے والے خطرات و فتنوں سے باخبر کرتا ہے، باپ اولاد کو کامیاب زندگی گزارنے کے اُصول سکھاتا ہے، باپ اولاد کو اپنے پرائے کا فرق بتاتا ہے، باپ اولاد کو خوش دیکھ کر خوش ہوتا اور اولاد کو دُکھ تکلیف میں مُبتَلا دیکھ کر بے قرار ہو جاتا ہے، ایسا بھی ہوتا ہے کہ باپ اولاد کی جلی کٹی باتیں سُن کر بھی خاموش رہتا ہے، باپ اولاد کے چہرے سے ہی ان کی حاجات و پریشانیاں بھانپ لیتا ہے، باپ مشکلات میں اَولاد کی ہمت بندھاتا ہے، باپ معذور اَولاد کو بھی بے سہارا نہیں چھوڑتا، باپ نافرمان اَولاد کے لئے بھی اپنی محبتوں کے دروازے کُھلے رکھتا ہے، باپ نہ ہو تو گھر ویران ہو جاتا ہے اور باپ سے حُسنِ سُلوک کرنے کا حکم قرآنِ کریم واحادیثِ کریمہ میں بَیان ہوا ہے، چنانچہ

پارہ 15 سُورۂ بَنی اِسرائیل کی آیت نمبر 23 اور 24 میں اللہ پاک اِرْشاد فرماتا ہے:

وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًاؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا ﴿۲۳﴾ وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًاؕ ﴿۲۴﴾

(پ ۱۵، اسراء: ۲۳۔۲۴)

ترجمۂ کنزُالایمان: اور تمہارے ربّ نے حکم فرمایا کہ اُس کے سِوا کسی کو نہ پُوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سُلُوک کرو اگر تیرے سامنے اُن میں ایک یا دونوں بُڑھاپے کو پہنچ جائیں تو اُن سے ہُوں (اُف تک) نہ کہنا اور اُنھیں نہ جِھڑکنا اور اُن سے تعظیم کی بات کہنا اور اُن کے لئے عاجِزی کا بازُو بچھا نَرم دِلی سے اور عَرض کر کہ اے میرے ربّ تُو اُن دونوں پر رَحم کر جیسا کہ اُن دونوں نے مجھے چُھٹپن (چھوٹی عُمر) میں پالا۔

حضرت علّامہ مَولانا سَیِّد مُفتی محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِن آیاتِ مُبارَکہ کے

تحت فرماتے ہیں: جب والِدَین (ماں باپ) پر ضُعف (کمزوری) کا غَلَبہ ہو، اَعضاء میں قُوَّت نہ رہے اور جیسا تُو بچپن میں اُن کے پاس بے طاقت تھا ایسے ہی وہ آخرِ عُمر میں تیرے پاس ناتُواں (کمزور) رہ جائیں۔ تو کوئی ایسی بات زبان سے نہ نکالنا، جس سے یہ سمجھا جائے کہ اُن کی طرف سے طبیعت پر کچھ گِرانی (بوجھ) ہے۔ نہ اُنہیں جِھڑکنا نہ تیز آواز سے بات کرنا بلکہ کمالِ حُسنِ اَدب (نہایت اچھے ادب) کے ساتھ ماں باپ سے اِس طرح کلام کر جیسے غُلام و خادِم (اپنے) آقا سے کرتا ہے۔ اُن سے نَرمی و تَواضُع سے پیش آ، اور اُن کے ساتھ تھکے وَقْت میں شَفقت و مَحَبَّت کا برتاؤ کر کہ اُنہوں نے تیری مجبوری کے وَقْت تجھے مَحَبَّت سے پَروَرِش کیا تھا اور جو چیز اُنہیں دَرکار ہو وہ اُن پر خَرْچ کرنے میں دَرَیغ (بُخل) نہ کر۔ مُدَّعا (مطلب) یہ ہے کہ دنیا میں بہتر سُلُوک اور خدمت میں کتنا بھی مُبالَغہ کیا جائے لیکن والِدَین کے اِحسان کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ اِس لئے بندے کو چاہئے کہ بارگاہِ اِلٰہی میں اُن پر فَضْل و رَحمت فرمانے کی دُعا کرے اور عَرض کرے کہ یاربّ! میری خدمتیں اُن کے اِحسان کی جَزا (بدلہ) نہیں ہو سکتیں تُو اُن پر کرم کر کہ اُن کے اِحسان کا بدلہ ہو۔

اُستاد کی کرتا رہوں ہر دم میں اِطاعت ماں باپ کی عزّت کی بھی توفیق خُدا دے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۱۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اب احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں باپ کی شان اور باپ سے اچھا سُلوک کرنے کی اہمیت پر مشتمل 6 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنئے، چنانچہ

(1) ارشاد فرمایا: باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے، تیری مرضی ہے، اس کی حفاظت کر یا اسے چھوڑ دے۔ (ترمذی، کتاب البر والصلة، باب: ماجاء من الفضل فی رضا الوالدین، ۳/۳۵۹، حدیث: ۱۹۰۶)

(2) ارشاد فرمایا: بیٹا اپنے باپ کا حق ادا نہیں کر سکتا، یہاں تک کہ بیٹا اپنے باپ کو غلام پائے اور اسے خرید کر آزاد کر دے۔ (مسلم، کتاب العتق، باب فضل عتق الوالد، حدیث: ۳۷۹۹، ص ۶۲۴)

(3) ارشاد فرمایا: ربّ کی رضا باپ کی رضامندی میں ہے اور ربّ کی ناراضی باپ کی ناراضی میں ہے۔ (ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء من الفضل فی رضا الوالدین، ۳/۳۶۰، حدیث: ۱۹۰۷)

(4) ارشاد فرمایا: اللہ پاک کی اطاعت والد کی اطاعت کرنے میں ہے اور اللہ پاک کی نافرمانی والد کی نافرمانی کرنے میں ہے۔ (معجم اوسط، باب الالف، من اسمه: احمد، ۱/۶۱۴، حدیث: ۲۲۵۵)

(5) ارشاد فرمایا: جس نے اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو پایا اور ان سے حُسنِ سلوک نہ کیا وہ اللہ کریم کی رحمت سے دور ہوا اور غضبِ خدا کا مستحق ہوا۔ (معجم کبیر، ۱۲/۶۶، حدیث: ۱۲۵۵۱)

(6) ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے باپ کو ہرگز گالی نہ دے۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کوئی شخص اپنے باپ کو کیسے گالی دے سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: یہ کسی شخص کے باپ کو گالی دے گا تو وہ اِس کے باپ کو گالی دے گا۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب الکبائر واکبرھا، حدیث: ۲۶۳، ص ۶۰ ملخصاً)

آیئے! بارگاہِ الٰہی میں دُعا کرتے ہیں:

مُطِیْع اپنے ماں باپ کا کر میں اُن کا ہر ایک حکم لاؤں بجا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۱۰۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! اللہ پاک نے باپ کو کیسی اونچی شان کا مالک بنایا ہے کہ اللہ پاک نے اپنی رضا و فرمانبرداری کو باپ کی رضا و فرمانبرداری پر موقوف فرمادیا۔ ہونا تو یہ چاہئے

تھا کہ ہم اللہ پاک اور رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین پر لبیک کہتے ہوئے دل و جان کے ساتھ ماں باپ کی خدمت کرکے ان سے دعائیں لیتے،ماں باپ کے حقوق کو پورا کرتے،ماں باپ کے ہر جائز حکم کی بجاآوری کرتے،ماں باپ کی پکار پر لبیک کہتے ہوئے ان کی بارگاہ میں دوڑے دوڑے چلے آتے،ماں باپ کی ضروریات کو اپنی ضروریات پر مقدم رکھتے،ماں باپ کی نافرمانی سے اپنے آپ کو بچاتے،مشکل حالات،بیماری اور بڑھاپے میں اُن کا سہارا بنتے،الغرض ہر طرح سے ماں باپ کو راضی رکھنے کی کوشش کرتے مگر افسوس!صد ہزار افسوس!عِلْمِ دِین سے دُوری کے باعث آج باپ مظلوم ترین لوگوں کی صف میں شامل ہو چکا ہے،بیٹیاں تو عموماً باپ کا خیال کرتی ہیں مگر بیٹوں کی جانب سے اکثر باپ کو دکھوں اور تکلیفوں کا ہی منہ دیکھنا پڑتا ہے،افسوس!کُفّاراوراِسلام دُشمنوں کی دیکھا دیکھی اب باپ جیسی عظیم ہستی کے ساتھ نوکروں والا سُلوک کیاجارہا ہے،بدقسمتی کے ساتھ باپ کے ساتھ بدسُلوکی کے واقعات میں اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے،گھر کے سارے کام باپ سے کروائے جارہے ہیں ،حتّٰی کہ گھر کا کچرا اُٹھانے اور گٹر کھلوانے کا کام بھی باپ سے لیا جارہا ہے،پہلے کے دور میں بچے ڈرتے تھے کہ کہیں باپ ناراض نہ ہوجائے مگر اب حال یہ ہے کہ باپ ڈرتا ہے کہ کہیں بچے ناراض نہ ہوجائیں،ایک اکیلا باپ 5 بچوں کو تو پال لیتا ہے مگر 5 بچے ایک باپ کو سنبھال نہیں پاتے،باپ نصیحت کردے تو جھڑک کر اس کی بات کو سُنی اَن سُنی کردیا جاتا ہے،باپ خرچہ مانگے تو طرح طرح کے حیلے بہانوں سے معذرت کرلی جاتی ہے،باپ اولاد کی بہتری کے لئے کچھ سخت کلمات کہہ دے تو پیشانی پر بل آجاتے ہیں اور نادان اولاد زبان درازی پر اُتر آتی ہے،باپ بیمار ہوجائے تو اسے ہسپتال لے جانے کے لئے کوئی تیار نہیں ہوتا،باپ جب تک کمانے کی مشین بنا رہے تو بہت اچھا لگتا ہے لیکن اگر بیمار ہوجائے،کام کاج کے لائق نہ رہے،اولاد کے مزاج کے خلاف کوئی فیصلہ کردے،اولاد کو کسی نقصان

پہنچانے والے کام سے منع کر دے، ایسی صورت میں بھی اولاد کی سمجھ میں نہیں آتا، باپ خرچہ نہ دے پائے یا بڑھاپے کی دہلیز کو پہنچ جائے تو اولاد کے نزدیک اس کی اہمیت کسی بیکار چیز سے کم نہیں رہ جاتی، بچوں کی اَمّی کے انتقال کے بعد عُموماً باپ کی دنیا بے رونق سی ہو جاتی ہے، اسے تنہائیاں چُبھتی ہیں، ایسے میں اسے اولاد کی ہمدردی کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے مگر اولاد اپنے آپ میں کچھ ایسی مگن ہوتی ہے کہ اس کے پاس باپ کا حال پوچھنے کے لئے چند لمحات بھی نہیں نکل پاتے، خصوصاً شادی کے بعد باپ پر ظلم و ستم کے جو پہاڑ توڑے جاتے ہیں اس کا تصور ہی دل دہلا دینے والا ہے، باپ لاکھوں روپے خرچ کر کے بچوں کی شادیاں کرواتا ہے مگر شادی ہوتے ہی اولاد اور ان کی بیویاں اس کا جینا مشکل کر دیتے ہیں، وہ اولاد جس کو باپ نے بڑے ناز نخروں سے پالا تھا، جسے رو رو کر اللہ پاک سے مانگا تھا، علاج معالجے پر زندگی بھر کی جمع پونجی خرچ کر ڈالی تھی، اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین کے مزارات پر جا کر دُعائیں مانگی تھیں، اللہ پاک اور اُس کے نیک بندوں سے دعائیں کروائی تھیں، افسوس! ایک دن وہی اولاد اپنی بیوی کو خوش کرنے کی خاطر اپنے باپ کو ناراض کرتی، ان کا دل دکھاتی اور دھکے دے کر بے گھر کر دیتی یا پھر اولڈ ہاؤس (Old House) چھوڑ آتی ہے، جہاں اسے اولاد کے ساتھ گزارے لمحات اور ان کی یادیں بے حد ستاتی اور خوب رُلاتی ہیں، باپ ہر گزرتے دن یہی امید لگاتا ہے کہ شاید آج میرا وہ لختِ جگر مجھے لینے آئے گا جس کو میں نے بڑی مشقتوں سے اپنے خونِ جگر سے پالا تھا، جس کی بیماری پر اس کا علاج کراتے ہوئے میری رات کی نیندیں قربان ہوئی تھیں، آج میرا وہ بیٹا لینے آئے گا جس کی دِل لُبھاتی آواز سے میری دن بھر کی ساری تھکن دُور ہو جاتی تھی، میرا بیٹا مجھے سینے سے لگائے گا، مجھے گھر لے جائے گا مگر آہ! صبح و شام گزرتے جاتے ہیں لیکن نہ کوئی لینے آتا ہے نہ ہی کسی کا فون آتا ہے۔ اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظ۔

مشہور کہاوت ہے: **"جیسی کرنی ویسی بھرنی"**! تو آج اگر ہم اپنے باپ کے ساتھ اس طرح کا ناپسندیدہ سُلوک کریں گے تو ممکن ہے کہ کل کو ہمارے بچے بھی ہمارے ساتھ اسی طرح کا سلوک کریں ، جیسا کہ

جیسا کروگے ویسا بھروگے

حدیثِ پاک میں ہے: کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ یعنی جیسا کروگے ویسا بھروگے۔[1]

حضرت علّامہ عبدُالرؤف مُناوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **"کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ"** کی وضاحت میں لکھتے ہیں: یعنی جیسا تم کام کروگے ویسا تمہیں اس کا بدلہ ملے گا، جو تم کسی کے ساتھ کروگے وہی تمہارے ساتھ ہو گا ۔(التیسیر بشرح الجامع الصغیر، ۲/۲۲۲)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: بے عقل اور شریر اور ناسمجھ جب طاقت و توانائی حاصل کر لیتے ہیں تو بوڑھے باپ پر ہی زور آزمائی کرتے ہیں اور اس کے حکم کی خلاف ورزی اختیار کرتے ہیں جلد نظر آجائے گا کہ جب خود بوڑھے ہوں گے تو اپنے کئے ہوئے کی جزا اپنے ہاتھ سے چکھیں گے۔(فتاوی رضویہ، ۲۴/۴۲۴)

دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت
سچ ہے کہ بُرے کام کا اَنجام بُرا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اب دل تھام کر **باپ سے بدسلوکی** کرنے کے عبرت ناک انجام پر مشتمل 3 فکر انگیز حکایات سنئے اور عبرت حاصل کیجئے، چنانچہ

(1) باپ کے ساتھ بدسلوکی کا انجام

[1] ... مصنف عبدالرزاق، کتاب الجامع، باب الاغتیاب والشتم، ۱۰/۱۸۹، حدیث: ۲۰۴۳۰

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسلِم بن قُتَیْبَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب "اَرْدَشِیْر" نامی بادشاہ نے اپنی حکومت (Government) کو مستحکم کر لیا تو چھوٹے چھوٹے بادشاہوں نے اس کے تابع رہنے کا اقرار کر لیا۔ اب اس کی نظر بہت بڑی قریبی سلطنت "سُرْیَانِیّہ" کی طرف تھی۔ چنانچہ اَرْدَشِیْر نے اس ملک پر چڑھائی کر دی، وہاں کا بادشاہ ایک بڑے شہر میں قلعہ بند تھا۔ اَرْدَشِیْر نے شہر کا محاصرہ کر لیا لیکن کافی عرصہ گزرنے کے باوجود بھی وہ اس شہر کو فتح نہ کر سکا۔ ایک دن بادشاہ کی بیٹی قلعہ کی دیوار پر چڑھی تو اچانک اس کی نظر اَرْدَشِیْر پر پڑی۔ شہزادی اس کی محبت میں گرفتار ہو گئی اور عشق کی آگ میں جلنے لگی، بالآخر نفس کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس نے ایک تیر پر یہ عبارت لکھی: "اے حسین و جمیل بادشاہ! اگر تم مجھ سے شادی کرنے کا وعدہ کرو تو میں تمہیں ایسا خفیہ راستہ بتاؤں گی، جس کے ذریعے تم تھوڑی سی مشقت کے بعد بآسانی اس شہر کو فتح کر لو گے۔" پھر شہزادی نے وہ تیر اَرْدَشِیْر بادشاہ کی جانب پھینک دیا۔ اس نے تیر پر لکھی عبارت پڑھی اور ایک تیر پر یہ جواب لکھا: "اگر تم نے ایسا راستہ بتا دیا تو تمہاری خواہش ضرور پوری کی جائے گی یہ ہمارا وعدہ ہے۔" اور تیر شہزادی کی جانب پھینک دیا۔ شہزادی نے یہ عبارت پڑھی تو فوراً خفیہ راستے کا پتہ لکھ کر تیر بادشاہ کی طرف پھینک دیا۔ شہوت کے ہاتھوں مجبور ہونے والی اس بے مُروَّت شہزادی کے بتائے ہوئے راستے سے اَرْدَشِیْر بادشاہ نے بہت جلد اس شہر کو فتح کر لیا

۔

غفلت و بے خبری کے عالم میں بہت سارے سپاہی ہلاک ہو گئے اور شہر کا بادشاہ یعنی اس شہزادی کا باپ بھی قتل کر دیا گیا۔ حسبِ وعدہ اَرْدَشِیْر نے شہزادی سے شادی کر لی، شہزادی کو نہ تو اپنے باپ کی ہلاکت کا غم تھا اور نہ ہی اپنے ملک کی بربادی کی کوئی پروا۔ بس اپنی نفسانی خواہش کے مطابق ہونے والی شادی پر وہ بے حد خوش تھی۔ دن گزرتے رہے، اس کی خوشیوں میں اضافہ ہوتا رہا۔ ایک رات جب

شہزادی بستر پر لیٹی تو کافی دیر تک اسے نیند نہ آئی وہ بے چینی سے بار بار کروٹیں بدلتی رہی۔ اَرْدَشِیْر نے اس کی یہ حالت دیکھی تو کہا: ”کیا بات ہے؟ تمہیں نیند کیوں نہیں آرہی؟“ شہزادی نے کہا: ”میرے بستر پر کوئی چیز ہے جس کی وجہ سے مجھے نیند نہیں آرہی۔“ اَرْدَشِیْر نے جب بستر دیکھا تو چند دھاگے ایک جگہ جمع تھے ان کی وجہ سے شہزادی کا انتہائی نرم ونازک جسم بے چین ہو رہا تھا۔ اَرْدَشِیْر کو اس کے جسم کی نرمی ونزاکت پر بڑا تعجب ہوا۔ اس نے پوچھا: ”تمہارا باپ تمہیں کون سی غذا کھلاتا تھا جس کی وجہ سے تمہارا جسم اتنا نرم ونازک ہے؟“ شہزادی نے کہا: ”میری غذا مکھن، ہڈیوں کا گُودا، شہد اور مغز ہوا کرتی تھی۔“ اَرْدَشِیْر نے کہا: ”تیرے باپ کی طرح آسائش وآرام تجھے کبھی کسی نے نہ دیا ہو گا۔ تُو نے اس کے احسان اور قرابت کا اتنا بُرا بدلہ دیا کہ اسے قتل کروا ڈالا۔ جب تُو اپنے شفیق باپ کے ساتھ بھلائی نہ کر سکی تو میں بھی اپنے آپ کو تجھ سے محفوظ نہیں سمجھتا۔“ پھر اَرْدَشِیْر نے حکم دیا: ”اس کے سر کے بالوں کو طاقتور گھوڑے (Powerful horse) کی دُم سے باندھ کر گھوڑے کو تیزی سے دوڑایا جائے۔“ چنانچہ حکم کی تعمیل ہوئی اور چند ہی لمحوں میں اس نفس پرست شہزادی کا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔

(عیون الحکایات، ۲/۲۳۱)

دُنیا کو تُو کیا جانے یہ بِس کی گانٹھ ہے حَرَّافہ
صورت دیکھو ظالم کی تو کیسی بھولی بھالی ہے
شہد دِکھائے زہر پلائے، قاتل، ڈائن، شوہر کُش
اس مُردار پہ کیا للچایا دنیا دیکھی بھالی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۸۶)

مختصر وضاحت:

(1) یہ دنیا جو بظاہر تجھے بھولی بھالی اور سیدھی سادی نظر آتی ہے، تُو نہیں جانتا کہ یہ ظالم دنیا کیسی مکّار اور زہر کی گٹھڑی ہے، اس نے بڑے بڑوں کا خانہ خراب اور بیڑا غرق کیا ہے۔

(2) یہ دنیا ظالم اور مکار ہے شہد دکھا کر زہر پلاتی ہے۔ ایسی قاتل ہے کہ اپنے خاوند (جو اس سے محبت کرتا ہے اس) کا ہی خون چُوس لیتی ہے اور اس کو تباہ و برباد کر دیتی ہے، تو پھر ایسی مُردار دنیا پر کیوں مرا جائے، ہزاروں لوگ اس کو آزما چکے ہیں اور آزمائی ہوئی چیز کو مزید کیا آزمانا؟

(2) یہ اسی کا بدلہ ہے

حضرت سَیِّدُنا ثابت بُنانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کسی مقام پر ایک آدمی اپنے باپ کو مار رہا تھا۔ لوگوں نے اسے ملامت کی کہ اے بدبخت! یہ کیا ہے؟ اس پر باپ بولا: اسے چھوڑ دو کیونکہ میں بھی اسی جگہ اپنے باپ کو مارا کرتا تھا، یہی وجہ ہے کہ میرا بیٹا بھی مجھے اسی جگہ مار رہا ہے، یہ اسی کا بدلہ ہے اسے ملامت مت کرو۔ (تنبیہ الغافلین، باب حق الولد علی الوالد، ص ۶۹)

(3) کل یہی انجام میرا ہو گا

کہتے ہیں ایک جوان اپنے بوڑھے باپ سے تنگ آ کر اس کو دریا میں پھینکنے گیا۔ باپ نے کہا: بیٹا! مجھے ذرا اور آگے گہرائی میں جا کر پھینکو۔ بیٹے نے کہا: یہاں کنارے پہ کیوں نہیں اور وہاں گہرائی میں کیوں؟ باپ نے جواب دیا: اس لئے کہ یہاں تو میں نے اپنے باپ کو پھینکا تھا۔ یہ سن کر بیٹا کانپ اٹھا کہ کل یہی انجام میرا ہو گا۔ وہ باپ کو گھر لے آیا اور اس کی خدمت شروع کر دی۔ (جیسی کرنی ویسی بھرنی، ص ۹۰)

دِل دُکھانا چھوڑ دیں ماں باپ کا ورنہ ہے اِس میں خَسارہ آپ کا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۷۱۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "مدرسۃُ المدینہ بالِغان"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! باپ سے بدسُلوکی کرنا کس قدر تباہ کن ہے کہ اللہ پاک دنیا میں ہی اس کی سزا بندے کو دے دیتا ہے۔ تو آیئے! آج ہم سب نِیَّت کرتے ہیں کہ آج سے بالخصوص اپنے والد کو نہیں ستائیں گے، ان کا دِل نہیں دُکھائیں گے، والد کے ہر جائز حکم کی بجاآوری کریں گے، والد کی رِضا والے کام کریں گے، والد کی ناراضی والے کاموں سے بچیں گے، جس کام سے وہ منع کریں گے اگر کوئی شرعی خرابی نہ ہوئی تو فوراً اس کام سے رک جائیں گے، پوری زندگی ان کی فرمانبرداری کریں گے، یہ مدنی سوچ پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہ کر ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں حصہ لیتے رہیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"مُدرَسۃُ المدینہ بالِغان"** میں پڑھنا یا پڑھانا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ☆مُدرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے دُرُست قرآنِ کریم پڑھنا نصیب ہوتا ہے، ☆مُدرَسۃُ المدینہ بالِغان نماز، وُضو اور غُسل وغیرہ ضروری اَحکام سیکھنے کا بہترین ذَرِیعہ ہے، ☆مُدرَسۃُ المدینہ بالِغان میں حاضِری کی بَرَکت سے اچھی صُحبت مُیسّر آتی ہے، ☆مُدرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے قرآنِ کریم پڑھنے پڑھانے کی سعادت ملتی ہے، ☆مُدرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے عِلْمِ دِین کی دَولت نصیب ہوتی ہے، ☆مُدرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے مَدَنی اِنعامات پر عمل کا جذبہ مِلتا ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مکتبۃ المدینہ سے رِسالہ "**مُدرَسۃُ المدینہ بالِغان**" بھی شائع ہو چکا ہے، اِس عظیم الشّان رِسالے میں معلومات کا انمول خزانہ ہے، اِس رِسالے کے مطالعے سے آپ جان سکیں گے: **قرآنِ کریم پڑھنے کے فضائل، قرآنِ پاک سکھانے کے لیے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا دُور دراز کا سفر، دُرُست قرآنِ کریم پڑھنے کا شرعی حکم، مدرسۃ المدینہ کے 7 مدنی مقاصد،**

مدرسۃ المدینہ بالغان کے طالبِ علم مفتی کیسے بنے؟

آیئے! ایک مَدَنی بہار سُنئے اور جُھومئے، چُنانچہ

ماں باپ کی عزّت کرنے والا بن گیا

مرکز الاولیاء (لاہور) کے ایک اسلامی بھائی گناہوں کی وادیوں میں گم تھے، نہ حقوق اللہ کی ادائیگی کی طرف کوئی توجہ تھی اور نہ ہی حقوق العباد کی فکر۔ دوسری طرف والدین کی نافرمانی اور بہن بھائیوں کو مار پیٹ کر ان کی سخت دل آزاری کا باعث بنتے تھے۔ ان کی سعادتوں کی معراج کا سفر کچھ یوں شروع ہوا کہ ایک روز ایک باریش و باعمامہ مبلغِ دعوتِ اسلامی سے ان کی ملاقات ہوگئی، سلام و مصافحے کے بعد انہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی، چنانچہ وہ دیگر اسلامی بھائیوں کے ساتھ اجتماع میں شریک ہوگئے۔ انہیں تلاوت و نعت کے بعد ہونے والے سُنّتوں بھرے بیان میں بڑا لطف آیا۔ انہوں نے صدقِ دل سے گناہوں سے توبہ کی اور اختتامِ اجتماع پر سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ میں مرید ہونے کے لئے اپنا نام پیش کر دیا۔ اس کے بعد وہ مسلسل ہفتہ وار اجتماع میں پابندی سے شرکت کرنے لگے یہاں تک کہ سر پر سبز سبز عمامے کا تاج سجالیا اور داڑھی کے نور سے اپنے چہرے کو آراستہ کر لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی ماحول کی برکت سے والدین سے معافی تلافی کر کے نہ صرف ان کی عزّت کرنے لگے بلکہ رشتہ دار و محلے دار سبھی کے نزدیک باوقار اور عزّت دار بن گئے۔

بُری صُحبتوں سے کَنارہ کَشی کر کے اچھوں کے پاس آکے پا مَدَنی ماحول
تمہیں لُطف آجائے گا زندگی کا قریب آکے دیکھو ذرا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عموماً ہر باپ کی یہ دِلی خواہش ہوتی ہے کہ **"میری اولاد میری فرمانبردار رہے، میرے ساتھ اچھا سلوک کرے، نیک، متقی و پرہیز گار بنے، مُعاشرے میں عزّت دار اور پاکیزہ کردار والی ہو"** مگر اکثر نتیجہ اس کے اُلٹ ہی آتا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ جو باپ تربیتِ اولاد کے بنیادی اسلامی اُصولوں سے ہی ناواقف، بے عمل اور اچھے ماحول کی برکتوں سے محروم ہو گا تو بھلا وہ کیونکر اپنی اولاد کی اچھی تربیت کرپائے گا؟۔ شاید اسی وجہ سے آج اولاد کی تربیت کا معیار یہ بن چکا ہے کہ بچہ اگر کام کاج نہ کرے، اسکول، کوچنگ سینٹر، ٹیوشن یا اکیڈمی سے چھٹی کرلے یا اس معاملے میں سُستی کا شکار ہو، کسی تقریب میں جانے کا یا مخصوص لباس و جوتے پہننے کا کہا جائے اور وہ اس پر راضی نہ ہو، اسی طرح دیگر دنیوی معاملات میں وہ **"اگر مگر"** اور **"چونکہ چنانچہ"** سے کام لے یا ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرے تو اس کا ٹھیک ٹھاک نوٹس لیا جاتا ہے، کھری کھری سُنائی جاتی ہے، گھنٹوں لیکچر دیئے جاتے ہیں، حتّٰی کہ مار پیٹ سے بھی گُریز نہیں کیا جاتا، لیکن اگر وہی بچہ نمازیں قضا کرے یا جماعت سے نماز نہ پڑھے، مدرسے یا جامعہ کی چھٹی کرلے یا تاخیر سے جائے، پوری پوری رات آوارہ گردی کرے، موبائل اور سوشل میڈیا (Social Media) کے ذریعے نامحرموں سے ناجائز تعلقات قائم کرے، موبائل یا نیٹ کا غلط استعمال کرے، عشقِ مجازی کی آفت میں گرفتار ہو جائے، فلمیں ڈرامے دیکھے، گانے باجے سُنے، نت نئے فیشن اپنائے، حرام و حلال کی پروانہ کرے، شراب پیئے، جُوا کھیلے، جھوٹ بولے، غیبتیں کرے، رشوتوں کا لین دین کرے، ناجائز فیشن اپنائے، بدعقیدہ لوگوں کی صحبت میں بیٹھے، فُضول کاموں میں پیسہ برباد کرے، الغرض طرح طرح کی بُرائیوں میں مُبتَلا ہو جائے مگر ان مُعاملات میں اس سے پوچھ گچھ کرنا تو دُور کی بات ہے باپ کی پیشانی پر بَل تک نہیں آتا، یہ

نظارے بھی دیکھنے کو ملتے ہیں کہ کوئی اصلاح کرے بھی تو باپ کہتا ہے "ابھی تو یہ بچہ ہے"، "نادان ہے"، "آہستہ آہستہ سمجھ جائے گا"، "بچوں پر اتنی بھی سختی نہیں کرنی چاہئے" وغیرہ۔ اسلامی تربیت سے محروم، حد سے زیادہ لاڈ پیار اور ڈِھیل دینے کے سبب وہی بچہ جب باپ، خاندان اور معاشرے کی بدنامی کا سبب بنتا ہے، ڈانٹ ڈپٹ کرنے یا پیسے نہ دینے پر باپ کو آنکھیں دکھاتا، جھاڑتا یا باپ پر ہاتھ اُٹھاتا ہے تو اس وقت باپ کو خیر خواہوں کی نصیحتیں یاد آنے لگتی ہیں، اب باپ اس کی اصلاح کے لئے کڑھتا، دعائیں کرتا اور کرواتا ہے مگر اصلاح کی کوئی صورت نظر نہیں آتی، اس وقت پانی سر سے بہت اُونچا ہو چکا ہوتا ہے اور سوائے پچھتانے کے کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ گویا کہ والدین کی تھوڑی سی لاپروائی کی وجہ سے ایک **قیمتی موتی** ضائع ہو چکا ہوتا ہے۔

دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام برا ہے

اولاد کی مدنی تربیت نہ کرنے اور انہیں حد سے زیادہ ڈھیل دینے کے سبب باپ کو کیسے کیسے دن دیکھنے پڑتے ہیں۔ آیئے! اس بارے میں 2 سبق آموز حکایات سنئے اور اولاد کی اسلامی طریقے کے مطابق تربیت کرنے کی نیّت کیجئے، چنانچہ

اولاد کی اسلامی تربیت نہ کرنے کا نقصان

ایک شخص نے اپنے باپ سے کہا: آپ نے میرے بچپن میں (اسلامی تعلیمات کے مطابق تربیت نہ کرکے) مجھے ضائع کیا لہٰذا اب میں آپ کے بڑھاپے میں آپ کو ضائع کروں گا۔ (فیض القدیر، ۱/۲۹۲، تحت الحدیث: ۳۱۱)

بے اولاد کو جب اولاد ملی!

امیر اَہلسُنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

کتاب "**نیکی کی دعوت**" میں تحریر فرماتے ہیں: ایک مالدار شخص کے یہاں اولاد نہ تھی، اُس نے اس کیلئے بڑے جتَن کئے مگر کامیابی نہ ملی، کسی نے مشورہ دیا کہ مکّۂ مکرّمہ حاضِر ہو اور مسجدُ الحرام شریف کے اندر مقامِ ابراہیم کے پاس دعا مانگئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا کام ہو جائے گا۔ اُس نے ایسا ہی کیا اور اللہ کریم نے اُسے چاند سا بیٹا دیا۔ اُس نے بڑے ناز سے اُس کی پرورش کی، اِکلوتے بچّے کو ضَرورت سے زیادہ پیار مِلا اور دُرُست تربیت نہ کی گئی، جس کے سبب وہ آوارہ اور اُڑاؤ خَرچ (فضول خرچ) ہو گیا۔ باپ کو بَہُت دیر میں ہوش آیا، اُس نے اپنے بِگڑے ہوئے بیٹے کو پیسے دینے بند کر دیئے، اِس سے وہ اپنے باپ کا مخالِف ہو گیا اور جہاں اس کے باپ نے اولاد کیلئے دعا مانگی تھی جس کا یہ ثمر (یعنی نتیجہ) تھا وہیں یعنی مکّۂ مکرّمہ حاضِر ہو کر مقامِ ابراہیم کے پاس یہ نالائق بیٹا اپنے باپ کے مرنے کی دعائیں مانگنے لگا تاکہ باپ کی موت کی صورت میں اِسے تَرکے (یعنی وِرثے) میں اُس کی دولت ہاتھ آجائے۔ (نیکی کی دعوت، ص۵۷۷)

مجلس اِصلاح برائے کھلاڑیان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! اولاد کی درست اسلامی تربیت سے غفلت برتنا باپ کو افسوس اور شرمندگی کی دلدل میں دھکیل سکتا ہے۔ لہٰذا خوابِ غفلت سے بیدار ہو جانا چاہئے، تربیتِ اولاد کے اُصول سیکھنے چاہئیں، اولاد کے معاملے میں شرعی احکام کو نظر انداز مت کیجئے، اپنی اولاد کو اللہ پاک کا فرمانبردار بندہ اور رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سچا پکّا غلام بنایئے، اپنے کردار کو سُنّتوں کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش جاری رہنی چاہئے۔ یہ مدنی سوچ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر سُنّتوں کی خدمت میں مصروف ہو جایئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں کم و بیش 104 شُعبہ جات میں خدمتِ دین کا مدنی کام سَرانجام دے رہی ہے، انہی شعبہ جات میں سے ایک شُعبہ "**مجلس اصلاح برائے کھلاڑیان**" قائم کیا گیا

ہے جس کا بُنیادی مقصد کھیلوں (Sports) سے وابستہ لوگوں میں دعوتِ اسلامی کے مدنی پیغام کو عام کرنا اور انہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے اس مدنی مقصد **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے"** کے مُطابق زندگی گزارنے کا مدنی ذہن دینا ہے، وقتاً فوقتاً اس شعبے سے وابستہ افراد کے گھروں، اکیڈمیز وغیرہ میں مدنی درس (درسِ فیضانِ سُنّت) اور مدنی حلقے وغیرہ کی ترکیب ہوتی ہے۔ اس شعبے کے افراد دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنے کے ساتھ ساتھ مدنی قافلے میں بھی سفر کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ اللہ پاک **"مجلس اصلاح برائے کھلاڑیان"** کو مزید ترقیاں نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۵)

تربیتِ اولاد کے بارے میں مزید معلومات جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"تربیتِ اولاد"** اور رسالہ **"اولاد کے حُقوق"** کا مطالعہ کرنا انتہائی مفید ہے۔ ماں باپ کی شان و عظمت سے آگاہی کے لیے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا رِسالہ **"سمندری گنبد"** کا مطالعہ کرنا بھی بے حد مفید ہو گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام کا مبارک مہینا اپنی برکتیں لُٹا رہا ہے۔ اس مہینے کی **14 تاریخ** کو امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے والدِ محترم کا یوم منایا جاتا ہے۔ آیئے! اسی مناسبت سے آپ کی سیرت کے چند پہلوؤں کے بارے میں سُنتے ہیں، چنانچہ

ابو عطار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذِکرِ خَیر

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے والدِ ماجد **حاجی عبد الرحمٰن قادِری** رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نیک سیرت ، تقویٰ و طہارت اور شریعت و سنّت کے پیکر تھے، آپ کی عادت تھی کہ اکثر نگاہیں نیچی رکھ کر چلا کرتے، آپ کے دل میں دُنیوی مال و دولت جمع کرنے کی لالچ بالکل نہ تھی۔ آپ مساجد سے مَحَبَّت اور خوب خدمت کیا کرتے۔ 1979ھ میں جب امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **"کولمبو (سری لنکا)"** تشریف لے گئے تو وہاں کے لوگوں کو آپ کے والد صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بَہُت متأثر پایا کیونکہ اُنہوں نے وہاں کی عالیشان حَنَفی میمن مسجد کے انتظامات سنبھالے تھے اور اس مسجد کی کافی خدمت بھی کی تھی۔ آپ سلسلۂ عالیہ قادِریہ میں بیعت تھے اور قصیدۂ غوثیہ کا وِرد فرماتے تھے۔ کولمبو میں قیام کے دوران امیرِ اَہلسنّت کے خالو نے دورانِ گفتگو بتایا کہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ جب کبھی چارپائی پر بیٹھ کر آپ کے والد صاحب قصیدۂ غوثیہ پڑھتے تو ان کی چارپائی زمین سے بلند ہو جاتی تھی۔

سفرِ حج میں وصال

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ عالَمِ شِیْر خوارگی (یعنی دُودھ پینے کی عمر) میں ہی تھے کہ آپ کے والدِ محترم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ۱۳۷۰ھ میں سفرِ حج پر روانہ ہوئے۔ ایامِ حج میں منٰی میں سخت لُو چلنے کی وجہ سے کئی حجاجِ کرام فوت ہو گئے تھے، ابُو عطار حاجی عبد الرحمٰن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی مختصر علالت (بیمار رہنے) کے بعد 14 ذُوالْحِجَّۃِ الحرام ۱۳۷۰ھ کو اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ (تعارفِ امیرِ اہلسنت، ص ۱۱)

اللہ کریم کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گھر میں مدنی ماحول بنانے کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے آیئے! گھر میں مدنی ماحول بنانے کے مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے:

(1) فرمایا: اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ، بے شک جس گھر میں (سورۂ) بقرہ پڑھی جاتی ہے شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے۔ (مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب صلاۃ النافلۃ فی بیتہ۔۔۔ الخ، ص ۳۰۶، حدیث: ۱۸۲۴)

(2) فرمایا: جس گھر میں اللہ پاک کا ذکر کیا جاتا ہے اور جس گھر میں اللہ پاک کا ذکر نہیں کیا جاتا، ان کی مثال زندہ اور مُردہ کی ہے۔ (بخاری، کتاب الدعوات، باب فضل ذکر اللہ، ۴/ ۲۲۰، حدیث: ۶۴۰۷) ☆ گھر میں آتے جاتے بُلند آواز سے سلام کریں۔ ☆ والد یا والدہ کو آتے دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہو جائیں۔ ☆ دِن میں کم از کم ایک بار اسلامی بھائی والد صاحب اور اسلامی بہنیں ماں کا ہاتھ اور پاؤں چُوما کریں۔ ☆ والدین کے سامنے آواز دِھیمی رکھیں، ان سے آنکھیں ہر گز نہ ملائیں۔ ☆ ان کا سونپا ہوا ہر وہ کام جو خِلافِ شرع نہ ہو فوراً کر ڈالیں۔ ☆ کاش! تہجد میں آنکھ کھل جائے ورنہ کم از کم نمازِ فجر تو بآسانی (مسجد کی پہلی صف میں باجماعت) مُیسر آئے اور پھر کام کاج میں بھی سُستی نہ ہو۔ ☆ گھر میں اگر نمازوں کی سُستی، بے پردگی، فلموں، ڈراموں اور گانے باجوں کا سلسلہ ہو تو بار بار نہ ٹوکیں۔ ☆ گھر میں کتنی ہی ڈانٹ بلکہ مار بھی پڑے، صبر صبر اور صبر کیجئے، اگر آپ زبان چلائیں گے تو "**مدنی ماحول**" بننے کی کوئی اُمید نہیں بلکہ مزید بِگاڑ پیدا ہو سکتا ہے ☆ بے جا سختی کرنے سے بسا اوقات شیطان لوگوں کو ضدی بنا دیتا ہے۔ لہٰذا غصہ، چڑچڑاپن اور جھاڑنے وغیرہ کی عادت بالکل ختم کر دیں۔ ☆ گھر میں روزانہ فیضانِ سُنّت کا درس ضرور ضرور دیں یا سُنیں۔ ☆ اپنے گھر والوں کی دُنیا و آخرت کی بہتری

کیلئے دِل سوزی کے ساتھ دُعا بھی کرتے رہیں کہ دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔☆گھر والوں کو گناہوں بھرے چینلز سے چھٹکارا دلا کر صرف اور صرف **مدنی چینل** دکھانے کی ترکیب بنائیے۔(فیضانِ داتا علی ہجویری، ص۷)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312صفحات)اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تَرْبِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

اگلے ہفتہ وار اجتماع کے بیان کی جھلکیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئندہ ہفتہ وار **اجتماع** کا بیان حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی **سخاوت** کے **متعلق** ہو گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے **غزوۂ تبوک** سمیت کئی مواقع پر **اپنا کثیر مال راہِ خدا میں پیش کیا**، اسلام قبول کرنے کے بعد آپ کو کس قدر ستایا گیا، اس بارے میں بھی ایک دلسوز واقعہ سُنیں گے، آپ کی **عبادت و ریاضت** کے چند واقعات بھی سُنیں گے، آپ **کس قدر زبردست عاشقِ رسول تھے**، اس کا بیان بھی آئندہ ہفتے کیا جائے گا، یہ بھی سُنیں گے کہ آپ کو **"جامعُ القرآن"** کا لقب کیوں عطا کیا گیا، اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسُنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مُرید و خلیفہ **صدرُ الْاَفَاضِل حضرت علّامہ مولانا مفتی سَیِّد محمد نعیمُ الدین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عُرس مبارک** بھی قریب ہے، لہٰذا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت کی چند جھلکیاں بھی ہم سُنیں گے۔

آئندہ جمعرات بھی اجتماع میں حاضری کی نیّت کیجئے، نہ صرف آنے کی بلکہ اِنفرادی کوشش کرکے دُوسروں کو بھی لانے کی نیّت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَاحت نِشان ہے: جو مجھ پر دُرُود پڑھتا ہے، اُس کا دُرُود مجھ تک پہنچ جاتا ہے، میں اُس کے لئے اِستِغْفار کرتا ہوں اور اِس کے عِلاوہ اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (معجم اوسط، من اسمہ احمد، ۱/۴۴۶، رقم: ۱۶۴۲)

ذِکْر و دُرُود ہر گھڑی وِردِ زَباں رہے میری فُضُول گوئی کی عادَت نکال دو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ۔☆دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آج ہم اللہ کے رسول، گلشنِ رِسالت کے مہکتے پھول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے تیسرے خلیفہ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرتِ طیّبہ کے چند ایمان افروز واقعات سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ سب سے پہلے ہم حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی **سخاوت** کی جھلکیاں ملاحظہ کریں گے کہ آپ نے **غزوۂ تبوک** سمیت کئی مواقع پر **اپنا کثیر مال راہِ ربِّ ذُوالْجَلال میں پیش کیا**، اسلام قبول کرنے کے بعد آپ

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

کو کس قدر ستایا گیا، اس بارے میں بھی ایک دِلسوز واقعہ پیش کیا جائے گا، آپ کی **عبادت وریاضت** کے چند واقعات بھی ہم سُنیں گے، آپ **کس قدر زبردست عاشقِ رسول تھے**، اس بارے میں بھی عشقِ رسول سے مالامال ایک واقعہ بیان ہو گا، یہ بھی سُنیں گے کہ آپ کو **"جامعُ القرآن"** کالقب کیوں عطا کیا گیا۔ اللہ کرے کہ دِلجمعی کے ساتھ ہم اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساتھ بیان سُننے کی سعادت حاصل کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جنّتی حُور سے نکاح

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی بہت ہی پیاری کتاب **"نیکیاں ضائع ہونے سے بچایئے"** کے صفحہ نمبر20اور21پر ہے: حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے زمانۂ خلافت میں قحط پڑا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے لوگوں سے فرمایا: تمہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی یہاں تک کہ اللہ پاک تمہیں اس قحط سے نجات دے گا۔ پھر جب اگلا دن ہوا تو ان کے پاس خوشخبری دینے والا آگیا کہ حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس گندم اور سامانِ خوراک کے ایک ہزار اونٹ(1000) آرہے ہیں۔ (پھر جب حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس گندم اور دیگر کھانے کی چیزوں کے ایک ہزار اُونٹ آئے) تو اگلے روز تاجر لوگ آپ کے گھر پہنچ گئے اور ان کے دروازے پر دستک دی۔

آپ باہر تشریف لائے اور ان سے پوچھا: تم لوگ کیا چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ کے گندم اور دیگر اشیاء کے ایک ہزار(1000) اونٹ آئے ہیں، آپ وہ ہمیں فروخت کر دیں تاکہ مدینۂ منورہ کے ضرورت مندوں پر رِزْق کی وسعت ہو جائے۔ حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ

تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: اندر آجاؤ۔ وہ لوگ اندر گئے تو آپ نے ان سے پوچھا: تم لوگ ملکِ شام کے بھاؤ کے مطابق کیا نفع دو گے؟ انہوں نے کہا: 10 کے 12 یعنی دوگُنا نفع دیں گے، آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس سے زیادہ نفع مل رہا ہے۔ تاجروں نے کہا: 10 کے 14 لے لیں۔ فرمایا: مجھے زیادہ ملتا ہے۔ انہوں نے کہا: 10 کے 15 لے لیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: مجھے اس سے زیادہ نفع مل رہا ہے۔ انہوں نے کہا: مدینے کے تاجر (Dealers) تو ہم ہیں، آپ کو کون زیادہ نفع دے رہا ہے؟

حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: مجھے ایک روپے پر 10 روپے منافع مل رہا ہے، تم اس سے زیادہ دو گے؟ انہوں نے کہا: ہم اتنا نفع نہیں دے سکتے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اے تاجروں کی جماعت! اس بات پر گواہ ہو جاؤ کہ میں نے یہ تمام اشیاء مدینے کے ضرورت مندوں کے لئے صدقہ کر دی ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: میں جب رات کو سویا تو خواب میں رسولِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زیارت کی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے نور کی چادر پہن رکھی تھی، مبارک ہاتھوں میں نور کی چھڑی اور پاؤں مبارک میں جو نعلین تھے، ان کے تسمے بھی نورانی تھے۔ میں نے عرض کی: **بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَارَسُوْلَ اللہ! لَقَدْ طَالَ شَوْقِیْ اِلَیْکَ** یعنی میرے ماں باپ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر قربان **یارسولَ اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف میرا شوق بڑھتا جاتا ہے۔ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: میں جلدی میں ہوں، عثمان (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے ایک ہزار (1000) اونٹ کا بوجھ گندم وغیرہ صدقہ کیا ہے۔ اللہ کریم نے عثمان (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کا یہ عمل قبول فرما کر جنّتی حُور سے ان کا نکاح فرمایا ہے۔ (الریاض النضرۃ، ذکر صدقاتہ، ۲/۴۳ ملتقطاً)

اِمامُ الْاَسْخِیا! کر دو عطا حِصّہ سخاوت کا قَناعَت ہو عِنایت، دیں نہ دَولت کی فَراوانی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مسلمانوں کے کس قدر زبردست خیر خواہ اور سخاوت کے سمندر تھے۔ یہ بھی پتہ چلا کہ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُمّت کے حال سے ہر وقت باخبر ہیں، یہ بھی معلوم ہوا کہ **اللہ** پاک نے امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا عمل قبول فرما کر جنّتی حُور سے اُن کا نکاح فرمادیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ پیارے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ کریم کی عطا سے معلوم ہے کہ کس کا عمل اللہ پاک کی بارگاہ میں قبول ہوا اور اُسے کیا اِنعام عطا ہوا۔

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ شانِ مُصْطَفٰے بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اُمّت کے حال سے ہیں آگاہ ہر گھڑی آپ
خوابوں میں آرہے ہیں بگڑی بنارہے ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۹۸)

یاد رہے! امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سخاوت کا یہ پہلا موقع نہ تھا بلکہ آپ کا دریائے سخاوت ہر وقت جوش پر رہتا تھا اور آپ نے اپنی مبارک زندگی میں کئی مرتبہ اپنا کثیر مال راہِ خدا میں پیش کیا۔ آیئے! آپ کی سخاوت کا ایک اور دلنشین واقعہ سنئے، چنانچہ

سیدنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی شانِ سخاوت

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ الرحمن بن خَبّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروی ہے کہ میں بارگاہِ نَبَوی میں حاضِر تھا اور مکی مدنی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو "جَیشِ عُسْرَت" (یعنی غزوۂ

تَبوک) کی تیّاری کیلئے ترغیب اِرْشاد فرمارہے تھے۔ حضرتِ سَیِّدُنا عُثمان بن عَفّان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُٹھ کر عَرض کی: یارَسُولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پالان اور دیگر مُتَعَلِّقَہ سامان سمیت سو(100) اُونٹ میرے ذِمّے ہیں۔ نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے پھر ترغیب ارشاد فرمائی۔ تو حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ دوبارہ کھڑے ہوئے اور عَرض کی: یارَسُولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں تمام سامان سمیت دوسو(200) اُونٹ حاضِر کرنے کی ذِمّہ داری لیتا ہوں۔ رسولِ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے پھر ترغیب ارشاد فرمائی: تو حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عَرض کی: یارَسُولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں مع سامان تین سو(300) اُونٹ اپنے ذِمّے قَبول کرتا ہوں۔ راوی فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حُضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ سُن کر مِنبرِ مُنَوَّر سے نیچے تشریف لاکر دومرتبہ فرمایا: آج سے عثمان (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) جو کچھ کرے، اُس پر پوچھ گچھ نہیں۔ (ترمذی، کتاب المناقب، مناقب عثمان بن عفان، ۵/۳۹۱، حدیث: ۳۷۲۰)

زاہدِ مسجدِ اَحمدی پر دُرُود دولتِ جیشِ عُسرت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص ۳۱۲)

مختصر وضاحت: یعنی ہمارے میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے تیسرے خلیفہ حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر درود ہوں جو غنی و مالدار ہو کر بھی احمدِ مجتبیٰ، محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مسجدِ شریف میں زُہد و تقویٰ کی زندگی گزار رہے تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر لاکھوں سلام ہوں کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تنگی کے لشکر یعنی غزوۂ تبوک کے موقع پر مسلمانوں پر دل کھول کر اپنا مال و دولت خرچ فرمایا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عموماً بعض لوگ دوسروں کی دیکھا دیکھی جذبات میں آکر چندہ دینے کا لکھوا تو دیتے ہیں مگر جب دینے کی باری آتی ہے تو ان پر بھاری پڑ جاتا ہے، حتّٰی کہ بعض تو دیتے بھی نہیں! مگر قُربان جایئے! حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے اِعلان سے بَہُت زِیادہ چندہ (Funds) راہِ خدا میں پیش کیا۔ چنانچہ حکیمُ الاُمَّت حضرت مُفْتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تَحْت لکھتے ہیں: خیال رہے کہ یہ تو اُن کا اعلان تھا مگر حاضِر کرنے کے وَقْت آپ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے 950 اُونٹ، 50 گھوڑے اور 1000 اَشْرَفیاں پیش کیں، پھر بعد میں 10 ہزار اَشْرَفیاں اور پیش کیں۔ (مُفْتی صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں) خیال رہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پہلی بار میں ایک سو (100) کا اعلان کیا، دُوسری بار 100 اُونٹ کے علاوہ اور 200 کا، تیسری بار اور 300 کا کل 600 اُونٹ (پیش کرنے) کا اِعلان فرمایا۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/۳۹۵)

مجھے اپنی سَخاوت کے سَمُندر سے کوئی قَطرہ عَطا کر دو نہیں دَرْکار مجھ کو تاجِ سُلطانی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! اب امیرُ المُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مختصر تعارف سُنئے، چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مختصر تعارف

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نامِ نامی، اِسمِ گرامی "عُثمان" اور کُنْیَت "ابوعَمْرو" ہے۔ "اَمیرُ الْمُؤمنین، ذُوالنُّورَین (یعنی دو نور والا)، کاملُ الْحَیاءِ وَالْاِیْمان (حیا اور ایمان میں کامل)، جامِعُ القرآن (قرآن جمع کرنے والے)، سَیِّدُ الْاَسْخِیاء (سخیوں کے سردار)، عُثمانِ باحَیا وغیرہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مشہور (Famous) القابات ہیں

۔(کراماتِ عثمانِ غنی، ص۱۱۳،۵) مگر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے تمام اَلقابات میں سے **"ذُوالنُّورَین"** (یعنی دو نور والا) زیادہ مَشہور ہے۔ اس لَقَب کی زِیادہ مشہور وجہ یہ ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نکاح میں یکے بعد دیگرے حُضُورِ پُر نُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دو شہزادیاں حضرت سَیِّدَتُنا رُقَیَّہ اور حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ کُلْثُوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا آئیں، اسی وجہ سے آپ کو **"ذُوالنُّوْرَیْن"** (یعنی دو نور والا) کہا جاتا ہے۔ (تہذیب الاسماء، باب العین والثاء المثلثۃ، ۱/۲۹۷)

اَعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسُنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسی بات کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

نُور کی سرکار سے پایا دوشالہ نُور کا ہو مُبارَک تم کو ذُوالنُّوْرَیْن جوڑا نُور کا

(حدائقِ بخشش، ص۲۴۶)

مختصر وضاحت: یعنی امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بارگاہِ رسالت سے دو نورانی چادریں عطا کی گئیں یعنی حضورِ انور، شافعِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دو شہزادیاں حضرت سیدتنا رُقَیَّہ و اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا یکے بعد دیگرے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نکاح میں آئیں۔ اے دونور والے پیارے صحابی! یہ نورانی جوڑا آپ کو بہت بہت مبارک ہو۔

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ خُلفائے راشِدین میں تیسرے خلیفہ ہیں۔ (جنتی زیور، ص۱۸۲ ملخصًا) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَمِیرُ الْمُؤمِنِیْن ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کوششوں سے اسلام لائے اور اسلام قبول کرنے والوں میں آپ کا شمار چوتھے نمبر پر ہوتا ہے، جیسا کہ آپ خود اِرشاد فرماتے ہیں: اِنِّی لَرَابِعُ اَرْبَعَۃٍ فِی الْاِسْلَامِ یعنی میں اِسلام قبول کرنے والے 4 اَشخاص میں سے چوتھا ہوں۔ (معجم کبیر، ۱/۸۵، حدیث: ۱۲۴) (اسد الغابۃ، عثمان بن عفان، ۳/۶۰۶ ملخصاً) حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بروز جمعہ 35 ہجری ماہِ ذُوالْحِجَّہ میں

شہید کیا گیا۔ حضرت سَیِّدُنا جُبَیْر بن مُطْعِم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے **نمازِ جنازہ** پڑھائی اور آپ جنَّتُ الْبَقِیْع میں سُپردِ خاک کئے گئے۔ (اسد الغابۃ، عثمان بن عفان، ۳/۶۱۶-۶۱۴ ملخصاً)

دُرِّ منثور قرآں کی سِلک بہی زَوجِ دو نُور عِفت پہ لاکھوں سلام
یعنی عثمان صاحبِ قمیصِ ہدی حُلّہ پوشِ شہادت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش، ص ۳۱۲)

پہلے شعر کی وضاحت: امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وہ عظیم صحابی ہیں، جنہوں نے قرآنِ کریم کے بکھرے ہوئے موتیوں یعنی آیاتِ قرآنیہ کو نہایت عمدگی سے ایک لڑی میں پرو دیا یعنی انہیں ایک جگہ جمع کر دیا۔ دو پاکیزہ نوروں یعنی آقائے نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دو شہزادیوں کے شوہر پر لاکھوں سلام ہوں۔

دوسرے شعر کی وضاحت: امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے خلافت و ہدایت کی مبارک قمیص زیبِ تن فرمائی ہوئی تھی اور آپ نے شہادت کا جنّتی لباس پہنا ہوا تھا یعنی آپ نے جامِ شہادت نوش فرمایا تھا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَمیرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شمار ان صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں ہوتا ہے، جن پر اسلام قبول کرنے کے بعد ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے گئے، طرح طرح سے ستایا گیا اور بہت ہی دردناک سُلوک کیا گیا، مگر قربان جایئے! نبیِّ کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اس جاں نثار صحابی حضرت سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے **عزم و استقلال** پر! جو اس قدر ظلم سہہ کر بھی باطل کے آگے ڈَٹے رہے اور دینِ اسلام سے ایک انچ بھی پیچھے ہٹنے کے لئے تیار نہ ہوئے۔

جولائی،اگست2018کے **ماہنامہ فیضانِ مدینہ** کے صفحہ نمبر4پر ہے کہ ایمان،اَعمالِ صالحہ(نیک اعمال)،گناہوں سے اِجتِناب(بچنے)پر ڈَٹے رہنا اِستِقامت کہلاتا ہے۔یُوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ اِستِقامت یہ ہے کہ ایمان ضائع نہ ہو،نیک اَعمال،مثلاً: نماز،روزہ،حج،زکوٰۃ ترک نہ ہوں۔ تلاوت، ذِکْر،دُرود،تسبیحات واذکار،صَدَقات وخیرات،دوسروں کی خیر خواہی وغیرہا پر ہمیشگی ہو،تمام گناہوں سے بچنے کی عادت پختہ رہے،یہ تمام چیزیں اِستِقامت میں داخل ہیں،البتّہ ہر اِستِقامت کا حکم جُدا ہے، جیسے: صحیح عقائد پر جمے رہنا سب سے بڑا فرض ہے۔ فرائض پر ہمیشگی بھی فرض ہے،گناہوں سے بچتے رہنا بھی لازم ہے اور مستحبّات کی پابندی بھی اعلیٰ درجے کا مستحب ہے،اس اعتبار سے استقامت کی 3قسمیں بنتی ہیں۔(1)ایمان پر اِستِقامت، جیسے: حضرتِ بلال و ابوذر غفاری اور دیگر کثیر صحابۂ کِرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کہ جنہیں ایمان لانے کے بعد شدید آزمائشوں سے گزرنا پڑا لیکن وہ ایمان پر ڈَٹے رہے اور آج ایمان پر اِستِقامت کا نام آتے ہی اِن مُبارَک ہستیوں کا تصوّر ذِہن میں آجاتا ہے۔ (2)فرائض پر اِستِقامت یہ ہے کہ کبھی ترک نہ ہوں، جیسے: نماز(3)مستحبات پر اِستِقامت یعنی ان پر ہمیشگی ہو، جیسے: تلاوت،ذِکْر،دُرود،صَدَقہ،حُسنِ اَخلاق،عَفْو و کَرَم اور تہجّد وغیرہا پر اِستِقامت۔یہ اِستِقامت بھی اللہ پاک کو بہت محبوب ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو!اِستِقامت کا لفظ ہم بارہا سنتے، پڑھتے ہیں لیکن اپنی ذات پر غور بھی کرنا چاہیے کہ کیا ہمیں نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے پر اِستِقامت حاصل ہے؟ وقتی جذبات میں آکر نوافل، تلاوت، ذِکْر و دُرود اور درس و مطالعہ سب شروع کرتے ہیں لیکن چند ہی دنوں بعد جذبات ٹھنڈے اوراعمال غائب ہو جاتے ہیں۔ یونہی ماہِ رمضان میں یانیک اجتماع میں یا مُرید ہوتے وقت گناہ چھوڑنے کا پختہ ارادہ کرتے ہیں اور چند دن خود کو گناہوں سے بچا بھی لیتے ہیں، لیکن تھوڑے دنوں بعد

وہی گناہوں کا بازار گرم ہوتا ہے اور ہم گناہوں میں لتھڑے ہوتے ہیں۔نیک ارادوں پر استقامت کا ذہن بنانے میں سب سے مفید و اہم چیز قوتِ ارادی اور ہمت نہ ہارنا ہے۔اس بنیادی مدنی پھول کو ذِہن میں بٹھالیں،اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِستقامت نصیب ہو جائے گی۔(ماہنامہ فیضانِ مدینہ،ص۴ ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس میں بالخصوص ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی اور بالعموم تمام عاشقانِ رسول جو نیکی کی دعوت کو عام کرنے کی کوششیں کرتے ہیں،مگر سامنے سے بھرپور تعاون نہ ملنے کی وجہ سے جلد پریشان ہو جاتے ہیں یا گھبرا کر گھر بیٹھ جاتے ہیں،جو ہمّت ہار کر نیکی کی دعوت کے عظیمُ الشّان مدنی کام سے اپنے آپ کو ثواب سے محروم کر لیتے ہیں،ایسوں کی ہمّت بندھانے کے لیے کیسا پیارا اندازِ فاروقی ہے کہ دِین کی راہ میں آنے والی تکالیف سے گھبرانے کے بجائے ان کا مقابلہ کیا جائے۔

اِس پُر فتن دور میں اگرچہ کیسی ہی مشکلات و پریشانیاں آجائیں لیکن شاید ایسی نہیں ہوں گی جیسی ہمارے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے برداشت کی ہوں گی،اُن مصائب و تکالیف کا تصور ہی لرزا دینے کے لیے کافی ہے،آیئے!ہاتھوں ہاتھ نیّت کرتے ہیں کہ چاہے کیسا ہی مشکل وقت آجائے،ہم دینِ اسلام کا دامن ہر گز نہیں چھوڑیں گے،نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے عظیم مقصد کو دُنیا بھر میں پہنچانے کے لیے اپنی جان کا نذرانہ بھی پیش کرنا پڑا تو پیچھے نہیں ہٹیں گے۔

مساجد کو آباد کرنے کے لیے "**نیکی کی دعوت**" دینا اور بُرائی سے منع کرنا بہت ضروری ہے،اِس کے لیے ہمیں حوصلہ بُلند رکھنا ہو گا اور پہلے سے یہ ذہن بنائے رکھنا ہو گا کہ دِین کی راہ میں **تکالیف** آتی ہیں،مجھے اِس سے گھبرا کر پیچھے نہیں ہٹنا۔زور سے کہیے!اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اگرچہ جان جائے خدمتِ سُنّت نہ چھوڑوں گا

شہا! کرتے رہیں مشکل کُشائی یارسول اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۵۰)

دنیا چھوڑ سکتا ہوں پر اِیمان نہیں

اَمیرُالْمُؤمِنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جب اِسلام لائے تو نہ صِرف اپنے گھر والوں بلکہ پُورے خاندان (Family) کی شدید مُخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ کو مارا پیٹا گیا یہاں تک کہ آپ کا چچا حَکَم بن اَبی الْعاص تو اِس قَدر ناراض ہوا کہ آپ کو پکڑ کر ایک رَسّی سے باندھ کر کہنے لگا: تُم نے اپنے باپ دادا کا دِین چھوڑ کر دُوسرا مذہب اِختیار کر لیا ہے، جب تک تُم نئے مذہب کو نہیں چھوڑو گے ہَم تمہیں نہیں چھوڑیں گے، اِسی طرح باندھ کر رکھیں گے۔ یہ سُن کر حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: خُدائے ذُوالْجَلال کی قسم! میں اسلام کو کبھی نہیں چھوڑ سکتا، نہ کبھی اس دولت سے دَسْت بَردار ہو سکتا ہوں۔ حَکَم بن اَبی العاص نے جب آپ کا یہ جذبہ دیکھا تو مَجبور ہو کر آپ کو قید سے آزاد کر دیا۔

(تاریخ مدینۃ دمشق، عثمان بن عفان، ۳۹/۲۶)

اگرچہ لاکھ دشمن دھمکیاں دے جان لینے کی کسی سے کیوں ڈرے تیرا فدائی یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۵۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! اِیمان لانے کے بعد حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ پر آپ کے اَہلِ خانہ نے کس قَدر ظُلم و سِتم ڈھائے مگر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اُنہیں بَرداشت کرتے ہوئے ثابِت قَدم رہے۔ اِس واقِعے سے ایسے اَفراد کو ہِمّت و حَوصلے سے کام لینا چاہیے کہ جو اِسلامی تعلیمات سے مُتأثر ہو کر دائرۂ اِسلام میں تو داخل ہو گئے، مگر اُن کے اَہلِ خانہ پر ابھی تک اِسلام کی

حَقَّانِیَّت واضِح نہیں ہوئی، تو وہ اُن پر ظُلم وزِیادتی کرتے ہیں، طرح طرح سے سَتاتے ہیں تاکہ کسی طرح **مَعَاذَ** اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ دینِ اِسلام سے پھر کر مُرتدّ ہو جائیں۔ مگر یاد رکھئے! ہر حالت میں اِیمان کی حِفاظت اِنْتہائی ضَروری ہے، چاہے کیسی ہی آفت آن پڑے دولتِ ایمان ہاتھ سے نہیں جانی چاہیے بلکہ ایمان پر استقامت کے لئے اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا کرتے رہنا چاہئے۔

اِیمان پر خاتمے کے لیے "**شجرۂ قادِریہ، رضویہ، عطاریہ**" میں ایک بہت ہی پیارا وظیفہ بھی ہے، جو کوئی **صبح وشام 3،3 مرتبہ** اس کو پڑھ لیا کرے گا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ پڑھنے والے کا **خاتمہ اِیمان** پر ہو۔ وہ پیارا وظیفہ **شجرہ شریف** کے صفحہ نمبر 15 پر موجود ہے۔

سیرتِ عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ میں ان اسلامی بھائیوں کے لئے سیکھنے کا مدنی پھول ہے جنہیں گھر والوں یا دیگر رشتے داروں کی طرف سے سنّتوں کی خدمت کرنے کے سبب طرح طرح سے ستایا جاتا ہے تو وہ ہمت ہار کر مدنی ماحول کی برکتوں سے اپنے آپ کو محروم کر لیتے ہیں، انہیں چاہئے کہ وہ اس طرح کی رکاوٹوں کے سبب ہر گز دل برداشتہ نہ ہوں بلکہ انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلام اور بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین خُصوصاً شہدائے کربلا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم اجمعین پر آنے والے مصائب و آلام اور ان پر ان کی ثابت قدمی کو پیشِ نظر رکھیں، سُنّتوں کی خدمت کے سلسلے کو جاری رکھیں اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کے ساتھ مضبوطی کے ساتھ جُڑے رہیں کیونکہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہنا بھی **اِیمان پر استقامت** پانے کا بہترین ذریعہ ہے۔

اللہ کریم ہمیں ایمان پر استقامت، دعوتِ اسلامی اور امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی سچی پکی غلامی نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔ آیئے! بارگاہِ الٰہی میں سلامتیِ ایمان کی دعا کرتے ہیں:

اِیماں پہ ربِّ رحمت دیدے تُو استقامت دیتا ہوں واسطہ میں تجھ کو ترے نبی کا

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ کی پاکیزہ سیرت کا ایک روشن پہلو یہ بھی تھا کہ آپ ساری ساری رات ربِّ کائنات کی بارگاہ میں سجدہ و قیام کی حالت میں گزار دیا کرتے، آخرت سے ڈرتے اور اپنے ربِّ کریم کی رحمت کی آس لگائے رکھتے تھے۔ دن کے اوقات سخاوت و روزہ کی حالت میں گزرتے تو راتیں بارگاہِ خداوندی میں سجدہ و قیام میں کٹ جاتی تھیں ۔ آیئے! آپ کے شوقِ عبادت وذوقِ تلاوت پر مشتمل 4 واقعات سنئے اور نصیحت کے مدنی پھول چنئے، چنانچہ

عثمانِ غنی کا شوقِ عبادت و تلاوت

(1) حضرت سیِّدُنا زبیر بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ ہمیشہ روزہ رکھتے اور ابتدائی رات میں کچھ آرام کرکے پھر ساری رات عبادت میں بسر کرتے۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب صلاۃ التطوع۔۔۔الخ، باب من کان یامر۔۔۔الخ، ج۲، ص۱۷۳، حدیث:۶)

(2) حضرت سیِّدُنا مسروق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ اَشْتَر (یعنی حضرت سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو شہید کرنے والے) سے ملے تو پوچھا: ”کیا تُو نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ کو شہید کیا ہے؟“ اس نے کہا: ”ہاں۔“ تو آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اللہ پاک کی قسم! تُو نے روزہ دار اور عبادت گزار شخص کو شہید کیا ہے۔ (معجم کبیر، ۱/۸۱، حدیث:۱۱۴)

(3) جب امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ کو شہید کیا گیا تو آپ کی زوجہ نے

قاتلوں سے فرمایا:"تم نے اس شخص کو شہید کیا، جو ساری رات عبادت کرتا اور ایک رکعت میں قرآنِ کریم ختم کرتا ہے۔(الزھدللامام احمد،زھدعثمان بن عفان،ص۱۵۳،حدیث:۶۷۳)

(4) حضرت سیِّدُنا عبدالرحمن تیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:"مجھے ایک بار مقامِ ابراہیم پر رات ہوگئی۔ میں عشاء کی نماز ادا کرکے مقامِ ابراہیم پر پہنچا یہاں تک کہ میں اس میں کھڑا ہوا تو اتنے میں ایک شخص نے میرے کندھوں(Shoulders) کے درمیان ہاتھ رکھا۔ میں نے دیکھا تو وہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان بن عفان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے۔ کچھ دیر بعد آپ نے سورۂ فاتحہ سے قرآنِ کریم کی تلاوت شروع کی یہاں تک کہ پورا قرآنِ کریم ختم کرلیا۔"(الزھد لابن المبارک،باب فضل ذکراللہ،ص۴۵۲،حدیث:۱۲۷۶ ملخصاً)

نبی نے تیرے بدلے "بیعتِ رضواں" میں کی بیعت کہا قرآن نے دستِ نبی کو دستِ یزدانی

(وسائل بخشش مرمم،ص۵۸۴)

مختصر وضاحت:یعنی امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ نبی کریم،رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بیعتِ رضوان میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بدلے بیعت کی۔ قرآن نے نبیِّ اکرم، شفیعِ امم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دستِ مبارک کو ربِّ کریم کا دستِ مبارک قرار دیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا سوچئے تو سہی! وہ صحابیِ رسول جنہیں اللہ پاک کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دو شہزادیوں کا یکے بعد دیگر شوہر بننے کی سعادت ملی، جن کو نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی زبانِ حقّ ترجمان سے جنت کی خوشخبری سنائی، ان کی عبادت و ریاضت

سے محبت اور تلاوتِ قرآن سے عشق کا یہ عالم ہے کہ شب و روز عبادت و ریاضت اور تلاوتِ قرآن کرتے کرتے بسر ہوتے تھے۔ دوسری جانب ہم جیسوں کا حال ہے، جن کا اکثر وقت فضولیات میں برباد ہو جاتا ہے، ہمارے شب و روز غفلتوں کی نذر ہو رہے ہیں، ہمارے پاس نہ تو عبادت کے لئے وقت ہے اور نہ ہی تلاوتِ قرآن کے لئے، ہاں! دنیاوی معاملات کے لئے ہمارے پاس وقت ہی وقت ہے، ہمارے گھنٹوں اخبارات کا مطالعہ کرنے اور خبریں (News) دیکھنے، سننے / پڑھنے میں گزر جاتے ہیں، رات دیر تک ہوٹلوں اور چوراہوں پر بیٹھنا نہ جانے کتنوں کا معمول بن چکا ہے، **اللہ** پاک کی پناہ اب تو جگہ جگہ ایسے کئی "**چائے کیفے**" ملیں گے کہ جہاں بالخصوص نوجوان **رات** کو دیر تک بیٹھ کر گپ شپ لگاتے ہیں، **تاش، لُڈو اور ویڈیو گیمز** کھیل کر اپنا قیمتی وقت برباد کرتے ہیں بلکہ **مَعَاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ **عین** نمازِ فجر کے وقت غفلت کی نیند سو جاتے ہوں گے۔ بعض نادان موبائل و انٹرنیٹ استعمال کرنے میں اس قدر مگن ہو جاتے ہیں کہ وقت کا پتا ہی نہیں چل پاتا، کام کاج کی چھٹی کرنا تو کُجا چند منٹوں کی تاخیر سے جانا بھی گوارا نہیں کرتے مگر آہ! فرائض و واجبات کی ادائیگی، نفل عبادات کی بجاآوری، نمازِ باجماعت کی حاضری اور تلاوتِ قرآن کرنے کے حوالے سے اِنتہائی غفلت و سُستی کا دَور دورہ ہے۔ آیئے! اپنے اندر عبادت و تلاوت کا ذوق و شوق بیدار کرنے کے لئے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنئے اور عبادات و تلاوت کرنے کی عادت بنایئے، چنانچہ

(1) ارشاد فرمایا: اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: اے انسان! تُو میری عبادت کے لئے فارغ ہو جا میں تیرا سینہ غنا سے بھر دُوں گا اور تیری محتاجی کا دروازہ بند کر دوں گا اور اگر تُو ایسا نہیں کرے گا تو میں تیرے دونوں ہاتھ مصروفیات سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی کا دروازہ بند نہیں کروں گا۔

(ترمذی، کتاب صفة القیامة والرقائق والورع، ۳۰-باب، ۴/ ۲۱۱، حدیث: ۲۴۷۴)

(2)ارشاد فرمایا:"بے شک لوگوں میں سے کچھ اللہ والے ہیں۔"صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی،یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! وہ کون لوگ ہیں؟فرمایا:**قرآن پڑھنے والے کہ یہی لوگ اللہ والے اور خواص(خاص لوگوں)میں شامل ہیں۔**(ابنِ ماجہ،کتاب السنۃ،باب فی فضل من تعلم القرآن وعلمہ،۱/۱۴۰،رقم:۲۱۵)

دے شوقِ تلاوت دے ذوقِ عبادت رہوں باوُضو میں سدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم،ص۱۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا عشقِ رسول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!عشقِ رسول ایک ایسا خزانہ ہے کہ جسے یہ خزانہ عطا ہوجاتا ہے اس کے تو وارے ہی نیارے ہوجاتے ہیں،اگر ہم حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرتِ طیّبہ کا مطالعہ کریں تو ہم پر یہ حقیقت واضح ہوجائے گی کہ رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جاں نثار صحابی امیرُالْمُؤمِنِین حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بھی یہ خزانہ عطا ہوا تھا،آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک سچے عاشقِ رسول بلکہ عشقِ مصطفٰے اعلیٰ درجے پر پہنچ چکے تھے۔گویا عشقِ رسول میں جینا اور مرنا ہی آپ کا مقصدِ حیات بن گیا تھا۔عشقِ رسول کی چاشنی آپ کی رَگ وجاں میں اس قدر سرایت کرچکی تھی کہ مَحْبُوب آقا،حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بڑھ کر آپ کو کچھ بھی عزیز نہ تھا،الغرض آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی پُوری زندگی عشقِ رسول کے مشکبار پھولوں سے سجی ہوئی ہے۔

آیئے!امیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عشقِ رسول پر مبنی ایک ایمان افروز واقعہ سنئے اور جھومئے،چنانچہ

اپنے آقا سے پہلے طواف نہیں کروں گا!

جب نبیِ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مشورے پر حضرت سَیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو صلحِ حُدَیْبِیَہ کا پیغام (Message) دے کر مکۂ مکرمہ میں قریش کی طرف روانہ فرمایا تو کئی صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اس بات پر رشک کر رہے تھے کہ حضرتِ عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مکہ مکرمہ جانے کا شرف حاصل ہُوا ہے، اب وہ بیتُ اللہ شریف کی زیارت اور طوافِ کعبہ کریں گے، جب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اپنے اس رشک بھرے جذبات کا اظہار بارگاہِ رسالت میں کیا تو نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مجھے یقین ہے جب تک ہم محصور ہیں، عثمان کعبے کا طواف نہیں کریں گے، صحابۂ کرام نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ انہیں اس حوالے سے کوئی رکاوٹ درپیش نہیں، پھر عثمانِ غنی کو طوافِ کعبہ سے کون سی چیز روک رکھے گی؟ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی اس الجھن کو دور کرنے کیلئے ارشاد فرمایا مجھے یقین ہے کہ وہ ہمارے بغیر خانہ کعبہ کا طواف نہیں کریں گے۔

جب حضرت سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ واپس آئے تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے آپ سے پوچھا: اے ابو عَبدُ اللہ طوافِ کعبہ کرنے کے بعد آپ اطمینان محسوس کر رہے ہوں گے؟ حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: آپ حضرات نے میرے بارے میں غلط اندازہ لگایا، پھر آپ نے جو کلمات ارشاد فرمائے، وہ ہم جیسے محبتِ رسول کا دعوی کرنے والوں کے لئے کئی مدنی پھول اپنے اندر لئے ہوئے ہیں، فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے، اگر مکّۂ مکرمہ میں میرا قیام سال بھر بھی ہوتا تو میں رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بغیر طواف نہ کرتا جبکہ قریش نے میرے لئے طوافِ کعبہ کے لیے کسی قسم کی کوئی رُکاوٹ کھڑی نہیں کی تھی۔(دلائل النبوۃ

للبیھقی، باب ارسال النبی... الخ، ۴/۱۳۴-۱۳۳ ملتقطاً)

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ

مِرے تو آپ ہی سب کچھ ہیں رحمتِ عالَم میں جی رہا ہوں زمانے میں آپ ہی کے لئے
تمہاری یاد کو کیسے نہ زندگی سمجھوں یہی تو ایک سہارا ہے زندگی کے لئے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کیسے سچے عاشق تھے۔ جن کی ہر ہر ادا سے عشقِ رسول کا ظہور ہوتا تھا۔ مگر آہ! آج کا مسلمان بھی عشقِ رسول کا دعویٰ تو کرتا ہے، مگر رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خُوش کرنے والے کام کرتے ہوئے شرم محسوس کرتا ہے، نبیِّ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: ”**جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ** یعنی میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔“(معجم کبیر، زیادہ بن علاقة عن المغیرة، ۲۰/۴۲۰، حدیث: ۱۰۱۲) ذرا سوچئے! وہ کیسا عاشقِ رسول ہے جو نماز سے جی چُرا کر، نماز جان بُوجھ کر قضا کر کے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قلبِ مبارک کے لئے تکلیف کا سبب بنتا ہے۔ یہ کون سی محبّت اور کیسا عشق ہے کہ رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ماہِ رمضان کے روزوں کی تاکید فرمائیں، مگر خُود کو عاشقانِ رسول میں شمار کرنے والے اِس حکم سے منہ موڑ کر ناراضیِ مُصْطَفٰے کا سبب بنیں، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمائیں: ”مُونچھیں خُوب پست (یعنی چھوٹی) کرو اور داڑھیوں کو مُعافی دو (یعنی بڑھاؤ)“(شرح معانی الآثار للطحاوی، کتاب الکراھة، باب حلق الشارب، حدیث: ۶۴۲۲، ج۴، ص۲۸) مگر عشقِ رسول کے دعوے دار اور فیشن کے پرستار، دُشمنانِ سرکار جیسا چہرہ بنائیں، کیا یہی عشقِ رسول ہے؟ یقیناً نہیں اور ہرگز نہیں۔

بے نمازی رہیں کچھ نہ روزے رکھیں اُن کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
عالموں پر ہنسیں، پھبتیاں بھی کسیں اُن کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
جو کہ گانے سُنیں، فلم بینی کریں اُن کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
کھائیں رزق حرام ، ایسے ہیں بد لگام اُن کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
داڑھیاں جو منڈائیں کریں غیبتیں اُن کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۵۰،۵۴۹)

اے عاشقانِ رسول! نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قدموں پر نثار ہو جایئے، سنتوں سے محبت کیجئے، فیشن سے منہ موڑیئے، مَدَنی قافلوں کے مسافر اور مدنی انعامات کے عامل بن جایئے، اپنا چہرہ نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عاشقوں والا بنالیجئے یعنی اپنے چہرے پر ایک مُٹھی داڑھی سجالیجئے، فیشن والے بالوں کے بجائے سُنّت کے مطابق زُلفیں رکھ لیجئے اور ننگے سر گھومنے کے بجائے عمامے شریف کا تاج سجالیجئے۔ بس اپنے ظاہر و باطن پر مَدَنی رنگ چڑھالیجئے۔ اے کاش! ہمارا اُٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، کھانا پینا، سونا جاگنا، لینا دینا، جینا مرنا میٹھے میٹھے آقا، مدینے والے مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں کے مُطابق ہو جائے۔

فنا اتنا تو ہو جاؤں میں تیری ذاتِ عالی میں
جو مجھ کو دیکھ لے اُس کو ترا دیدار ہو جائے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ”مسجد درس“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فیشن سے پیچھا چھڑانے، عشقِ رسول کا جام پینے اور سنتوں سے محبت کا جذبہ

بڑھانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہتے ہوئے کچھ نہ کچھ وقت ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں دینے کی کوشش کریں۔ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی طرف سے تو روزانہ کم از کم 2 گھنٹے مدنی کاموں کے لیے دینے کی ترغیب اِرشاد فرمائی گئی ہے، یقیناً جو جتنا زِیادہ وقت دے گا، اُس کے لیے ثواب کمانے کے مواقع بھی اُسی قدر زِیادہ ہوں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

یادرہے! ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"مسجد درس"** بھی ہے۔ ☆**"مسجد درس"** سے مسجدیں آباد ہوتی ہیں۔ ☆**"مسجد درس"** سے انفرادی کوشش کرنے کا موقع ملتا ہے۔ ☆**"مسجد درس"** سے نمازیوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے۔ ☆**"مسجد درس"** کی برکت سے بھلائی کی باتیں سیکھنے سکھانے کا موقع ملتا ہے۔ بھلائی کی باتیں سیکھنے سکھانے کی تو کیا ہی بات ہے چنانچہ

منقول ہے کہ اللہ کریم نے حضرتِ سَیِّدُنا مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وَحْی فرمائی: بھلائی کی باتیں خُود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وَحشت نہ ہو۔ (حِلیۃُ الاَولیاء، ۵/۶، حدیث: ۷۶۲۲) بیان کردہ روایت سے معلوم ہوا کہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سُنَّتوں بھرا بیان کرنے یا درس دینے اور سُننے والوں کے تو وارے ہی نِیارے ہیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کی قبریں اَندر سے جگمگ جگمگ کر رہی ہوں گی اور انہیں کسی قسم کا خوف محسوس نہیں ہو گا۔ آیئے! بطورِ ترغیب **"مسجد درس"** کی ایک مدنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

بغض و عناد نکل گیا

تحصیل بھلوال (پنجاب، پاکستان) کے مقیم ایک اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے بدمذہبیت کی تاریک وادیوں میں بھٹک رہے تھے، بدمذہبوں کی صحبت کی نحوست کا رنگ

اس قدر غالب تھا کہ دعوتِ اسلامی کے نام سے بھی چِڑتے تھے،ان کے شب و روز اسی بغض و عناد میں بسر ہو رہے تھے۔ایک روزوہ اپنے محلے کی مسجد میں نمازِ مغرب کی ادائیگی کے لئے گئے، نماز کے بعد مسجد میں **مدنی درس**(درسِ فیضانِ سُنّت)ہو رہا تھا،ان کی خوش قسمتی کہ وہ **مدنی درس** میں شریک ہو گئے۔ **اس** کے بعد انہوں نے اس اسلامی بھائی سے جارِحانہ (لڑائی جھگڑے کے)انداز میں بحث مباحثہ شروع کر دیا مگر وہ اسلامی بھائی بڑے پیارے انداز میں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکتیں بتانے کے ساتھ ساتھ سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کا ذہن بھی دیتے رہے،اللہ کریم کے فضل و کرم سے وہ ہفتہ وار سُنتوں بھرے اجتماع میں شریک ہو گئے، سُنتوں بھرے اجتماع میں مبلغِ دعوتِ اسلامی کا بیان پھر ذِکْرُ اللہ اور آخر میں رقت انگیز دعا نے تو ان کے دل کی دنیا ہی بدل دی۔اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ!انہوں نے سچے دل سے توبہ کی اور سُنّتوں بھری زندگی بسر کرنے کیلئے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔

ہے تجھ سے دعا ربِّ اکبر! مقبول ہو"فیضانِ سُنّت" مسجد مسجد گھر گھر پڑھ کر،اسلامی بھائی سناتا رہے

(وسائلِ بخشش مرمم،ص۴۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی پاکیزہ سیرت کا ایک لائقِ فخر پہلو یہ بھی تھا کہ **آپ** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **نے مسلمانوں کو قرآنِ کریم کے ایک نسخے پر جمع کر کے اُمّتِ محبوب پر بہت بڑا احسان کیا، لہٰذا اسی سبب سے آپ کو "جامعُ القرآن" کا عظیمُ الشّان لقب عطا کیا گیا۔**

تمہیں کو جامعِ قرآن کا حق نے دیا منصب عطا قرآں کو کرکے جَمْع کی اُمّت کو آسانی

(وسائلِ بخشش مرمم،ص۵۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس ”المدینہ لائبریری“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآن کی مَحبَّت کو دل میں بسانے، تلاوت کا ذوق و شوق بڑھانے اور فیضانِ عثمانِ غنی سے فیضیاب ہونے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوکر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں کم و بیش 104 شُعبہ جات میں دِینِ اسلام کا پیغام عام کررہی ہے، انہی میں سے ایک شُعْبہ بنام **”مجلس المدینہ لائبریری“** بھی ہے۔ اس مجلس کے تحت مدنی مراکز **فیضانِ مدینہ** (عینِ مسجد کے علاوہ کسی اور مقام) میں **”المدینہ لائبریری“** کے نام سے ایک اسلامی کتب خانہ قائم کیاجاتاہے جس میں **مخصوص اوقات** میں مُطالعہ کے لئے خُوشگوار ماحول، آڈیو، ویڈیو بیانات و مدنی مذاکرے سُننے اور مدنی چینل دیکھنے کے لئے کمپیوٹرز (Computers) وغیرہ کی ترکیب بنائی جاتی ہے۔

”المدینہ لائبریری“ میں امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ کے تحریر کردہ مختلف مَوضُوعات پر مُشتمِل کُتُب و رَسائل رکھے جاتے ہیں۔ اللہ کریم **”مجلس المدینہ لائبریری“** کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام کا بَرَکتوں والا مہینا ہمارے درمیان جلوہ گر ہے، اس مہینے کی 19 تاریخ کو صدرالافاضِل حضرت علامہ مولانا سَیِّد مفتی محمد نعیم الدین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا یومِ عرس منایا جاتا ہے، آیئے! اسی مناسبت سے آپ کی سیرتِ مُبارکہ کی چند جھلکیاں ملاحظہ

کیجئے، چنانچہ

سیرتِ ”صدر الافاضل“ کی چند جھلکیاں

صدرالافاضِل حضرتِ علامہ مولانا سَیِّد مفتی محمد نعیم الدین مرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وِلادتِ مُبارکہ 21 صَفَرالْمُظَفَّر ۱۳۰۰ بمطابق یکم جنوری 1883 بروز پیر شریف ”ہند“ کے شہر ”مرادآباد“ میں ہوئی، آپ کا نام ”محمد نعیم الدّین“ رکھا گیا۔ آپ کے والدِ ماجد حضرت مولانا سید محمد معین الدین نُزہت اور جدِّ امجد (یعنی دادا جان) حضرت مولانا سید امین الدین راسخ اپنے اپنے دور میں اردو اور فارسی کے استاذ مانے گئے۔ (تذکرہ صدر الافاضل، ص۳-۲ ملخصاً)

۱۳۲۰ھ بمطابق 1902 عیسوی میں 20 سال (Twenty years) کی عمر میں آپ کی دستار بندی ہوئی۔ بالآخر 19 ذُوالْحِجَّۃُ الْحَرام ۱۳۶۷ھ کو اِس دُنیا سے رُخصت ہوگئے، جامعہ نعیمیہ (مرادآباد ہند) کی مسجد کے بائیں گوشے میں آپ کی آخری آرام گاہ ہے۔ (تذکرہ صدر الافاضل، ص۲۲تا۲۴ ملخصاً)

وقتِ رُخصت کے حالات

خلیفۂ صَدرُ الافاضِل حضرت مولانا مفتی سید غلام معینُ الدّین نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے: گیارہ بجے کا وقت تھا، صَدرُ الافاضِل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے کمرے کے تینوں دروازے بند کرادیئے۔ کمرے میں میرے اور حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سوا کوئی نہ تھا۔ تھوڑی دیر مجھ سے گفتگو فرمائی، اس کے بعد آپ خاموش ہوگئے۔ تقریباً ساڑھے گیارہ بجے فرمایا، پنکھا کھول دو، میں نے کھول دیا، پھر فرمایا: کم کردو، میں نے کم کردیا، پھر فرمایا اور کم کردو، میں نے پھر کم کردیا، کچھ وقفے کے بعد فرمایا اور کم کردو، اب میں نے پنکھے کا رُخ دِیوار کی طرف کردیا، تاکہ دِیوار سے ٹکرا کر ہوا پہنچے کچھ وقفے کے بعد

فرمایا: بند کر دو۔ اس کے بعد فرمانے لگے: میرا بازو دباؤ۔ چُنانچِہ میں چارپائی کی داہنی جانب بیٹھ کر بازو اور کمر دبانے لگا، دیکھا کہ زَبانِ اقدس سے کچھ فرمارہے ہیں اور چہرۂ اقدس پر بے حد پسینہ ہے۔ میں نے رومال سے چہرے کا پسینہ خشک کیا۔ آپ نے نظر مبارَک اٹھا کر میری طرف ملاحَظہ فرمایا، پھر آواز سے کلمۂ پاک لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ پڑھنا شروع کیا۔ آواز ہلکی ہوتی چلی گئی، ٹھیک بارہ بج کر 25 مِنَٹ پر مجھے پھیپھڑوں کی حَرَکت بند ہوتی معلوم ہوئی، خود ہی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قبلے کی جانب ہو کر اپنے ہاتھ پیر سیدھے کر لئے۔ یوں 19 ذُوالحجۃ الحرام ۱۳۶۷ھ کو کلمہ شریف پڑھتے ہوئے جانِ پاک، جانِ آفریں کے سپرد ہوئی۔ (تذکرہ صدر الافاضل، ص23)

آیئے! مکتبۃُ المدینہ کے رسالے **"تذکرۂ صدرُ الافاضل"** کی روشنی میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دِینی خدمات کے بارے میں کچھ مدنی پھول سُنتے ہیں، چنانچہ

صَدْرُ الاَفاضِل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دینی خدمات

☆صدرالافاضِل حضرت علامہ مولانا سَیِّد مفتی محمد نعیم الدین مرادآبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے درسِ نظامی مکمل کرنے کے بعد پڑھانا شروع کیا اور کئی مشہور علما و مفتیانِ کرام کو خدمتِ دِین کے لئے تیار کیا۔ ☆آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فنِ طِب اور تصنیف و تالیف کے شعبے سے بھی وابستہ رہے۔ ☆20 سال کی عمر میں اپنے دورِ طالبِ علمی میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علمِ غیب کے ثبوت پر دلائل سے مزین ایک کتاب تحریر فرمائی۔ ☆آپ دارُالاِفتا سے بھی وابستہ رہے اور کئی استفتا (اِس۔تِف۔تا یعنی سوالات) کے جوابات تحریر فرمائے۔ ☆آپ کو فنِ اِفتا میں اس قدر کمال تھا کہ بغیر کتابوں کو دیکھے سوالوں کے جوابات تحریر فرماتے تھے۔ ☆آپ کا سب سے عظیم کارنامہ **"تفسیر خزائنُ العرفان"** ہے۔ (تذکرہ صدر الافاضل، ص۸ تا ۱۳ ملخصاً و ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

ان کی سُنَّت کا جو آئنہ دار ہے بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

(وسائلِ بخشش، ص۴۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مسواک کرنے کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! بَیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"163 مَدَنی پھول"** سے مِسواک کے مَدَنی پھول سُنتے ہیں۔ پہلے دو(2) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے: (1) دو رکعت مِسواک کرکے پڑھنا بغیر مِسواک کی ستّر (70) رَکعتوں سے اَفضل ہے۔ (الترغیب والترھیب، ۱/۱۰۲، حدیث: ۱۸) (2) مِسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازِم کرلو کیونکہ اِس میں مُنہ کی صَفائی اور رَبِّ کریم کی رِضا کا سبب ہے۔ (مسندِ احمد، ۲/۴۳۸، حدیث: ۵۸۶۹) ☆ حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ مِسواک میں دس (10) خُوبیاں ہیں: مُنہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مَضْبُوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، مُنہ کی بدبو ختم کرتی، سُنَّت کے مُوافق ہے، فرشتے خُوش ہوتے ہیں، رَبّ راضی ہوتا ہے، نیکی بڑھاتی اور معدہ دُرُست کرتی ہے۔ (جمع الجوامع، ۵/

---

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

۲۴۹، حدیث:۱۴۸۶۷)☆مسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو۔☆مسواک کی موٹائی چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو۔☆مسواک ایک بالِشْت سے زِیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے۔☆اِس کے رَیشے نرم ہوں کہ سخت رَیشے دانتوں اور مسوڑھوں کے درمیان خَلا کا باعث بنتے ہیں۔☆مسواک تازہ ہو تو خُوب (یعنی بہتر) ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بِھگو کر نرم کر لیجئے۔☆مُناسِب ہے کہ اِس کے رَیشے روزانہ کاٹتے رہئے کہ رَیشے اُس وَقْت تک کارآمد رہتے ہیں جب تک ان میں تلخی باقی رہے۔☆دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کیجئے۔☆جب بھی مِسواک کرنی ہو کم از کم تین بار کیجئے۔☆ہر بار مسواک دھو لیجئے۔☆مسواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سِرے پر ہو۔☆پہلے سیدھی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مِسواک کیجئے۔☆مُٹھی بند کر کے مسواک کرنے سے بواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے۔☆مسواک کے فضائل اور فوائد کے حوالے سے مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"مسواک شریف کے فضائل"** کا مطالعہ کیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312صفحات) اور 120 صَفْحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تَرْبِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں ، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اللہ پاک کی خاطر آپس میں مَحَبَّت رکھنے والے جب آپس میں ملیں اور مُصافَحہ کریں (یعنی ہاتھ ملائیں) اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(مُسْنَدُ اَبِیْ یَعْلٰی، ج ۳ ص ۹۵ حدیث ۲۹۵۱)

کعبہ کے بدر الدُّجیٰ تم پہ کروروں دُرُود طیبہ کے شمسُ الضُّحیٰ تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہوسکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اِجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَاءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آج ہم آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُکھیاری امت کی خیر خواہی سے متعلق بزرگانِ دین کے واقعات سنیں گے، حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خیر خواہیِ امت کے کچھ واقعات بھی سنیں گے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ذکرِ خیر بھی

---

[1] ...معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

سنیں گے، خیر خواہی کی تعریف بھی سنیں گے، اس سے متعلق احادیثِ طیبہ بھی سنیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سمیت دیگر بزرگوں کے خیر خواہی کے کچھ واقعات اور ان سے حاصل ہونے والے مدنی پھول بھی سنیں گے۔ خیر خواہی کے دنیوی اور اخروی فوائد بھی سنیں گے۔ اللہ کرے کہ دِلجمعی کے ساتھ ہم اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ بیان سُننے کی سعادت حاصل کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ایک خاندان کی دادرسی

ایک رات حضرت سیدنا فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مدینہ منورہ کا دورہ فرمارہے تھے کہ ایک خیمے پر نظر پڑی، جب قریب گئے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو کسی کے تکلیف میں مبتلا ہونے کی آواز آئی، اس خیمے کے باہر ایک شخص بیٹھا تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سلام کے بعد اس سے حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ خلیفۂ وقت سے ہی ملنے آیا ہے البتہ اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ خلیفۂ وقت اس کے سامنے کھڑے ہیں۔ بہر حال اس نے بتایا کہ اس کی زوجہ امید سے ہے اور بچے کی پیدائش کا وقت قریب ہے۔ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے گھر تشریف لائے اور اپنی زوجۂ محترمہ حضرت سیدتنا اُمّ کلثوم بنت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے فرمایا: کیا تم ثواب کمانا چاہتی ہو، اللہ پاک نے اسے خود تم تک پہنچایا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: حضور! کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا: ایک عورت کے بچے کی ولادت کا وقت قریب ہے اور اس کے پاس کوئی بھی نہیں ہے۔ عرض کیا: اگر آپ راضی ہیں تو میں چلتی ہوں۔ فرمایا: ٹھیک ہے تم ضروری سامان وغیرہ لے لو۔ جب وہاں پہنچے تو آپ نے اپنی زوجہ کو اندر بھیج دیا اور خود اس شخص کے پاس بیٹھ گئے۔ اس سے فرمایا: آگ جلاؤ۔ اس نے آگ جلائی تو آپ

نے ہانڈی اس کے اوپر رکھ دی۔ جب ہانڈی پک گئی تو دوسری طرف بچے کی ولادت بھی ہو گئی، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زوجہ (Wife) نے اندر سے آواز دی: اے امیر المؤمنین! اپنے ساتھی کو بیٹے کی خوشخبری دے دیجئے۔ جیسے ہی اس شخص نے لفظ "امیر المؤمنین" سنا تو ڈر گیا اور عاجزی کے ساتھ تھوڑا سا پیچھے ہٹ کے بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا: "جیسے بیٹھے تھے ویسے ہی بیٹھے رہو۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ہانڈی اٹھا کر اپنی زوجہ کو دی اور فرمایا: خاتون کو پیٹ بھر کر کھلاؤ۔ پھر آپ نے اس شخص کو بھی کھانے کے لیے دیا اور فرمایا: کل صبح میرے پاس آنا میں تمہاری ضروریات کو پورا کر دوں گا۔ جب وہ شخص صبح آپ کے پاس آیا تو آپ نے اس کے بچے کا وظیفہ بھی جاری کیا اور اسے بھی مال وغیرہ عطا کیا۔ (التبصرۃ، المجلس التاسع والعشرون فی فضل۔۔۔الخ، ج ۱، ص ۴۲۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! سَیِّدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کس طرح حضور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُکھیاری اُمت کے ایک پریشان حال کی خیر خواہی فرمائی، اپنی نگرانی میں آگ روشن کروائی، اپنے ہاتھوں سے ہانڈی چڑھائی اور کھانے کی ترکیب بنائی، پھر خود ہی کھانا نکال کر اپنی زوجہ محترمہ کے ذریعے اس عورت کیلئے بھیجا۔ یہ وہی فاروقِ اعظم ہیں جن کے سائے سے شیطان بھاگتا ہے۔ (بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر بن الخطاب، ۲/۵۲۶، حدیث: ۳۶۸۳) یہ وہی فاروقِ اعظم ہیں جن کو حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی زبانِ مُبارک سے جنتی ہونے کی خوشخبری (Good News) دی ہے۔ (بُخاری، ۲/۵۲۵، حدیث ۳۶۷۹) یہ وہی فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں جن کے بارے میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ دعا فرمائی ہے کہ اے اللہ کریم! عُمر بن خطاب کے ذَرِیعے اِسلام کو عزّت عَطا فرما! (ابن ماجہ، کتاب السنۃ، فضل عمر، ۱/۷۷، حدیث: ۱۰۵) یہ وہی فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں جو یتیموں بے سہارا لوگوں کی خیر خواہی کیلئے راتوں کو جاگ کر دورہ

فرمایا کرتے تھے۔ یہ وہی فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں جن کی رائے کے مطابق قرآنِ کریم کی آیاتِ مُبارکہ نازل ہوئیں۔(تاریخ الخلفاء، ص ۹۶، الصواعق المحرقۃ، ص ۹۹) یہ وہی فاروقِ اعظم ہیں جن کا فرمان ہے لَوْ مَاتَتْ شَاۃٌ عَلٰی شَطِّ الْفُرَاتِ ضَائِعَۃً لَظَنَنْتُ أَنَّ اللہَ تَعَالٰی سَائِلِی عَنْھَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اگر نہرِ فُرات کے کنارے بکری کا بچہ بھی پیاسا مر گیا تو میں ڈرتا ہوں کہ اللہ پاک مجھ سے اس کے بارے میں حساب نہ لے لے۔(حلیۃ الاولیاء، ۱/۸۹) سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اتنی بلند و بالا شان و شوکت کے باوجود حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی امت کے ساتھ خیر خواہی اور حاجت روائی فرمارہے ہیں۔ لہٰذا اگر ہمارا کوئی مسلمان بھائی کسی تکلیف میں ہو یا کسی بھی معاملے میں اسے ہماری ضرورت ہو اور ہم اس کی پریشانی (Distress) دور کرنے کی قدرت بھی رکھتے ہوں تو ہمیں بھی حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے اپنے مسلمان بھائی کی خیر خواہی کرنی چاہیے۔ حضرتِ سیدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خیر خواہیِ امت کے مزید واقعات بھی ہم سُنیں گے لیکن اس سے پہلے آیئے! آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مختصر تعارف سنئے، چُنانچہ

مختصر تعارف:

♣ آپ کی کُنْیَت "ابُو حَفْص"، لقب "فارُوقِ اَعظم" اور نام "عمر" ہے۔ ♣ آپ کے اِسلام قَبول کرنے سے مُسلمانوں کو بے حد خُوشی ہوئی اور اُن کو بَہُت بڑا سہارا مل گیا، یہاں تک کہ حُضُور رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مُسلمانوں کے ساتھ مل کر حَرَمِ مُحْتَرَم میں اِعْلانیہ نَماز اَدا فرمائی۔ ♣ آپ اِسلامی جنگوں میں مُجاہِدانہ شان کے ساتھ شامل ہوئے اور تمام مَنْصُوبہ بندیوں میں رسُولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وزیر و مُشیر کی حَیْثِیَّت سے وَفادار و رفیقِ کار رہے۔ ♣ آپ نے تَخْتِ خِلافت پر رَونق اَفروز رہ کر جانشینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تمام تر ذِمّہ داریوں کو بہت ہی اچھے انداز سے سر اَنجام

دیا۔ ♣ آپ مُرادِ رسول تھے (یعنی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُعاؤں کی قبولیت کا نتیجہ تھے) ♣ آپ کا قلب انوارِ الٰہی سے خوب روشن تھا۔ ♣ آپ بصیرت اور دانشمندی کے روشن چراغ تھے، ♣ آپ کی جرأت و بہادری، عاجزی و سادگی، ہمت و مردانگی، حوصلہ واستقامت، دیانت و امانت، ذہانت وفَطانت اور صبر کی مثالیں آج بھی تاریخ کے اوراق میں نقش ہیں۔ ♣ آپ نے اپنی ایک ایک عادت کو سنّتوں کے سانچے میں ڈھال رکھا تھا، اَلغَرض! آپ گفتار و کردار کے حقیقی غازی تھے۔ ♣ بالآخر نمازِ فجر میں ایک بدبخت نے آپ پر خنجر (A Dagger) سے وار کیا اور آپ زَخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے تیسرے دن شَرفِ شَہادَت سے سَرفَراز ہوگئے۔ بوَقتِ وَفات آپ کی عُمر شریف 63 برس تھی۔ ♣ حضرتِ سَیِّدُنا صُہَیب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ روضۂ مُبارَکہ کے اندر حضرتِ سَیِّدُنا صِدّیقِ اَکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پہلوئے اَنور میں مَدفُون ہوئے۔ (الرّیاض النضرۃ فی مناقِب العَشرۃ، ۱/۴۱۸-۴۰۸-۲۸۵، ملخصاً، ملتقطا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیر المؤمنین سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عادتِ مبارکہ تھی کہ اپنی رعایا کی ہر وقت خبر گیری فرماتے رہتے، صحرائے عرب کی سخت دھوپ اور رات کی تاریکی بھی رعایا کی خبر گیری سے آپ کو نہ روک سکی۔ آپ کی سیرتِ طیبہ کے بے شمار ایسے واقعات ہیں جن میں آپ نے اپنی رعایا کی خبر گیری کرتے ہوئے ان کے مختلف مسائل کو حل فرمایا۔ آیئے! اسی طرح کے کچھ واقعات سنتے ہیں، چنانچہ

بھوکے بچوں والی خاتون کی دادرسی:

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے خادم حضرت اسلم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ رات کے وقت مدینہ منورہ

کا دورہ فرما رہے تھے، ایک خاتون اپنے بچوں کے ساتھ اپنے گھر میں موجود تھی، جو رات کے وقت اپنے بچوں کو بہلانے کے لیے ہنڈیا میں پانی ڈال کر چولہے پر چڑھائے بیٹھی تھی، سیّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس کی دادرسی فرمائی، اپنے کاندھوں پر کھانے کا سامان لے کر آئے، خود اپنے ہاتھوں سے پکا کر اس خاتون کے بچوں کو کھلایا، جب تک وہ بچے سو نہ گئے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وہیں رہے، بعد ازاں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تشریف لے آئے۔ (الکامل فی التاریخ، ۲/۴۵۳ ملخصاً)

اپاہج، نابینا، بوڑھی عورت کی مدد:

حضرت سیّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ ایک بار رات کے وقت امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے گھر سے نکلے تو حضرت سیّدُنا طلحہ بن عبید اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے انہیں دیکھ لیا اور چپکے چپکے ان کا پیچھا کرنے لگے کہ دیکھوں امیر المؤمنین اس وقت کہاں جارہے ہیں؟ سیّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک گھر میں داخل ہوگئے۔ کچھ دیر کے بعد باہر آئے اور پھر ایک اور گھر میں داخل ہوگئے۔ حضرت سیّدُنا طلحہ بن عبید اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس گھر کو ذہن میں بٹھالیا اور صبح اس گھر میں گئے تو دیکھا کہ اس گھر میں ایک بوڑھی، اپاہج نابینا خاتون رہتی ہے۔ اس سے پوچھا: ”مَا بَالُ هٰذَا الرَّجُلِ يَأْتِيكِ؟“ یعنی یہ شخص تمہارے گھر میں کیوں آتا ہے؟ اس نے کہا: یہ شخص میرے پاس کافی عرصے سے آرہا ہے، (میں چونکہ معذور ہوں لہٰذا) یہ میرے گھریلو کام کاج کر دیتا ہے، میری تکالیف دور کر دیتا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، عمر بن الخطاب، ۱/۸۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو امت کی خیر خواہی کا کیسا جذبہ تھا کہ مسلمانوں کے امیر، خَلِیفَۃُ الْمُسْلِمِین ہونے کے باوجود لوگوں کے گھروں میں جاکر ان کے گھریلو کام تک کر دیا کرتے۔ یاد رکھئے!

کسی مسلمان کی تکلیف دُور کرنا اور مشکل وقت میں اس کی مدد کرنا بڑی سعادت کی بات ہے۔ اگر ہم اپنا یہ ذہن بنالیں کہ اپنے گھر والوں، رشتہ داروں، ساتھ اُٹھنے بیٹھنے والوں، کام کاج کرنے والوں سمیت اپنے کسی بھی مسلمان بھائی کو خواہ اسے جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں، کسی پریشانی میں مبتلا پائیں گے تو رضائے الٰہی اور امت کی خیر خواہی کیلئے اپنی استطاعت کے مطابق ان کی مدد کریں گے۔ اس کی برکت سے اجر و ثواب کے ساتھ ساتھ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک پُر اَمن معاشرہ بنانے میں بھرپور معاونت ملے گی۔

شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفےٰ اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کہ سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: اَلدِّیْنُ نَصِیْحَۃٌ یعنی دین مسلمانوں کی خیر خواہی ہی ہے۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الدین النصیحۃ، ص ۵۱، حدیث: ۱۹۶) فرماتے ہیں: "دوسروں کا بھلا چاہنا" اور ہر مسلمان کے ساتھ "خیر خواہی" کرنا، اس کے مفہوم میں بڑی وُسعَت ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ "ہر مسلمان کی خیر خواہی" یہ ایک ایسا عملِ خیر ہے کہ اگر ہر مسلمان اس تعلیمِ نبوت کو حِرزِ جان بنا کر اس پر عمل شروع کر دے تو ایک دَم مسلمانوں کے بگڑے ہوئے معاشرے کی کایا پلٹ جائے اور "مسلم معاشرہ" آرام و راحت اور سکون و اطمینان کا ایک ایسا گہوارہ بن جائے کہ دنیا ہی میں بِہِشْت (جنت) کے سکون و اطمینان کا جلوہ نظر آنے لگے۔ ظاہر ہے کہ جب ہر مسلمان اپنی زندگی کا یہ نصب العین بنالے گا کہ میں ہر مسلمان کی خیر خواہی کروں گا تو ہر قسم کے مکر و فریب، نقصان و ضرر، ظلم و ستم، بُغْض و حسد، خِلاف و شِقاق، عِناد و نِفاق، بد خواہی و اِیذا رَسانی تمام قبیح (بُری) خصلتوں (Features) کا مسلمانوں کے گھروں سے جنازہ نکل جائے گا اور ہر مسلمان ہر ایک مسلمان کے لیے صلاح و فلاح اور نفع رَسانی و بھلائی کے سوا نہ کچھ کر سکے گا، نہ کچھ سوچ سکے گا، نہ کوئی مسلمان کسی مسلمان کے ساتھ خیانت کرے گا، نہ چغلی، غیبت اور بہتان تراشی کا مرتکب ہوگا، نہ ظلم کے کسی پہلو کو بھی اپنے گوشۂ خیال میں آنے دے گا، نہ کسی کے بنتے ہوئے کام میں روڑا اَٹکائے گا بلکہ وہ سب کا بھلا چاہے گا اور سب کے ساتھ بھلائی کرے گا۔ جس کا قدرتی نتیجہ یہ ہوگا کہ لوگ بھی اس کی خیر خواہی اور بھلائی کریں گے اور وہ بھی ہر نُقصان سے محفوظ رہے گا

اور ہمیشہ اس کا بھلا ہوتا رہے گا۔ (منتخب حدیثیں، ص ۲۳۱)

خیر خواہی کی تعریف:

حکیم الامّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خیر خواہی کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اصطلاح میں کسی کی خالص خیر خواہی کرنا جس میں بد خواہی کا شائبہ نہ ہو یا خُلوصِ دل سے کسی کا بھلا چاہنا نصیحت (یعنی خیر خواہی) ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/۵۵۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لفظِ خیر خواہی اپنے مفہوم کے اعتبار سے عام ہے مثلاً مسلمانوں کے ساتھ نرمی و بھلائی سے پیش آنا، ان کی مالی مدد کرنا، ان کی پریشانی دُور کرنا، انہیں کپڑے پہنانا، انہیں کھانا کھلانا، انہیں آرام و سکون مہیا کرنا، ان کی ضروری خواہشات کو پورا کرنا، شرعی رہنمائی کرنا یا کروا دینا، بھٹکے ہوؤں کو راہِ راست پر لانا، الغرض کسی بھی طرح سے اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ خیر خواہی کرنا ثواب کا کام ہے۔ لیکن افسوس! فی زمانہ ہماری حالت یہ ہے کہ ہم **"یا شیخ اپنی اپنی دیکھ"** کے تحت صرف اپنے معاملات سُلجھانے کی فکر میں رہتے ہیں۔ ☆ ہمارے آس پاس کتنے مسلمان پریشان حال ہیں ہمیں اس کا کوئی احساس نہیں ہوتا۔ ☆ وہ لوگ جن سے ہمارا روزانہ واسطہ ہے ان میں سے کتنے خوش دلی سے اور کتنے پریشان چہروں سے ہمیں ملتے ہیں ہم اس کی کوئی فکر نہیں کرتے۔ ☆ ہمارے جاننے والوں میں سے کتنے قرضوں میں جکڑے ہوئے ہیں بلکہ خاندان میں ہمارے کتنے رشتہ دار غربت و افلاس کی چکی میں پِس رہے ہیں ہمیں اس کی کوئی خبر نہیں۔ ☆ ہمارے پڑوسیوں کو دو وقت کا کھانا بھی نصیب ہوتا ہے یا نہیں ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں، ☆ پہننے کے لئے مناسب کپڑے بھی میسر آتے ہیں یا نہیں ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں۔ ☆ کتنے بیماروں کی راتوں کی نیند اور دن کا سکون پیسہ نہ ہونے کی وجہ سے برباد ہو رہا ہے اس طرف ہماری توجہ ہی نہیں ہوتی۔ یاد رکھئے! ایک اچھا مسلمان وہی ہوتا ہے جو اپنے لئے پسند کرے وہی اپنے بھائی کے لئے بھی پسند کرے۔ آیئے! اپنے اندر پیارے آقا صَلَّی

اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُکھیاری اُمَّت کی خیر خواہی کا جذبہ بیدار کرنے کے لئے (3) فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں، چنانچہ

خیر خواہی کے فضائل

♣ ارشاد فرمایا: لوگوں کیلئے بھی وہی پسند کرو، جو اپنے لیے کرتے ہو اور جو اپنے لیے ناپسند کرتے ہو اسے دوسروں کے لیے بھی ناپسند کرو، جب تم بولو تو اچھی بات کرو یا خاموش رہو۔ (مسند احمد بن حنبل، حدیث معاذ بن جبل، ۸/۲۶۶، حدیث: ۲۲۱۹۳)

♣ ارشاد فرمایا: مؤمن اس وقت تک اپنے دین میں رہتا ہے جب تک اپنے مسلمان بھائی کی خیر خواہی چاہتا ہے اور جب اس کی خیر خواہی سے الگ ہو جاتا ہے تو اس سے توفیق کی نعمت چھین لی جاتی ہے۔ (فردوس الاخبار للدیلمی، باب اللام الف، ۲/۴۲۹، حدیث: ۷۷۲۲)

♣ ارشاد فرمایا: دین مسلمانوں کی خیر خواہی ہی ہے، صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کس کے لیے؟ ارشاد فرمایا: اللہ کے لئے، اس کی کتاب کے لئے، اس کے رسول کے لئے، مسلمانوں کے اماموں اور عوام کے لئے۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الدین النصیحۃ، ص ۵۱، حدیث: ۱۹۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آخری حدیثِ پاک کے تحت حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ۞ **اللہ کے لیے نصیحت** یہ ہے کہ ☆اللہ پاک کی ذات و صفات کے متعلق خالص اسلامی عقیدہ رکھنا، ☆خلوصِ دل سے اس کی عبادت کرنا، ☆اس کے محبوبوں سے محبت، ☆دشمنوں سے عداوت رکھنا، ☆اس کے متعلق اپنے عقیدے خالص رکھنا۔ ۞ **کتابُ اللہ** یعنی قرآنِ مجید کی نصیحت یہ ہے کہ ☆اس کے **کتابُ اللہ** ہونے پر ایمان رکھنا، ☆اس کی تلاوت کرنا،

☆اس میں بقدرِ طاقت غور (Ponder) کرنا، ☆اس پر صحیح عمل کرنا۔ ۞**اللہ کے رسول** یعنی حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نصیحت یہ ہے کہ ☆انہیں تمام نبیوں کا سردار ماننا۔ ☆ان کی تمام صفات کا اِعْتراف کرنا☆ جان و مال و اَولاد سے زیادہ انہیں پیارا رکھنا☆ان کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا۔ ☆ان کا ذکر بلند کرنا۔ ۞**اماموں** سے مراد یا تو اسلامی بادشاہ اسلامی حکام ہیں یا علماءِ دین مجتہدینِ کاملین اولیاء و اصولیین ہیں۔ ان کی نصیحت یہ ہے کہ ☆ان کے ہر جائز حکم کی بقدرِ طاقت تعمیل کرنا، ☆لوگوں کو ان کی اطاعتِ جائزہ کی طرف رغبت دینا، ☆آئمہ مجتہدین کی تقلید کرنا، ☆ان کے ساتھ اچھا گمان رکھنا، ☆علماء کا ادب کرنا۔ ۞**عام مسلمانوں کی** نصیحت (یعنی خیر خواہی) یہ ہے کہ ☆بقدرِ طاقت ان کی خدمت کرنا، ☆ان سے دینی و دنیاوی مصیبتیں دور کرنا، ☆ان سے محبت کرنا، ☆ان میں عِلمِ دین پھیلانا، ☆نیک اعمال کی رغبت دینا، ☆جو چیز اپنے لیے پسند نہ کرے ان کے لیے پسند نہ کرنا۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/۵۵۷، ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کی خیر خواہی کرنے کے بڑے فضائل ہیں، یہی وجہ ہے کہ ہمارے بُزرگوں کے دلوں میں اُمّت کی خیر خواہی اور غمخواری کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا، وہ مُقدّس ہستیاں لوگوں کی خیر خواہی کرتے اور اپنے دلوں کو راحت (Comfort) پہنچاتے تھے۔

ایک شرابی کو سیِّدُنا فاروقِ اعظم کی نصیحت

چنانچہ امیر المومنین سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک مرتبہ ملک شام کے ایک بہادر شخص کو تلاش کیا لیکن وہ نہ ملا، آپ کو بتایا گیا کہ وہ شخص شراب کا عادی ہو گیا ہے۔ آپ نے اپنے کاتب سے فرمایا لکھو: عمر بن خطاب کی طرف سے فلاں کے نام! تم پر سلامتی نازل ہو، میں تمہارے **متعلق** اللہ پاک کا شکر گزار ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جو گناہوں کو بخشنے والا، توبہ قبول کرنے والا، سخت سزا دینے والا، بڑے انعام والا ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ پھر آپ

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس کے حق میں دعا کی کہ اللہ پاک اسے بیماری سے شفا عطا فرمادے، اس کے دل کو پھیر دے، اس کو توبہ کی توفیق دے دے۔ جب قاصد وہ مکتوب لے کر اس کے پاس پہنچا، اس شخص نے مکتوب پڑھا تو کہنے لگا: میرا رب گناہوں کو بخشنے والا ہے، یقیناً اللہ پاک نے میری مغفرت کا مجھ سے وعدہ فرمالیا ہے اور وہی توبہ کو قبول کرنے والا، اس کی پکڑ بڑی سخت ہے، اللہ پاک نے مجھے اپنے عذاب سے ڈرایا ہے، وہ بڑے انعام والا ہے اور اس کا اِنعام خیرِ کثیر ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ وہ بار بار یہی کہتا رہا یہاں تک کہ زار و قطار رونے لگا۔ پھر اس نے شراب نوشی سے سچی پکی توبہ کی اور اسے بالکل ترک کر دیا۔ جب سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو یہ خبر ملی تو آپ نے فرمایا: تم لوگ بھی اسی طرح کیا کرو، جب تم دیکھو کہ تمہارا کوئی بھائی پھسل گیا ہے تو اسے سیدھے راستے پر لانے کی کوشش کرو اور اس کی طرف خصوصی توجہ کرو، اس کے لیے دعا کرو کہ اللہ پاک اسے توبہ کی توفیق عطا فرمائے اور اس کے خلاف شیطان کے مددگار نہ بنا کرو۔ (حلیۃ الاولیاء، یزید بن الاصم، ۴/۱۰۲)

سخت گوئی کی مِٹ جائے خصلت نرم گوئی کی پڑجائے عادت
واسطہ خلقِ محبوب کا ہے یا خدا تجھ سے میری دعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۳۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے امیر المؤمنین سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم لوگوں کی دینی تربیت اور ان کی اصلاح کے بارے میں کیسی کوشش فرماتے۔ یقیناً سیِّدُنا فاروقِ اعظم کی یہ مدنی تربیت سب کے لیے ایک مشعلِ راہ ہے، آپ خلیفۂ وقت اور بے پناہ مصروفیات کے باوجود اپنی مجلس میں آنے والے ایک ایک فرد کی غیر حاضری کو فوراً محسوس کر لیتے، پھر اسے نظر انداز نہیں کرتے بلکہ اس کے بارے میں دریافت فرماتے تاکہ اگر اس کے ساتھ کوئی مسئلہ (Problem) پیش آگیا ہو تو اسے حل کر کے حاجت روائی اور خیر خواہی کا ثواب حاصل کریں۔ بالفرض اگر وہ بیمار ہو گیا ہے تو اس کا علاج

کرائیں تاکہ وہ تندرست ہو جائے۔ کسی پریشانی میں مبتلا ہے تو اس کی پریشانی دور کریں۔ مگر آہ! آج ہماری حالت تو یہ ہے کہ ایک تعداد ہے جو غیر تو کیا اپنے سگے بھائیوں تک کی کوئی خیر خبر نہیں لیتے۔ ہمارے ساتھ اٹھنے بیٹھنے والے، آفس میں کام کرنے والے دوست احباب، آفس کے خادم وغیرہ میں سے کوئی غیر حاضر ہو جائے تو ہمیں معلوم ہی نہیں ہوتا کہ وہ کہاں ہے اور کیوں نہیں آرہا؟ اور نہ ہی ہم کوشش کرتے ہیں کہ اس کی کوئی خیریت معلوم کرلیں کہ کہیں اس بے چارے کے ساتھ کوئی آزمائشی معاملہ تو درپیش نہیں آگیا؟ کہیں وہ بیمار تو نہیں ہوگیا؟ کاش! ہم بھی سیرتِ فاروقی پر عمل کرنے والے بن جائیں، تمام مسلمانوں کی خیر خواہی کرنے والے بن جائیں۔ اگر ہمارے ساتھ رہنے والا، ساتھ کام کرنے والا، ساتھ نمازیں پڑھنے والا، نیکی کی دعوت دینے والا، مدنی دورے میں شرکت کرنے والا، درس و بیان سننے والا، مدنی مذاکرے کی پابندی کرنے والا، ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں جانے والا الغرض کوئی بھی اسلامی بھائی کسی دن نہ آسکے تو اس کے گھر جاکر یا کم از کم فون کرکے ہی اس کی خیریت تو دریافت کر ہی لیا کریں۔ آیئے اس بارے میں شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے معمولات سنتے ہیں۔

اَمیرِ اہلسنت اور خیر خواہیِ امت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی فرماتے رہتے ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو جب کسی کے بارے میں معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی آزمائش میں مبتلا یا بیمار ہے تو اس کی عیادت کرتے ہیں، بیماروں کیلئے شفایابی اور پریشان حالوں کی پریشانی دور ہونے کی دعائیں کرتے ہیں، کسی اسلامی بھائی کا انتقال ہو جائے تو حتی المقدور فون (Phone) کرکے یا صوتی یا صوری پیغام کے ذریعے ان کے عزیز و اَقارب سے تعزیت فرماتے، مرحوم کے لئے بخشش و مغفرت کی دعا فرماتے اور

خیر خواہی فرماتے ہوئے اہلِ خانہ کو نیکی کی دعوت اور صبر کے فضائل پر مشتمل مدنی پھولوں سے نوازتے ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہمیں مدنی انعامات کا جو تحفہ عطا فرمایا ہے اس میں بھی اس بات کی ترغیب دلائی ہے، چنانچہ مدنی انعام نمبر 53 میں ہے: کیا آپ نے اس ہفتے کم از کم ایک مریض یا دکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سنت کے مطابق غمخواری کی؟ اور اس کو تحفہ (مکتبۃ المدینہ کا شائع کردہ رسالہ یا پمفلٹ) پیش کرنے کے ساتھ ساتھ تعویذاتِ عطّاریہ کے استعمال کا مشورہ دیا؟

امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ صرف خود ہی مسلمانوں کی خیر خواہی نہیں فرماتے، بلکہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے تربیت پانے والے بھی اُمّتِ مُسلمہ کی خیر خواہی کے جذبے سے سرشار ہوتے ہیں، جیسا کہ محبوبِ عطار، حاجی زم زم رضا عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بچّوں کی امّی کا کہنا ہے کہ مرحوم کو دُکھیاروں کی حاجت روائی اور مالی امداد کا بَہت جذبہ تھا، خود تو غریب تھے مگر مُخَیّر اسلامی بھائیوں کے ذریعے ضَرورتمندوں کی مالی مشکِلات حل (Solve) فرما دیتے اور رِیا سے بچنے کیلئے اِسے چُھپانے کی بھی ترکیب فرماتے، مجھ سے بھی چھپاتے البتّہ کبھی کبھی باہَر سے معلوم ہو جاتا۔ (محبوب عطار کی 122 حکایات، ۱۲۳)

اسی طرح مرحوم نگرانِ شوریٰ، بلبلِ روضۂ رسول حاجی محمد مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی امت کی خیر خواہی میں پیش پیش رہتے تھے۔ آپ کی سیرت کی خوشبوؤں سے لبریز دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "عطار کا پیارا" کے صفحہ نمبر 40 پر ہے: ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میرے استادِ محترم ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے مدرسۃ المدینہ بالغان میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے درست تلفظ و مخارج کے ساتھ قرآن کریم پڑھنا سیکھا ہے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جہاں دیگر صفاتِ عظیمہ سے مُزیّن تھے انہیں میں ایک یہ بھی تھی کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دوسروں کی پریشانیوں اور دکھ درد کو اپنا درد سمجھتے تھے، دل میں کوئی پریشانی ہو اگر

ان کو بتادی جاتی تو وہ اپنا دکھ سمجھ کر اتنا پیارا مشورہ عنایت فرمایا کرتے کہ غمزدہ کو تسلّی ہو جاتی جبکہ خود کبھی کسی سے اپنی پریشانی بیان نہ کرتے اور ہر دم دامن صبر و شکر تھامے رکھتے۔(عطار کا پیارا، ص ۴۰)

زباں پر شکوہ رنج و اَلَم لایا نہیں کرتے　　نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

(عطار کا پیارا، ص ۴۰)

ایک رُکنِ شوریٰ کا بیان ہے کہ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ میں شمولیت کے کچھ عرصے بعد میرے بچوں کی امّی کے گلے میں کچھ اس طرح کی تکلیف ہوئی کہ ڈاکٹروں نے آپریشن تجویز کر دیا۔ اس آزمائش کی وجہ سے میں کافی پریشان تھا۔ اس دوران مجھے سب سے زیادہ فون مرحوم نگرانِ شُوریٰ حاجی محمد مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کیے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فون پر فرماتے: ”بھائی گھر میں سب کی طبیعت کیسی ہے؟ بچوں کی امّی کی طبیعت کیسی ہے؟ آپ مدنی کاموں کا جدول اپنے اعتبار سے بنائیے گا، پہلے گھر کو دیکھیے، آپریشن (Operation) کروایا یا نہیں کروایا؟، کیا رپورٹ آئی؟ کیسی طبیعت ہے؟ گھر والوں کا خیال رکھئے گا۔“ گفتگو کا اختتام یوں فرماتے: ”میرے لائق کوئی خدمت ہو تو ضرور ارشاد فرمائیے گا، کسی چیز کی ضرورت ہو تو ضرور یاد فرمائیے گا۔“ اس کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خوب دعاؤں سے نوازتے۔ حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دل جوئی اور خیر خواہی کے یہ مُخلصانہ انداز آج بھی یاد آتے ہیں اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شفقتوں کی مہک آج بھی میرے دل و دماغ کو معطر کر دیتی ہے۔(عطار کا پیارا، ص ۱۴۲) آیئے! اپنے اور مسلمانوں کے لیے اللہ پاک سے دعا کرتے ہیں:

جو ہیں بیمار صحّت کے طالب　　ان پہ فرما کرم ربِّ غالب
تجھ سے رَحم و کرم کی دُعا ہے　　یاخُدا! تجھ سے میری دُعا ہے
میری جان آفتوں سے چھڑانا　　مُوذی اَمراض سے بھی بچانا

تجھ کو صِدّیق کا واسطہ ہے یاخُدا! تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۳۶، ۱۳۷)

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی مذاکرہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! دعوت اسلامی کے مدنی ماحول اور اَمیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صحبت کی برکت سے کس طرح مسلمانوں کو اپنے مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی کا جذبہ ملتا ہے۔ آپ بھی خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ کا پیکر بننے، گناہوں سے نفرت کرنے، نیکی کی دعوت اور اُمّتِ مُسلمہ کی خیر خواہی و غمخواری کا جذبہ پانے کیلئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے، ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"مدنی مذاکرہ"** ہے، اس مدنی کام کے بے شُمار دینی و دُنیوی فوائد ہیں۔ چنانچہ ☜ **مدنی مذاکرے کی** برکت سے گناہوں سے بچنے کا ذِہن ملتا ہے۔ ☜ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے علمِ دِین حاصل ہوتا ہے۔ ☜ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے دِینی معلومات کے ساتھ اَخلاقی تربیت بھی نصیب ہوتی ہے۔ ☜ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے اُمّتِ مُسلمہ کی خیر خواہی کا جذبہ نصیب ہوتا ہے۔ ☜ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے عاشقانِ رسول کی صحبت نصیب ہوتی ہے۔ آیئے! بَطورِ تَرغیب ایک مَدَنی بَہار سُنئے اور **مدنی مذاکرے** میں شرکت کرنے کی نِیَّت کیجئے۔ چنانچہ

گناہوں سے توبہ کرلی

واہ کینٹ (پنجاب) کے ایک اسلامی بھائی دیگر نوجوانوں کی طرح متعدد اَخلاقی برائیوں میں مبتلا تھے۔ فلمیں ڈرامے دیکھنا، کھیل کُود میں وَقْت برباد کرنا ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ ایک دن انہیں گھر میں مدنی

چینل چلنے کی برکت سے مدنی مذاکرہ دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مدنی مذاکرہ دیکھنے کی برکت سے ان کو پچھلے گناہوں سے توبہ نصیب ہوئی اور وہ فرائض وواجبات کا عامِل بننے کے لئے کوشاں ہوئے، چہرے پر ایک مُٹھی داڑھی مُبارکہ سجالی۔ اللہ پاک کا مزید فضل وکرم یہ ہوا کہ ان کے والدین نے بخوشی ان کو دعوت اسلامی کے مدنی کاموں کے لئے **"وقفِ مدینہ"** کر دیا۔

گر سنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آ جاؤ دے گا سکھا مدنی ماحول
تمہیں لطف آ جائے گا زندگی کا قریب آ کے دیکھو ذرا مدنی ماحول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مقروض کی امداد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم اُمَّت کی خیر خواہی کے بارے میں بُزرگانِ دین کے واقعات سُن رہے تھے۔ ہمارے بزرگانِ دین خیر خواہیِ امت کے لیے ہر وقت تیار رہتے، اور خیر خواہی کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی پاکیزہ سیرتوں اور عمدہ حسنِ اخلاق کی خوشبوئیں آج بھی ماحول کو معطر کر رہی ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا بہاءُالدین زکریا ملتانی سہروردی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی اُمتِ مُسلمہ کے عظیم خیر خواہوں میں سے ایک ہیں۔ جود وسخاوت، مہر ومحبت اور مہربانی وشفقت میں آپ اپنی مثال آپ تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خزانے کا منہ غریبوں اور مستحق افراد کے لیے ہر وقت کھلا رہتا۔ محتاج ومسکین آتے اور آپ کے دربار سے مالامال ہو کر جاتے۔ ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے کمرے میں مصروفِ عبادت تھے۔ چند درویش بھی آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اچانک آپ اپنے مُصَلّے سے اُٹھے اور رقم کی ایک تھیلی ہاتھ میں لیے باہر نکل گئے۔ درویش بھی حیرانی کے عالَم میں آپ کے ساتھ ہو لیے، باہر آ کر دیکھا کہ چند آدمی ایک غَریبُ الحال شخص کو اپنے قرض کی وصولی کے لئے

تنگ (Disturb) کر رہے ہیں اور اس شخص کے پاس ایک کوڑی بھی نہیں تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قرض خواہوں کو بُلا کر فرمایا: یہ تھیلی لے لو اور جس قدر اس شخص سے لینے ہیں نکال لو۔ ایک قرض خواہ نے اپنے قرض سے کچھ روپے زیادہ لینے چاہے۔ فوراً اس کا ہاتھ خشک ہو گیا۔ چِلّا کر بولا: حضور! معاف فرمایئے، میں زیادہ لینے سے توبہ کرتا ہوں۔ فوراً اس کا ہاتھ ٹھیک ہو گیا۔ مَفلوکُ الحال مقروض آپ کو دعائیں دینے لگا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ درویشوں کے ہمراہ واپس تشریف لے آئے اور فرمایا: اللہ پاک نے مجھے اس شخص کی مدد کے لئے بھیجا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس کا مطلب پورا ہو گیا۔ (فیضان بہاء الدین زکریا ملتانی، ۴۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بزرگانِ دین مسلمانوں کی خیر خواہی کر کے ان کی مشکلات کو دور کرتے۔ اپنے پلے سے خرچ کر کے ان کے قرض اتر واتے اور ان کی خوشیوں کے اسباب پیدا کرتے۔ لیکن افسوس! فی زمانہ ہماری حالت یہ ہے کہ ☆ہم اپنا کام کروانے کے لئے کبھی سگے بھائی کو تکلیف پہنچاتے ہیں تو کبھی کسی پڑوسی کو، ☆ کبھی کسی کو دھمکی دے کر اپنا کام نکلواتے ہیں تو کبھی دھوکہ دہی سے دوسروں کی آنکھوں میں دھول جھونکتے ہیں، ☆ کبھی کسی کو دُھونس دھڑلّے سے قابو کرتے ہیں تو کبھی جھوٹ بول کر راہ کی رکاوٹیں صاف کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بس ہماری یہی دُھن ہوتی ہے کہ اپنا کام ہونا چاہئے اگرچہ اس سے دوسرے کا بنا بنایا کام بگڑ جائے۔ یاد رکھئے! دینِ اسلام انسانیت کا سب سے بڑا خیر خواہ ہے اور اپنے ماننے والوں کو بھی دوسروں سے خیر خواہی کرنے اور ان سے بھلائی کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ مسلمانوں کی خیر خواہی میں مشغول رہنا جہاں دنیا و آخرت میں سعادت کا باعث ہے وہیں رحمتِ الٰہی کے حصول کا بھی ذریعہ ہے جیسا کہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: **وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ** یعنی

اللہ پاک بندہ کی مدد پر رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد پر رہے۔(مسلم، کتاب الذکر والدعاء۔۔۔الخ ، باب فضل الاجتماع۔۔۔الخ، ص ۱۱۱۰، حدیث: ۶۸۵۳)

مسلمانوں کی خیر خواہی

خیر خواہیِ امت کے جذبے سے سرشار ہمارے بزرگانِ دین میں سے ایک حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی چشتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں۔ آپ نے سیال شریف میں اپنا خانقاہی نظام اعلیٰ پیمانے پر قائم کیا اور سلسلۂ عالیہ چشتیہ نظامیہ کی خوب اشاعت فرمائی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہاں لنگر کا خاص اہتمام ہوتا تھا، تمام زائرین اور مسافروں کو کھانا لنگر خانے سے ملتا تھا، شہر کے مفلسوں اور بے کسوں کے لیے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے لنگر کے دروازے ہر وقت کھلے رہتے۔ قیام کا بھی بہت اچھا انتظام (Arrangement) تھا۔ ہر آنے والے کو چارپائی اور بستر مہیا کیے جاتے تھے جو لوگ مستقل خانقاہ میں رہتے تھے ان کو کپڑے بھی دیئے جاتے تھے۔(فیضان شمس العارفین، ص ۳۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی خانقاہ میں مسلمانوں کی حاجت روائی اور ان کی خیر خواہی کے لئے کیسا زبردست نظام بنایا ہوا تھا، ذرا سوچئے! آج ہم اپنے لئے یہ پسند کرتے ہیں کہ ہمیں کوئی تکلیف نہ پہنچائی جائے، ہم سے سچ بولا جائے، ہمارا احترام کیا جائے، ہمارے حقوق مکمل ادا کئے جائیں، ہمیں عزت و تعظیم کی نگاہ سے دیکھا جائے، ہمیں اپنا جائز مقام دیا جائے، جس طرح ہم یہ سب اپنے لیے پسند کرتے ہیں ہمیں اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی انہی چیزوں کو پسند کرنا چاہئے۔ اسی طرح جب ہم اپنے لئے یہ ناپسند کرتے ہیں کہ ہمیں دھوکہ دیا جائے، ہماری غیبت کی جائے، ہمیں تہمت لگائی جائے، ہمارا مال چرایا جائے، ہم سے رشوت (Bribe) لی جائے، ہم پر ظلم کیا جائے، ہمیں دھوکا دیا جائے، ہم سے "مہینا" طلب کیا جائے، ملاوٹ والا مال خالص

کہہ کر بیچا جائے، ہماری بے عزتی کی جائے، جس طرح ہم یہ سب اپنے لیے ناپسند کرتے ہیں ہمیں اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی انہی چیزوں کو ناپسند کرنا چاہئے اور ایسی چیزوں سے بچنا چاہیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیماروں کی عیادت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیمار کی عیادت کرنا بھی خیر خواہی کی ایک صورت ہے۔ اپنے مسلمان بھائی کی بیماری کا احساس کر کے، دل جوئی اور دلداری کی خاطر اپنی مصروفیات سے وقت نکال کر عیادت کے لیے جانا دین و دنیا کے کئی فوائد کا سبب ہے۔ نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ایک مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو گیا تو واپس ہونے تک جنت کے پھل چننے میں رہا۔ (مسلم، کتاب البر.. إلخ، باب فضل عیادۃ المریض، ص ۱۰۶۵، حدیث: ۶۵۵۱) معلوم ہوا عیادت کرنا بڑا فضیلت بھرا کام ہے۔ ہمارے بزرگانِ دین اس وصف میں بھی اپنی مثال آپ تھے۔ بسا اوقات وہ فقط اس نیک کام کے لیے کئی کئی دن کا سفر کرتے۔ چنانچہ سِلسلۂ رفاعیہ کے عظیم پیشوا حضرت سَیِّدُنا امام احمد کبیر رفاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ گاؤں کے کسی شخص کی بیماری کا سنتے تو اس کے پاس جا کر اس کی عیادت کرتے اگرچہ راستہ کتنا ہی دور کیوں نہ ہوتا اور (کبھی کبھار) جانے آنے میں ایک دو دن لگ جاتے، کبھی یوں بھی ہوتا کہ آپ راستوں پر کھڑے ہو کر نابیناؤں کا انتظار کرتے اگر کوئی مل جاتا تو ہاتھ پکڑ کر انہیں منزل تک پہنچا دیا کرتے۔ (فیضان سید کبیر احمد رفاعی، ص ۱۳)

عمر رسیدہ لوگوں پر شَفقت

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب کسی عُمر رسیدہ شخص کو دیکھتے تو اس کے محلے والوں کے پاس جاتے اور انہیں سمجھاتے ہوئے یہ حدیثِ پاک سناتے کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:

جو بوڑھے مسلمان کی عزت کرتا ہے اللہ پاک اس کے بُڑھاپے کے وقت کسی اور کو اس کی عزت (Respect) کرنے پر مُقرر فرما دیتا ہے۔ (ترمذی، کتاب البر والصلہ، باب ماجاء فی اجلال الکبیر، ۳/۴۱۱، حدیث: ۲۰۲۹) (فیضان سید کبیر احمد رفاعی، ص ۱۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے بزرگوں کا طرزِ زندگی کس قدر خوب تھا کہ کہیں کسی کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آتے تو کہیں بیماروں کی تیمارداری کیا کرتے، کہیں محتاجوں اور پریشان حالوں کی دَست گیری فرماتے تو کہیں نابیناؤں اور عمر رسیدہ لوگوں کی خَیر خواہی اور دِلجوئی فرمایا کرتے۔ غرض یہ حضرات میٹھے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمانِ ذیشان: خَیْرُ النَّاسِ اَنْفَعُھُمْ لِلنَّاسِ یعنی بہترین شخص وہ ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے۔ (جامع صغیر، ص ۲۴۶، حدیث: ۴۰۴۴) کی عملی تصویر ہوا کرتے تھے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر اس گئے گزرے دَور میں ہم سب ایک دوسرے کی غمخواری و غمگساری میں لگ جائیں تو آناً فاناً دُنیا کا نقشہ ہی بدل کر رَہ جائے۔ آج بھی اگر خیر خواہی کی مشکبار ہوا ہمارے معاشرے میں چل پڑے تو قتل و غارت گری، دھوکا دہی، بدنیّتی، چوری چکاری، جھوٹ اور بد دیانتی، غیبت اور بد نگاہی جیسے ہزاروں ناسور اپنی موت آپ مر جائیں گے۔ لیکن آہ! اب تو بھائی بھائی کے ساتھ ٹکرا رہا ہے، آج مسلمان کی عزّت و آبرو اور اُس کے جان و مال مسلمان ہی کے ہاتھوں پامال ہوتے نظر آرہے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں نفرتیں مٹانے اور محبّتیں بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

خیر خواہی کی مختلف صورتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اُمّتِ مسلمہ کی خیر خواہی کا جذبہ اپنے اندر بیدار کرنے کے لئے خیر خواہی اُمّت کی مختلف صورتیں سنتے ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر اُمّتِ مُسلمہ کی خیر خواہی کرنے کا ثوابِ عظیم

حاصل کر سکتے ہیں، چنانچہ

☆**کسی بیمار کی عیادت کرنا خیر خواہی ہے**، فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے مریض کی عیادت کی، جب تک وہ بیٹھ نہ جائے دریائے رحمت میں غوطے لگاتا رہتا ہے اور جب وہ بیٹھ جاتا ہے تو رحمت میں ڈوب جاتا ہے۔(مسند امام احمد، مسند جابر بن عبداللہ، ۵/۳۰، رقم: ۱۴۲۶۴)☆**مسلمان کی تکلیف دور کرنا خیر خواہی ہے**، فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جو کسی مسلمان کی تکلیف دور کرے اللہ پاک قِیامت کی تکلیفوں میں سے اُس کی تکلیف دُور فرمائے گا۔ (مُسلِم، کتاب البر والصلة۔۔۔الخ، ص ۱۰۶۹ حدیث: ۶۵۷۸)☆**مسلمان کی عزت کی حفاظت کرنا خیر خواہی ہے**، فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جو مسلمان اپنے بھائی کی آبرو سے روکے (یعنی کسی مسلم کی آبروریزی ہوتی تھی اس نے منع کیا) تو اللہ پاک پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس کو جہنَّم کی آگ سے بچائے۔(شرح السنّة، ۶/۴۹۴، حدیث: ۳۴۲۲)☆**مسلمان کا دل خوش کرنا خیر خواہی ہے**، فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: فرائض کے بعد سب اعمال میں اللہ پاک کو زیادہ پیارا مسلمان کا دل خوش کرنا ہے۔(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیْر، ۱۱/۵۹، حدیث: ۱۱۰۷۹)☆**عفو و درگزر سے پیش آنا خیر خواہی ہے**، فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: اللہ پاک بندے کے عفو و درگزر کی وجہ سے اس کی عزت میں اضافہ فرما دیتا ہے اور جو شخص اللہ پاک کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ پاک اسے بلندی عطا فرماتا ہے۔(مسلم، کتاب البر، باب استحباب العفو والتواضع، ص ۱۰۷۱، حدیث: ۶۵۹۲)☆**نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے منع کرنا خیر خواہی ہے**، حضرت کعب الاحبار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: جنت الفردوس خاص اس شخص کے لئے سجائی جاتی ہے جو نیکی کا حکم کرے اور برائی سے روکے۔(تنبیہ المغترین، ص ۲۳۶)☆**غریب مسلمانوں کی مدد کرنا خیر خواہی ہے**، ارشاد فرمایا: جس نے مسلمان بھائی کی حاجت روائی کی وہ ایسا ہے جیسے اُس نے ساری عمر اللہ پاک کی عبادت کی۔(کنز العمال، کتاب الزکوٰۃ، باب قضاء الحوائج

---الخ، ۱۸۹/۶، حدیث:۱۶۴۵۳)☆**علم دین سیکھنے سکھانے کے لئے مدنی قافلوں میں سفر کرنا خیر خواہی ہے،** فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جو اللہ پاک کے لئے علم سیکھنے نکلتا ہے اللہ پاک اس کے لئے جنت کا دروازہ کھول دیتا ہے اور فرشتے اس کے لئے اپنے بازو بچھا دیتے ہیں۔(شعب الایمان، باب فی طلب العلم، ۲۶۳/۲، حدیث: ۱۶۹۹)☆**مظلوم کی مدد کرنا خیر خواہی ہے،** فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے کسی غمزدہ مومن کی مشکل دور کی یا کسی مظلوم کی مدد کی تو اللہ پاک اس شخص کے لئے 73 مغفرتیں لکھ دیتا ہے۔(شعب الایمان للبیھقی، باب فی التعاون علی البرو التقوی، ۱۲۰/۶، الحدیث: ۷۶۷۰، بتغیر قلیل)☆**مقروض کے ساتھ نرمی کرنا خیر خواہی ہے،** فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جو تنگدست کو مہلت دے یا اس کا قرض معاف کر دے اللہ پاک اُسے جہنم کی گرمی سے محفوظ فرمائے گا۔(مسند امام احمد بن حنبل، مسند عبداللہ بن عباس، ۷۰۰/۱، حدیث:۳۰۱۷)☆**انتقال پر لواحقین سے تعزیت کرنا خیر خواہی ہے،** فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جو کسی غمزدہ شخص سے تعزیت کرے گا اللہ پاک اسے تقویٰ کا لباس پہنائے گا اور روحوں کے درمیان اس کی روح پر رحمت فرمائے گا اور جو کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کرے گا اللہ پاک اسے جنت کے جوڑوں میں سے دو ایسے جوڑے پہنائے گا جن کی قیمت (ساری) دنیا بھی نہیں ہو سکتی۔(المعجم الاوسط للطبرانی، من اسمہ ھاشم، ۴۲۹/۶، حدیث: ۹۲۹۲)اللہ پاک ہمیں خیر خواہی کرنے والا بنائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شعبہ مدنی بستہ کا تعارف:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کم و بیش 104 شُعبہ جات میں اپنی خدمات سر انجام دے رہی ہے۔ان میں سے ایک اہم شعبہ **"مدنی بستہ مجلس"** بھی ہے۔**"مدنی بستہ**

مجلس "مدنی عطیات جمع کرنے کے لیے ڈونیشن سیل/ڈونیشن کاونٹر (مدنی بستہ)/جھولیاں لگاتی ہے۔ اس کے لیے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات، جمعۃ المبارک، مدنی مذاکرہ اور پُر ہجوم مقامات مثلاً لاری اڈہ، سبزی منڈی، مویشی منڈیاں، جمعہ بازار اور مارکیٹوں میں بستے لگائے جاتے ہیں۔ **"مدنی بستہ مجلس** "مدنی عطیات جمع کرنے والوں کی خَیر خواہی کرتے ہوئے مناسب مُشاہرے بھی مُقرّر کرتی ہے تاکہ ایسے اسلامی بھائی مُعاشی پریشانیوں سنتوں کی خدمت کے لیے کوشاں رہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مُجھے تُم اپنا بنانا

مہمان نوازی کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! مہمان نوازی کی سُنتیں اور آداب سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے (3) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے۔ (1) جو شخص (باوُجُودِ قدرت) مہمان نوازی نہیں کرتا اُس میں بھلائی نہیں۔ (مُسند احمد، ۶/۱۴۲، حدیث: ۱۷۴۲۴) (2) آدمی کی کم عقلی ہے کہ وہ اپنے مہمان سے خدمت لے۔ (اَلْجامِعُ الصَّغِیر، ص۲۸۸، حدیث: ۴۶۸۶) (3) سنّت یہ ہے کہ آدمی مہمان کو دروازے تک رخصت کرنے جائے۔ (ابن ماجہ، ۴/۵۲، حدیث: ۳۳۵۸) ☆ مہمان کو چاہئے

---

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

کہ اپنے میزبان کی مصروفیات اور ذِمّے داریوں کا لحاظ رکھے۔☆صَدرُ الشّریعہ حضرت مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مہمان کو چار باتیں ضَروری ہیں: (۱) جہاں بٹھایا جائے وہیں بیٹھے۔(۲) جو کچھ اس کے سامنے پیش کیا جائے اس پر خوش ہو، (یہ نہ ہو کہ کہنے لگے: اس سے اچھا تو میں اپنے ہی گھر کھایا کرتا ہوں یا اسی قسم کے دوسرے الفاظ)۔(۳) میزبان سے اجازت لئے بِغیر وہاں سے نہ اُٹھے اور (۴) جب وہاں سے جائے تو اس کے لیے دُعا کرے۔(عالمگیری، ۵/۳۴۴)☆گھر یا کھانے وغیرہ کے مُعامَلات میں کسی قسم کی تنقید کرے نہ ہی جھوٹی تعریف۔ میزبان بھی مہمان کو جھوٹ کے خطرے میں ڈالنے والے سُوالات نہ کرے مَثَلاً کہنا ہمارا کھانا کیسا تھا؟ آپ کو پسند آیا یا نہیں؟ ایسے موقع پر اگر نہ پسند ہونے کے باوُجُود مِہمان مُرَوَّت میں کھانے کی جھوٹی تعریف کریگا تو گنہگار ہو گا۔ اِس طرح کا سُوال بھی نہ کرے کہ "آپ نے پیٹ بھر کر کھایا یا نہیں؟" کہ یہاں بھی جواباً جھوٹ کا اندیشہ ہے کہ عادتِ کم خوری یا پرہیزی یا کسی بھی مجبوری کے تحت کم کھانے کے باوُجُود اصرار و تکرار سے بچنے کیلئے مِہمان کو کہنا پڑ جائے کہ "میں نے خوب ڈٹ کر کھایا ہے۔"☆میزبان کو چاہیے کہ مہمان سے وقتاً فوقتاً کہے کہ "اور کھاؤ" مگر اس پر اِصرار نہ کرے۔(عالمگیری، ۵/۳۴۴) کہیں اِصرار کی وجہ سے زیادہ نہ کھا جائے اور یہ اس کے لیے نقصان دہ ہو۔☆میزبان کو بالکل خاموش نہ رہنا چاہیے اور یہ بھی نہ کرنا چاہیے کہ کھانا رکھ کر غائب ہو جائے بلکہ وہاں حاضر رہے۔(عالمگیری، ۵/۳۴۵)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** هدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمانِ عالیشان ہے: اللہ پاک کی خاطر آپس میں مَحَبَّت رکھنے والے جب باہم (یعنی آپس میں) ملیں، ہاتھ ملائیں اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو ان کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(مسند ابی یعلی، ۳/۹۵، حدیث: ۲۹۵۱)

کعبے کے بدر الدُّجیٰ تم پہ کروڑوں دُرُود طیبہ کے شمسُ الضُّحیٰ تم پہ کروڑوں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

مختصر وضاحت: اے کعبۂ معظمہ میں طلوع ہو کر کفر و شرک کے تمام اندھیروں کو مٹانے والے چودھویں کے چاند اور اے پوری دنیا کو اپنے نور سے روشن کر دینے والے آفتابِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ پر اللہ کی کروڑوں رحمتیں ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کے بیان کا موضوع ہے **"اللہ کی نعمتوں کی قدر کیجئے"** آج ایک تعداد ہے جو اس دنیا میں اللہ پاک کی دی ہوئی کثیر نعمتیں استعمال کرتی ہے، کتنی نعمتیں استعمال کرتی ہے یہ تو کوئی بھی شمار نہیں کر سکتا بلکہ ایک لمحے میں ہم پر اس کریم کی کس قدر نعمتیں اور کرم نوازی ہے، کوئی اس کی کامل پہچان نہیں رکھتا مگر جسے اللہ پاک خود جتنی پہچان عطا فرمائے، حقیقت تو یہ ہے کہ ہمیں جن نعمتوں کا جتنا شعور ہے ہم ان نعمتوں کی بھی ٹھیک طرح قدر کرنے والے نہیں ہیں۔ اور ان نعمتوں پر اس خالق و مالک کا شکر کرنے والے تو شاید بہت کم ہیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ ایک نعمت بھی اگر چلی جائے تو بعض اوقات شکوہ شکایت اور دیگر نعمتوں کی ناقدری کا ایک طویل سلسلہ شروع ہو جاتا ہے، ہمیں اپنی سوچ کو کیسا رکھنا چاہیے اور کس طرح سے صبر و شکر کا سلسلہ جاری رکھنا چاہیے، آج ہم اس بارے میں سُنیں گے۔ اللہ کرے کہ سارا بیان اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سننے کی سعادت مل جائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آیئے پہلے ایک حکایت سنتے ہیں:

12 سُواروں کا قافلہ

حضرت سَیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے ایک بُزرگ نے یہ واقعہ سُنایا کہ میں اولیائے کرام کی تلاش میں رہتا اور ان کی قیام گاہوں کو ڈھونڈنے کے لئے صحراؤں، پہاڑوں اور جنگلوں میں پھرتا تاکہ ان کی صحبت سے فیض یاب ہو سکوں۔ ایک مرتبہ اسی مقصد (Purpose) کے لئے مصر کی طرف روانہ ہوا، جب میں مصر کے قریب پہنچا تو ایک ویران سی جگہ میں خیمہ دیکھا، جس میں ایک ایسا شخص موجود تھا، جس کے ہاتھ، پاؤں اور آنکھیں (جُذام کی) بیماری سے ضائع ہو چکی تھیں۔

اس حالت میں بھی وہ شخص ان الفاظ کے ساتھ اپنے ربّ کی حمد و ثنا کر رہا تھا کہ اے میرے پَرْوَرْدگار! میں تیری وہ حمد (تعریف) کرتا ہوں جو تمام مخلوق کی حمد کے برابر ہو۔ اے میرے پَرْوَرْدگار! بے شک تُو تمام مخلوق کا خالق (بنانے والا) ہے اور تُو سب پر فضیلت رکھتا ہے، میں اس انعام پر تیری حمد کرتا ہوں کہ تُو نے مجھے مخلوق میں کئی لوگوں سے افضل بنایا۔

وہ بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے اس شخص کی یہ حالت دیکھی تو میں نے کہا: خدا کی قسم! میں اس شخص سے یہ ضرور پوچھوں گا کہ کیا حمد کے یہ پاکیزہ کلمات تمہیں سکھائے گئے ہیں یا تمہیں اِلہام ہوئے ہیں؟ چنانچہ اسی ارادے سے میں اس کے پاس گیا اور اسے سلام کیا، اس نے میرے سلام کا جواب دیا۔ میں نے کہا: اے مردِ صالح! میں تم سے ایک چیز کے مُتَعَلِّق سوال کرنا چاہتا ہوں، کیا تم مجھے جواب دو گے؟ وہ کہنے لگا: اگر مجھے معلوم ہوا تو اِنْ شَآءَ اللہ ضرور جواب دوں گا۔ میں نے کہا: (تمہارے ہاتھ، پاؤں اور آنکھیں وغیرہ سب ضائع ہو چکی ہیں پھر) وہ کون سی نعمت ہے جس پر تُم اللہ کی حمد کر رہے ہو اور وہ کونسی فضیلت ہے جس پر تُم اس کا شکر کر رہے ہو؟ وہ شخص کہنے لگا: کیا تُو دیکھتا نہیں کہ میرے ربّ نے میرے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، میں سب دیکھ چکا ہوں۔ پھر وہ کہنے لگا: دیکھو! اگر اللہ پاک چاہتا تو مجھ پر آسمان سے آگ برسا دیتا جو مجھے جلا کر راکھ کر دیتی، اگر وہ پَرْوَرْدگار چاہتا تو پہاڑوں کو حکم دیتا اور وہ مجھے تباہ و برباد کر ڈالتے، اگر اللہ چاہتا تو سمندر کو حکم فرماتا جو مجھے غرق کر دیتا، اگر اللہ چاہتا تو زمین کو حکم فرماتا تو وہ مجھے اپنے اندر دھنسا دیتی۔ لیکن دیکھو، اللہ پاک نے مجھے ان تمام مصیبتوں سے محفوظ رکھا، پھر میں اپنے رَبّ کا شکر کیوں نہ ادا کروں؟ اس کی حمد کیوں نہ کروں؟ اور اس پاک پَرْوَرْدگار سے مَحَبَّت کیوں نہ کروں؟

(عیون الحکایات، ص ۹۴ ملخصاً)

مِرے سَر پہ عِصیاں کا بار آہ مولیٰ! بڑھا جاتا ہے دَم بدم یاالٰہی!
زمیں بوجھ سے میرے پھٹتی نہیں ہے یہ تیرا ہی تو ہے کرم یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نعمتوں کا طویل سلسلہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! ہاتھ، پاؤں اور آنکھیں انسانی جسم کے اہم اعضا (Important Parts of body) میں شمار ہوتے ہیں، ان تینوں میں سے کوئی ایک بھی کم ہو جائے تو زندگی سے ٹھیک طرح لطف اندوز ہونا بہت سوں کے لیے ممکن نہیں رہتا، ایسی حالت میں شکر تو کیا شکوہ سے بھی اگر گریز کر لیا جائے تو ہمارے لیے بہت بڑی سعادت ہو، لیکن اللہ والوں کے معمولات دیکھئے، ابھی ہم نے سُنا کہ وہ بزرگ بیماری کی وجہ سے اپنے ہاتھ، پاؤں اور آنکھوں سے محروم ہو گئے تھے مگر پھر بھی شکوہ شکایت تو دور کی بات ہے، اللہ پاک کے شکر سے اپنی زبان تر رکھے ہوئے تھے اور اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے گویا انہوں نے ہمیں سکھا دیا کہ اگر اس بے نیاز ربّ نے مجھ سے ہاتھ، پاؤں اور آنکھوں کی صورت میں اپنی کچھ نعمتیں واپس لے بھی لیں تو کیا ہوا؟ میرا بقیہ جسم تو سلامت ہے یہ بھی تو اس مالک و خالق کی نعمت ہے، میں بول سکتا ہوں میری زبان سلامت ہے، یہ بھی اللہ کریم کی نعمت ہے، میں سُن سکتا ہوں، میرے کان سلامت ہیں، یہ بھی تو اس ربِّ کریم کی نعمت ہے، میرا دل دھڑک رہا ہے یہ بھی تو اس کریم پَرْوَرْدگار کی عطا ہے، میری سانسیں چل رہی ہیں یہ بھی تو اس پَرْوَرْدگار کی نعمت ہے، میرے جسم کے دیگر اعضا بھی سلامت ہیں اور کام بھی کر رہے ہیں یہ بھی تو

اللہ پاک کی نعمتیں ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ میں ہاتھ ضائع ہونے، پاؤں ضائع ہونے اور آنکھیں ضائع ہونے کے باوجود اس **روزی دینے والے مالک و مولا** کا شکر ادا کر رہا ہوں، مجھے اس نیک کام کی توفیق ملی ہوئی ہے یہ بھی تو اس ربِّ کریم کی نعمت ہے۔ اللہ پاک ہمیں بھی ایسوں کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے یہ پتہ چلا کہ شکر ادا کرنے کی چابی کیا ہے؟ وہ ہے اللہ **پاک کی نعمتوں کو جاننا**، ان پر غور کرنا اور اللہ پاک کے احسانات کو ماننا۔ یاد رہے "شکر" مُنْجِیات (یعنی نجات دلانے والے اعمال) میں سے ایک عمل ہے اور اس نجات دلانے والے عمل کو ہم کیسے اپنا سکتے ہیں، اس کی معلومات کا حاصل کرنا ہم پر لازم ہے۔ اگر ہم اللہ پاک کی نعمتوں پر غور کریں تو خُدا کی قسم شکوہ و شکایت کا سوچ بھی نہ سکیں گے۔ خود اللہ پاک اپنا شکر ادا کرنے کے بارے میں حکم دیتے ہوئے پارہ 2 سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 152 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ اشْكُرُوْا لِیْ وَ لَا تَكْفُرُوْنِ۠(۱۵۲) ترجَمۂ کنزالایمان: اور میرا حق مانو اور میری ناشکری نہ کرو۔ (پ۲، البقرۃ: ۱۵۲)

نعمت کیوں چھینی جاتی ہے؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جو ایمان افروز حکایت بیان ہوئی، اس سے یہ درس بھی حاصل ہوا کہ اگر کبھی اللہ پاک اپنی کوئی نعمت ہم سے واپس لے لے، تب بھی اس کی ہم پر نعمتیں اتنی زیادہ ہوتی ہیں کہ ہم ان پر اس کریم ربّ کا شکر ادا نہیں کر سکتے۔ اس لیے اگر کوئی نعمت ہم سے جُدا ہو جائے تو ہمیں اس جُدا ہونے والی نعمت پر نظر رکھنے اور اس کا غم منانے کی بجائے بقیہ جو نعمتیں

اس نے ہمیں عطا کی ہوئی ہیں ان پر نظر رکھتے ہوئے اس کا شکر ہی ادا کرنا چاہیے۔ تقدیر میں کیا لکھا ہے اسے کوئی نہیں جانتا لیکن اس میں شک نہیں کہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی نعمت جو اللہ پاک نے ہمیں عطا کی ہوئی ہوتی ہے وہ ہمارے لیے باعثِ زحمت بننے والی ہوتی ہے کہ اتنے میں وہ ربِّ کریم ہم پر رحم فرماتے ہوئے اسے واپس لے لیتا ہے، بتایئے! اس میں تو ہمارا فائدہ ہی ہوا کہ وہ نعمت جو عنقریب ہمارے لیے پریشانی کا سبب (Reason) بننے والی تھی، اس رحیم و کریم ربّ نے ہمارے کہے بغیر اسے ہم سے اس طرح سے واپس لے لیا کہ ہمیں کسی بھی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ اب اس پر تو اس مہربان و عظیم ربّ کا شکر ادا کرنا چاہیے نہ کہ اس سے شکوہ کرنا چاہیے۔ چنانچہ اللہ پاک قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَ عَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْــٴًـا وَّ هُوَ خَیْرٌ لَّكُمْۚ وَ عَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَیْــٴًـا وَّ هُوَ شَرٌّ لَّكُمْؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱۶﴾

(پ۲، البقرۃ: ۲۱۶)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں بُری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بُری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

اس آیتِ کریمہ کے تحت تفسیر صراطُ الجِنان میں ہے کہ تمہیں طبعی طور پر کوئی چیز ناگوار ہونا اس بات کی علامت نہیں کہ وہ چیز ناپسندیدہ اور نقصان دہ ہے جیسے کڑوی دوائی، انجکشن اور آپریشن طبعی طور پر ناپسند ہوتے ہیں لیکن نقصان دہ نہیں بلکہ نہایت فائدہ مند ہیں۔ یونہی کسی چیز کا تمہیں پسند ہونا اس بات کی دلیل نہیں کہ وہ اچھی اور مفید ہے۔ بچے کو پڑھائی کی جگہ ہر وقت کھیلتے رہنا پسند ہوتا ہے، شوگر کے مریض کو مٹھائی پسند ہو تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ چیزیں اس کیلئے مفید بھی ہیں بلکہ

نقصان دہ ہیں۔ لہٰذا اچھا یا بُرا ہونے کا مدار اپنی سوچ پر نہ رکھو بلکہ اللہ کریم کے حکم پر رکھو۔

اللہ پاک نے جس چیز کا حکم دیا وہ بہر حال ہمارے لئے بہتر ہے اور جس سے منع فرمایا وہ بہر حال ہمارے لئے بہتر نہیں ہے۔ (صراط الجنان، پ ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۱۶، ۱/ ۳۳۱)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اسی طرح کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی نعمت کے چلے جانے یا کسی مصیبت میں مبتلا ہونے میں کوئی اور حکمت کار فرما ہوتی ہے، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہر حال میں صبر کا دامن تھامے رہیں اور شکوہ و شکایت کی بجائے شکر سے اپنی زبان تَر رکھیں۔ ربِّ کریم کا شکر ادا کرنے کے بے شمار فائدے ہیں: ☆ شکر کرنے والے کو **اللہ کریم پسند** فرماتا ہے ☆ شکر کی برکت سے بندے کو **تکالیف سے نجات** حاصل ہوتی ہے ☆ شکر کرنے سے بندے کی **نعمتوں کی حفاظت** ہوتی ہے ☆ شکر کرنے سے **نعمتوں میں اضافہ** ہوتا ہے ☆☆ شکر کرنا **اللہ والوں کا طریقہ** ہے ☆ شکر **اعلیٰ درجے کی عبادت** ہے ☆ شکر کرنے والا اللہ کریم اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا **محبوب بندہ** بن جاتا ہے ☆ شکر کرنے سے **نیکیوں میں اضافہ** ہوتا ہے ☆ ربِّ کریم کا شکر ادا کرنا **ربّ کو راضی** کرنے کا ذریعہ ہے ☆ اللہ پاک کا شکر ادا کرنے سے **شیطان ذلیل و رُسوا** ہوتا ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی اس نیک عادت کو اپنانا چاہیے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم سُن رہے تھے کہ نعمت کیوں چلی جاتی ہے، اس بارے میں قندیلِ نورانی، غوثِ صمدانی، محبوبِ سبحانی، شہبازِ لامکانی، عالمِ ربانی حضرت سَیِّدُنا شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: تین وجوہات کی بنا پر آدمی مصیبت میں مبتلا کیا جاتا ہے۔

ایک وجہ یہ ہے کہ کبھی بندہ گناہوں کی سزا کے طور پر مصیبتوں میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ جو مصیبت گناہوں کی سزا کے لیے ہوگی اس کی علامت یہ ہے کہ بندہ صبر کی بجائے مخلوق کے سامنے

شکوہ شکایت کرے گا۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ کبھی گناہوں کو مٹانے اور ان کے میل سے پاک کرنے کے لیے کفّارے کے طور پر بندہ مصیبت میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ جو مصیبت گناہوں اور جرائم کے لیے کفّارہ کے طور پر ہو گی، اس کی علامت یہ ہے کہ اس میں دوسروں کے سامنے شکوہ شکایت کی بجائے صبر جمیل سے کام لے گا، دینی احکامات کی اطاعت اور ادائیگی میں ٹال مٹول سے کام نہیں لے گا۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ کبھی درجات کی بلندی، معرفت و قربِ الٰہی کے اعلیٰ مراتب تک پہنچانے کے لیے بندہ مصیبت میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ جو مصیبت بلندیِ درجات اور حصولِ قرب و معرفتِ الٰہی کے اعلیٰ مراتب پر پہنچنے کے لیے ہو، اس کی علامت یہ ہے کہ رِضائے الٰہی سے موافقت پائی جائے گی اور نفس کو اللہ پاک کے ذکر میں اطمینان اور سکون نصیب ہو گا۔(قلائدالجواھر بھامشہ فتوح الغیب، ص۸۸،۸۷ملخصاً)

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نصیحت کرتے ہوئے کتنے پیارے انداز میں سمجھانے کی کوشش فرمارہے ہیں کہ

تُو کمر بستہ رہا کر خدمتِ اسلام پر　　راہِ مولیٰ میں جو آفت آئے اس پر صبر کر

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۶۹۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نعمتیں ہی نعمتیں!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس میں شک نہیں کہ اللہ پاک کی نعمتیں بے انتہاء

ہیں، اُس کی دی ہوئی نعمتوں کا کوئی حساب نہیں، اگر کوئی اس کی نعمتوں کو گننا شروع کر دے تو اس میں شک نہیں کہ زندگی تو ختم ہو جائے گی مگر نعمتوں کی تعداد ختم نہیں ہو گی، آج کے اس ترقی یافتہ دور میں جبکہ سائنس اپنے عروج (Climax) پر ہے، کائنات کے کئی راز سائنس کی وجہ سے آشکار ہو رہے ہیں، آئے دن نئی ایجادات و تحقیقات ہو رہی ہیں، جدید ترین آلات کی مدد سے لاکھوں، کروڑوں، اربوں، کھربوں بلکہ بے شمار چیزوں کا حساب و کتاب لگایا جاسکتا ہے، لیکن آج تک کوئی ایسی مشین ایجاد نہیں ہوئی جو اللہ پاک کی نعمتوں کا شمار کر سکے، یقیناً اس کریم ربّ کی نعمتیں بے حساب ہیں، انہیں نہ تو کوئی شمار کر سکا ہے نہ کوئی شمار کر سکے گا۔ خود اللہ پاک قرآنِ کریم میں اپنی نعمتوں کے مُتَعَلِّق ارشاد فرماتا ہے:

وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ترجَمۂ کنزالایمان: اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو انہیں شمار نہ کر سکو گے۔ (پ۱۴، النحل:۱۸)

اے عاشقانِ رسول! معلوم ہوا کہ ہماری زندگیاں ختم ہو سکتی ہیں، مگر لاکھ کوششوں کے باوجود ہم اللہ پاک کی نعمتوں کا شمار نہیں کر سکتے، اگر ہم میں سے ہر ایک خود کو ملنے والی نعمتوں کا جائزہ لے تو اندازہ ہو گا کہ ہم کتنی نعمتوں میں گھرے ہوئے ہیں۔

کھانے میں استعمال شدہ نعمتیں

ذرا غور کیجئے! ہم جو کھانا کھاتے ہیں، اس کھانے میں ہمارے لیے کتنی نعمتیں چھپی ہوئی ہیں، سب سے پہلے یہ غور کیجئے ایک بیج جو زمین کے اندر ڈالا جاتا ہے، اللہ پاک اُسے نکالتا ہے اور ہمارے کھانے کے لائق بناتا ہے، پھر اس بیج کو پیسنے کے لیے انسان کو دِماغ کی نعمت دی کہ اُس نے ایک ایسی **مشین** بنائی،

جو چند منٹوں میں کئی من دانے پیس کر آٹا بنا دیتی ہے۔ پھر جب وہ بیج پیس کر آٹا بن جائے تو اسے گُوندھنے کے لیے پانی کی نعمت عطا فرمائی، پھر اس گوندھے ہوئے آٹے کو پکانے کے لیے آگ کی نعمت عطا فرمائی، پھر جب وہ پک جائے اور روٹی کی صورت میں ہمارے سامنے آئے تو اسے عزّت و تعظیم سے کھانے کے لیے ہمیں ہاتھوں کی نعمت عطا فرمائی، ہم ہاتھوں سے اس کھانے کو اُٹھا کر اپنے منہ کے قریب کرتے ہیں، منہ کے اوپر ناک کی صورت میں کھانے کے خوشبودار یا بدبودار ہونے کی جانچ کے لیے ایک نعمت عطا کی ہے، پھر کھانے کا لقمہ ہم اپنے منہ میں ڈالتے ہیں، اب سوچیں کتنی ساری نعمتیں اس کے لیے استعمال ہوتی ہیں، اس کھانے کو چبانے کے لیے اللہ پاک نے ہمیں دانتوں کی نعمت عطا فرمائی، اگر کھانے میں کوئی ایسی چیز ہو، جو کھانے کے لائق نہ ہو، جیسے کوئی پتھر، ہڈی وغیرہ تو دانتوں سے ٹکراتے ہی پتہ چل جاتا ہے کہ یہ ہمیں نہیں کھانا، ہم اسے نکال دیتے ہیں، پھر اگر وہ شے نرم ہو جیسے بال، دھاگہ وغیرہ تو زبان کی نعمت ہمیں بتاتی ہے کہ یہ ہمیں نہیں کھانا اور ہم اسے نکال دیتے ہیں، پھر اس کھانے کو معدے تک لے جانے کے لیے اللہ پاک نے ہمیں لُعاب (تھوک) کی نعمت عطا فرمائی، منہ میں خود بخود بننے والا یہ پانی اس کھانے کو آنتوں کے ذریعے معدے تک لے جاتا ہے، معدے کے ساتھ اللہ پاک نے پتّے کی صورت ایک نعمت عطا فرمائی، جہاں سے اس کھانے پر تیزاب کے قطرے پڑتے ہیں جس سے وہ کھانا گل جاتا ہے، اب اس سے نمکیات علیحدہ ہوتے ہیں، اس سے خون کے سُرخ سیل (Red Cell) الگ ہوتے ہیں، سفید سیل (White Cell) الگ ہوتے ہیں، فائدے مند پروٹین الگ ہوتے ہیں، اَلْغَرَض! بدن کے لیے تمام مفید چیزیں اس غذا سے خود کار سسٹم کے تحت جُدا ہوتی ہیں اور باقی فُضلے کی صورت میں پیٹ سے باہر آجاتی ہیں، غور کیجئے! کھانا کھانے سے لے کر ہضم ہونے تک ہر ہر چیز ایک نعمت ہے۔ یہ تو وہ نعمتیں ہیں جو صرف کھانے کے لیے استعمال ہوتی ہیں، اس کے علاوہ نعمتوں کا ایک طویل سلسلہ ہے جن

سے ہم دن رات فائدہ اٹھاتے ہیں۔

ایک نعمت کا بھی شکر ادا کرنا ممکن نہیں

اگر ہم ان میں سے ایک بھی نعمت کا شکر ادا کرنا چاہیں تو ہماری زندگی ختم ہو جائے مگر نعمت کا شکر ختم نہ ہو، اس لیے ہمیں ہر حال میں اللہ کریم کی نعمتوں کی قدر کرتے ہوئے مَولا کریم کا شکر ادا کرتے رہنا چاہیے۔ یاد رکھئے! اگر بندہ تمام عمر گناہوں سے بچتا رہے اور تمام عمر نیکیوں میں گزار دے تب بھی یہ ساری عبادت ربِّ کریم کی دی ہوئی، صرف ایک نعمت کا صلہ (Reward) نہیں بن سکتی، آیئے! اسی بارے میں ایک حدیثِ طیبہ سنتے ہیں:

حضرتِ سیِّدُنا واثلہ بن اسقع رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ پاک کے محبوب، دو جہاں کے مطلوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ پاک ایک بندے کو زندہ فرمائے گا، جس کے نامۂ اعمال میں کوئی گناہ نہ ہو گا۔ اللہ کریم اس سے فرمائے گا: تجھے دونوں باتوں میں سے کیا پسند ہے کہ تجھے تیرے اعمال کا بدلہ دُوں یا اپنے احسان اور فضل کے ساتھ بدلہ دوں؟ بندہ کہے گا: مَولا! تُو جانتا ہے کہ میں نے کبھی تیری نافرمانی نہیں کی۔ اللہ کریم فرمائے گا: ”میرے بندے کو میری نعمتوں میں سے کسی ایک کے بدلے پکڑ لو۔“ اب اس کے پاس کوئی نیکی باقی نہ رہے گی، ساری نیکیاں ایک نعمت گھیر لے گی۔ بندہ کہے گا: ”مولا! اپنی رحمت اور فضل سے بدلہ عطا فرما۔“ ربِّ کریم فرمائے گا: ”میری رحمت اور میرے فضل (سے بدلہ ملے گا)۔“ اتنے میں ایک اور شخص کو لایا جائے گا جس کے نامۂ اعمال میں کوئی گناہ نہیں ہو گا۔ اللہ پاک فرمائے گا: کیا تُو میرے اولیا سے دوستی رکھتا تھا؟ وہ کہے گا: میں تو لوگوں سے دُور رہتا تھا۔ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: کیا تُو میرے دشمنوں سے دشمنی رکھتا تھا؟ بندہ کہے گا: ”مولا! میری کسی

سے کوئی دشمنی نہیں تھی۔" اللہ پاک فرمائے گا: جو میرے اولیا سے دوستی اور میرے دشمنوں سے دشمنی نہ رکھے، وہ میری رحمت سے محروم ہے۔ (معجم کبیر، ۲۲/ ۵۹، حدیث: ۱۴۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ زندگی بھر اگر بندہ گناہوں سے بچتا رہے اور پوری زندگی صرف اور صرف عبادت اور نیکیوں میں ہی گزار دے، تب بھی یہ تمام عبادت اللہ کریم کی دی ہوئی ایک ہی نعمت کا شکریہ نہیں بن سکتی، جبکہ اس ربّ کی دی ہوئی نعمتیں تو بے عدد اور بے حساب ہیں، لہٰذا عقلمندی یہی ہے کہ ہمیشہ اللہ کریم کے ذکر اور شکر میں زبان کو مشغول رکھنا چاہیے اور اُس سے عافیت کی دعا مانگتے رہنا چاہیے۔

شُکر ایک کرم کا بھی اَدا ہو نہیں سکتا دِل اُن پہ فِدا جانِ حسن اُن پہ فِدا ہو

(ذوقِ نعت، ص ۲۰۷)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم نعمتوں کی قدر کے بارے میں سُن رہے تھے، یقیناً ہماری زندگی کا ایک ایک پل اللہ پاک کی دی ہوئی کثیر نعمتوں کے بوجھ (Burden) میں دبا ہوا ہے، اس پر ہم اس کریم ربّ کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے، نعمتوں کی ناقدری کرنے میں ایک بات ہمارے ہاں یہ بھی عام ہے کہ اگر کوئی چھوٹی سی بھی نعمت ہم سے جُدا ہو جائے تو ایک تعداد ہے جس کا حال یہ ہوتا ہے کہ وہ اسی کا رونا روتے نظر آتے ہیں، حالانکہ اس گئی ہوئی نعمت کے علاوہ اور بے شمار نعمتیں ہمیں حاصل ہوتی ہیں، مگر ہم وہ نعمتیں ہوتے ہوئے بھی انہیں فراموش کر دیتے ہیں، حالانکہ ہمیں چاہیے کہ اگر ایک نعمت چلی بھی جائے تو اسے اپنے پروردگار کی مرضی سمجھ کر صبر اور شکر سے کام لیتے ہوئے دوسری نعمتوں پر نظر رکھیں اور اس کا شکریہ ہی ادا کریں۔ اگر ہم اپنے اسلاف کے معمولات دیکھیں تو

ہمیں اندازہ ہو گا کہ ان کا حال یہ تھا کہ اگر ایک نعمت ان سے جدا ہو بھی جاتی، یا کبھی کوئی مشکل درپیش آ بھی جاتی تو وہ ربِّ کریم کی اور نعمتوں کو یاد کرتے اور اسی پر اس کا شکریہ ادا کرنے میں لگ جاتے۔ آیئے! اسی بارے میں کچھ حکایات سنتے ہیں:

مصیبت میں بھی نعمت ہے

(1) حضرت سیِّدُنا عبد العزیز بن ابی رواد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہاتھ پر ایک بڑی پھنسی (پھوڑا) دیکھ کر بڑا پریشان ہوا، آپ نے میرے چہرے پر پریشانی کے آثار دیکھ کر فرمایا: کیا تم جانتے ہو اس پھنسی کے سبب مجھ پر کتنا بڑا انعام ہوا؟ میرے خاموش رہنے پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: (شکر ہے کہ) اللہ پاک نے اسے میری آنکھ کی سیاہی، میری زبان اور میرے پوشیدہ اعضا پر نہیں نکالا بلکہ (میرے ہاتھ پر نکال کر) اسے مجھ پر ہلکا کر دیا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۲/۳۹۹)

شکر کی عظیم مثال

(2) حضرتِ سیِّدُنا وَھْب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا گزر ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جو نابینا (Blind) ہونے کے ساتھ ساتھ برص اور جُذَام (کوڑھ کے مرض) میں مبتلا تھا اور کہہ رہا تھا: اللہ پاک کی نعمتوں پر اس کا شکر ہے، سیِّدُنا وہب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ ایک شخص تھا وہ کہنے لگا: اب اللہ پاک کی کونسی نعمت تیرے پاس رہ گئی ہے جس پر تُو شُکر ادا کر رہا ہے؟ نابینا مریض نے کہا: شہر والوں کی طرف دیکھو کہ ان کی تعداد کتنی زیادہ ہے اور ان میں میرے سوا کوئی بھی ربِّ کریم کو نہیں پہچانتا، کیا میں پھر بھی اس کا شکر ادا نہ کروں؟ (حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۴/۷۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نعمت آزمائش بھی ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور تو کیجئے کہ نابینا ہو جانا، برص کے مرض میں مبتلا ہو جانا اور کوڑھ جیسی بیماری کا آجانا اور پھر بھی ربّ کا شکر ادا کرنا شکر کا کتنا اعلیٰ مقام ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے بزرگانِ دین اللہ پاک کی دی ہوئی نعمتوں کے حقیقی قدر دان تھے، اے کاش کہ ہمیں بھی نعمتوں کی قدر نصیب ہو جائے۔ یاد رکھیے! نعمتوں کی قدر کرتے ہوئے ان پر شکر ادا کرتے رہنا ہی حقیقی عقلمندی ہے، اگر نعمت پا کر بھی اس کی ناشکری کی جائے تو وہ نعمت باعثِ زحمت بھی بن سکتی ہے، چنانچہ مشہور تابعی حضرت سَیِّدُنا کعبُ الْاَحبار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک بندے کو دنیا میں جو نعمت عطا کرے پھر وہ بندہ اس پر شکر کرے اور عاجزی کا اظہار کرے تو اللہ پاک اُسے دنیا میں بھی اس نعمت سے نفع عطا فرماتا ہے اور جنت میں اس کا درجہ بھی بلند فرماتا ہے اور جو بندہ اللہ پاک کی نعمت پر شکر ادا نہ کرے اور نہ ہی عاجزی کرے تو اللہ پاک اس بندے سے اس نعمت کا دنیاوی نفع بھی روک لیتا ہے اور اس کے لئے جہنم کا ایک طبقہ کھول دیتا ہے۔ اب اللہ پاک چاہے اسے عذاب دے اور چاہے تو معاف کر دے۔ (حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۶/۴۲)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ نعمت کا شکر ادا کرنا اور اس پر عاجزی اختیار کرتے رہنا چاہیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ہر ہر نعمت کے صحیح استعمال اور اس کا شکر بجالانے کا ذہن دیا جاتا ہے، آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں اور **ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں** میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے بن

جائیں۔12 مدنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مدنی کام "3 دن کا قافلہ" بھی ہے۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "3 دن کا قافلہ"

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ قافِلوں کی بَرَکت سے نہ جانے کتنے لوگوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا ہو چکا ہے۔☆ **قافلے** میں سفر کرنے سے نیک لوگوں کی صحبت مُیَسَّر آتی ہے۔☆ **قافلے** کی بَرَکت سے مسجد میں نَفْل اِعتکاف کرنے کی سعادت مل سکتی ہے۔☆ **قافلے** کی بَرَکت سے بے نمازیوں کو نمازوں کی اَہَمِّیَّت معلوم ہو سکتی ہے۔

☆ **قافلے** کی بَرَکت سے نئے نئے اسلامی بھائی نمازاوراس کے اذکار سیکھتے ہیں☆ **قافلے** کی بَرَکت سے **سُنّتیں اورآداب** سیکھتے ہیں☆ **قافلے** کی بَرَکت سے **درس و بیان** کرنا سیکھتے ہیں☆ **قافلے** کی بَرَکت سے **اِنفرادی کوشش** کرنا، **صدائے مدینہ** لگانا اور **عَلاقائی دورہ** وغیرہ کرنا سیکھتے ہیں☆ **قافلے** کی بَرَکت سے بہت سے دِینی مسائل سیکھنے کی سعادت ملتی ہے۔☆ **قافلے** کی بَرَکت سے مسجدوں میں ذِکْر و اَذکار، دَرْس و بَیانات کا سِلْسِلہ جاری رہتا ہے۔☆ **قافلے** کی بَرَکت سے مسجدیں آباد ہوتی ہیں۔☆مساجد کو آباد کرنے کی تو کیا ہی بات ہے! حدیثِ پاک میں ہے: جب کوئی بندہ ذِکْر و نماز کے لئے مسجد کو ٹھکانا بنالیتا ہے تو اللہ پاک اُس سے ایسے خوش ہوتا ہے، جیسے لوگ اپنے گمشدہ شخص کی اپنے ہاں آمد پر خوش ہوتے ہیں۔(ابن ماجہ، کتاب المساجد... الخ، باب لزوم المساجد... الخ، ۱/۴۳۸، حدیث: ۸۰۰)

آیئے! بطورِ ترغیب قافلے کی ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

قافلے کی برکت سے روزگار مل گیا

مُلتان (پنجاب، پاکستان) کے رہائشی ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ وہ کافی عرصہ سے

روزگار کے سلسلے میں پریشان تھے، متعدد جگہوں پر انٹرویو بھی دیئے مگر کوئی جواب نہ آیا۔ اسی دوران خوش قسمتی سے ان کی ملاقات دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک اسلامی بھائی سے ہوگئی، انہوں نے تسلی دیتے ہوئے کہا: پیارے بھائی گھبرانے کی کوئی بات نہیں آپ دعوتِ اسلامی کے قافلے میں سفر کریں، وہاں بیروزگاری سے نجات کی دعا کریں، اِنْ شَآءَ اللہ کرم ہوگا۔ کچھ ہی دنوں میں ایک کمپنی میں ان کا انٹرویو تھا، انہوں نے ارادہ کرلیا کہ انٹرویو کے بعد 3 دن قافلے میں سفر کریں گے۔ انٹرویو کے بعد وہ قافلے کے مسافر بن گئے۔ ابھی قافلے کا دوسرا ہی دن تھا کہ انہیں خبر ملی کہ آپ انٹرویو میں کامیاب ہوچکے ہیں، چنانچہ قافلے سے واپسی کے چند روز بعد ہی انہیں کمپنی کی طرف سے لیٹر بھی مل گیا۔ یوں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ قافلے کی برکت سے انہیں روزگار مل گیا۔

نوکری چاہئے، آیئے آیئے قافلے میں چلیں ، قافلے میں چلو
تنگدستی مٹے دور آفت ہٹے لینے کو بَرَکتیں ،قافلے میں چلو
دُور بیماریاں اور پریشانیاں ہوں گی بس چل پڑیں، قافلے میں چلو
سُن لے عطارؔ کی، اپنے غمخوار کی یہ ندا ”سب چلیں“! قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۷۵، ۶۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نعمتوں کا شکر کیسے ادا کریں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم نعمتوں کی قدر کرنے کے بارے میں سُن رہے تھے، افسوس کہ ایک تعداد کو تو یہ بھی نہیں معلوم کہ اللہ پاک کی دی ہوئی نعمت پر اس کا شکر ادا کیسے کریں، کچھ لوگ نعمتوں پر زبانی کلامی یوں کہتے سنائی دیتے ہیں، **بھئی اللہ پاک کا دیا سب کچھ ہے، کرم**

ہے مالک کا، اس کا شکر ہے سب کچھ عطا فرمایا، یہ بھی غنیمت ہے جبکہ بعض علم سے دُور اور نا سمجھ لوگ نعمتوں کو تو مَعَاذَ اللہ گناہوں میں استعمال کر رہے ہوتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ شکر بھرے جملے بھی کہہ رہے ہوتے ہیں۔ یاد رکھیں! نعمت کا حقیقی شکر یہی ہے کہ اس نعمت پر زبان سے بھی شکر ادا کیا جائے اور اس نعمت کو نیکیاں کرنے کے لیے بھی استعمال کیا جائے۔

حضرت سیِّدُنا ابو عبد اللہ رازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سُفْیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: ابو عبد اللہ! نعمت پر شکرِ خداوندی یہ ہے کہ تُو اُس کی حمد (تعریف) کرے اور اس نعمت سے نیکی پر مدد حاصل کرے۔ جس نے نعمتِ الٰہی سے گُناہ پر مدد لی، اُس نے اللہ پاک کا اس کی نعمت پر شکر ادا نہیں کیا۔ (حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۷/۳۲۸) جبکہ جسمانی اعضاء کا شکر کیسے ادا ہوتا ہے، آیئے سنتے ہیں:

اعضائے جسمانی کا شکر کیا ہے؟

ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا ابُو حازِم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عرض کی: اے ابُو حازم! آنکھوں کا شکر کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ان کے ذریعے کوئی اچھی بات دیکھو تو اسے عام کرو اور اگر بُری بات دیکھو تو اُسے چھپالو۔

افسوس! ہماری ایک تعداد ہے جن کی آنکھیں اچھے کام اور اچھی باتیں دیکھنے سے بہت دُور رہتی ہیں جبکہ بُرے کام بُری باتیں دیکھنے کی جستجو میں رہتی ہیں۔

عرض کی: کانوں کا شکر کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اگر ان کے ذریعے اچھی بات سنُو تو اسے یاد کر لو اور اگر بُری بات سُنو تو پوشیدہ رکھو۔

افسوس ہماری ایک تعداد ہے جن کے کان علمِ دین، نیکی کی دعوت اور وعظ و نصیحت پر مشتمل اچھی باتیں سننے کے مواقع ملنے سے بھی فائدہ نہیں اُٹھاتے، جبکہ بُری باتیں سننے کی ٹوہ میں رہتے ہیں اور جب سُن لیں تو دو چار کو بتائے بغیر چین سے نہیں رہتے۔

عرض کی: ہاتھوں کا شکر کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ان سے ایسی چیز (مثلاً مالِ حرام وغیرہ) حاصل نہ کرو، جو تیرے لئے جائز نہیں اور ان میں جو اللہ پاک کا حق ہے (جیسا کہ صدقاتِ واجبہ وغیرہ) اس کو نہ روکو۔

افسوس! ایک تعداد ہے جو حلال و حرام کا فرق کیے بغیر مال کمانے کی دُھن میں لگے رہتے ہیں، جبکہ فطرہ، زکوۃ، عُشر وغیرہ جیسے لازمی صدقات بھی دینے میں یا تو سُستی کرتے ہیں یا پھر نکالتے ہی نہیں۔

عرض کی: پیٹ کا شکر کیا ہے؟ فرمایا: پیٹ کا شکر یہ ہے کہ اس کے نچلے حصے میں کھانا ہو جبکہ اُوپری حصّہ علم سے لبریز ہو۔

افسوس! ایک تعداد ہے کہ جنہیں یہ فکر ہوتی ہے کہ پیٹ کھانے سے بھر جائے، علم بھی اس میں آئے یہ ضروری نہیں۔

عرض کی: **شرمگاہ کا شکر** کیا ہے؟ جواب میں آپ نے (پارہ 18 سُورۂ مومنون) کی یہ آیاتِ مقدسہ تلاوت فرمائیں:

وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ۝ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ

ترجَمۂ کنزالایمان: اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیبیوں یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی مِلک ہیں کہ ان

فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝۷ پر کوئی ملامت نہیں تو جو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔ (پ۱۸، المؤمنون، ۷،۶،۵)

عرض کی: **پاؤں کا شکر** کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اگر تم کسی ایسے زندہ کو دیکھو جس پر تمہیں رشک ہو تو ان پاؤں سے اس شخص جیسے عمل کرو (یعنی نیک عمل کرو) اور اگر کسی ایسے مُردہ کو دیکھو جس سے تم بیزار ہو تو اِن پاؤں کو اس شخص جیسے عمل سے روک لو (یعنی بُرائی کی طرف قدم نہ اُٹھاؤ)۔

افسوس! ایک تعداد ہے کہ جس نے اپنے لیے بطورِ نمونہ فلمی ایکٹر، کھلاڑی، سیاست دان اور نہ جانے کون کون سے افراد منتخب کئے ہوتے ہیں، کس کس کو اپنا **آئیڈیل** بنایا ہوا ہے؟

یہ سب بیان کرنے کے بعد حضرت سَیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرمانے لگے: اس طرح تم اللہ پاک کا شکر ادا کرنے والے بن جاؤ گے اور جس نے صرف زبانی شکر کیا بقیہ اَعْضاء سے نہ کیا، تو اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جس کے پاس ایک کپڑا ہو اور وہ اس کا ایک کنارہ پکڑ لے لیکن پہنے نہیں تو وہ کپڑا اسے گرمی، سردی، برف اور بارش سے بچنے کا فائدہ نہ دے گا۔ (حلیۃ الاولیاء، ۳/۲۷۹، رقم: ۳۹۶۳)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نصیحتوں پر ہمیں بھی عمل کی کوشش کرنی چاہیے اور اللہ پاک کی دی ہوئی ہر نعمت پر شکر کرتے رہنا چاہیے اور اسے نیک کام میں ہی استعمال کرنا چاہیے۔

آزادی کی نعمت کا شُکر کیسے ادا کریں؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہمارا یہ آزاد وطنِ عزیز بھی اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے اور عنقریب **یومِ آزادی** (Independence Day) یعنی "**14 اگست**" بھی آنے والا ہے، افسوس کہ خوشی کے اِس عظیم موقع

پر اللہ پاک کی عظیم نعمت "**آزادی**" کا شکر ادا کرنے کی بجائے ایسے **غیر شرعی وغیر قانونی معاملات** کیے جاتے ہیں، جو کسی سے ڈَھکے چُھپے نہیں ہیں۔ یاد رکھئے! **جشنِ آزادی** کے نام پر گانے بجانا، جشنِ آزادی کے نام پر **رَقص وسُرُود** کی محفلیں سجانا، جشنِ آزادی کے نام پر **بندوں کے حُقُوق** پامال کرنا، جشنِ آزادی کے نام پر لوگوں کو **جانی ومالی نقصان** پہنچانا، جشنِ آزادی کے نام پر **شراب نوشی** کرنا، جُوا کھیلنا، یقیناً اللہ پاک کی نعمت جو ہمیں **وطنِ عزیز پاکستان** کی صُورت میں حاصل ہوئی ہے، اس کی ناقدری کرنا ہے۔

اُس منظر کو ذرا تصور میں لائیے کہ جب اِس **وطنِ عزیز کی آزادی** کے لیے **لاکھوں جانوں کی قُربانی** دی گئی جن میں بچے، بوڑھے، مرد عورتیں بھی تھیں، اِس **وطنِ عزیز کی آزادی** کے لیے لوگوں نے اپنی **جائیدادیں** چھوڑیں، گھر بار چھوڑا، **اے وطنِ عزیز پاکستان کے عاشقانِ رسول!** اپنے آپ سے سوال کیجئے، کیا یہ **رَقص وسُرُود** کی **محفلیں** سجانے کا موقع ہے؟ کیا یہ **شرابیں** پینے کا موقع ہے؟ کیا یہ **حیا کی چادر** اُتار کر سرِ عام بے حیائی کو پروان چڑھانے کا موقع ہے؟ کیا یہ **ناچ گانے** کا موقع ہے؟ کیا یہ **وَن وِیلنگ** (One Wheeling) کرکے اپنی اور دوسروں کی جان خطرے میں ڈالنے کا موقع ہے؟

اگر ہمیں اِس موقع پر خوشی کا اظہار کرنا ہی ہے تو ایسے طریقے سے کریں، جس میں اللہ پاک کی رِضا شامل ہو مثلاً،

نوافل ادا کیجئے

اللہ پاک کی رِضا اور اس نعمت (یعنی وطنِ عزیز کے ملنے) کا شُکر ادا کرنے کی نیت سے نوافل ادا کیجئے۔ سُبْحٰنَ اللہ! نوافل پڑھنے کی بھی کیا پیاری فضیلت ہے:

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص وضو کرے اور اچھا وُضو کرے اور ظاہر و باطن کے ساتھ متوجہ ہو کر دو(2) رکعت پڑھے، اُس کے لیے **جنّت واجب ہو جاتی ہے**۔ (مسلم، کتاب الطھارۃ، باب الذکر۔۔۔، ص۱۱۸، حدیث: ۵۵۳)

پھر یوں دُعا بھی کیجئے کہ یاربّ! تُو نے ہمیں آزاد ملک کی صورت میں جو نعمت عطا فرمائی ہے، ہمیں اس کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرما، اس میں تیرے ہی احکامات اور تیری رِضا والے کام کرنے کی توفیق عطا فرما اور ہر اس کام سے بچنے کی توفیق عطا فرما، جس سے تُو اور تیرے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ناراض ہوتے ہوں۔

امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مدنی سوچ اور آپ کی "**وطنِ عزیز ملکِ پاکستان**" سے سچی محبت پر کہ آپ نے مختلف موقعوں پر مدنی مذاکروں میں "**یومِ آزادی**" کی نعمت پر جو مُفید ارشادات عَطا فرمائے، آیئے وہ بھی سُنتے ہیں تاکہ ہم بھی اللہ پاک اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نافرمانی سے بچتے ہوئے، **یومِ آزادی** کی نعمت پر شکر بجالائیں۔ چنانچہ آپ اِرشاد فرماتے ہیں: ایک بہت بڑی تعداد جو کہ جَشنِ آزادی غلط طریقے سے مناتی ہے، خُوب ھَلّہ گُلّہ اور ہُلڑ بازیاں کرتی، ہوائی فائرنگ اور نہ جانے کیا کچھ کرتی ہے، اللہ کرے کہ مُسلمان ان خُرافات (بُرائیوں) سے بچ کر مسجد میں آکر ہمارے ساتھ جشنِ آزادی منائیں، اگر دُور ہوں تو مدنی چینل دیکھ کر جَشنِ آزادی منائیں تو اِنْ شَآءَ اللہ وہ وَقْت بھی آئے گا کہ ہم **جہنّم سے آزادی** کا جَشن منائیں گے ہاں! یہ جہنّم سے آزادی کا جَشن جیتے جی نہیں ہو سکے گا (پھر امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ جشنِ آزادی پر خُرافات (بُرائیوں) میں پڑنے والوں کو بچنے کا ذہن دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں) کیا عجب جنہوں نے گناہوں کا بھرپور پروگرام (Program) بنا رکھا ہے، وہ گناہوں کا وَقْت شروع ہونے سے پہلے بَیکِ اجل (یعنی موت) کو

لَبَّیْك کہہ دیں اور اُنہیں موت آجائے، کیا عجب! اِس رات ہونے والی فائرنگ میں کسی گولی پر کسی کا نام لکھا ہو کہ میں اُس کی کھوپڑی میں جاؤں گی، اُس کے سینے کو چھلنی کروں گی اور قبر کا گڑھا اُس کے لیے کھود کر تیار ہو، کفن اُس کے لیے متعیّن ہو کہ یہ کفن آج اُس نے پہننا ہے، یا ہسپتال کا کوئی بیڈ (Bed) اُس کا منتظر ہو، گناہ کرتے کرتے مَرنا یا گُناہ کا پکا ارادہ ہو، اس حالت میں موت سے ہمکنار ہونا اچھا نہیں ہے، کاش گناہ کرتے ہوئے ہمیں یہ احساس ہو کہ میرا ربّ کریم مجھے دیکھ رہا ہے، میرا ربّ کریم ناراض ہو گیا تو کہیں میں اپنی آخرت خراب نہ کر بیٹھوں، اے میرے ہم وطنو! اگر گناہ کے سلسلے آپ نے سوچ رکھے ہیں، مہربانی کرکے باز آجایئے، توبہ کر لیجیے ایسا نہ ہو کہ گناہ کرتے کرتے آپ لوگوں کی موت آئے اور ہم لوگوں کو بھی پتہ چل جائے، پھر ہم عبرت کے طور پر آپ کا بیان کریں بلکہ جو گُناہ کا عزمِ مُصمم کرے اور اب توبہ کرلے اس کے لیے بھی فضیلت ہے۔ (مدنی مذاکرے کے مدنی پھول)

اے عاشقانِ رسول! آیئے! امیرِ اہلسنت کا لکھا ہوا دُعائیہ کلام ہم بھی پڑھتے، سُنتے ہیں کہ آپ نے اس وطنِ عزیز کی **جشنِ آزادی** سے متعلق کتنا پیارا کلام لکھا ہے:

یا خُدا پاک وطن کی تُو حفاظت فرما — فضل کر اس پہ سدا سایۂ رحمت فرما
مرحبا پاک وطن پاک وطن پاکستان — دے ترقی تُو عنایت اسے برکت فرما
اس کو تُو قلعۂ اسلام بنا دے یاربّ! — میرے پیارے وطنِ پاک پہ رحمت فرما
شُکر صد شُکر غلامی سے ملی آزادی — پھر عنایت ہمیں کھوئی ہوئی شوکت فرما
آج ہے امن وطن کا میرے پارہ پارہ — پھر مہیا میرے مولا اسے راحت فرما
چور ڈاکو سے مِرے پاک وطن کو کر پاک — مُلک سے دُور تُو رشوت کی نحوست فرما

بچہ بچہ ہو نمازی میرے پاکستان کا اور عطا جذبۂ پابندیِ سُنّت فرما
واسطہ شاہِ مدینہ کا اے پیارے اللہ دُور عطارؔ سے دنیا کی مَحَبَّت فرما

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس امامت کورس

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں خدمتِ دین کے 107 شعبہ جات میں سُنّتوں کی دُھومیں مچا رہی ہے، جن میں سے ایک شعبہ **"مجلس امامت کورس"** بھی ہے۔ امامت ایک ایسا مقدس شعبہ ہے کہ ہر شخص دل سے اس کی قدر کرتا ہے۔ امیرِ اہلسنّت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: امامت اسلام کی بہترین خدمت اور رزقِ حلال کے حصول کا عظیم ذریعہ ہے۔ **"مجلس امامت کورس"** کی ذمہ داریوں میں یہ بھی شامل ہے کہ یہ اندرون و بیرونِ ملک کی مساجد کے لیے اہل و ذمہ دار امام و مؤذن مہیا کرے۔ یہ مجلس اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ دعوتِ اسلامی کے تحت ذمہ داریاں سرانجام دینے والے ائمہ کرام امامت و نماز سے **متعلق بنیادی فرض علوم** سے مکمل آگاہی رکھتے ہوں، وہ متقی ہونے کے ساتھ باعمل بھی ہوں، دِین و مسلک کا درد رکھنے والے ہوں، مدنی مرکز کے طریقِ کار کے مطابق 12 مدنی کاموں کی دُھومیں مچانے والے ہوں۔ ائمہ کرام اچھا بیان کرنے کی صلاحیت، عقائد میں پختگی، امامت و خطابت کی اہلیت، تجوید و قراءت سے تلاوتِ قرآن کرنے کی صلاحیت سے مالامال ہونے کے ساتھ ساتھ حُسنِ معاشرت سے زندگی گزارنے والے ہوں۔ اسی لئے امامت کورس میں بنیادی عقائد، نماز و امامت سے متعلق ضروری فقہی مسائل، تجوید و قرأت اور

اخلاقیات سکھانے کے ساتھ تنظیمی تربیت کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ امامت کورس کی برکت سے کئی افراد اپنی نمازیں درست کرنے کے ساتھ امام بن کر رخصت ہوتے اور معاشرے میں عزت کا مقام پاتے ہیں۔ لہٰذا جسے بھی موقع ملے اسے ضرور **امامت کورس** کے ذریعے علمِ دین حاصل کرنا چاہیے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ **عیدالاضحیٰ** قریب ہے، آپ سے گزارش ہے کہ اپنے ہاں کے جانوروں کی **قربانی کی کھالیں دعوتِ اسلامی** کو دیجئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دِلایئے۔ اللہ پاک خوب برکتیں نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور قربانی کی کھالیں جمع کرنے والے کے لئے چند نیتیں اور احتیاطیں بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں، تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان جنت نشان ہے جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵ حدیث: ۱۷۵)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قربانی کی کھالیں جمع کرنے والے کے لئے نیتیں اور احتیاطیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! امیرِ اَہلسنّت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس

عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے "ابلق گھوڑے سوار" سے قربانی کی کھالیں جمع کرنے والے کے لئے نیتیں اور احتیاطیں سُنتے ہیں: جو جو عاشقانِ رسول قربانی کی کھالیں جمع کرنے کی سعادت حاصل کریں گے، وہ ابھی سے یہ نیّتیں کرلیں، اللہ پاک کی رحمت سے امید ہے کہ ثواب ملنا شروع ہو جائے گا۔ ☆ رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیتیں کرتا ہوں ☆ ہر حال میں شَریعت و سنّت کا دامن تھامے رہوں گا ☆ قربانی کی کھالوں کے لئے بھاگ دوڑ کے ذَرِیعے دعوتِ اسلامی کے ساتھ تعاوُن کروں گا ☆ کوئی لاکھ بد سُلوکی کرے مگر اظہارِ غصّہ اور ☆ بد اَخلاقی سے پرہیز کرکے دعوتِ اسلامی کی ناموس و عزّت کی حفاظت کروں گا ☆ قربانی کی کھالوں کے سبب لاکھ مصروفیّت ہوئی بِلا عُذرِ شَرعی کسی بھی نَماز کی جماعت تو کیا تکبیرِ اولیٰ بھی تَرک نہیں کروں گا۔ ☆ خون آلود بدبو دار کپڑوں سَمیت مسجِد میں نہیں جاؤں گا ☆ قلم (Pen/Pencil)، رسید بُک، پیڈ، گلاس، چائے کے پیالے (کپ Cup) وغیرہ پاک چیزوں کو ناپاک خون نہیں لگنے دوں گا (فتاوٰی رضویہ مخرجہ جلد 4 صفحہ 585 پر ہے "پاک چیز کو (بِلا اجازتِ شرعی) ناپاک کرنا حرام ہے") ☆ اپنی طے شُدہ کھال اگر کسی عاشقِ رسول کے اِدارے کا آدمی لینے نہیں پہنچا، یا ☆ غَلطی سے میرے پاس آگئی تو بہ نیّتِ ثواب اُدھر دے آؤں گا ☆ جو کھال دے گا ہو سکا تو اُس کو مکتبۃُ المدینہ کا کوئی رسالہ یا پمفلٹ تحفۃً پیش کروں گا ☆ نیز اُس کو "شکریہ، جَزاکَ اللہ" کہوں گا (فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللہَ۔ یعنی جس نے لوگوں کا شکریہ ادا نہ کیا اس نے اللہ پاک کا بھی شکر ادا نہ کیا۔ (تِرمِذی ج ۳ ص ۳۸۴ حدیث ۱۹۶۲)) ☆ کھال دینے والے پر انفِرادی کوشِش کرکے اُس کو سنّتوں بھرے اجتِماع اور ☆ قافِلوں میں چلنے کی رغبت دلاؤں گا ☆ بعد میں بھی اُس سے رابِطہ رکھ کر کھال دینے کے اِحسان کے بدلے میں اُسے مَدَنی ماحول میں لانے کی کوشِش کروں گا اگر ☆ وہ مَدَنی ماحول میں ہوا تو اُسے قافِلے کا مسافِر یا ☆ مَدَنی اِنعامات کا عامِل بناؤں گا یا ☆ کوئی

نہ کوئی مزید سیٹنگ کروں گا(ذمّے داران کو چاہئے کہ بعد میں وَقت نکال کر کھال دینے والوں کا شکریہ ادا کرنے ضَرور جائیں نیز ان سب مُحسنین کو علاقائی سطح پر یا جس طرح مناسِب ہو اکٹّھا کر کے مختصراً نیکی کی دعوت اور تقسیمِ رسائل وغیرہ کی سیٹنگ فرمائیں۔رسائل کی دعوتِ اسلامی کے چندے(فنڈ) سے نہیں جُدا گانہ سیٹنگ کرنی ہو گی)

(ابلق گھوڑے سوار، ص۴۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب،**بہارِ شریعت** حصّہ 16(312صفحات)اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اورامیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمانِ عالیشان ہے: اللہ پاک کی خاطر آپس میں مَحَبَّت رکھنے والے جب باہم (یعنی آپس میں) ملیں اور مُصافحہ کریں (یعنی ہاتھ ملائیں) اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو ان کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/۹۵، حدیث ۲۹۵۱)

کعبے کے بدر الدُّجیٰ تم پہ کروروں دُرُود طیبہ کے شمسُ الضُّحیٰ تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

مختصر وضاحت: کعبۃُ اللہ میں کفر و ظلمت کی اندھیریوں میں چودھویں رات کا چاند بن کر چمکنے والے! آپ پر کروڑوں مرتبہ دُرود نازل ہو، آپ مدینے شریف کے لئے چاشت کے وَقْت کے سورج ہیں! آپ پر کروڑوں دُرود نازل ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خَاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ذُوالْحِجَّۃِ الحرام کا مہینا ہمارے درمیان اپنی رحمتوں اور برکتوں کی بارش برسا رہا ہے، اس ماہ کی 18 **تاریخ** کو تیسرے خلیفۂ راشد، رسولِ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک کے بعد دُوسری شہزادی سے نکاح کا شرف پانے والے، انتہائی ظالمانہ طریقے سے شہید ہونے والے، بہت زیادہ سخاوت فرمانے والے، صبر و شفقت فرمانے والے، بہت زیادہ شرم وحیا کرنے اور غریبوں سے بہت مَحَبَّت فرمانے والے، اللہ پاک اور اس کے رسول عَلَیْہِ السَّلَام کے پیارے اَمِیْرُالمؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا یومِ شہادت ہے اور عَنقریب یہ دن آنے کو ہے، اسی مناسبت سے آج ہم ان کی سیرت و کردار سے مُتَعَلِّق آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا تذکرۂ خیر سننے کی سعادت حاصل کریں گے، اَوّلاً اَمِیْرُالمؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے عشقِ رسول پر ایک حکایت سُنیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ اَمِیْرُالمؤمنین حَضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی دِینی خدمات اور آپ کی فضیلت پر احادیث بھی سماعت کریں گے۔ آپ کے عشقِ رسول سے متعلق **ایمان افروز معلومات** حاصل کریں گے۔

صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیمُ الدّین مرادآبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اور اَمیرِ اہلسنّت حضرتِ علّامہ مَولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے والدِ گرامی حاجی عبد الرحمٰن قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا یوم ہے، آخر میں اس مناسبت سے ان کی سیرتِ مبارکہ کے بارے میں بھی کچھ مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔

اللہ پاک دل جمعی کے ساتھ اوّل تا آخر بیان سننے کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مہمانی کا نرالا انداز

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"صحابہ کرام کا عشقِ رسول"** صفحہ 53 پر ہے کہ ایک روز حضرتِ سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے نبیِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اپنے دوستوں سمیت میرے گھر تشریف لائیے اور جو میسر ہو تناول فرمائیے۔ نبیِ کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دعوت قبول فرمالی، جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے گھر کی طرف روانہ ہوئے تو حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیچھے چلتے ہوئے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قدَم مبارک شمار کرنے لگے، سرکارِ دوعالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: عثمان! میرے قدم کیوں گِن رہے ہو؟ حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میرے ماں باپ آپ پر قُربان! میں چاہتا ہوں کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم و توقیر کی خاطر آپ کے ہر ہر قدم کے بدلے ایک ایک غلام (Slave) آزاد کروں۔ چنانچہ حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے گھر تک حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جس قدر قدم مُبارَک لگے آپ نے اُسی قدر غلام آزاد کئے۔ (جامع المعجزات، ص ۲۵۷ ملخصاً) (صحابہ کرام کا عشقِ رسول، ص ۵۳ تا ۵۴)

مجھ کو دُنیا کی دولت نہ زر چاہئے
شاہِ کوثر کی میٹھی نظر چاہئے
رات دن عِشق میں تیرے تڑپا کروں
یا نبی ایسا سوزِ جگر چاہئے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۱۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کس طرح رسولِ عظیم، نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عشق میں آپ کے ہر ہر قدم پر ایک ایک غلام آزاد فرمایا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے دل میں عشقِ رسول اور محبتِ رسول کا چراغ روشن تھا، عشقِ رسول کی چاشنی اُن کی رَگ وجاں میں کس قدر سرایت کر چکی تھی کہ اِنہیں محبوب آقا، مکی مدنی مصطفیٰ، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات سے بڑھ کر کوئی چیز عزیز نہ تھی۔

خود قرآنِ پاک میں اللہ پاک نے نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم کا حکم دیا ہے، چنانچہ پارہ 26 سُوْرَۃُ الْفَتْح کی آیت نمبر 9 میں ارشادِ باری ہے:

لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ؕ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا ۝۹ (پ ۲۶، فتح: ۹)

ترجمۂ کنزالایمان: تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح وشام اللہ کی پاکی بولو۔

بیان کردہ آیت کے تحت تفسیر صِرَاطُ الْجِنَان میں لکھا ہے: اس آیت سے معلوم ہوا! اللہ کریم کی بارگاہ میں حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم اور توقیر انتہائی مطلوب اور بے انتہا اَہمیت کی حامل ہے کیونکہ یہاں اللہ پاک نے اپنی تسبیح (پاکی بیان کرنے) پر اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم و توقیر کو مُقدَّم فرمایا ہے اور جو لوگ ایمان لانے کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم کرتے ہیں ان کے کامیاب اور بامُراد ہونے کا اعلان کرتے ہوئے اللہ (کریم) ارشاد فرماتا ہے:

فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو وہ لوگ جو اس نبی پر ایمان لائیں

اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ ۙ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

اور اس کی تعظیم کریں اور اس کی مدد کریں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ (پ ۹، اعراف: ۱۵۷)

(تفسیر صراط الجنان، پ ۲۶، الفتح، تحت الآیۃ: ۹، ۹/ ۳۴۷)

اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اُمّت کو تعظیمِ مُصْطَفٰے کے طریقے بیان کرنے والے ہیں، بلکہ قیامت تک تعظیمِ مُصْطَفٰے کے جو بھی طریقے ہوں گے اور شریعت سے نہ ٹکراتے ہوں، وہ پسندیدہ ہیں، جیسے حضرت امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تعظیمِ مُصْطَفٰے کی خاطر مدینے پاک میں جانور پر سواری نہ کی۔

اس میں شک نہیں کہ عشقِ حقیقی اگر نصیب ہو جائے تو اظہار کے طریقے بھی آ جاتے ہیں اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے بڑا عاشقِ رسول کون ہو سکتا ہے؟ ہر صحابی اپنی اپنی جگہ الفتِ رسول اور محبتِ رسول کا چمکتا ستارہ تھا۔ عشقِ رسول کی جو مثالیں ان مقدس ہستیوں نے پیش کیں ان کی مثال نہیں ملتی۔ جو شان و عظمت انہیں نصیب ہوئی وہ کسی غَیْرِ صحابی کو حاصل نہیں ہو سکتی۔ سُلطانِ عَرَب، محبوبِ ربِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: تمہارا پہاڑ بھر سونا خَیْرات کرنا میرے کسی صحابی کے سَوا سیر جَو خَیْرات کرنے بلکہ اُس کے آدھے کے برابر بھی نہیں ہو سکتا۔ (بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب قول النبی لو کنت متخذا خلیلا، ۲/ ۵۲۲، حدیث: ۳۶۷۳ ملخصاً)

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی خدمات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان ایسی بے مثال ہے کہ کوئی بھی ان کے مقام و مرتبے کو نہیں پہنچ سکتا۔ ☆ **صحابۂ کرام وہ ہستیاں ہیں** جنہوں نے سب

سے پہلے اسلام قبول کیا۔ ☆ **صحابۂ کرام وہ ہستیاں ہیں** جنہوں نے سب سے پہلے رسولِ خدا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دعوت پر لبیک کہا۔ ☆ **صحابۂ کرام وہ ہستیاں ہیں** جنہوں نے آقا کریم، محبوبِ رب ِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا دیدار کیا اور ان کے معجزات کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ ☆ **صحابۂ کرام وہ ہستیاں ہیں** جو اُمت میں سب سے افضل اور اعلیٰ ہیں۔ ☆ **صحابۂ کرام وہ ہستیاں ہیں** جن کے اچھے اوصاف خود ربِّ کریم نے قرآن میں بیان فرمائے۔ ☆ **صحابۂ کرام وہ ہستیاں ہیں** کہ احادیثِ طیّبہ میں ان کی شانیں بیان کی گئی ہیں۔ ☆ **صحابۂ کرام وہ ہستیاں ہیں** جنہیں اللہ پاک نے اپنے محبوبِ پاک عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی رفاقت کے لیے منتخب فرمایا۔ ☆ **صحابۂ کرام وہ ہستیاں ہیں** جنہیں سب سے پہلے تبلیغِ اسلام کی سعادتیں ملیں۔ ☆ **صحابۂ کرام وہ ہستیاں ہیں** جنہوں نے دِینِ اسلام کی ترویج و اشاعت کے لیے کُفّار کے ظلم و ستم کو برداشت کیا۔ ☆ **صحابۂ کرام وہ ہستیاں ہیں** جن کی اَنْ تھک کوششوں سے پرچمِ اسلام پورے عالم میں بلند ہو گیا۔ ☆ **صحابۂ کرام وہ ہستیاں ہیں** جنہوں نے دِین کی تبلیغ کیلئے اپنا تن من دَھن سب قربان کر دیا۔ ☆ **صحابۂ کرام وہ ہستیاں ہیں** جنہوں نے ابتدائے اسلام کے مشکل ماحول میں بھوک پیاس برداشت کرکے، پیٹ پر پتھر باندھ کر، قریبی رشتہ داروں کی دشمنیاں مول لے کر اور ان سے جنگیں لڑ کر بھی پرچمِ اسلام کو اُونچا رکھا ☆ **صحابۂ کرام وہ ہستیاں ہیں** جن کی اَن تھک محنتوں اور لازوال قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ آج ہم اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے نام لیوا ہیں، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سمیت تمام صحابۂ کرام سے محبت کریں اور ان کی محبت اپنی اولاد کو بھی سکھائیں۔

صحابہ ہیں تاجِ رِسالت کے لشکر رسولِ خُدا تاجدارِ صحابہ
اِنہیں میں ہیں صِدیق و فاروق و عثماں اِنہیں میں علی شہسوارِ صحابہ

پسِ مَرگ اے اعظمی! یہ دُعا ہے بنوں میں غُبارِ مزارِ صحابہ

(کراماتِ صحابہ، ص۳۰)

ہر صحابیِ نبی*****جنّتی جنّتی ہر صحابیِ نبی*****جنّتی جنّتی
چارِ یارِ نبی*****جنتی جنتی ابو بکر و عمر بھی*****جنّتی جنّتی
عثمانِ غنی*****جنّتی جنّتی فاطمہ اور علی*****جنّتی جنّتی
حسن بھی حسین بھی*****جنّتی جنّتی ہر صحابیِ نبی*****جنّتی جنّتی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی شان

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی سیرت سے مُتَعَلِّق سُن رہے تھے، حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی خدمات کا کون اندازہ کر سکتا ہے، دین کی خاطر جو قربانیاں آپ نے دِیں وہ آپ ہی کا حصہ ہیں۔ ☆حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اُن خوش نصیب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں شامل ہیں جو شروعِ اسلام میں ایمان لائے تھے ☆حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے دومرتبہ راہِ خدا میں ہجرت کا شرف حاصل کیا ☆حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ وہ شخصیت ہیں جنہیں جامع القرآن ہونے کا شرف حاصل ہے، ☆حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہے ☆حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا نام ان صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی فہرست میں شامل ہے جو رشتہ داروں کی تمام تر تکالیف سہنے کے باوجود ایمان پر ثابت قدم رہے، ☆حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو یہ شرف

حاصل ہے کہ سراپا نُور، شافعِ یوم النُّشور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دو شہزادیاں یکے بعد دِیگرے ان کے نکاح میں آئیں، ☆حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سیرت میں بھی بے مثال تھے، صورت میں بھی بے مثال تھے، ☆حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا شمار اللہ کریم کے ان مقرب بندوں میں ہوتا ہے جو ساری ساری رات عبادت و بندگی میں گزار دیتے تھے، ☆حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ان لوگوں میں شامل تھے جو ہر وقت خوفِ خدا اور تقویٰ و پرہیز گاری سے رہتے تھے، ☆حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ایسے تحمل مزاج تھے کہ خود جامِ شہادت نوش کر لیا مگر رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شہر مبارک کو خون آلود نہیں ہونے دیا، ☆حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سخاوت میں اپنی مثال آپ تھے، ☆حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ حِلم اور صبر و شفقت میں بھی اپنی مثال آپ تھے، ☆حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ عاجزی و انکساری والے بزرگ تھے۔

حضرت عثمانِ غنی اور اتباعِ رسول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیگر اوصافِ کریمہ کی طرح اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اِتباعِ رسول میں بھی اپنی مثال آپ تھے۔ سردی گرمی کی پرواہ کئے بغیر اپنے اقوال و افعال میں محبوبِ ربِّ ذُوالجلال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتیں اور ادائیں خوب خوب اپنایا کرتے تھے۔ آیئے! حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین اور سُنّتوں سے محبت کے 3 واقعات ملاحظہ فرمایئے۔ چنانچہ

ایک دن حضرتِ سیّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے مسجد کے دروازے پر بیٹھ کر بکری کی دَستی کا گوشت منگوایا اور کھایا اور بِغیر تازہ وُضو کئے نماز ادا کی پھر فرمایا: رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی

اِسی جگہ بیٹھ کر یہی کھایا تھا اور اِسی طرح کیا تھا۔(مسند احمد، مسند عثمان بن عفان، ۱/۱۳۷، حدیث: ۴۴۱)

حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ایک بار وُضو کرتے ہوئے مُسکرانے لگے! لوگوں نے وجہ پوچھی تو فرمانے لگے: میں نے ایک مرتبہ سرکارِ نامدار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اسی جگہ پر وُضو فرمانے کے بعد مسکراتے ہوئے دیکھا تھا۔(مسند احمد، مسند عثمانِ بن عفان، ۱/۱۳۰، حدیث: ۴۱۵)

سخت سَردی میں بھی فَرمانِ نَبَوِی پر عَمَل:

اَمیرُالْمُومِنِین حضرتِ سیِّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ایک سرد رات میں جب نماز کا ارادہ فرمایا: تو اپنے غلام حضرت حُمران رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے وضو کے لیے پانی مانگا۔ غلام نے پانی پیش کیا تو آپ اُس سے ہاتھ اور منہ دھونے لگے۔(وُضو شروع فرمایا تو) غلام نے عرض کی: اللہ پاک آپ کو محفوظ فرمائے، آپ وُضو فرمارہے ہیں جبکہ رات تو بہت ٹھنڈی (Cold) ہے۔ حضرت سیِّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے جواباً ارشاد فرمایا: میں نے دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے سُنا ہے: جو بندہ کامل وضو کرتا ہے، اللہ پاک اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیتا ہے۔(مسند البزار، مسند عثمانِ بن عفان، ۲/۷۵، الحدیث: ۴۲۲)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ روایت کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے ہمیں بھی غور کرنا چاہیے کہ کیا ہمیں بھی اچھے طریقے سے وضو کرنا آتا ہے؟ اگر نہیں آتا تو ہم سیکھیں، کیا ہم بھی **فرائض و نوافل** کے پابند ہیں؟ کیا ہم بھی سُنّتوں پر عمل کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں؟ اللہ کریم ہمیں فرائض و واجبات اور سُنن و مُستحبات کی بجاآوری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

تیری سُنّتوں پہ چل کر ،مری رُوح جب نکل کر
چلے تُو گلے لگانا مدنی مدینے والے
ملے سُنّتوں کا جذبہ مِرے بھائی چھوڑیں مولیٰ
سبھی داڑھیاں منڈانا مدنی مدینے والے
مری آنیوالی نسلیں ترے عشق ہی میں مچلیں
اُنہیں نیک تُو بنانا مدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۲۸۔۴۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

احادیثِ کریمہ اور شانِ عثمانِ غنی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اتباعِ رسول کی بڑی برکتیں ہیں، کاش! حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے صدقے ہم بھی کامل اتباعِ رسول کرنے والے بن جائیں۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عُموماً دیکھا جاتا ہے کہ ایک غلام تو اپنے آقا کی عنایتوں اور اس کے لُطف و کرم کے سبب اس کی تعریف کرتا رہتا ہے۔ لیکن کمال یہ ہے کہ جب آقا بھی اپنے غُلام کی خُوبیوں پر اس کی تعریف کرے، حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا شُمار بھی ان خُوش نصیب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں ہوتا ہے کہ جن کے حق میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لَبہائے مبارکہ نے کئی بار جُنْبِش فرمائی، کبھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو دربارِ رسالت سے جَنَّت کا مژدہ عطا ہوا، تو کبھی آپ کو میٹھے مُصْطَفٰے، شہنشاہِ دَوسَرا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا جَنَّتی رفیق قرار دیا، کبھی آپ کو

کامل حَیا کی سَنَد عطا فرمائی تو کبھی آپ کی شَفاعت کے ذَرِیعے لوگوں کے جَنَّت پانے کا اعلان فرمایا۔

حضور نبیِ کریم، رسولِ رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ کی شان میں جو تعریفی کلمات ارشاد فرمائے۔ آیئے ان میں سے 5 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں:

1. ارشاد فرمایا: ”عثمان مجھ سے ہے اور میں عثمان سے ہوں۔“ (ابن عساکر، عثمانِ بن عفان، ۳۹/۱۰۲، حدیث: ۷۸۷۸)
2. ارشاد فرمایا: ”جَنَّت میں ہر نبی کا ایک رفیق ہو گا اور میرے رفیق عثمان بن عَفّان ہیں۔“ (ابن عساکر، عثمانِ بن عفان، ۳۹/۱۰۴، حدیث: ۷۸۸۱)
3. ارشاد فرمایا: ”بروزِ قِیامت عثمان کی شفاعت سے سَتّر ہزار (70000) ایسے آدمی بِلا حساب جَنَّت میں داخل ہوں گے جن پر جَہَنَّم واجب ہو چکی ہو گی۔“ (ابن عساکر، عثمانِ بن عفان، ۳۹/۱۲۲، حدیث: ۷۹۱۶)
4. ارشاد فرمایا: ”میری اُمّت میں سب سے زیادہ پیکرِ شرم و حیا اور معزز و مکرم عثمان بن عفّان ہیں۔“ (مسند الفردوس، ۱/۲۵۰، حدیث: ۱۷۹۰)
5. ارشاد فرمایا: ”میری امت میں سب سے زیادہ باحیا انسان عثمان بن عفّان ہیں۔“

(مستدرک، کتاب معرفة الصحابة، باب حبر هذه الامة عبدالله بن عباس، ۴/۶۸۹، الحدیث: ۶۳۳۵)

عُلُوِّ شان کا کیوں کر بیاں ہو آپ کی پیارے
حیا کرتی ہے مولیٰ آپ سے مخلوقِ نورانی
مجھے اپنی سَخاوت کے سمندر سے کوئی قَطرہ
عطا کردو نہیں درکار مجھ کو تاجِ سلطانی
عداوت اور کینہ ان سے جو رکھتا ہے سینے میں
وہی بدبخت ہے ملعون ہے مردود شیطانی

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۵۸۵)

مختصر وضاحت: (1) آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی بلند شان کس طرح بیان ہو سکتی ہے! آپ کی شان کا تو عالَم یہ ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے نورانی مخلوق یعنی فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ (2) مجھے تخت و تاج کی کوئی ضرورت نہیں، مجھے تو بس آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سخاوت کے سمندر سے ایک قطرہ چاہئے۔ (3) جو اپنے سینے میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی دُشمنی اور کینہ رکھتا ہے وہ بہت ہی بڑا بد بخت، ملعون اور مردُود ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی عبادات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے بارے میں سُن رہے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی پاکیزہ سیرت کا ایک روشن پہلو یہ بھی تھا کہ آپ ساری ساری رات سجدہ و قیام میں گزار دیا کرتے، کبھی آپ کی راتیں کبھی تلاوتِ قرآن میں کٹتیں تو کبھی سجود و قیام کی لذّتیں پاتے بیت جاتیں۔ آیئے حصولِ ترغیب کے لیے ہم اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے شوقِ عبادت و تلاوت کے واقعات سنتے ہیں:

1. حضرت سیِّدُنا زبیر بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت سیِّدُنا عثمانِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ہمیشہ روزہ رکھتے اور ابتدائی رات میں کچھ آرام کرکے پھر ساری رات عبادت میں بسر کرتے۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب صلاۃ التطوع۔۔۔الخ، باب من کان یامر۔۔۔الخ، ۲/۱۷۳، حدیث: ۶)
2. جب اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو شہید کیا گیا تو آپ کی زوجہ نے قاتلوں سے فرمایا: ”تم نے اس شخص کو شہید کیا ہے، جو ساری رات عبادت کرتے اور ایک رکعت میں قرآنِ کریم ختم کرتے تھے۔“ (الزھد للامام احمد، زھد عثمان بن عفان، ص ۱۵۳، حدیث: ۶۷۳)
3. حضرت سیِّدُنا عبد الرحمن تیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”مجھے ایک بار مقامِ ابراہیم پر رات

ہو گئی۔ میں عشاء کی نماز ادا کر کے مقامِ ابراہیم پر پہنچا، یہاں تک کہ میں اس میں کھڑا ہوا تو اتنے میں ایک شخص نے میرے کندھوں (Shoulders) کے درمیان ہاتھ رکھا۔ میں نے دیکھا تو وہ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ بن عفان رَضِیَ اللہُ عَنْہ تھے۔ کچھ دیر بعد آپ نے سورۂ فاتحہ سے قرآنِ کریم کی تلاوت شروع کی یہاں تک کہ پورا قرآنِ کریم ختم کرلیا۔" (الزھد لابن المبارک، باب فضل ذکر اللہ، ص ۴۵۲، حدیث: ۱۲۷۶ ملخصاً)

نبی نے تیرے بدلے "بیعتِ رضواں" میں کی بیعت کہا قرآن نے دستِ نبی کو دستِ یزدانی

(وسائل بخشش مُرَمَّم، ص ۵۸۴)

مختصر وضاحت: جب نبیِّ کریم، رءوف و رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیعتِ رضوان میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے بیعت لی تو اس وقت حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ وہاں موجود نہیں تھے، تو حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خود اپنا سیدھا ہاتھ اُلٹے ہاتھ پر رکھ کر اس کو حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا ہاتھ قرار دیتے ہوئے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو بیعت میں شامل فرمالیا۔ قرآنِ کریم نے ساقیِ کوثر، مالکِ جنت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دستِ مبارک کو ربِّ کریم کا دستِ مبارک ارشاد فرمایا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

وقت نہیں ملتا!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! عبادت کے ایسے معمولات کس کے ہیں؟ اَمِیْرُ الْمُؤمنین، حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے۔ جن کی شان یہ ہے کہ انہیں رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دو شہزادیوں کا یکے بعد دیگرے شوہر بننے کی سعادت ملی، ان کی شان یہ ہے کہ

رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے انہیں کئی بار اپنی زبان مبارک سے **جنت کی خوشخبری** عطا فرمائی، ان کی شان یہ ہے کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی ان سے حیا فرماتے۔ ان کی شان یہ ہے کہ اللہ کریم کے معصوم فرشتے بھی ان سے حیا کرتے، ان کی شان یہ ہے کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کی خاطر بیعتِ رضوان لی، اتنے بڑے مرتبے پر فائز ہونے کے باوجود وہ تو کثرت سے عبادت کرتے تھے، تلاوت کرتے تھے اور زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کرنے کی کوشش میں رہتے تھے۔ جبکہ دوسری جانب ہم جیسوں کا حال یہ ہے کہ ہمارا اکثر وقت فضولیات میں برباد ہو جاتا ہے، ہمارے شب و روز غفلتوں کی نذر ہو رہے ہیں، ہمارے پاس نہ تو علمِ دِین سیکھنے کے لیے وقت، نہ لازم عبادات کی معلومات جاننے کے لیے وقت، اور نہ ہی تلاوتِ قرآن کے لئے، نہ تو ہم نیکی کی دعوت دینے کے لیے وقت نکال سکتے ہیں نہ ہم نیکی کی دعوت سننے کی سعادت حاصل کر سکتے ہیں۔ ہم قافلے کے مسافر بھی اس لیے نہیں بن پاتے کہ **وقت نہیں ملتا**، ہم درس و بیان کرنے سننے کی سعادت سے بھی اس لیے محروم رہتے ہیں کہ **وقت نہیں ملتا**، ہم اپنے اعمال کا جائزہ اور اس پر غور و فِکر بھی اس لیے نہیں کر پاتے کہ **وقت نہیں ملتا**، ہم ہفتہ وار اجتماعات میں بھی نہیں آپاتے کہ **وقت نہیں ملتا**، ہم ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں شرکت سے بھی اس لیے محروم رہتے ہیں کہ **وقت نہیں ملتا**، افسوس! ایک تعداد تو مَعَاذَاللہ (اللہ پاک کی پناہ) فرض نمازیں بھی اس لیے قضا کر دیتی ہے کہ **وقت نہیں ملتا**۔ ایک تعداد فرض علوم بھی اس لیے نہیں سیکھ پاتی کہ **وقت نہیں ملتا**۔ ایک تعداد دِین کے ضروری مسائل سے بھی اس لیے آگاہ نہیں ہے کہ **وقت نہیں ملتا**۔ ایک تعداد دین کی بنیادی اور ضروری معلومات سے اس لیے بے بہرہ ہے کہ **وقت نہیں ملتا**۔ ایک تعداد علمِ دِین اس لیے نہیں سیکھ پاتی کہ **وقت نہیں ملتا**، اَلْغَرَض! دِین سیکھنے، عاقبت سنوارنے اور آخرت کی بہتری کے لیے کوئی کام کرنے کی بات کی جائے تو ایک تعداد ہے جو یہ رونا روتی نظر آتی ہے کہ **وقت نہیں ملتا**۔

یادرہے! دِین کے لازم علوم اور لازم عبادات کے لیے وقت نکالنا اور عبادت اس انداز سے کرنا کہ جس انداز سے ادا کرنے کا حکم ہے، ہماری شرعی ذمہ داری ہے، بلکہ جو شخص جس پیشے یا معاملے سے تعلق رکھتا ہے، اس کے ضروری مسائل سیکھنا اور اس کے لیے وقت نکالنا، اُس شخص کے لیے لازم ہے، آہ! دِین کے ضروری مسائل سیکھنے کے لئے ہمارے پاس وقت نہیں۔ ہاں! دنیاوی معاملات کے لئے وقت ہی وقت ہے، گھنٹوں اخبارات کا مطالعہ کرنے اور خبریں (News) دیکھنے، سننے / پڑھنے میں گزر جاتے ہیں مگر پرواہ ہی نہیں ہوتی، رات دیر تک ہوٹلوں اور چوراہوں پر بیٹھنا کتنوں کا معمول بن چکا ہے مگر پرواہ ہی نہیں ہوتی، **اللہ** پاک کی پناہ اب تو جگہ جگہ ایسے کئی "**چائے کیفے**" ملیں گے کہ جہاں بالخصوص نوجوان **رات** کو دیر تک بیٹھ کر گپ شپ اور نہ جانے کیسی اُلٹی سیدھی باتیں کرتے ہیں اور پرواہ ہی نہیں ہوتی۔ **تاش، لُڈّو اور ویڈیو گیمز** کھیل کر اپنا قیمتی وقت برباد کیا جاتا ہے اور اس کی پرواہ ہی نہیں ہوتی۔ بعض نادان موبائل و انٹرنیٹ استعمال کرنے میں اس قدر مگن ہو جاتے ہیں کہ وقت کا پتا ہی نہیں چل پاتا اور انہیں پرواہ بھی نہیں ہوتی۔ ایک تعداد ہے جو کام کاج کی چھٹی کرنا تو کُجا چند منٹوں کی تاخیر سے جانا بھی گوارا نہیں کرتی مگر آہ! فرائض و واجبات کی ادائیگی، نفل عبادات کی بجاآوری، نمازِ باجماعت کی حاضری اور تلاوتِ قرآن کرنے کے حوالے سے اِنتہائی غفلت و سُستی کا شکار ہے۔

کاش! ہم دُنیا میں آنے کا مقصد سمجھتے، کاش! نزع کی سختیوں کو یاد کرتے، **کاش!** ہم قبر کی تنہائی، گھبراہٹ کو یاد کرتے، **کاش!** قِیامت کا 50 ہزار سالہ دِن ہمیں یاد رہتا، **کاش!** بارگاہِ اِلٰہی میں پیشی ہمیں یاد رہتی۔

آیئے! اپنے اندر عبادت و تلاوت کا ذوق و شوق بیدار کرنے کے لئے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنئے اور عِبادات و تلاوت کرنے کی عادت بنایئے، چنانچہ

(1) ارشاد فرمایا: اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: اے انسان! تُو میری **عبادت** کے لئے فارغ ہو جا میں تیرا سینہ غنا سے بھر دُوں گا اور تیری محتاجی کا دروازہ بند کر دوں گا اور اگر تُو ایسا نہیں کرے گا تو میں تیرے دونوں ہاتھ مصروفیات سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی کا دروازہ بند نہیں کروں گا۔

(ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ۳۰، ۴/ ۲۱۱، حدیث: ۲۴۷۴)

(2) ارشاد فرمایا: "بے شک لوگوں میں سے کچھ اللہ والے ہیں۔" صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: **قرآن پڑھنے والے کہ یہی لوگ اللہ والے اور خواص** (خاص لوگوں) **میں شامل ہیں۔** (ابن ماجه، کتاب السنة، باب فضل من تعلم القرآن وعلمه، ۱/ ۱۴۰، حدیث: ۲۱۵)

اے عاشقانِ رسول! آج ایک تعداد ہے جو بے روزگاری کی وجہ سے پریشان ہے، کبھی کسی معاملے میں محتاجی تو کبھی کسی کام میں، کیوں نہ ہم یہ ذہن بنائیں کہ ان بے روزگاریوں اور دُوسرے کی محتاجی سے جان چھڑانے کے لیے اپنے مہربان مالک و مولیٰ کی بارگاہ میں حاضری دیں، **فرض نمازوں کی پابندی** کریں، **تلاوتِ قرآن** کتنی عظیم عبادت ہے، ہم کیوں نہ اِس عظیم عبادت کے ذریعے طرح طرح کی نعمتیں عطا فرمانے والے مالکِ کریم سے **محتاجی ختم ہونے** کی دُعا کریں۔

دے شوقِ تلاوت دے ذوقِ عبادت رہوں باوُضو میں سدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۱۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "مدرسۃ المدینہ بالغان"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! فضولیات سے بچنے اور خود کو نیکیوں میں مصروف

کرنے کے لیے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور ذیلی حلقے کے 12 **مدنی کاموں** بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 **مدنی کاموں** میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"مدرسۃ المدینہ بالغان"** میں شرکت بھی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مدرسۃ المدینہ بالغان میں شرکت کے کئی فوائد اور برکتیں ہیں۔ ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان قرآنِ پاک دُرست پڑھنے کا ایک ذریعہ ہے ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان نماز، وُضو اور غُسل وغیرہ بعض ضروری اَحکام سیکھنے کا بہترین ذَرِیعہ ہے، ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان میں حاضِری کی بَرَکت سے اچھی صُحبت مُیسّر آتی ہے، ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے قرآنِ کریم پڑھنے پڑھانے کی سعادت ملتی ہے، ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے عِلْمِ دِین کی دَولت نصیب ہوتی ہے، ☆مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے مَدَنی اِنعامات پر عمل کا جذبہ مِلتا ہے۔ آیئے! مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان میں پڑھنے کی بَرَکت پر مُشْتَمِل ایک مَدَنی بہار سُنئے، چُنانچہ

مدرسۃ المدینہ بالغان کی برکت

کراچی کے مقیم اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے فلمیں ڈِرامے دیکھنے، گانے باجے سُننے اور بدنگاہی کرنے کے عادِی تھے، نمازوں کی پابندی کا بھی ذِہن نہ تھا۔ اِتّفاق سے ایک مرتبہ اُن کی ملاقات ایک اسلامی بھائی سے ہوئی، اُنہوں نے اِنْفِرادی کوشش کرتے ہوئے اُنہیں مَدْرَسۃُ المدینہ (بالِغان) میں شرکت کی دعوت دی، اُنہوں نے مَدْرَسۃُ المدینہ (بالِغان) میں پڑھنا شُروع کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدْرَسۃُ المدینہ (بالِغان) کی بَرَکت سے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت اُن کا معمول بَن گیا، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مُرید بھی ہو گئے، نمازی اور مسجد میں دَرْس دینے والے بن گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ فلمیں ڈرامے، گانے باجے، بدنگاہی وغیرہ گناہوں کو چھوڑ چکے اور اپنے گھر والوں پر بھی اِنْفِرادی کوشش کرتے ہوئے اُنہیں بھی نمازی بنانے کی کوششوں میں مصروف

ہیں۔

سَنور جائے گی آخِرت اِنْ شَآءَ اللہ تم اپنائے رکھو سَدا مَدَنی ماحول
تمہیں لُطف آجائے گا زندگی کا قریب آکے دیکھو ذرا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی کرامت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی سیرت و کردار سے متعلق سُن رہے تھے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی ذاتِ مبارکہ سے وقتاً فوقتاً ایسی کئی کرامتوں کا ظہور ہوا جنہیں سُن کر عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں، آیئے ہم بھی ایک کرامت سنتے ہیں:

ایک دفعہ ایک شخص نے راستے میں کسی عورت کو غَلَط نگاہوں سے دیکھا، پھر جب وہ اَمِیرُ الْمُؤمِنِیْن حضرت سیِّدُنا عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی خدمتِ باعظمت میں حاضِر ہوا تو حضرتِ اَمِیرُ الْمُؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے نہایت ہی پُر جَلال لہجے میں فرمایا: تم لوگ ایسی حالت میں میرے سامنے آتے ہو کہ تمہاری آنکھوں میں بدکاری کے اَثرات ہوتے ہیں! اُس شخص نے کہا: کیا رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد اب آپ پر وَحْی اُترنے لگی ہے؟ آپ کو یہ کیسے معلوم ہو گیا کہ میری آنکھوں میں بدکاری کے اثرات ہیں؟ ارشاد فرمایا: ”مجھ پر وحی تو نازِل نہیں ہوتی لیکن میں نے جو کچھ کہا بالکل سچی بات ہے۔ ربِّ کریم نے مجھے ایسی فِراست (نورانی بصیرت) عنایت فرمائی ہے، جس سے میں لوگوں کے دِلوں کے حالات و خیالات جان لیتا ہوں۔ (طبقات الشافعیہ الکبریٰ للسبکی، ۲/۳۲۷ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس میں شک نہیں کہ اللہ کریم اپنے نیک اور پاکیزہ بندوں کو ایسی صلاحیتیں عطا فرماتا ہے جو عام لوگوں کو نہیں ملتیں، انہی صلاحیتوں کی بنا پر ان سے عقل میں نہ آنے والے کاموں کا صدور ہوتا ہے جنہیں کرامت (Saintly miracle) کہتے ہیں۔ کرامت کی تعریف یہ ہے کہ اللہ پاک کے ولی سے جو خلافِ عادت بات صادر ہو، اُسے کرامت کہتے ہیں۔[1] خلافِ عادت بات سے مُراد وہ کام ہے جو عام طور پر ہر کسی انسان سے ظاہر نہ ہوتا ہو مثلاً ہوا میں اُڑنا، پانی پر چلنا وغیرہ اَفعال کہ عام طور پر آدمی نہ تو ہوا میں اُڑ سکتا ہے اور نہ ہی پانی پر چل سکتا ہے۔[2] یاد رکھئے کہ! کرامت کا مُنکِر (یعنی اِنکار کرنے والا) گمراہ ہے۔[3]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم کرامت سے مُتَعلِّق سن رہے تھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ماہِ ذوالحجۃ الحرام رحمتیں بانٹ رہا ہے، اسی ماہ کی 19 تاریخ کو خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرالافاضل حضرت علامہ مولانا شاہ نعیم الدین مرادآبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا یومِ عرس ہے۔ حضرت صدرالافاضل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بہت بڑے عالم، مفتی اور اللہ پاک کے ولی تھے، آیئے پہلے ان کی ایک کرامت سنتے ہیں پھر ان کا مختصر تعارف بھی سنیں گے۔

حضرتِ صدرُ الافاضل کی کرامت:

---

[1] ... بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/۵۸ بتغیر قلیل

[2] ... فیضانِ مزاراتِ اولیاء، ص۴۶

[3] ... بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/۲۶۹

چنانچہ حضرتِ مولانا منظور احمد صاحِب گھوسوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنا مُشاہَدہ بیان فرماتے ہیں کہ صاحِبِ خَزائنُ العِرفان، صدرُ الافاضِل علامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا روزانہ کا معمول تھا کہ نَماز مَحَلّہ کی مسجِد میں باجماعت ادا فرماتے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مسجِد جانے سے قَبل ہی ایک چار فٹ کے برتن میں چائے کا سامان ڈال دیا جاتا اور آگ جلا دی جاتی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جب نَماز پڑھ کر واپَس تشریف لاتے، چائے (Tea) تیّار ہو جاتی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیٹھک میں تشریف فرما ہو جاتے اور دیکھتے ہی دیکھتے عقیدت مندوں کی اچّھی خاصی بِھیڑ جمع ہو جاتی۔ عام طور پر پچاس سے دوسو آدمیوں تک کا ہجوم ہوتا اور کبھی کبھی تو آنے والوں کی اتنی کثرت ہوتی کہ بیٹھک اور باہَری دالان دونوں میں بِالکل جگہ نہ رہتی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے تشریف رکھتے ہی خُدّام چائے سے بھرا ہوا ایک کپ، پِرَچ (یعنی چھوٹی طشتری) میں لگا کر چائے کی پیالی پر ایک بسکُٹ رکھ کر آپ کی خدمت میں پیش کرتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ وہ پیالی اپنے دستِ مبارَک سے اُٹھا کر اپنے دائیں بیٹھنے والے کو دے دیتے، اِسی طرح چار چھ پیالیاں خود تقسیم فرماتے، بَقِیّہ پورے مجمع کو خُدّام اِسی طرح ایک ایک بسکُٹ اور ایک ایک پیالی چائے تقسیم کرتے ایک پیالی چائے اور ایک بسکُٹ کے ساتھ آپ بھی تناوُل فرماتے۔ گویا یہ صبح کا ناشتہ ہوتا تھا۔

حضرت مولانا سیّد منظور احمد صاحِب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ وُثوق کے ساتھ فرماتے ہیں کہ حاضِرین کم ہوں یا زِیادہ میں نے یہ بات خاص طور سے نوٹ کی وُہی ایک بار کی بنائی ہوئی چائے روزانہ آنے والے تمام آدَمیوں کے لئے کافی ہوتی، کبھی ایسا نہیں ہوا کہ حاضِرین کی تعداد زیادہ ہو گئی تو مزید انتِظام کرنے کی ضَرورت محسوس کی ہو۔ حضرت مولانا سیّد منظور احمد صاحِب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مذکورہ بالا بیان اِس بات کی طرف واضِح اشارہ دے رہا ہے کہ یہ حضرتِ صدرُ الاُفاضِل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے معمولاتِ یومیّہ کی

کرامتوں میں سے ایک انتہائی کریمانہ کرامت ہے۔(تاریخ اسلام کی عظیم شخصیت صدر الافاضل، ص ۳۳۳تا۳۳۴، ملخصاً، از فیضانِ سنت، ص ۳۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے، حضرت صدر الافاضل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ہاتھوں کی برکت اور کرامت تھی کہ ایک بار کی بنی ہوئی چائے تمام افراد کو کفایت کر جاتی۔ ان کا یومِ عرس بھی اسی مہینے میں ہے۔ آیئے! آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی سیرت کے بارے میں مزید کچھ مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

سیرتِ مُبارَکہ کی چند جھلکیاں

صدر الافاضل حضرتِ علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی وِلادت 21 صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۳۰۰ھ بمطابق یکم جنوری 1883 بروز پیر شریف **"ہند"** کے شہر **"مرادآباد"** میں ہوئی، آپ کا نام **"محمد نعیم الدّین"** رکھا گیا، آپ کے والد حضرت مولانا سید محمد معین الدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے کئی فرزند قُرآنِ پاک کے حافظ ہونے کے بعد وفات پا چکے تھے، صَدرُ الافاضِل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی پیدائش پر آپ کے والدِ محترم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے نذر مانی کہ اللہ پاک نے اسے زندگی بخشی تو خدمتِ دین کے لئے اس بیٹے کو وقف کردوں گا اور انہوں نے ایسے ہی کیا۔ حضرت صَدرُ الاَفاضِل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بڑے مہمان نواز اور سخی تھے، بہت بڑے عالم ہونے کے باوجود عاجزی و انکساری کے پیکر تھے، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بہت قریب تھے، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے انہیں خلافت بھی عطا فرمائی تھی۔

وقتِ رُخصت

حضرت مولانا مفتی سید غلام مُعِینُ الدِّین نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے 11:00 بجے کا وقت تھا، کمرے میں میرے اور حضرت کے سوا کوئی نہ تھا، تھوڑی دیر مجھ سے گفتگو فرمائی، اس کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خاموش ہوگئے کچھ دیر کے بعد فرمانے لگے میرا بازو دباؤ، چنانچہ میں بیٹھ کر بازو اور کمر دبانے لگا، دیکھا کہ کچھ فرما رہے ہیں اور چہرہ پر بے حد پسینہ (Sweat) ہے، میں نے رومال سے چہرے کا پسینہ خشک کیا، آپ نے نظر اٹھا کر میری طرف دیکھا، پھر آواز سے کلمہ طیبہ: **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ**۔ پڑھنا شروع کیا، کلمہ شریف پڑھتے ہوئے، 19 **ذُوالحجۃ الحرام** ۱۳۶۷ھ کو اس دُنیا سے رُخصت ہوگئے۔ جامعہ نعیمیہ (مرادآباد ہند) کی مسجد کے بائیں گوشے میں آپ کی آخری آرام گاہ ہے۔ حضرت صَدرُ الاَفاضِل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ "تذکرۂ صدرالافاضل" ہدیۃً حاصل کیجئے اور مطالعہ فرمائیے۔

اسی ماہِ ذوالحجہ کی 14 تاریخ کو شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے والدِ گرامی حاجی عبدالرحمٰن قادری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بھی یوم ہے۔ ان کو بھی خوب خوب ایصالِ ثواب کیجئے، اللہ پاک ہمارے تمام بزرگانِ دین پر رحمت فرمائے اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجلس "المدینہ لائبریری"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! فیضانِ عثمانِ غنی سے فیضیاب ہونے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں 107 شُعبہ جات میں دِینِ اسلام کا پیغام عام کر رہی

ہے، انہی میں سے ایک شُعبہ بنام **"مجلس المدینہ لائبریری"** بھی ہے۔

اس مجلس کے تحت بعض مدنی مراکز **فیضانِ مدینہ** (عینِ مسجد کے علاوہ کسی اور مقام) میں **"المدینہ لائبریری"** کے نام سے ایک اسلامی کتب خانہ قائم کیا جاتا ہے جس میں **مخصوص اوقات** میں مُطالعہ کے لئے خُوشگوار ماحول، آڈیو، ویڈیو بیانات و مدنی مذاکرے سُننے اور مدنی چینل دیکھنے کے لئے کمپیوٹرز (Computers) وغیرہ فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

"المدینہ لائبریری" میں امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ کے تحریر کردہ مختلف مَوضُوعات پر مُشتمِل کُتُب و رَسائل رکھے جاتے ہیں۔ اللہ کریم **"مجلس المدینہ لائبریری"** کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور مسواک کی سنتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

ان کی سُنَّت کا جو آئنہ دار ہے بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

(وسائلِ بخشش، ص۴۷۲)

---

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مسواک کی سُنّتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مدنی پھول" سے مسواک کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں۔ پہلے دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ ہوں: ☆دو رَکعت مِسواک کر کے پڑھنا بغیر مِسواک کی ستّر (70) رَکعتوں سے اَفضل ہے۔[1] ☆مسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازِم کرلو کیونکہ اِس میں مُنہ کی صفائی اور (یہ) اللہ پاک کی رِضا کا سبب ہے۔[2] ☆حضرت سَیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ مِسواک میں دس خُوبیاں ہیں: (چند یہ ہیں) مُنہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مضبوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، مُنہ کی بدبو ختم کرتی، سُنَّت کے مُوافِق ہے، فرشتے خُوش ہوتے ہیں، رَبِّ کریم راضی ہوتا ہے۔ ☆حضرت سیِّدنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: چار چیزیں عقل بڑھاتی ہیں: فُضُول باتوں سے پرہیز، مسواک کا اِستِعمال، صُلَحا یعنی نیک لوگوں کی صُحبت اور اپنے علم پر عمل کرنا۔[3] ☆مسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو، مسواک کی موٹائی چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو۔ ☆مسواک جب ناقابلِ استعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ اَدائے سُنَّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دَفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وَزن باندھ کر سمندر میں ڈُبو دیجئے۔

---

[1]...الترغیب والترھیب، ۱/۱۰۲، حدیث: ۱۸

[2]...مسند احمد، مسند عبداللہ بن عمر، ۲/۴۳۸، حدیث: ۵۸۶۹

[3]...(حیاۃ الحیوان، ۲/۱۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرْف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

رسولِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جب تم رسولوں (عَلَیْہِمُ السَّلَام) پر دُرُودِ پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں بھی اللہ کا رسول ہوں۔

(جمع الجوامع للسیوطی، ۱/۳۲۰، حدیث ۲۳۵۴)

میری زبان تَر رہے ذِکْر و دُرُود سے بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فُضول

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص ۲۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خَاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بیان سُنُوں گا☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے بیان کا موضوع ہے **"جلد بازی کے نقصانات"**۔ جلد بازی کرنے کی وجہ سے کیا کیا نقصانات ہو سکتے ہیں، معاشرے میں کن کاموں میں جلد بازی کی جاتی ہے اور کن کاموں میں جلدی کرنی چاہئے، یہ سب اور دیگر نکات بیان ہوں گے۔ **اے کاش!** ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سننے کی سعادت

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

نصیب ہو جائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "**جلد بازی کے نقصانات**" کے صفحہ نمبر 27 پر ایک سبق آموز حدیثِ پاک لکھی ہے، آیئے! سنتے ہیں، چنانچہ

دوبار نَماز پڑھوائی

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، ایک شخص مسجد میں آیا، حضور رحمتِ عالَم، نورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد کے ایک کونے میں جلوہ گر تھے، اس شخص نے نَماز پڑھی اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سلام کیا، اس سے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: وَعَلَیْكَ السَّلَام لَوٹ جاؤ نَماز پڑھو تم نے نَماز نہیں پڑھی۔ وہ لَوٹ گیا نَماز پڑھی پھر آیا سلام کیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: وَعَلَیْكَ السَّلَام لوٹ جاؤ نَماز پڑھو تم نے نَماز نہیں پڑھی۔ اس نے تیسری بار یا اس کے بھی بعد عَرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے سکھا دیجئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تم نَماز کی طرف اٹھو تو وُضو پورا کرو پھر کعبے کو منہ کرو، پھر تکبیر کہو، پھر جس قدر قرآن آسان ہو پڑھ لو پھر رُکوع کرو حتّٰی کہ رُکوع میں مطمئن ہو جاؤ، پھر اُٹھو حتّٰی کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر سجدہ کرو حتّٰی کہ سجدے میں مطمئن ہو جاؤ، پھر اٹھو حتّٰی کہ اِطمینان سے بیٹھ جاؤ، پھر سجدہ کرو حتّٰی کہ سجدے میں مطمئن ہو جاؤ، پھر اُٹھو حتّٰی کہ اِطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر اپنی ساری نَماز میں یہی کرو۔ (بخاری، کتاب الاستئذان، باب من رد فقال: علیک السلام، ۴/۲۷۱، حدیث: ۶۲۵۱)

ایسا کرم ہو نیکیوں میں دل لگا کرے پڑھتا ہوں گر نماز بھی تو بے دِلی کے ساتھ

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۲۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے 4 نکات حاصل ہوئے: (1) پہلا نکتہ یہ کہ پہلے کے لوگ سلام جیسی پیاری پیاری سُنّت پر عمل کرنے والے ہوتے تھے، خواہ کتنی ہی بار ملاقات کرنی ہوتی مگر وہ سلام ضرور کرتے تھے۔ افسوس! آج کل دیگر سُنّتوں کی طرح یہ سُنّت بھی ختم ہوتی نظر آرہی ہے۔ لوگ جب آپس میں ملتے ہیں تو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ سے ابتدا کرنے کی بجائے "**آداب عرض**" کیا حال ہے؟ "**مزاج شریف**" "**صبح بخیر**"، "**شام بخیر**" وغیرہ وغیرہ عجیب و غریب کلمات سے ابتدا کرتے ہیں، یونہی بعض لوگ ہاتھ کے اشاروں اور کلائیوں سے سلام کرتے اور اسی طرح سلام کا جواب دینے میں سُستی کی جاتی ہے، یہ سب خلافِ سُنّت ہے۔ بعض لوگوں کی بے باکی کا یہ عالَم ہے کہ وہ ملاقات کے وَقْت سلام کرنے کی بجائے مَعاذاللہ گالی سے کلام کا آغاز کرتے ہیں، جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ارشاد فرماتے ہیں: میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سُنا سلام کی جگہ (لوگوں کو) گالی بکتے ہوئے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۴۵۰) اے کاش! ہر مسلمان سلام کی اہمیت کو سمجھ جائے اور ایک بار پھر یہ سُنّت عام ہو جائے۔ سلام کی عظیم سُنّت سے متعلق مزید معلومات کے لئے امیر اہلسنت کا رسالہ **101 مدنی پھول** اور مکتبۃ المدینہ کی کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" کا مطالعہ فرمائیے۔

(2) دوسرا نکتہ یہ ملا کہ اگر کوئی ہمیں ہمارے عیبوں سے آگاہ کرے، ہماری کوئی کمزوری بیان کرے، ہماری اصلاح کرے تو ہمیں غصّے میں آنے اور اپنی ضد پر اَڑ جانے کی بجائے اپنی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے، افسوس! حالات بہت زیادہ نازک ہوتے جارہے ہیں، اگر کوئی کسی کو اس کے عیب

بتائے یا نصیحت کر دے تو اس بیچارے کی شامت آجاتی ہے، اس پر طعن و تشنیع کے تیر برسائے جاتے ہیں، مثلاً جمعہ جمعہ آٹھ دن نہیں ہوئے آئے بڑے نصیحت کرنے والے، چار کتابیں کیا پڑھ لی ہیں، اپنے آپ کو پتا نہیں کیا سمجھ بیٹھے ہو، پہلے اپنے آپ کو تو نیک بنالو پھر ہمیں کہنا، بس بس ہمیں سب پتا ہے ہمیں مت سمجھایا کرو، چلو چلو اپنا کام کرو۔۔ وغیرہ۔

ناصِحا! مت کر نصیحت دل مِرا گھبرائے ہے
اُس کو دشمن جانتا ہوں جو مجھے سمجھائے ہے

مختصر وضاحت: یعنی اے نصیحت کرنے والے مجھے نصیحت مت کر! تیری نصیحت سے میرا دل گھبراتا ہے اور جو بھی مجھے نصیحت کرتا ہے مجھے تو وہ اپنا دشمن ہی لگتا ہے۔

لہٰذا اگر کوئی مسلمان ہمیں ہمارے عیب بتائے، ہمیں نصیحت کرے اور اچھی نِیَّت سے ہماری اصلاح کرے تو ہمیں اس کو اپنا دشمن (Enemy) نہیں بلکہ اپنا مُحسن سمجھتے ہوئے اس کا شکریہ ادا کرنا چاہئے، آیئے! اس بارے میں اللہ والوں کا طرزِ عمل ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

امیرُ المؤمنین حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: مجھے وہ شخص محبوب (یعنی پیارا) ہے جو میرے عُیُوب سے مجھے آگاہ کرے۔ (الطبقات لابن سعد، رقم: ۵۶، عدی بن کعب، ۳/۲۲۲)

سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: انصاف پسند تو اُس کے مَمْنُون (یعنی شکر گزار) ہوتے ہیں جو انہیں صَوَاب (یعنی دُرُستی) کی راہ بتائے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۲۲۰)

(3) تیسرا نکتہ یہ معلوم ہوا! اصلاح کرنے میں اچھے اخلاق اور نرمی کا نہایت اہم کردار ہوتا ہے۔ بعض اسلامی بھائی اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کا جذبہ بھی رکھتے ہیں، گناہوں میں مبتلا لوگوں کی اصلاح کے لئے کُڑھتے بھی ہیں، خوب انفرادی و اجتماعی کوششیں بھی کرتے ہیں کہ

مُعاشرے سے بُرائیوں کا خاتمہ ہو اور ہر طرف سُنّتوں کی بہاریں آجائیں، لیکن سخت لہجے، بد اخلاقی، غُصّہ، کڑوے الفاظ، تنقیدی ذہن اور سب کے سامنے ڈانٹ کر سمجھانے جیسی عادات کے باعث انہیں اپنے مقصد میں خاطر خواہ کامیابی نہیں مل پاتی، بلکہ اُلٹا نقصان ہی ہوتا ہے، لہٰذا اگر ہم واقعی اُمّت کی اصلاح کے جذبے میں مخلص ہیں تو ہمیں چاہئے کہ ہم اصلاح کرتے وقت نرم لہجہ رکھیں، اچھے اخلاق سے پیش آئیں، درگزر سے کام لیں، میٹھے بول بولیں، تنقیدیں کرنے سے بچیں اور جہاں تک ممکن ہو تنہائی میں سمجھانے کی کوشش کریں، اِنْ شَآءَاللہ اس کے بہترین نتائج (results) سامنے آئیں گے۔

امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب "**نیکی کی دعوت**"، رسالہ "**میٹھے بول**" اور "**عفو و درگزر کے فضائل**" کا مطالعہ کرنے سے معلومات ملیں گی کہ نیکی کی دعوت عام کرنے والے ایک **مبلغ کو کیسا ہونا چاہئے**؟ مبلغ کا **حُسنِ اخلاق** کیسا ہونا چاہئے، ایک دُوسرے کو **معاف** کرنے کا جذبہ کیسا ہونا چاہئے؟

بَنا دو صَبْر و رِضا کا پیکر، بنوں خوش اَخلاق ایسا سرور
رہے سدا نَرم ہی طبیعت، نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۲۰۸)

(4) چوتھا نکتہ یہ ملا کہ جلد بازی ایسی بُری آفت ہے کہ اگر یہ عبادت میں شامل ہو جائے تو بسا اوقات اس کو نامکمل بلکہ ضائع ہی کروا دیتی ہے۔ افسوس! فی زمانہ مسلمانوں کی بہت کم تعداد نَماز پڑھتی ہے اور جو پڑھتے ہیں اُن میں سے بھی بعض نادان جلد بازی کی وجہ سے اپنی نَمازیں برباد کر بیٹھتے ہیں۔ ایسوں کو نَماز کا چور قرار دیا گیا ہے، چُنانچہ

نماز کا چور

اُمّتیوں پر مہربان، محبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: سب سے بدتر چور وہ ہے جو اپنی **نماز میں چوری** کرتا ہے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کوئی شخص اپنی نَماز میں کس طرح چوری کر سکتا ہے؟ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ اس کے رُکوع و سُجود پورے نہیں کرتا۔ یا اِرشاد فرمایا: وہ رکوع و سجود میں اپنی پیٹھ سیدھی نہیں کرتا۔ (مسند احمد، مسند ابی سعید خدری، ۴/۱۱۲، حدیث: ۱۱۵۳۲)

حکیمُ الاُمّت، حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس حدیثِ پاک کے تحت جو فرمایا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے: نماز کا چور بدترین چور اس لیے ہے، کیونکہ **مال کا چور** اگر سزا پاتا ہے تو کچھ نفع بھی اُٹھالیتا ہے مگر نماز کا چور سزا پوری پائے گا نفع کچھ نہیں اُٹھاتا۔ **مال کا چور** بندے کا حق مارتا ہے جبکہ نماز کا چور **اللہ پاک** کا حق مارتا ہے۔ **مال کا چور** یہاں سزا پاکر عذابِ آخرت سے بچ جاتا ہے مگر نماز کے چور میں یہ بات نہیں۔ **مال کے چور** کو بعض صورتوں میں مالک معاف کر سکتا ہے لیکن نماز کے چور کی معافی کی کوئی صورت نہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۲/۷۸ ملخصاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ رکوع و سجود میں کوتاہی کرنا نماز میں چوری ہے اور جلدی جلدی نماز پڑھنا اس طور پر کہ رکوع و سجود پوری طرح ادا نہ ہوں یہ ہرگز ہرگز فخر و کمال کی بات نہیں بلکہ باعثِ تشویش ہے، اس طرح نماز پڑھنا بربادیِ ایمان کا بھی سبب بن سکتا ہے، نماز اللہ پاک کے مقرر کئے ہوئے **فرائض** میں سے ایک **فرض** ہے، نماز ایک **اہم ترین عبادت** ہے، نماز پڑھنے والے خوش نصیب کو یہ سیکھنا چاہئے کہ **دُرست نماز** کیسے پڑھنی ہے؟ نماز کے **فرائض، واجبات، سُنّتیں** کیا کیا ہیں؟ کن افعال سے **نماز ہوتی ہی نہیں**، کن افعال سے **نماز ٹُوٹ** جاتی ہے، کن افعال سے **نماز دوبارہ** پڑھنی ہوتی ہے، **شرعی** سفر کے دوران نماز کیسے پڑھی جاتی ہے، جس کے

ذِمے کئی نمازیں **قضا** ہوں، وہ کیسے ادا کرے؟ **اللہ** پاک عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کو تا قِیامت ترقیاں نصیب فرمائے کہ جس نے لاکھوں لاکھ بے نمازیوں کو نمازی بنایا، نماز پڑھنے والوں کی نماز کو دُرست کیا، جی ہاں! اگر ہم بھی نماز دُرست پڑھنا سیکھنا چاہتے ہیں تو آیئے **"فیضانِ نماز کورس"** کرنے کی سعادت حاصل کرلیں۔ اس کورس کی برکت سے نماز سے متعلق بہت سے بُنیادی مسائل سیکھنے کو ملیں گے، دُنیاوی ترقیاں حاصل کرنے کے لیے، بڑی بڑی ڈِگریاں لینے کے لیے کئی کئی ماہ کے مختلف کورسز کیے جاتے ہیں، ہزاروں روپے فِیس بھی ادا کرتے ہوں گے، **اے کاش! اللہ** پاک کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لیے ہم بھی **فیضانِ نماز کورس** کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ اس کورس کی **کوئی فِیس نہیں ہوتی**، بلکہ یہ کورس کرنے والوں کو **رہائش** دی جاتی ہے، **کھانا کھلایا** جاتا ہے، اس کورس میں داخلے کے لیے مقامی ذمہ داران سے معلومات لی جاسکتی ہیں۔

عاشقانِ رسول کے لیے خوشخبری ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! **عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی** میں ہر **انگریزی ماہ کی پہلی**(1) **تاریخ، 11 تاریخ اور 21 تاریخ** کو صرف **7 دن کا "فیضانِ نماز کورس"** ہوتا ہے جس کو جہاں آسانی ہو، یہ کورس کرنے کی سعادت حاصل کرلینی چاہئے۔

فیضانِ نماز کورس سے متعلق مزید معلومات کے لیے اس نمبر پر رابطہ بھی کیا جاسکتا ہے۔

0311-1021226

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بُرے خاتمے کی وعید

حضرت حُذَیفہ بن یَمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ایک شخص کو دیکھا جو نَماز پڑھتے ہوئے رُکوع اور سُجود

پورے ادا نہیں کرتا تھا تو اُس سے فرمایا: ”تم نے جو نَماز پڑھی اگر اسی نَماز کی حالت میں اِنتقال کر جاؤ تو حضرت سیِّدُنا محمد مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے طریقہ پر تمہاری موت واقع نہیں ہوگی۔ (بخاری، کتاب الاذان، باب اذا لم یتم السجود، ۱/۲۸۴، حدیث:۸۰۸)

نسائی شریف کی روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے پوچھا: تم کب سے اِس طرح نَماز پڑھ رہے ہو؟ اُس نے کہا: چالیس(40) سال سے۔ تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اس سے اِرشاد فرمایا: تم نے چالیس(40) سال سے بالکل نَماز ہی نہیں پڑھی اور اگر اِس حالت میں تمہیں موت آگئی تو دینِ محمدی پر نہیں مرو گے۔ (نسائی، کتاب السھو، باب تطفیف الصلاۃ، ص ۲۲۵ حدیث: ۱۳۰۹)

مسلماں ہے عطار تیری عطا سے ہو ایمان پر خاتمہ یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمَّم، ص۱۰۵)

نماز سے متعلق ضروری احکام جاننے اور سیکھنے کے لئے امیر اہلسنت کی کتاب ”**نماز کے احکام**“ کا مطالعہ فرمائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

افسوس! قرآنی احکامات اور تعلیماتِ مصطفوی سے دُوری کے سبب آج معاشرے کا ایک بڑا طبقہ جلد بازی کی اس بُری آفت میں مُبْتَلا دکھائی دیتا اور بعد میں پچھتاتا ہے۔ آیئے! جلد بازی کے چند مزید نقصانات کے بارے میں سنتے ہیں تاکہ اگر ہم میں سے کوئی اس بُری آفت میں مُبْتَلا ہو تو اسے اپنا احتساب کرنے کا موقع (Chance) مل سکے:

جلد بازی کے نقصانات

یاد رکھئے! ☆**جلد بازی** اللہ پاک کو ناپسند ہے، ☆**جلد بازی** شیطان کی طرف سے ہوتی ہے، ☆**جلد بازی** سے بنے ہوئے کام بھی بگڑ جاتے ہیں، ☆**جلد بازی** ناکامیوں کا منہ دکھاتی ہے، ☆**جلد بازی** پچھتاوے کا سبب بنتی ہے، ☆**جلد بازی** سے عزّت و وقار دونوں خراب ہوتے ہیں، ☆**جلد بازی** کے باعث بار بار معافیاں مانگنی پڑتی ہیں، ☆**جلد بازی** ترقی کی راہ میں رُکاوٹ بن جاتی ہے، ☆**جلد بازی** دوسروں کی نظر میں شرمندہ کروادیتی ہے، ☆**جلد بازی** مالدار کو کنگال کروادیتی ہے، ☆**جلد بازی** کرنے سے انسان اپنے حق سے بھی محروم ہو جاتا ہے، ☆**جلد بازی** بسا اوقات ہاتھ پاؤں تُڑوادیتی ہے، ☆**جلد بازی** انسان کو ہسپتال کے بستر تک پہنچادیتی ہے، ☆**جلد بازی** انسان کو موت کے منہ میں لے جاتی ہے، ☆**جلد بازی** انسان کو قبر کے گڑھے تک پہنچادیتی ہے، ☆**جلد بازی** کے سبب نمازیں اور دیگر عبادات مثلاً نماز، روزہ، حج اور قربانی وغیرہ ضائع ہوسکتی ہیں، ☆**جلد بازی** کرنے سے رشتے ٹُوٹ جاتے ہیں، ☆**جلد بازی** دوسروں کا نقصان کروادیتی ہے، ☆**جلد بازی** کے سبب ایک ہی کام کو بار بار کرنا پڑتا ہے جس کے سبب دیگر کام بھی تاخیر کا شکار ہوتے اور وقت بھی ضائع ہوتا ہے، ☆**جلد بازی** کرنے کے سبب دوسروں کا اعتماد اُٹھ جاتا ہے، ☆**جلد بازی** کے سبب مطلوبہ مقاصد و اَہداف حاصل نہیں ہوپاتے، ☆**جلد بازی** میں کوئی کتاب یا رسالہ پڑھنا کبھی فائدہ نہیں دیتا اور اس کے مضامین ذہن میں نقش بھی نہیں ہوپاتے، ☆**جلد بازی** کے باعث تحریر، بیان اور گفتگو بے اثر و بے جان ہوجاتے ہیں ☆**جلد بازی** کے سبب میاں بیوی کا مقدّس رشتہ چکنا چُور ہوجاتا ہے، ☆**جلد بازی** اکثر تنظیمی معاملات کے لئے بھی نقصان کا سبب بن جاتی ہے، ☆**جلد باز** انسان مخلص لوگوں سے محروم ہوجاتا ہے، ☆**جلد باز** انسان دلوں میں نفرتوں کے بیج بوتا ہے، ☆**جلد باز** انسان بڑے بڑے خطرے مول لیتا ہے، ☆**جلد باز** انسان غلط فیصلے کرتا ہے، ☆**جلد بازی** کرنے والے کا مستقبل تاریک ہوسکتا ہے،

☆**جلد باز** انسان عملی قدم اٹھانے سے پہلے اس کے اچھے اور بُرے پہلوؤں پر غور نہیں کر پاتا اور یوں اکثر وہ اپنا نقصان کر بیٹھتا ہے، ☆**جلد باز** انسان اچھائی کو بُرائی اور بُرائی کو اچھائی سمجھ بیٹھتا ہے، ☆**جلد بازی** میں مُبتَلا شخص ہر ایک پر اندھا اعتماد (trust) کر بیٹھتا ہے، ☆**جلد باز** شخص ہر کسی پر شرعی حکم لگانے میں بے باک ہو جاتا ہے، ☆**جلد باز** انسان کھانے پینے کے معاملے میں بھی بے احتیاطی سے کام لیتا ہے، ☆**جلد باز** شخص اپنی تحریک، تنظیم اور اپنے ادارے کو نقصان پہنچاتا ہے، ☆**جلد باز** انسان کی مثال اس شخص کی طرح ہے "**جو سُنے سب کی کرے مَن کی**"، ☆**جلد باز** شخص اپنا حق لینے کے چکر میں دوسروں کے حقوق ضائع کر دیتا ہے، ☆**جلد باز** انسان جلدی دھوکہ کھا جاتا ہے، ☆**جلد باز** شخص مسلمانوں کو تکلیفیں دینے کا بھی سبب بنتا ہے، ☆**جلد باز** کی مَذَمَّت قرآنِ کریم میں بھی بیان کی گئی ہے، چنانچہ

پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 11 میں ارشادِ ربّانی ہے:

وَ یَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَیْرِؕ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ۝۱۱ (پ۱۵، بنی اسرائیل: ۱۱)	ترجمۂ کنزالایمان: اور آدمی بُرائی کی دعا کرتا ہے جیسے بھلائی مانگتا ہے اور آدمی بڑا جلد باز ہے۔

جلد بازی کی مَذَمَّت

بیان کردہ آیتِ مُقدّسہ کے تحت تفسیر صِراطُ الْجِنان میں لکھا ہے: اس آیت کے آخر میں فرمایا گیا کہ **آدمی بڑا جلد باز** ہے۔ اسے سامنے رکھتے ہوئے دیکھا جائے تو ہمارے مُعاشرے میں لوگوں کی ایک تعداد ایسی نظر آتی ہے جو دینی اور دنیوی دونوں طرح کے کاموں میں نامطلوب جلد بازی سے کام

لیتے ہیں، جیسے وضو کرنے میں، نماز ادا کرنے میں، تلاوتِ قرآن کرنے میں، روزہ افطار کرنے میں، تراویح ادا کرنے میں، قربانی کرنے میں، ذبح کے بعد جانور کی کھال اُتارنے میں، ارکانِ حج ادا کرنے میں، دعا کی قبولیت میں، بد دُعا کرنے میں، کسی کو گناہگار قرار دینے میں، کسی کے خلاف بد گمانی کرنے میں، دنیا طلب کرنے میں، نہ ملنے پر شکوہ کرنے میں، رائے قائم کرنے میں، کسی سے جھگڑا مول لینے میں، کسی پر غصہ نافذ کرنے میں، کسی کے خلاف یا کسی کام سے متعلق فیصلہ کرنے میں، گاڑی چلانے میں، گاڑی سے اُترنے یا چڑھنے میں اور سڑک پار کرنے وغیرہ بے شمار دینی اور دُنیوی اُمور میں لوگ جلد بازی کرتے ہیں اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بعض اوقات (Sometimes) لوگوں کی عبادات ہی ضائع ہو جاتی ہیں اور کبھی وہ دنیوی معاملات میں بھی شدید نقصان سے دوچار ہو جاتے ہیں اور ان کے پاس ندامت اور پچھتاوے کے سوا کچھ باقی نہیں رہتا۔ (تفسیر صراط الجنان، پ۱۵، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: ۵، ۱۱/۴۲۸)

آیئے! اس ضمن میں دو احادیثِ پاک اور دو بزرگانِ دِین کے اقوال سنئے اور جلد بازی کی آفات و نقصانات سے خود کو بچانے کی کوشش کیجئے، چنانچہ

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: رسولِ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے شیخ عبدُ القیس سے فرمایا: تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جو اللہ کریم کو محبوب ہیں، (1) بُردباری اور (2) **جلد بازی** نہ کرنا۔ (ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی التأنّی والعجلۃ، ۳/۴۰۷، حدیث: ۲۰۱۸)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے، رسولِ کریم، صاحبِ خُلقِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اطمینان اللہ کریم کی طرف سے ہے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے

ہے۔(ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ما جاء فی التّأنّی والعجلۃ، ۳/۴۰۷، حدیث: ۲۰۱۹)

حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی دنیاوی اور دِینی کاموں کو اطمینان سے کرنا اللہ پاک کے اِلہام سے ہے اور ان میں جلد بازی سے کام لینا شیطانی وسوسہ ہے۔ اس ترجمہ اور شرح سے معلوم ہو گیا کہ یہ حدیث اس آیتِ کریمہ کے خلاف نہیں: وَسَارِعُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ (پ۴، اٰل عمرٰن: ۱۳۳) ترجمۂ کنزالایمان: اور دوڑو اپنے ربّ کی بخشش کی طرف) اور نہ اس آیت کے خلاف ہے: يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ؕ (پ۴، اٰل عمرٰن: ۱۱۴، ترجمۂ کنزالایمان: نیک کاموں پر دوڑتے ہیں۔) کہ وہاں سُرعت یعنی دینی کام میں دیر نہ لگانے، جلد ادا کر لینے کی تعریف ہے اور یہاں خود کام میں جلد بازی کرنا کہ کام بگڑ جائے اس سے مُمانَعَت ہے بعض لوگ دو منٹ میں چار رکعتیں پڑھ لیتے ہیں یہ ہے عُجلت (جلد بازی)، نفسِ عبادت میں جلدی بُری ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/۶۲۵)

حضرت علامہ امام احمد بن حجر مکّی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جلد بازی ہوتی تو شیطان کی طرف سے ہے مگر وہ خود جلد باز نہیں ہوتا بلکہ انسان کو اِس طرح آہستہ آہستہ بُرائی میں مبتلا کرتا ہے کہ اُسے خبر بھی نہیں ہوتی، لیکن جو شخص کوئی عملی قدم اُٹھانے سے پہلے خوب غور و فِکر کر لیتا ہے تو اُسے اِس کام میں بصیرت حاصِل ہو جاتی ہے، لہٰذا جب تک کسی کام میں بصیرت حاصِل نہ ہو تو اُس میں جلد بازی نہیں کرنی چاہئے، سِوائے اُس کام کے جس کا فوراً کرنا واجِب ہو اور اُس میں غور و فِکر کی کوئی گنجائش ہی نہ ہو۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، ۱/۱۸۱)

بڑھا جاتا ہے ہر دم آہ! غلبہ نفس و شیطاں کا
یہ ہر نیکی میں ہو جاتے ہیں حائل یارَسُوْلَ اللہ
(وسائلِ بخشش مرمَّم، ص۳۳۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

گاڑی چلانے اور سڑک پار کرنے میں جلد بازی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے ملک میں ٹریفک حادثات میں تیزی کے ساتھ **اضافہ** ہوتا جارہا ہے۔ سڑکوں کی دیکھ بھال سے مُتَعَلِّق پاکستان کے قومی ادارے کے مطابق ملک کی بڑی شاہراہوں پر ہونے والے **ٹریفک حادثات** میں سالانہ تقریباً 15 سے 16 **ہزار** افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق مجموعی طور پر **ٹریفک حادثات** میں ہر سال ہلاکتوں کی تعداد تقریباً 30 **ہزار سے زائد** ہے۔ ریلوے اور فضائی حادثوں میں ہونے والی اموات اس کے علاوہ ہیں۔ (مختلف ویب سائٹ سے ماخوذ)

اے عاشقانِ رسول! کیا کبھی ہم نے غور کیا کہ آخر ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ اس کا ایک بہت بڑا سبب جلد بازی بھی ہے۔ اسی جلد بازی کے سبب گاڑیوں والے آپس میں ٹکرا رہے ہیں، اسی جلد بازی کے سبب گاڑیوں کو شدید نقصان پہنچتا ہے، اسی جلد بازی کے سبب راہ چلتے لوگ کچلے جاتے ہیں، اسی جلد بازی کے سبب گاڑی چلانے والا نہ صرف اپنا بلکہ دوسروں کا بھی نقصان کر بیٹھتا ہے، اسی جلد بازی کے سبب کئی لوگ زخمی بھی ہو جاتے ہیں، اسی جلد بازی کرنے کے نتیجے میں زندگی بھر کے لئے معذوری گلے پڑ جاتی ہے، اسی جلد بازی کے سبب بہت سی قیمتی جانیں ضائع ہو جاتی ہیں، وغیرہ۔

یاد رکھئے! منزل تک پہنچنے کی کوشش میں گاڑی یا موٹر سائیکل چلانے میں تیز رفتاری اور سڑک پار کرنے میں جلد بازی کرنا انسان کو گھر کے بجائے قبرستان بھی پہنچا سکتا ہے، لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ گاڑی چلانے اور سڑک پار کرنے میں جلد بازی کرنے سے بچا جائے، صبر و احتیاط سے کام لیا

جائے اور ایسے ٹریفک قوانین (Traffic Rules) جو خلافِ شرع نہ ہوں، ان کی پابندی کی جائے۔ اِنْ شَآءَ اللہ اس کی برکت سے حادثات میں واضح کمی نظر آئے گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کھانا کھانے میں جلد بازی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! کھانا کھانے میں جلد بازی کئی حوالے سے نقصان پہنچاتی ہے۔ حرص کے مارے لوگ کھانے کو بغیر چبائے جلد بازی میں معدے میں اُتارنے کی کوشش کرتے ہیں، یاد رہے! کھانے کو اچّھی طرح چبا کر کھانا چاہئے کیونکہ جلد بازی کے باعث اچھی طرح چبائے بِغیر نگل جانے سے ہَضم کرنے کیلئے مِعدے کو سَخت تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے، یوں دانتوں کا کام آنتوں سے لیا جاتا ہے۔ اسی طرح بعض لوگوں کو گرما گرم کھانا اور چائے بہت پسند ہوتے ہیں، اسی شوق کی وجہ سے وہ اپنا منہ بھی جلا بیٹھتے ہیں۔ یاد رکھئے! تیز گرم کھانے یا خوب گرما گرم چائے یا کافی وغیرہ پینے سے مُنہ اور گلے کے چھالے، مِعدے میں وَرَم وغیرہ ہو جانے کا خطرہ ہے۔ اس پر فوراً ٹھنڈا پانی پینا مسُوڑھوں اور مِعدے کو نقصان پہنچاتا ہے، لہٰذا کھانے کو تھوڑا ٹھنڈا کر کے ہی کھانا چاہئے، چنانچہ

امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب **"فیضانِ سُنّت"** جلد اوّل (Volume 1) کے صفحہ نمبر 280 پر تحریر فرماتے ہیں:

حضرت سیدنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبیِّ کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: گرم کھانا ٹھنڈا کر لیا کرو کیونکہ گرم کھانے میں بَرَکت نہیں ہوتی۔

(مستدرک، کتاب الاطعمة، باب ابردوا الطعام الحار، ۵/۱۶۲، حدیث: ۷۲۰۷)

کھانا کتنا ٹھنڈا کیا جائے؟

حضرت جُوَیْرِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے رِوایَت ہے کہ رسولِ کریم، محبوبِ رب عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کھانے کی بھاپ ختم ہونے سے پہلے اُسے کھانے کو ناپسند فرماتے۔(معجم کبیر، ۲۴/۶۶، حدیث:۱۷۲)

گرم کھانے کے نقصانات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! کھانا ٹھنڈا کر کے کھانا چاہئے مگر یہ ضَروری نہیں کہ اتنا ٹھنڈا کر دیں کہ جم کر بد مزہ ہو جائے بلکہ کچھ ٹھنڈا ہو لینے دیں کہ بھاپ(Steam) اُٹھنا بند ہو جائے۔ حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کھانے کا قَدرے(یعنی کچھ) ٹھنڈا ہو جانا اور پھونکوں سے ٹھنڈا نہ کرنا باعثِ بَرَکت ہے، اس لئے کھانے میں بھی تکلیف نہیں ہوتی۔(مرآۃ المناجیح،۶/۵۲)

آج جدید میڈیکل سائنس بھی اس بات کی تائید کر رہی ہے کہ بہت زیادہ گرم کھانا صحت کو نقصان پہنچاتا ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق بہت زیادہ گرم کھانا دوبارہ پیٹ کی نالی میں آسکتا ہے جس سے اُلٹی کی شکایت پیدا ہو سکتی ہے۔ بار بار گرم کھانا منہ سمیت دانتوں کو، گالوں کو اور مسوڑھوں کو جلا دیتا ہے، اس سے ایک ایسی بیماری پیدا ہو سکتی ہے جس میں کھانے کا ذائقہ محسوس ہونا ختم ہو جاتا ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق بہت زیادہ گرم کھانا اور بہت زیادہ گرم مشروب پینا خوراک کی نالی کے کینسر کا سبب بن سکتا ہے۔ جبکہ بہت زیادہ گرم چائے استعمال کرنے سے خوراک کی نالی کے کینسر کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم کھانے کو ٹھنڈا کر کے کھائیں۔ مزید کھانا کھانے کے آداب اور اس سے متعلق بہت سی معلومات جاننے کے لئے امیر اہلسنت کی کتاب "**فیضانِ سُنّت**" کا باب "**پیٹ کا قُفلِ**

مدینہ"، "**آدابِ طعام**" اور رِسالہ "**کھانے کا اسلامی طریقہ**" کا مطالعہ کرنا انتہائی مفید ہے۔

دعا ہے کچھ نہ کچھ لقمے خدا کے واسطے چھوڑوں رِضائے حق کی خاطر لذّتِ دنیا سے منہ موڑوں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "ہفتہ وار اجتماع"

اے عاشقانِ رسول! آپ نے سنا کہ معاشرے میں کس کس طرح جلد بازی کا مظاہرہ کیا جارہا ہے اور اس کے کیسے کیسے خطرناک نتائج کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم جلد بازی سے پیچھا چھڑائیں اور ایسوں کی صحبت اپنائیں جن کی صحبت کی بَرَکت سے ہمارے کام جلد بازی کی تباہ کاریوں سے محفوظ ہو جائیں۔ تو آیئے! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر عاشقانِ رسول کی صحبت اختیار کر لیجئے اور ان کے ساتھ مل کر ذیلی حلقے کے **12 مدنی کاموں** کو اپنے علاقے میں مضبوط بنایئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام "**ہفتہ وار اجتماع**" بھی ہے۔ ☆اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں تلاوت و نعت اور علمِ دین سے بھرپور سُنّتوں بھرا بیان سننے، اجتماعی طور پر ذکرُ اللہ کرنے اور رِقّت انگیز دُعا میں اپنے گُناہوں سے تائب ہونے کے ساتھ ساتھ بُری صحبت سے بچنے اور اچھی صحبت اِختیار کرنے کے مواقع بھی مُیَسَّر آتے ہیں۔ ☆یقیناً اچھی صحبت اِختیار کرنا اور مل کر اللہ کریم کا ذِکر کرنا قابلِ فضیلت عمل ہے۔

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جب لوگ کسی مجلس میں اِکٹھے ہو کر اللہ کریم کا ذِکر کرتے ہیں، پھر جب وہ فارغ ہوتے ہیں تو اُن سے کہا جاتا ہے کہ کھڑے ہو جاؤ، بے شک تمہارے گُناہوں کو بخش دِیا گیا ہے اور تمہاری بُرائیوں کو نیکیوں سے بدل دِیا گیا ہے۔ (شعب الایمان، باب فی محبۃ اللّٰہ، ۱/۴۵۴، حدیث: ۶۹۵) ☆"**ہفتہ وار اجتماع**" تلاوتِ قرآن، نعتِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم، سُنّتوں بھرے بیان،

رِقّت اَنگیز دُعا، ذِکر و دُرُود کے مدنی پھُولوں اور عِلْمِ دین کے گُلدستوں سے سَجا ہوتا ہے۔

12 **مدنی کاموں** میں سے ہفتہ وار اِس مدنی کام "**ہفتہ وار اِجتماع**" کی تفصیلی معلومات جاننے کے لیے مکتبۃ المدینہ کے رِسالے "**ہفتہ وار اِجتماع**" کا مطالعہ کیجئے۔ یہ رِسالہ مکتبۃ المدینہ پر دَستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے بھی پڑھا جاسکتا ہے۔

اِس رِسالے کے مطالعے کی برکت سے آپ جان سکیں گے۔ ☆اِجتماعات کی اہمیّت ☆دعوتِ اسلامی اور اِجتماعات کا اِہتمام ☆ہفتہ وار اِجتماع کیا ہے؟ ☆اجتماع کا **مکمل شیڈول** ☆اجتماع میں شرکت کرنے کے 13 **فضائل و برکات** ☆ہفتہ وار اِجتماع سے **متعلق مرکزی مجلسِ شوریٰ** کے مدنی مشوروں کے نکات ☆**خیر خواہ** کے 19 **مدنی پھول** ☆ہفتہ وار اجتماع سے **متعلق اِحتیاطوں اور مُفید معلومات** پر مبنی سوال جواب ☆ہفتہ وار اجتماع کی **شرعی و تنظیمی اِحتیاطیں** وغیرہ۔

آیئے! بطورِ ترغیب "**ہفتہ وار اجتماع**" میں شرکت کرنے والے ایک عاشقِ رسول کی مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

فلموں، ڈراموں کا شوقین نمازی بن گیا

چک 66 دَھاندرہ (فیصل آباد) کے ایک اسلامی بھائی نے ایک بار فیصل آباد کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ اجتماع میں جانشینِ امیر اہلِ سنّت حضرت مولانا عبید رضا عطاری مَدَنی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا۔ بیان سن کر وہ اسلامی بھائی خوفِ خدا سے آبدیدہ ہوگئے اور آنسوؤں کی صورت میں دل کا میل نکلنے لگا۔ اجتماع کے بعد جانشینِ امیر اہلِ سنّت سے ملاقات کا شرف بھی حاصل ہوا۔ آپ نے قفلِ مدینہ لگانے (یعنی زبان کو فضول بولنے سے بچانے، نگاہوں کو فضول دیکھنے سے بچانے وغیرہ)، باعمل بننے اور نمازِ تہجد پابندی سے پڑھنے کی ترغیب دلائی، جسے سُن کر ان میں نیک

بننے کا جذبہ پیدا ہوا، انہوں نے پچھلے گناہوں بھری زندگی سے توبہ کی اور سُنّتوں کے سائے میں زندگی گزارنا شروع کر دی۔ نمازوں کے پابند ہوگئے، ہفتہ وار اجتماع میں پابندی سے شرکت کرنے لگے اور حُلیہ بھی سُنّت کے مطابق کرلیا۔ مدنی بہار بیان کرتے وقت **نگرانِ حلقہ مشاورت** کی حیثیت سے دِین کی خدمت کے لیے کوشاں ہیں۔

اے بیمارِ عِصیاں تُو آجا یہاں پر گُناہوں کی دیگا دَوا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ! سِیَہ کارو آؤ! گناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول
پِلا کر مَئے عشق دیگا بنا یہ تمہیں عاشقِ مُصْطَفٰے مَدَنی ماحول

(وسائل بخشش مرمّم، ص۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم جلد بازی کے نقصانات کے بارے میں سُن رہے تھے۔ یاد رکھئے! جلد بازی اگرچہ شیطانی کام ہے مگر بعض کام ایسے بھی ہیں جن میں جلدی کرنا ضروری اور شریعت کو پسند ہے اور ان کو کرنے میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے، مگر جلدی کا مطلب یہ ہے کہ ان کو انجام دینے کے لئے جلد قدم بڑھائے نہ کہ ان کاموں کو جلدی جلدی کرنے کی کوشش میں بگاڑ بیٹھے یا ادھورا (Incomplete) چھوڑ دے۔ خیال رہے کہ ہر کام میں تاخیر و احتیاط سے کام کرے مگر اُخروی کاموں میں جلدی کرنا بہتر کہ موت کی خبر نہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/۶۲۴) جیسا کہ

آخِرت کے کام میں جلدی کرنی چاہئے

حدیث پاک میں ہے: اِطمینان ہر چیز میں ہو، سوائے آخِرت کے کام کے۔

(ابوداود، کتاب الادب، باب فی الرفق، ۴/۳۳۵، حدیث: ۴۸۱۰)

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی دُنیاوی کام میں دیر لگانا اچھا ہے کہ ممکن ہے وہ کام خراب ہو اور دیر لگانے میں اس کی خرابی معلوم ہو جائے اور ہم اس سے باز رہیں مگر آخرت کا کام تو اچھا ہی اچھا ہے، اسے موقع (Chance) ملتے ہی کرلو کہ دیر لگانے میں شاید موقع جاتا رہے۔ بہت دیکھا گیا کہ بعض کو (حج کا) موقع ملا نہ کیا پھر نہ کرسکے۔ ربِّ کریم فرماتا ہے: فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ بھلائیوں میں جلدی کرو۔ (پ ۲، البقرۃ: ۱۴۸) شیطان کارِ خیر میں دیر لگوا کر آخر اس سے روک دیتا ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/۶۲۷ ملخصًا)

آیئے! اب سُنتے ہیں کہ وہ کون سے کام ہیں جن میں جلدی کرنا ضروری ہے، چنانچہ

چھ 6 کاموں میں جلدی ضروری ہے

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "**حکایتیں اور نصیحتیں**" کے صفحہ نمبر 164 پر لکھا ہے: منقول ہے: جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے مگر اِن چھ کاموں میں جلدی کرنا شیطان کی طرف سے نہیں وہ یہ ہیں: (1) جب نماز کا وقت ہو جائے تو اس میں جلدی کرنا (2) مہمان آئے تو اس کی مہمان نوازی کرنا (3) کسی کے مرنے پر اس کی تجہیز و تکفین (کفن دفن کا انتظام) کرنا (4) بچی کے بالغ ہونے پر اس کی شادی کرنا (5) قرض کی ادائیگی کا وقت آجائے تو اُسے جلد ادا کرنا اور (6) کوئی گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ کرنا۔ (الروض الفائق، المجلس الثالث عشر فی ذکر جھنم، باب صفۃ الفقیر، ص ۸۶)

کن کاموں میں دیر نہیں کرنی چاہئے؟

مکتبۃ المدینہ کی کتاب "**جلد بازی کے نقصانات**" کے صفحہ نمبر 137 پر لکھا ہے: ☆نَماز کے لئے اُٹھنے میں دیر نہ کیجئے ☆ نَماز کا وقت آجانے پر نماز کی ادائیگی میں تاخیر نہ کیجئے ☆ ادائے قرض میں جلدی کیجئے ☆ سلام میں پہل کیجئے ☆ حجِ فرض کے لئے جانے میں دیر نہ کیجئے ☆ غُسْل فرض ہونے پر غُسْل کرنے میں جلدی کیجئے، گناہوں سے جلد توبہ کر لیجئے ☆ نیک بننے میں جلدی کیجئے ☆ راہِ خدا میں خَرچ کرنے میں دیر نہ کیجئے ☆ اولاد جوان (Young) ہو جائے تو جلد شادی کر دیجئے ☆ مہمان کو جلد کھانا کھلا دیجئے ☆ کسی کی اِصلاح کرنے میں دیر نہ کیجئے ☆ جنازہ حاضر ہو تو نَمازِ جنازہ ادا کرنے میں دیر نہ کیجئے ☆ حق ضائع کرنے کی معافی مانگنے میں جلدی کیجئے ☆ ثوابِ جاریہ کمانے میں جلدی کیجئے۔

کچھ نیکیاں کمالے جلد آخِرت بنالے
کوئی نہیں بھروسا اے بھائی! زِندگی کا

(وسائلِ بخشش مرمَّم، ص ۱۷۸)

مجلس "آئی ٹی"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی لوگوں کے دلوں میں عشقِ مصطفٰے اور محبتِ اولیاء اُجاگر کرنے اور دُنیا بھر میں اِسلام کی دعوت عام پہنچانے کے لئے 107 سے زائد شُعْبہ جات میں دِینِ اسلام کا پیغام عام کر رہی ہے، انہی شعبوں میں سے ایک شُعْبہ بنام "**مجلسِ آئی ٹی**" بھی ہے جس کا کام انفارمیشن ٹیکنالوجی کے ذریعے دُنیا بھر کے لوگوں کو اِسلام کے مہکے مہکے مدنی پھول پیش کرنا ہے، "**مجلسِ آئی ٹی**" کے نمایاں کاموں میں سے اَعْلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے فتاویٰ رضویہ شریف اور شہرۂ آفاق ترجمۂ قرآن کنزالایمان کو سافٹ ویئر کی شکل میں پیش

کرنا بھی ہے جو لائقِ صد تحسین ہے، مجلسِ توقیت کے تعاون سے ایک ایسا سافٹ وئیر بھی متعارف کروایا گیا ہے جو کمپیوٹر پر کم و بیش 27 لاکھ مقامات اور موبائل پر کم و بیش 26 ہزار مقامات کے نمازوں کے دُرست اوقات کی نشاندہی میں حد درجہ مفید ہے۔

المدینہ لائبریری سافٹ ویئر کے ذریعے کثیر کتب کا بآسانی مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ! مجلسِ آئی ٹی کے تیار کردہ یہ تمام سافٹ وئیرز مکتبۃُ المدینہ سے حاصِل کئے جاسکتے ہیں۔

اب تک کم و بیش 26 مختلف ایپلی کیشنز (Applications) لاؤنچ (Lounch) ہو چکی ہیں۔ اللہ پاک ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہ کر دِینِ متین کی خوب خدمت کرنے، نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے، مدنی انعامات پر عمل کرنے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں　　اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سیدنا عبد اللہ شاہ غازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے تعارف کی جھلکیاں

20 ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام حضرت سید عبد اللہ شاہ غازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کا عُرس مبارک کلفٹن کراچی میں منایا جاتا ہے، آیئے! اِسی نسبت سے کچھ سُنتے ہیں۔ ☆ حضرت سید عبد اللہ شاہ غازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ 98ھ میں اس دنیا میں جلوہ گر ہوئے۔ ☆ حضرت سید عبد اللہ شاہ غازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے مدینۂ منورہ میں آنکھ کھولی۔ ☆ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے والد صاحب کا نام حضرت سید محمد نفس ذکیہ تھا۔ ☆ حضرت سید عبد اللہ

شاہ غازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ حَسَنی حُسینی سیّد ہیں۔☆ آپ کی تعلیم و تربیت آپ کے والد صاحب کے زیرِ سایہ مدینہ مُنورہ میں ہی ہوئی۔☆ آپ علمِ حدیث میں ماہر تھے۔☆ آپ میں علم کے جو ہر موجود تھے، آپ نے اپنے علم کی روشنیوں سے کئی لوگوں کو منوّر کیا۔☆ آپ 12 برس تک اسلام کی تبلیغ میں سرگرداں رہے اور مقامی آبادی کے سینکڑوں لوگوں کو اسلام سے مشرف کیا۔☆ آپ نہایت عابد و زاہد متقی بلند ہمت، دِین کا درد رکھنے والے اور لوگوں پر انتہائی شفیق اور مہربان تھے۔☆ آپ کے اخلاقِ کریمانہ سے بہت سے لوگ متاثر ہوئے۔☆ حضرت سید عبداللہ شاہ غازی سندھ میں داخل ہونے والے پہلے سادات بزرگ و مُبلغ تھے۔☆ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام 151ھ میں آپ شہید ہوئے۔☆ کراچی کے ساحلی علاقے کلفٹن میں آپ کا مزارِ پُر انوار اپنی برکتیں لُٹا رہا ہے اور اپنی نورانیت اور برکت سے اس شہر کو خصوصاً اور پورے پاکستان کو عموماً اپنی رحمت میں لیے ہوئے ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پڑوسی کے بارے میں نکات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے پڑوسی کے بارے میں کچھ نکات بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔

پڑوسی کے بارے میں رہنما اُصول

آیئے! امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"قیامت کا امتحان"** سے پڑوسی کے حوالے سے چند نکات سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، پہلے دو فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: اللہ پاک کے نزدیک بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کا خیر خواہ ہو۔ (ترمذی، کتاب

البر والصلة، باب ماجاء فی حق الجوار، ۳/۳۷۹، حدیث: ۱۹۵۱)(2)فرمایا: جس نے اپنے پڑوسی کو ایذا دی اُس نے مجھے اِیذا دی اور جس نے مجھے اِیذا دی اُس نے اللہ پاک کو اِیذا دی۔ (الترغیب والترھیب، کتاب البر والصلة، باب الترھیب من اذی الجار... الخ، ۳/۲۴۱، حدیث: ۱۳)☆"نُزہۃُ القاری" میں ہے: پڑوسی کون ہے اس کو ہر شخص اپنے عُرف اور معاملے سے سمجھتا ہے۔(نزہۃ القاری، ۵/۵۶۸)☆امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پڑوسی کے حُقُوق میں سے یہ بھی ہے کہ اُسے سلام کرنے میں پَہَل کرے۔☆اُس سے طویل گفتگو نہ کرے،☆اُس کے حالات کے بارے میں زیادہ پُوچھ گچھ نہ کرے۔☆وہ بیمار ہو تو اُس کی مزاج پُرسی کرے،☆مصیبت کے وَقت اُس کی غم خواری کرے اور اُس کا ساتھ دے۔☆خوشی کے موقع پر اُسے مبارَک باد دے اور اُس کے ساتھ خوشی میں شرکت ظاہِر کرے۔☆اُس کی لغزِشوں سے درگزر کرے،☆چھت سے اس کے گھر میں نہ جھانکے۔☆اُس کے گھر کا راستہ تنگ نہ کرے۔☆وہ اپنے گھر میں جو کچھ لے جارہا ہے اُسے دیکھنے کی کوشش نہ کرے۔☆اُس کے عیبوں پر پردہ ڈالے، ☆اگر وہ کسی حادِثے یا تکلیف کا شکار ہو تو فوری طور پر اُس کی مدد کرے۔☆جب وہ گھر میں موجود نہ ہو تو اُس کے گھر کی حفاظت سے غفلت نہ بَرتے۔☆اُس کے خلاف کوئی بات نہ سنُے اور اُس کے اَہلِ خانہ سے نگاہوں کو نیچی رکھے۔☆اُس کے بچّوں سے نَرم گُفتگو کرے،☆اُسے جن دینی یا دُنیوی اُمور کا علم نہ ہو اِن کے بارے میں اُس کی رَہنمائی کرے۔(احیاء العلوم، ۲/۲۶۷، ملخصًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود پاک کی فضیلت

اَمِیْرُ المؤمنین حضرتِ عُمَر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: "اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْهُ شَیْئٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّكَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، یعنی دُعا زمین و آسمان کے دَرمیان روکی جاتی ہے جب تک تُو اپنے نبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم پر دُرُود نہ بھیجے بلند نہیں ہوپاتی۔"

(ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی... الخ، ۲/۲۸، حدیث: ۴۸۶)

پڑھتا رہوں کثرت سے درود اُن پہ سدا میں اور ذکر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۱۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اسلامی سال کے آخری مہینے ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام کے آخری ایام ہیں، عنقریب ماہِ مُحَرَّمُ الْحَرام کا چاند اپنی روشنی بکھیرے گا اور **نیا اسلامی سال** شروع ہو جائے گا۔ اسلامی سال کے پہلے مہینے مُحَرَّمُ الْحَرام کو کئی نسبتیں حاصل ہیں، جیسے **اس مہینے** میں حق

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

وباطل کا عظیم معرکہ **"واقعہ کربلا"** پیش آیا، **اسی مہینے** میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی مدد فرمائی گئی اور فرعون اوراس کے پیروکار ہلاک ہوئے۔ **اسی مہینے** میں حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی کشتی "جُودی پہاڑ" پر ٹھہری۔ **اسی مہینے** میں حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام کو مچھلی کے پیٹ سے نجات ملی۔ **اسی مہینے** میں حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی توبہ قبول ہوئی۔ (عمدۃ القاری، کتاب الصوم، تحت الباب صیام یوم عاشوراء، ۸/۲۳۳ ملخصاً) ان کے علاوہ اور بھی کئی نسبتیں ہیں لیکن اس کی پہلی تاریخ کو اَمِیْرُ الْمُؤمنین، مُسلمانوں کے عظیم خلیفہ، حَضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے بھی نسبت ہے کہ اسی دن آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی شہادت ہوئی۔ اسی مناسبت سے آج ہم حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی شان سے متعلق بیان سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ اللہ کرے کہ ہم سارا بیان اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سننے کی سعادت حاصل کرنے والے بن جائیں۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آیئے! سب سے پہلے ایک حکایت سنتے ہیں:

حق وصداقت کے امین کا جنّتی محل

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"فیضانِ فاروقِ اعظم"** جلد 2 کے صفحہ 169 پر ہے: اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرت علی المرتضی شیر خدا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے بتایئے کہ معراج کی رات آپ نے جنت میں کیا کیا دیکھا؟ دوجہاں کے راج والے آقا، عرش کی معراج والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: اے عمر بن خطاب! اگر میں تمہارے درمیان اتنا عرصہ رہوں جتنا عرصہ حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام اپنی قوم میں (ایک ہزار سال تک) رہے اور پھر میں تمہیں وہ جنّتی واقعات ومشاہدات بتاؤں تو بھی وہ ختم نہ ہوں۔ لیکن اے عمر! جب تم نے مجھے

یہ بول ہی دیا ہے کہ مجھے جنت کی باتیں بتایئے تو پھر میں تمہیں وہ بات بتاتا ہوں جو تمہارے علاوہ میں نے کسی کو نہ بتائی۔ (اور وہ یہ ہے کہ) میں نے جنت میں ایک ایسا عالیشان محل دیکھا جس کی چوکھٹ جنّتی زمین کے نیچے تھی اور اس کا اوپر والا حصہ عرش کے درمیان میں تھا۔ میں نے حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام سے پوچھا: اے جبریل! کیا تم اس عالیشان محل کے بارے میں جانتے ہو جس کی چوکھٹ جنّتی زمین کے نیچے اور اوپر والا حصہ عرش کے درمیان میں ہے۔؟ تو حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نہیں جانتا۔ میں نے پھر پوچھا: اے جبریل! اس محل کی روشنی (Light) تو ایسی ہے جیسے دنیا میں سورج کی روشنی، چلو یہی بتادو کہ اس تک کون پہنچے گا اور اس میں کون رہائش اختیار کرے گا؟ تو حضرت جبریل امین نے عرض کیا: یَسْکُنُھَا وَ یَصِیْرُ اِلَیْھَا مَنْ یَّقُوْلُ الْحَقَّ وَیَھْدِیْ اِلَی الْحَقِّ وَاِذَا قِیْلَ لَہُ الْحَقُّ لَمْ یَغْضِبْ وَمَاتَ عَلَی الْحَقِّ یعنی یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس محل میں وہ رہے گا جو صرف حق بات کہتا ہے اور حق بات کی ہدایت دیتا ہے اور جب اسے کوئی حق بات کہتا ہے تو وہ غُصّہ نہیں کرتا اور اس کا حق پر ہی انتقال ہوگا۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! کیا تمہیں اس کا نام معلوم ہے؟ عرض کیا: جی ہاں! یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہ ایک ہی شخص تو ہے۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! وہ ایک کون ہے؟ عرض کیا: **عمر بن خطاب**۔ یہ سُن کر اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرتِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ پر رِقَّت طاری ہوگئی اور آپ غش کھا کر زمین پر تشریف لے آئے۔ حضرت عبد اللہ بن حسن رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: ”اس واقعے کے بعد ہم نے فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے چہرے پر کبھی ہنسی نہ دیکھی، حتّٰی کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے۔ (کنز العمال، کتاب الفضائل، باب فضائل صحابہ، فضل الفاروق، ۶/۲۶۴، حدیث: ۳۵۸۴۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی شان بڑی نرالی ہے، آپ کی شان یہ ہے کہ نوری فرشتوں کے سردار، حضرت جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام بھی آپ کی شان بیان کرتے نظر آتے ہیں، لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہاں سیکھنے کی بات یہ ہے کہ اپنے فضائل سُن کر بھی اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ عاجزی و اِنکساری کے پیکر رہے اور دیکھنے والوں نے یہ بھی دیکھا کہ اس واقعے کے بعد سیدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے **چہرے پر کبھی ہنسی نہ آئی**، یہاں تک کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے۔ **اے کاش!** سیدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے صدقے ہمیں بھی حقیقی **عاجزی و اِنکساری** نصیب ہو جائے۔

اس میں شک نہیں کہ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ عاجزی و انکساری کے پیکر تھے، آیئے! آپ کی عاجزی بھرا ایک اور ایمان افروز واقعہ سنتے ہیں:

اچانک دو(2) شیر آپہنچے

چنانچہ مَنْقُول ہے کہ ملکِ رُوم کے بادشاہ کا بھیجا ہوا ایک عجمی شخص مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ آیا اور لوگوں سے حضرت عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا پتہ پُوچھا، لوگوں نے بتادیا کہ وہ دوپہر کو شہر سے کچھ دُور کھجور کے باغوں میں آرام فرماتے ہوئے تمہیں ملیں گے۔ یہ عجمی شخص ڈُھونڈتے ڈُھونڈتے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاس پہنچ گیا اور یہ دیکھا کہ آپ اپنا چمڑے کا دُرَّہ (ہنٹر) اپنے سر کے نیچے رکھ کر زمین پر گہری نیند سو رہے ہیں۔ عجمی شخص اِس ارادے سے تلوار کو نیام سے نِکال کر آگے بڑھا کہ اَمِیْرُ الْمُؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو قتل کر کے بھاگ جائے، مگر وہ جیسے ہی آگے بڑھا، اچانک اس نے دیکھا کہ دو(2) شیر مُنہ پھاڑے، اس پر حملہ کرنے والے ہیں۔ یہ خوفناک منظر دیکھ کر وہ خوف و دَہشت سے چیخ پڑا، جس کی وجہ سے آپ رَضِیَ

اللہُ عَنْہُ بیدار ہوگئے اور مُلاحظہ فرمایا کہ عجمی شخص ننگی تلوار ہاتھ میں لئے ہوئے تھر تھر کانپ رہا ہے ۔ آپ نے اس کی چیخ اور دَہشت کا سبب (Reason) دَریافت فرمایا تو اس نے سَچ سَچ سارا واقِعہ بیان کر دیا اور پھر بلند آواز سے کلمہ پڑھ کر مُشَرَّف بہ اِسلام ہو گیا اور اَمِیْرُ المؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اس کے ساتھ نہایت ہی شَفْقَت والا برتاؤ فرما کر اس کے قُصُوْر کو مُعاف کر دیا۔ (ازالۃ الخفاء، فصل رابع، ۴/۱۰۹)

خدا کے فضل سے میں ہوں گدا فاروقِ اعظم کا
خدا ان کا محمد مصطفٰے فاروقِ اعظم کا
کرم اللہ کا ہر دم نبی کی مجھ پہ رحمت ہے
مجھے ہے دو جہاں میں آسرا فاروقِ اعظم کا
رہے تیری عطا سے یاخدا! تیری عنایت سے
ہمارے ہاتھ میں دامن سدا فاروقِ اعظم کا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے کہ حَضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ اَمِیْرُ المؤمنین ہیں، ساڑھے بائیس لاکھ مُرَبَّع میل پر تنِ تنہا حکمران ہیں، ہزاروں کی تعداد پر مشتمل فوج کے کمانڈر اور لاکھوں کروڑوں لوگ آپ کے تحت ہیں، آپ اگر چاہتے تو عالی شان مَحلات بنواتے، ان محلات میں ہر طرح کی سہولیات (Facilities) کا انتظام کرتے، ان محلات میں دنیا جہاں کی آرائش و زیبائش جمع کرواتے، ان محلات میں دل فریب سبزہ زار بنواتے، بڑے بڑے باغ تعمیر کرواتے،

خوبصورت پرندے اور دلکش جانور جمع کرواتے، صاف پانی کے عالیشان حوض بنواتے، نوکروں اور غلاموں کی ریل پیل ہوتی، ان محلات میں عالیشان کمرے بنوا کر ان میں ریشم کے قالین اور پردے لگواتے، آرام کرنے کو آرام دہ بستر جماتے اَلْغَرَض! اگر حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ چاہتے تو عیش و عشرت سے معمور زندگی گزارتے، مگر آپ نے ایسا کچھ نہ کیا بلکہ حال یہ ہے کہ آپ زمین پر ہی آرام فرما رہے ہیں۔ ذرا غور کیجئے! ایک طرف تو مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ اَمِیْرُالْمُؤمنین حَضرتِ عمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہیں کہ جو تمام سہولیات کو ٹھکرا کر عاجزی کا پیکر بنے رہے اور ایک ہم ہیں کہ دولت اور دُنیوی منصب کے نشے میں مدہوش ہو کر نہ جانے کیوں غُرور و تکبُّر کی دَلدَل میں پھنستے جارہے ہیں۔ ہم میں سے ایک تعداد ہے کہ جنہیں کوئی منصب مل جائے، کوئی بڑا عہدہ مل جائے تو پُھولے نہیں سماتے، بعض تو مَعَاذَ اللہ دوسروں کو حقیر سمجھتے ہیں اور ان کی پُھوں پھاں (اکڑ) ختم ہی نہیں ہوتی۔

حالانکہ جو دُنیَوی مال و دولت اور شہرت کے مالک ہیں انہیں تو زِیادہ اِحتیاط کی حاجت ہے کہ کہیں یہ دُنیوی نعمتیں انہیں تکبُّر کی آفت میں مُبتلا کر کے اللہ پاک کی ناراضی کا سبب نہ بن جائیں۔ تکبُّر ایسی بُری صفت ہے کہ جس کی وجہ سے بندہ دنیا و آخرت میں ذلیل و رُسوا ہو جاتا ہے جیسا کہ نبیِ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو اللہ پاک کے لئے عاجِزی اختیار کرے، اللہ پاک اُسے بُلندی عطا فرمائے گا، وہ خود کو کمزور سمجھے گا مگر لوگوں کی نظروں میں عظیم ہو گا اور جو تکبُّر کرے اللہ پاک اُسے ذلیل کر دے گا، وہ لوگوں کی نظروں میں چھوٹا ہو گا مگر خُود کو بڑا سمجھتا ہو گا یہاں تک کہ وہ لوگوں کے نزدیک کُتّے اور خِنزِیر سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔ (کنز العمال کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، ۲/۵۰، حدیث: ۵۷۳۴)

ایک اور مقام پر آقا کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا بھی ایمان ہو گا، وہ جہنّم میں داخل نہ ہو گا اور جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا تکبّر ہو گا وہ جنّت میں داخل نہ ہو گا۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر و بیانہ، ص ۶۱، حدیث: ۱۴۸)

تکبر کی علامات و نقصانات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! تکبُّر ایسا مُہلِک (یعنی ہلاک کرنے والا) باطنی مرض ہے کہ اپنے ساتھ دیگر کئی بُرائیوں کو لاتا ہے اور کئی اچھائیوں سے انسان کو محروم کر دیتا ہے۔ حُجَّۃُ الاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مُتَکَبِّر شخص جو کچھ اپنے لئے پسند کرتا ہے، اپنے مسلمان بھائی کے لئے پسند نہیں کر سکتا، ایسا شخص عاجزی پر بھی قادر نہیں ہوتا، جو تقوٰی و پرہیز گاری کی جڑ ہے، کینہ (یعنی دل میں چُھپی ہوئی دُشمنی) بھی نہیں چھوڑ سکتا، اپنی عزّت بچانے کے لئے جُھوٹ بولتا ہے، اس جھوٹی عزّت کی وجہ سے غُصّہ نہیں چھوڑ سکتا، حسد سے نہیں بچ سکتا، کسی کی خیر خواہی نہیں کر سکتا، دوسروں کی نصیحت قبول کرنے سے محروم رہتا ہے، لوگوں کی غیبت میں مُبتلا ہو جاتا ہے، مُتَکَبِّر آدمی اپنا بھرم رکھنے کے لئے ہر بُرائی کرنے پر مجبور اور ہر اچھے کام کو کرنے سے عاجز ہو جاتا ہے۔ (احیاء العلوم، ۳/۴۲۳) مزید فرماتے ہیں تکبُّر کا اظہار کبھی تو انسان کی حَرکات و سَکَنات سے ہوتا ہے، جیسے (سامنے والے کو گھٹیا اور اپنے آپ کو اس سے اعلیٰ ثابت کرنے کے لیے) منہ پُھلانا، ناک چڑھانا، ماتھے پر بَل ڈالنا، گُھورنا، سر کو ایک طرف جُھکانا، ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھنا، ٹیک لگا کر کھانا، اَکڑ کر چلنا وغیرہ اور کبھی گُفتگو سے مثلاً کسی کو یہ کہنا: (تم میرے سامنے کچھ بھی نہیں ہو)، تمہاری یہ ہمت کہ مجھے جواب دیتے ہو" یوں مختلف اَحوال، اَقوال اور اَفعال کے ذریعے تکبُّر کا اظہار ہو سکتا ہے، پھر بعض متکبّرین میں اِظہار کے تمام

انداز پائے جاتے ہیں اور کچھ متکبّرین میں بعض۔ لیکن یاد رہے کہ یہ تمام باتیں اُسی وقت تکبُّر کے زُمرے میں آئیں گی جبکہ دل میں تکبُّر موجود ہو، محض ان چیزوں کو تکبُّر نہیں کہا جاسکتا۔(ماخوذ از احیاء العلوم ۳/۴۳۴)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رہے کہ "تکبُّر" کی ضروری معلومات اور اس مہلک (یعنی ہلاک کرنے والے) مرض سے بچنے کے طریقوں کو **جاننا بھی فرض** ہے اور ابھی ہم نے سُنا کہ تکبُّر کس قدر ہلاکت خیز بیماری ہے کہ جس بدنصیب کو یہ بیماری لگ جائے اُسے تباہی و بربادی کے دہانے پر لا کھڑا کرتی اور بالآخر اسے جہنم کا حقدار بنا دیتی ہے، لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ ہم اپنے کمزور بدن پر ترس کھائیں اور جہنم کی تباہ کاریوں سے اپنے آپ کو ڈرائیں، جب بھی نفس و شیطان کسی مسلمان کو حقیر جاننے اور غرور و تکبُّر کا مظاہرہ کرنے پر اُبھاریں تو انسان کو اپنے ماضی، اپنی اوقات اور اللہ پاک کی عطاؤں پر غور کرنا چاہئے۔ اللہ پاک ہم سب کو عاجزی اختیار کرنے اور تکبُّر سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فخر و غُرور سے تُو مولیٰ مجھے بچانا
یا ربّ! مجھے بنا دے پیکر تُو عاجزی کا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! پہلی حکایت میں ہم نے سنا کہ حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا وصف یہ بیان فرمایا تھا کہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ حق بات کرتے ہیں، حق کی طرف ہدایت دیتے ہیں اور حق کے ساتھ ہی اس

دنیا سے تشریف لے جائیں گے، واقعی اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی شان یہ تھی کہ آپ کی زبان سے حق ہی نکلتا تھا، آپ حق ہی کی طرف ہدایت دیتے تھے اور حق کے ساتھ ہی اس دنیا سے تشریف لے گئے، اس سے بڑھ کر آپ کے حق فرمانے کی اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ کئی بار ایسا ہوا کہ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ جس بارے میں کچھ فرما دیتے تو قرآنِ پاک کی آیات اسی مضمون کے ساتھ نازل ہوتیں جو حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا ہوتا تھا۔

حضرت مجاہد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: **كَانَ عُمَرُ يَرَى الرَّأْيَ فَيَنْزِلُ بِهِ الْقُرْآنُ** یعنی اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ جب کوئی رائے (Opinion) پیش فرماتے تو اس کے مطابق قرآنِ پاک نازل ہو جاتا۔ (تاریخ الخلفاء، ص ۹۶، الصواعق المحرقة، ص ۹۹) جبکہ

اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے صاحبزادے حضرت عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ: جب کسی معاملے میں مختلف صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے رائے طلب کی جاتی اور ساتھ ہی میرے والدِ گرامی حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بھی اپنی رائے پیش کرتے تو قرآنِ کریم آپ کی رائے کے مطابق نازل ہوتا۔ (فضائل الصحابة، و من فضائل عمر بن الخطاب، ۱/ ۴۱۵، حدیث: ۴۸۸، تاریخ الخلفاء، ص ۹۶)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ پاک کی کم و بیش بیس (20) آیاتِ مبارکہ ایسی ہیں جو اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے قول یا فعل کی موافقت (Conformity) میں نازل ہوئیں۔ آیئے! ایسی ہی کچھ آیاتِ کریمہ مع شانِ نزول سنتے ہیں:

پہلی آیتِ مبارکہ مقامِ ابراہیم سے متعلق

حدیث کی مشہور کتاب **بخاری شریف** میں حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے ارشاد فرمایا کہ تین باتوں میں ربِّ کریم کی طرف سے میری موافقت ہوئی (ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ) میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا: **لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِیْمَ مُصَلًّى** یعنی یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر ہم مقامِ ابراہیم کو **مُصَلّٰی** (یعنی نماز پڑھنے کی جگہ) بنائیں (تو کیسا رہے گا؟) تو اللہ پاک نے یہی آیتِ مبارکہ میری تائید میں نازل فرما کر مقامِ ابراہیم کو **مُصَلّٰی** بنانے کا حکم ارشاد فرمادیا: ﴿ **وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى** ﴾ (پ۱، البقرۃ:۱۲۵) ترجَمۂ کنزُالایمان: اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔ (بخاری، کتاب الصلوۃ، باب ما جاء فی القبلۃ۔۔۔الخ، ۱/۱۵۸، حدیث: ۴۰۲ ملتقطا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! ابھی ہم نے سُنا کہ **مقامِ ابراہیم** کو نماز پڑھنے کی جگہ بنانے کا مشورہ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ عمر فاروقِ اعظم کا تھا، آپ کی موافقت میں قرآنِ پاک کی آیت نازل ہوئی، جس میں مقامِ ابراہیم کو مصلّٰی (یعنی نماز کا مقام) بنانے کا حکم موجود تھا۔ **مقامِ ابراہیم کیا** ہے؟ کہاں سے آیا، آیئے! اس بارے میں سنتے ہیں:

مقامِ ابراہیم کیا ہے؟

مقامِ ابراہیم وہ مبارک پتھر ہے جس پر چڑھ کر اللہ پاک کے پیارے رسول، حضرت ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کعبۃ اللہ شریف کی دیواریں بلند فرمائی تھیں، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے جیسے ہی اس پر اپنے قدم رکھے تو خاص وہ حصہ ربِّ کریم کی قدرتِ کاملہ سے مٹی کی طرح نرم (Soft) ہو گیا اور

آپ کے قدموں کا نقش اس میں ثبت (ظاہر) ہو گیا جبکہ بقیہ حصہ ویسا ہی رہا۔ یہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا بہت ہی عظیم معجزہ تھا۔

حضرتِ عبدُ اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ میں نے خَاتَمُ الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سُنا: رکن (حَجَرِ اسود) اور مقامِ ابراہیم جنّت کے یاقُوتوں میں سے دو یاقُوت ہیں، اگر اللہ پاک ان دونوں کا نُور نہ مٹا دیتا تو یہ مشرق و مغرب کی ہر چیز کو روشن کر دیتے۔ (ترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی فضل الحجر۔۔۔الخ، ۲/۲۴۸، حدیث: ۸۷۹)

مقامِ ابراہیم خانۂ کعبہ سے تقریباً سوا 13 میٹر مشرق کی جانب قائم ہے۔ اس پتھر میں ایک قدم مبارک کے نشان کی گہرائی دس سینٹی میٹر اور دوسرے کی نو سینٹی میٹر ہے، ان پتھروں پر اب حضرت ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مبارک انگلیوں (Fingers) کے نشانات نہیں ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ ابتداءً یہ پتھر کسی فریم یا بکس وغیرہ میں محفوظ نہیں تھا اور عُشّاق اس سے برکات لینے کے لیے اس کو چُھوتے اور بوسے لیتے تھے، اسی سبب سے انگلیوں کے نشانات باقی نہ رہے۔ اب بھی یہ پتھر بَیْتُ اللہ شریف کی عمارت کے ساتھ شیشے کے ایک باکس (Box) میں بند ہے، اس کی زیارت بھی کی جاسکتی ہے۔ اللہ پاک ہمیں بَیْتُ اللہ شریف، مقامِ ابراہیم کی زیارت سمیت مکے مدینے کی بار بار باادب حاضری کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حضرتِ علّامہ مَولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کعبہ شریف کے پیارے پیارے نظاروں کو یاد کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

حجرِ اَسود، باب و میزاب و مقام و مُلتزم
اور غلافِ کعبہ کے رنگیں نظاروں کو سلام

مُستَجار و مُستَجاب و بیرِ زم زم اور مَطاف
اور حَطیم پاک کے دونوں کناروں کو سلام
جو مسلماں خانۂ کعبہ کا کرتے ہیں طواف
ان کو بھی اور سارے ہی سجدہ گُزاروں کو سلام
(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۶۰۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! ہم اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی موافقت میں نازل ہونے والی آیاتِ کریمہ سُن رہے تھے، آیئے! ایک اور آیتِ کریمہ جو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی رائے کے موافق نازل ہوئی اس کا شانِ نزول اور مزید تفصیل سنتے ہیں:

دوسری آیتِ مبارکہ پردے کے حکم سے متعلق

حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا: **اِنَّ نِسَاءَکَ یَدْخُلُ عَلَیْکَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ اَمَرْتَ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِالْحِجَابِ** یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ کے پاس نیک اور بد ہر قسم کے لوگ آتے ہیں، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُمَّہاتُ الْمُؤمنین (یعنی مومنوں کی ماؤں کو) کو حجاب (پردے) میں رہنے کا حکم دیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی موافقت میں یہ آیتِ حجاب نازل ہوگئی:

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ

ترجَمۂ کنز الایمان: اے نبی اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادو

جَلَابِیْبِهِنَّؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۵۹﴾

(پ ۲۲، الاحزاب: ۵۹)

کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے مُنہ پر ڈالے رہیں، یہ اس سے نزدیک تَر ہے کہ ان کی پہچان ہو تو ستائی نہ جائیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(بخاری، کتاب التفسیر، باب قولہ لاتدخلوا۔۔۔الخ، ۳/۳۰۴، حدیث: ۴۷۹۰)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! تفسیر صراطُ الجِنان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت ہے: (اس آیت میں اللہ پاک نے) ارشاد فرمایا کہ اے پیارے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ اپنی اَزواجِ مُطَہَّرات، اپنی صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادیں کہ جب اِنہیں کسی حاجت کے لئے گھر سے باہر نکلنا پڑے تو وہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈال کر رکھیں۔ (صراط الجنان، ۸/۹۴)

پردہ اور خواتین

اے عاشقانِ رسول! اس آیتِ کریمہ میں سب مسلمان عورتوں کو حکم دیا جارہا ہے کہ جب بھی باہر نکلیں تو حجاب (پردہ) کرکے اور اچھی طرح جسم ڈھانپ کے نکلیں۔ لیکن افسوس! آج غیروں سے ملنے والی بے شرمی اور بے حیائی سے بھرپور اندھی تہذیب معاشرے میں قائم شرم و حیا کی چادر کو تار تار کرتی نظر آرہی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہمارے دینِ اسلام کو یہ اعزاز (Honour) حاصل ہے کہ اس نے پاکیزہ معاشرے کے قیام کے لئے ہمیں سنہری اُصول عطا کیے ہیں۔ وہ چیزیں جو معاشرے میں شرم و حیا کو عام کرنے میں رکاوٹ ہیں، ہمارے دین نے انہیں ختم کرنے کے لئے بھی انتہائی احسن اور پیاری تعلیمات عطا کی ہیں۔ جنسی جذبات کو بھڑکانے والی تحریریں اور بے حیائی، پاکیزہ معاشرے کے لئے زہرِ قاتل کی

حیثیت رکھتے ہیں، دینِ اسلام نے جہاں ان چیزوں کو ختم کرنے پر زور دیا ہے، وہیں ان اسباب کو ختم کرنے کی طرف بھی توجہ کی جن سے فحاشی، عُریانی اور بے حیائی پھیل سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآنِ کریم میں اللہ پاک نے عورتوں کو یہ حکم ارشاد فرمایا ہے کہ وہ اپنے گھروں میں ٹھہری رہا کریں اور شرعی ضرورت و حاجت کے بغیر اپنے گھر سے باہر نہ نکلیں۔ پردہ کے اس حکم پر ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ نے کیسا عمل کیا، آیئے! اس کی چند مثالیں سنتے ہیں۔

(1) رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زوجۂ مطہرہ حضرت سودہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے ایک حج اور عمرہ کیا تھا اس کے علاوہ حج اور عمرہ نہیں کرتی تھیں اور اس کی وجہ یہ بتاتی تھیں: میں نے حج بھی کیا ہے اور عمرہ بھی کیا ہے اور اللہ پاک نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں گھر میں رہوں۔ اللہ پاک کی قسم! میں دوبارہ گھر سے نہیں نکلوں گی۔ راوی کا بیان ہے کہ اللہ پاک کی قسم! وہ اپنے دروازے سے باہر نہ آئیں یہاں تک کہ وہاں سے آپ کا جنازہ ہی نکالا گیا۔ (درمنثور، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۳۳، ۶/۶۰۰-۵۹۹)

(2) حضرت بی بی عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: ہم ازواجِ مطہرات (حج کے سفر میں) رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ احرام کی حالت میں تھیں، جب سوار ہمارے سامنے سے گزرنے لگتے تو ہم میں سے ہر ایک اپنی چادر کو اپنے سر سے لٹکا کر چہرے کے سامنے کر لیتی اور جب وہ آگے بڑھ جاتے تو ہم چہرہ کھول لیتی تھیں۔ (ابوداؤد، کتاب المناسک، باب فی المحرمۃ تغطی وجھھا، ۲/۲۴۱، حدیث: ۱۸۳۳)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ازواجِ مطہرات کے پردے کا یہ حال تھا جبکہ ہماری خواتین کے پردے کی حالت کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے، اللہ پاک ہماری عورتوں کو ہدایت اور عقلِ سلیم عطا فرمائے اور اپنی بگڑی حالت سُدھارنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں سنّتوں پر عمل کرنے، گناہوں سے بچنے اور نیک بننے اور نیکوں کے نقشِ قدم پر چلنے کا ذہن دیا جاتا ہے، آپ بھی عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں اور ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے والے بن جائیں۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ہفتہ وار "مدنی مذاکرہ"

ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"ہفتہ وار مدنی مذاکرہ"** بھی ہے۔اس مدنی کام کے بے شُمار دینی ودُنیوی فوائد ہیں، ☜ **مدنی مذاکرے کی** برکت سے گناہوں سے بچنے کا ذِہن ملتا ہے۔ ☜ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے علمِ دِین حاصل ہوتا ہے۔ ☜ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے شرم وحیا جیسی نیک اور اچھی خصلت کو نکھارنے کا ذہن بنتا ہے۔ ☜ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے سنتوں پر عمل کا ذہن ملتا ہے۔ ☜ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے دِینی معلومات(Islamic knowledge) کے ساتھ اَخلاقی تربیت بھی نصیب ہوتی ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ !اِس مدنی کام کی برکت سے بے شُمار لوگ گناہوں بھری زندگی چھوڑ کر نیکیاں کرنے والے بن گئے۔

بعض اسلامی بھائی مدنی مذاکرے میں شرکت سے اس لیے سستی کرتے ہیں کہ رات بہت دیر ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے نیند پوری نہیں ہوپاتی۔ سوچنا چاہیے کہ دنیوی تقریبات ہوں اور رات گئے تک جاری رہیں، تب وہاں اس طرح کے وسوسے نہیں آتے۔ رات گئے تک شادیوں میں بھی تو شرکت کی جاتی ہے۔ رات گئے تک مختلف دعوتوں میں بھی تو شرکت کی جاتی ہے۔ رات گئے تک اپنے ذاتی کام بھی تو کئے جاتے ہیں، رات گئے تک سوشل میڈیا(Social Media) کا بھی تو استعمال کیا جاتا ہے، رات گئے تک اور بھی تو مختلف کام

کیے جاتے ہیں۔ جب ایسے کاموں کے لیے وقت نکال لیا جاتا ہے تو علمِ دین سیکھنے کے لیے بھی ضرور وقت نکالنا چاہیے، اگر علمِ دین سیکھنے کے لیے زیادہ وقت بھی دینا پڑے تو پیچھے نہیں ہٹنا چاہیے۔ ہمارے بزرگوں کا کیا معمول تھا؟ آیئے سنتے ہیں:

ایک مرتبہ حضرتِ ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نمازِ عشا کے بعد اَمیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ عُمَر فَارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی خِدْمَت میں حاضِر ہوئے تو انہوں نے پوچھا: مَا جَآءَ بِكَ؟ کیسے آنا ہوا؟ عَرض کی: کچھ ضروری کام تھا۔ اِرشاد فرمایا: اس وَقْت؟ عَرض کی: حُضُور! یہ کام شرعی مسائل سیکھنے سکھانے سے تَعَلُّق رکھتا ہے۔ اِرشاد فرمایا: ایسا ہے تو آجایئے! اس کے بعد دونوں حضرات رات گئے تک عِلْمی مذاکرے میں مَصْرُوف رہے، پھر جب (تقریباً سحری کے وَقْت) حضرت سَیِّدُنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے جانے کی اِجازَت طَلَب کی تو حضرت فَارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: بیٹھ جایئے! کہاں جارہے ہیں؟ عَرض کی: (نمازِ فَجْر کا وَقْت ہونے والا ہے، اس سے پہلے پہلے) میں چاہتا ہوں کہ کچھ نوافل ادا کرلوں۔ اِرشاد فرمایا: ہم نماز ہی میں ہیں (کہ گھڑی بھر دینی مسائل کی باتیں کرنا رات بھر کی عِبادَت سے بہتر ہے)۔ چُنانچِہ وہ پھر بیٹھ گئے اور دونوں حضرات دوبارہ شَرْعی مَسائِل کے بارے میں باتیں کرنے لگے یہاں تک کہ فَجْر کا وَقْت ہو گیا۔ (شرح صحیح بخاری لابن بطال، کتاب العلم، باب السمر فی العلم، ۱/۱۹۲ مفهوما)

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! صحابۂ کرام کا علمِ دِین سیکھنے کا جذبہ مرحبا! ہمیں بھی اپنے اندر علمِ دین سیکھنے کی تڑپ پیدا کرنی چاہیے اور 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام **مدنی مذاکرہ** علمِ دِین سیکھنے کا بہترین ذریعہ ہے لہٰذا اس میں بھی پابندی کے ساتھ شرکت کی سعادت حاصل کرنی چاہیے۔

اس مدنی کام "ہفتہ وار مدنی مذاکرہ" کی تفصیلی معلومات جاننے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کے 72 صفحات پر مشتمل رسالے "ہفتہ وار مدنی مذاکرہ" کا مطالعہ کیجئے۔ تمام ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی اس رسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں، یہ رسالہ مکتبۃُ المدینہ پر دستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami .net سے بھی پڑھا جاسکتا ہے۔

اس رسالے کے مطالعے کی برکت سے آپ جان سکیں گے ☜ مدنی مذاکرہ کی اہمیت ☜ اجتماعی مدنی مذاکرے میں شرکت کے طریقے ☜ مدنی مذاکرے کے بارے میں امیرِ اہلسنت کے نکات ☜ مدنی مذاکرے کے متعلق مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نکات ☜ مدنی مذاکرے کے 26 نکات ☜ مدنی مذاکرے کی شرعی و تنظیمی احتیاطیں وغیرہ۔

آیئے! بطورِ ترغیب ایک مَدَنی بہار سُنئے اور پابندی کے ساتھ **مدنی مذاکرے** میں شرکت کی نیت کیجئے، چنانچہ

مَدَنی مذاکرے کی بَرَکت

حیدر آباد (سندھ) کے علاقے پھُلیلی پار کے مقیم ایک اسلامی بھائی کے زندگی کے قیمتی ایّام غَفْلَت میں بسر ہو رہے تھے کہ خوش قسمتی سے ایک بار کسی مُبَلِّغِ دَعْوَتِ اِسْلَامی سے ان کی مُلاقات ہوگئی، جنہوں نے ان سے پوچھا: کیا آپ اَمِیرِ اَہلِسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بیانات سُنتے ہیں؟ جواب دیا: نہیں۔ اس پر وہ کہنے لگے کہ اَمِیرِ اَہلِسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: **جو روزانہ ایک بیان سنتا ہے میں اس سے خوش ہوتا ہوں۔** ان اَلْفَاظ نے ان کے دل میں چُھپی اپنے مرشدِ کریم سے مَحَبَّت کو جگادیا۔ چنانچہ انہوں نے روزانہ ایک مَدَنی مُذاکرہ سننے کی سَعَادَت حاصل کی۔

اَمِیرِ اَہلِسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی پُر تاثیر گفتگو کی بَرَکَت سے دن بدن گناہوں سے نَفْرَت اور

نیکیوں سے مَحبَّت بڑھنے لگی، ابھی چند ہی مَدَنی مُذاکرے سنُے تھے کہ ان کے حُلیے، کردار اور اَندازِ زِندَگی میں تبدیلی آنے لگی۔ انہیں نہ صرف سُنّتوں پر عَمَل کا جذبہ ملا بلکہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ وہ مَدَنی کاموں میں بھی دلچسپی لینے لگے۔ اَلْغَرَضْ مَدَنی مذاکروں کے ذریعے ان کی ایسی مَدَنی تَرْبِیَت ہوئی جو 26 سالہ زندگی میں کبھی نہ ہوئی تھی۔

اے بیمارِ عِصیاں تُو آجا یہاں پر گُناہوں کی دیگا دَوا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول
پِلا کر مَئے عشق دیگا بَنا یہ تمہیں عاشِقِ مُصْطَفٰے مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بہت سی خوبیوں والے تھے، کون سا ایسا نیک وصف ہے جو آپ کی ذات میں نہ پایا جاتا ہو۔ ☆حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ **خوفِ خدا** کے پیکر تھے، ☆حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ **حقیقی عبادت گزار** تھے، ☆حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی ساری زندگی **زُہد و تقویٰ** سے معمور تھی ☆حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی آنکھیں اکثر **خوفِ خدا** سے تر رہتی تھیں ☆حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ دوسروں کو بھی **تقویٰ و پرہیز گاری** کا درس دیا کرتے تھے، ☆حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ایسے **متقی** (یعنی پرہیز گار) تھے کہ جو آپ کی صحبت میں رہتا وہ بھی **متقی** بن جاتا تھا، ☆حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ دوسروں سے **خوفِ خدا** پر مبنی باتیں سنا کرتے تھے۔ ☆حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا معمول تھا کہ بچوں سے اپنے لیے بخشش کی دعائیں کرواتے تھے، ☆حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ہمیشہ اللہ پاک کی **خفیہ تدبیر** سے ڈرتے رہتے تھے، ☆حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ **عاجزی و انکساری** کے پیکر تھے۔

حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے دِین کی سربلندی کے لیے بے شمار خدمات انجام دی ہیں، ☆حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا دورِ خلافت اسلام کے **سنہری دور** میں شمار کیا جاتا ہے، ☆حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا دَور **دین داری** اور **عدل و انصاف** کا دور تھا، ☆حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ **علم و حکمت** کے چراغ تھے، ☆حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ **اسلام کا فخر** (Proud) تھے، ☆حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ایک **ناقابلِ فراموش شخصیت** تھے، ☆حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ایک **عہد ساز شخصیت** تھے۔ اللہ پاک ہمیں بھی آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی خصوصیات اور خدمات اتنی ہیں جن کا شمار نہیں کیا جاسکتا، اس کے مُتَعَلِّق مزید معلومات کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"فیضانِ فاروق اعظم"** کا مُطالَعہ کرنا اِنتہائی مُفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! یہ عظیم کتاب **2 جِلدوں** میں شائع ہوچکی ہے، آج ہی اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے هَدِیَّةً طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالَعہ کیجئے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔

فضائلِ عمر بزبانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی عظمت و شان کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ان خوش نصیب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں شامل ہیں، جن کی فضیلت اور شان پر مُتَعَدَّد فَرامینِ رسول مَوجُود ہیں۔ اس کے علاوہ ایک بات یہ بھی ہے کہ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو بارگاہِ رسالت سے بے شمار ایسے فضائل عطا ہوئے جن میں کوئی آپ کا شریک نہیں ہے۔ آیئے! ہم بھی ان فضائل میں سے کچھ سنتے ہیں:

☆رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو خود علم عطا فرمایا۔[1] ☆رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے دورِ خلافت کی قوت کو بیان فرمایا۔[2] ☆رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے بارے میں فرمایا کہ **شیطان آپ کو دیکھ کر اپنا راستہ ہی تبدیل کرلیتا ہے۔**[3] ☆رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے بارے میں فرمایا کہ یہ نبی نہ ہونے کے باوجود **انبیاء کی طرح کلام کرنے والے ہیں۔**[4] ☆رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے **قبولِ اسلام کی دعا فرمائی۔**[5] ☆رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے بارے میں فرمایا کہ ان کے **قبولِ اسلام پر آسمان والوں نے بھی خوشیاں منائیں۔**[6] ☆رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے بارے میں فرمایا: **اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔**[7] ☆رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے بارے میں فرمایا: **میرے بعد حق عمر کے ساتھ ہوگا وہ جہاں بھی ہوں۔**[8] ☆رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے بارے میں فرمایا: **فاروقِ اعظم کی**

---

[1] ...(بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر۔۔۔الخ، ۲/۵۲۵، حدیث: ۳۶۸۱ ملخصا)

[2] ...(بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر۔۔۔الخ، ۲/۵۲۵، حدیث: ۳۶۸۲ ملخصا)

[3] ...(بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر۔۔۔الخ، ۲/۵۲۶، حدیث: ۳۶۸۳)

[4] ...(بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر۔۔۔الخ، ۲/۵۲۸، حدیث: ۳۶۸۹)

[5] ...(ترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی حفص۔۔۔الخ، ۵/۳۸۳، حدیث: ۳۷۰۳)

[6] ...(ابن ماجہ، کتاب السنۃ، فضل عمر، ۱/۷۶، حدیث: ۱۰۳)

[7] ...(ترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی حفص۔۔۔الخ، ۵/۳۸۵، حدیث: ۳۷۰۶)

[8] ...(مسند بزار، عطاء بن ابی رباح۔۔۔الخ، ۶/۹۸، حدیث: ۲۱۵۴)

محبت **ایمان کی ضمانت** ہے۔[1] ☆ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو **جنت کی خوشخبری** عطا فرمائی۔[2] ☆ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے بارے میں فرمایا کہ **شیطان بھی ان سے خوف کھاتا ہے۔**[3] ☆ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے بارے میں فرمایا کہ **جس سے عمر ناراض ہو جائے اُس سے اللہ پاک بھی ناراض ہو جاتا ہے۔**[4]

وہ عمر جس کے اَعْدا پہ شَیدا سَقَر
اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، حصہ دوم، ص ۳۱۲)

مختصر وضاحت: وہ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ جن کے دُشمنوں پر وہ دوزخ عاشق ہے جو فوراً اُن کو ہڑپ کر جائے گی، ایسے اللہ کے ولی پر ہماری طرف سے لاکھوں سلام ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ تراجم!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! صحابہ ٔ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے نقشِ قدم پر چلنے نیکیوں سے رشتہ جوڑنے اور گناہوں سے بچنے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی

---

[1] ... (کنز العمال، کتاب الفضائل، فضل الشیخین۔۔۔الخ، ۸/۷، حدیث: ۳۶۱۱)
[2] ... (بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر۔۔۔الخ، ۵۲۹/۲، حدیث: ۳۶۹۳)
[3] ... (ترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی حفص۔۔۔الخ، ص ۳۸۷، حدیث: ۳۷۱۱)
[4] ... (جمع الجوامع، ۸۳/۱، حدیث ۴۳۴)

کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی جہاں دنیا بھر میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچا رہی ہے، وہیں 107 شُعبہ جات کے ذریعے زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کی بھی اِصلاح کی کوشش کر رہی ہے، اِنہی شُعبہ جات میں سے ایک شعبہ **"مجلسِ تَراجِم"** بھی ہے جو امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور مکتبۃُ المدینہ کی کُتُب و رَسائل کا مختلف زَبانوں میں تَرجمہ (Translation) کرنے کی خِدمت سَرانجام دے رہی ہے تاکہ اُردو پڑھنے والوں کے ساتھ ساتھ دُنیا کی دیگر زبانیں بولنے والے کروڑوں لوگ بھی ان کتابوں سے فیض یاب ہو سکیں اوران کا بھی یہ مدنی ذِہن بن جائے کہ **مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔** اِنْ شَآءَ اللّٰہ

اِنْتہائی قلیل عرصہ میں اب تک اس مجلس کے تحت دُنیا کی مختلف زَبانوں میں امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بہت سی تصانیف اور مکتبۃُ المدینہ کی کُتُب ورَسائل کا تَرجمہ ہوچُکا ہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ مکتبۃُ المدینہ کی کُتُب ورَسائل کا خُود بھی مُطالَعہ کریں اوردوسروں کو بھی اس کی ترغیب دِلائیں، تقسیم کا سلسلہ بھی جاری رکھیں اور ہوسکے تو نیکی کی دعوت عام کرنے کی نیّت سے تحائف (Gifts) میں کتب ورسائل دیتے رہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور

جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

ان کی سنَّت کا جو آئنہ دار ہے بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مہمان نوازی کی سنّتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! مہمان نوازی کی سُنّتیں اور آداب سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے (3) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے۔ (1) جو شخص (باوُجُودِ قدرت) مہمان نوازی نہیں کرتا اُس میں بھلائی نہیں۔ (مُسند احمد، ۶/۱۴۲، حدیث: ۱۷۴۲۴) (2) آدَمی کی کم عقلی ہے کہ وہ اپنے مہمان سے خدمت لے۔ (اَلْجامِعُ الصَّغِیر، ص۲۸۸، حدیث: ۴۶۸۶) (3) سنّت یہ ہے کہ آدَمی مہمان (Guest) کو دروازے تک رخصت کرنے جائے۔ (ابن ماجہ، ۴/۵۲، حدیث: ۳۳۵۸) ☆ مہمان کو چاہئے کہ اپنے میزبان کی مصروفیات کا لحاظ رکھے۔ ☆ صَدرُ الشّریعہ حضرت مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مہمان کو چار باتیں ضَروری ہیں: (۱) جہاں بٹھایا جائے وہیں بیٹھے۔ (۲) جو کچھ اس کے سامنے پیش کیا جائے اس پر خوش ہو، (یہ نہ ہو کہ کہنے لگے: اس سے اچھا تو میں اپنے ہی گھر کھایا کرتا ہوں یا اسی قسم کے دوسرے الفاظ)۔ (۳) میزبان سے اجازت لئے بِغیر وہاں سے نہ اُٹھے اور (۴) جب وہاں سے جائے تو اس کے لیے دُعا کرے۔ (عالمگیری، ۵/۳۴۴) ☆ گھر یا کھانے وغیرہ کے مُعامَلات میں کسی قسم کی تنقید کرے نہ ہی جھوٹی تعریف۔ میزبان بھی مہمان کو جھوٹ کے خطرے میں

---

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

ڈالنے والے سُوالات نہ کرے مَثَلاً کہنا ہمارا کھانا کیسا تھا؟ آپ کو پسند آیا یا نہیں؟ ایسے موقع پر اگر نہ پسند ہونے کے باوُجُود مِہمان مُرَوَّت میں کھانے کی جھوٹی تعریف کریگا تو گنہگار ہو گا۔ اِس طرح کا سُوال بھی نہ کرے کہ "آپ نے پیٹ بھر کر کھایا یا نہیں؟" کہ یہاں بھی جواباً جھوٹ کا اندیشہ ہے کہ عادت کم خوری یا پرہیزی یا کسی بھی مجبوری کے تحت کم کھانے کے باوُجُود اصرار و تکرار سے بچنے کیلئے مِہمان کو کہنا پڑ جائے کہ "میں نے خوب ڈٹ کر کھایا ہے۔" ☆میزبان کو چاہیے کہ مہمان سے وقتاً فوقتاً کہے کہ "اور کھاؤ" مگر اس پر اِصرار نہ کرے۔ (عالمگیری، ۵/۳۴۴) کہیں اِصرار کی وجہ سے زیادہ نہ کھا جائے اور یہ اس کے لیے نقصان دہ ہو۔ ☆میزبان کو بالکل خاموش نہ رہنا چاہیے اور یہ بھی نہ کرنا چاہیے کہ کھانا رکھ کر غائب ہو جائے بلکہ وہاں حاضر رہے۔ (عالمگیری، ۵/۳۴۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کا تعارف

بیان کی اَہَمِّیَّت

تقریر اور بیان کی اہمیت کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اس کے ذریعے کم وقت میں کئی افراد تک اپنا مقصود پہنچایا جاسکتا ہے۔ آج کے دور میں اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین و احکامات اور دِینی تعلیمات لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہترین ذریعہ بیان بھی ہے۔ خود رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیان و تقریر کو رونق بخشی، آپ کے دلکش و دل نشیں بیانات کا اثر تھا کہ لوگوں کے دلوں کی دنیا تبدیل ہونے لگی، جہالت کے اندھیرے چھٹنے لگے اور اسلام کی روشنی پوری دنیا میں پھیلنے لگی۔ بیان کے متعلق آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک بعض بیان جادو (کی طرح اثر انگیز) ہوتے ہیں۔ (مسند احمد، مسند المکیین، ۵/۳۷۷، حدیث: ۱۵۸۶۱) رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے صحابۂ کرام اور پھر ان کے بعد اُمّت کے نیک لوگوں نے دین کی اِشاعت کیلئے تقریر اور بیان کے سلسلے کو آگے بڑھایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی نے دِین کی تبلیغ کے لئے جو ذرائع اختیار کئے ہیں ان میں سے ایک "تقریر وبیان" بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت مُلک و بیرونِ ملک ہونے والے ہزاروں اجتماعات میں لاکھوں عاشقانِ رسول اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں شرکت کرتی ہیں، ان اجتماعات کا ایک اہم جز بیان بھی ہے۔ امیر اہلسنت کی عنایتوں اور دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی شفقتوں کی بدولت پاکستان کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں میں الگ ایک بیان ہوتا ہے اور بیرونِ ملک کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے اجتماعات میں الگ ایک بیان ہوتا ہے۔ یہ تمام بیانات دعوتِ اسلامی کی

مجلس اَلْمَدِینَۃُ الْعِلْمِیَۃ کا شعبہ ”بیاناتِ دعوتِ اسلامی“ تیار کرتا ہے۔

شعبے کی ضمنی تقسیم

کام کی بہتری اور بروقت تکمیل کیلئے شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی اس وقت **تین** ضمنی شعبوں پر مشتمل ہے۔

(1) شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے پاکستان: دنیا بھر کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والے بیانات اسی شعبے میں اردو زبان میں تیار اور فائنل کئے جاتے ہیں۔ پھر یہی بیانات مختلف زبانوں میں ترجمہ کرکے دنیا بھر میں بھیجے جاتے ہیں۔

(2) شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے اسلامی بہنیں: اس شعبے کا بنیادی مقصد پاکستان میں اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات کو تمام ضروری مراحل سے گزار کر کتابی صورت میں شائع کروانا ہے۔ ہر چار مہینوں کے بیانات ایک جلد کی صورت میں شائع کئے جاتے ہیں۔ اب تک یہ شعبہ محرم الحرام تا ربیع الآخر 1441 کے بیانات بنام **اسلامی بیانات جلد 1** کی صورت میں شائع کر چکا ہے، جمادی الاولی تا شعبان المعظم 1441 کے بیانات بنام **اسلامی بیانات جلد 2** بھی شائع کر چکا ہے، جبکہ **اسلامی بیانات جلد 3** پر شعبے میں کام جاری ہے۔

(3) شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے بیرونِ ملک: اس شعبے کے تحت بیرونِ ملک میں ہونے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات پر کام کیا جاتا ہے۔

بیانات کی تیاری کے اَہم مَراحِل

شعبہ بیانات میں تیار ہونے والے تمام تر بیانات تقریباً 16 مراحل سے گزار کر فائنل کئے جاتے

ہیں۔ مراحل اور ان کی تفصیل درجِ ذیل ہے:

(1) **انتخابِ موضوع:** سب سے پہلے شعبہ بیانات میں مکمل 1 سال کے بیانات کی فہرست تیار ہوتی ہے۔ اسلامی سال کے ایونٹس کا بھی خیال رکھا جاتا ہے اور کوشش کی جاتی ہے کہ موقع مناسبت اور ایام کے اعتبار سے ہی موضوع کا انتخاب کیا جائے۔

(2) **تلاشِ مواد:** فہرست فائنل ہو جانے کے بعد مختلف اسلامی بھائی اس کے لیے تلاشِ مواد میں لگ جاتے ہیں، اس کے لیے موضوع کے مطابق بزرگانِ دین کی تصانیف، دعوتِ اسلامی کے مبلغین بالخصوص، امیر اہلسنت اور اراکینِ شوریٰ کے اسی موضوع پر ہونے والے بیانات سے مدد لی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے شعبہ آئی ٹی کی طرف سے تیار کردہ سافٹ ویئر اور مکتبہ شاملہ سے بھی تلاشِ مواد کیا جاتا ہے۔

(3) **جمع مواد:** تلاشِ مواد کے بعد اس کی ثقاہت کو پرکھا جاتا ہے، اسلامی بھائی اپنے متعلقہ ذمہ دار کو کسی بھی موضوع پر جمع ہونے والا سارا مواد چیک کرواتا ہے اور باہمی مشاورت سے طے کیا جاتا ہے کہ کون سا مواد بیان میں شامل کیا جائے۔ یوں اسے سرسری ترتیب دی جاتی ہے اور بیان کا خاکہ بنایا جاتا ہے۔

(4) **بیان کی ترتیب:** بیان کے خاکے کے بعد اسے مکمل ترتیب دیا جاتا ہے۔ چھوٹے سائز کے تقریباً 24 سے 25 صفحات موضوع سے متعلق مواد کے ہوتے ہیں جبکہ 5 سے 7 صفحات میں تنظیم سے متعلق مواد بھی بیان میں شامل کیا جاتا ہے۔

(5) **فارمیشن:** مکمل بیان ترتیب دینے کے بعد اس کی جزوی فارمیشن بھی کی جاتی ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا

ہے کہ شعبہ کے بعض اسلامی بھائی بیان بناتے ہوئے فارمیشن بھی کرتے چلے جاتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوا ہو تو بیان کی ترتیب کے بعد فارمیشن کی جاتی ہے۔

(6) **شعبہ ذمہ دار کا اسے فائنل کرنا:** فارمیشن کے بعد ماتحت اسلامی بھائی بیان شعبہ ذمہ دار کو بھیج دیتا ہے۔ جہاں از اول تا آخر مکمل بیان گہری نظر سے چیک کیا جاتا ہے۔ جہاں تبدیلی کی حاجت ہو وہاں مواد یا ترتیب کو تبدیل بھی کیا جاتا ہے اور مکمل بیان کو فائنل کیا جاتا ہے۔

(7) **نگرانِ علمیہ سے بیان کی تنظیمی تفتیش:** شعبہ ذمہ دار کے فائنل کر لینے کے بعد نگرانِ المدینۃ العلمیہ و رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو ماجد محمد شاہد مدنی عطاری مدظلہ بیان کی تنظیمی تفتیش کرتے ہیں اور ضرورتاً بیان میں مناسب تبدیلیاں کرتے ہیں۔

(8) **مکمل بیان کی تفتیش و تخریج:** نگرانِ علمیہ سے بیان فائنل ہونے کے بعد مکمل بیان کی تخریج و تفتیشِ تخریج ہوتی ہے۔ تمام حوالہ جات اصل کتب سے شامل کرنے کی سعی کی جاتی ہے۔

(9) **دارالافتا کے مفتی صاحب سے مکمل بیان کی شرعی تفتیش:** تخریج و تفتیشِ تخریج کے بعد بیان شرعی تفتیش کیلئے دارالافتا کے مفتی صاحب کے پاس بھیجا جاتا ہے جو مکمل بیان کی شرعی تفتیش کرتے ہیں اور جہاں تبدیلی کی حاجت ہو اس کی اصلاح بھی فرماتے ہیں۔

(10) **مجلسِ تراجم سے انگلش الفاظ کی چیکنگ:** اردو کے بعض الفاظ ایسے ہیں جن کی جگہ انگریزی کے الفاظ زیادہ استعمال کئے جاتے ہیں۔ دارالافتا سے آنے کے بعد بیان میں مشکل الفاظ کو ہٹا کر آسان اردو الفاظ ورنہ بریکٹ میں انگلش الفاظ بھی شامل کئے جاتے ہیں۔ پھر ان الفاظ کی انگلش چیکنگ کیلئے

بیان مجلسِ تراجم کو بھیجا جاتا ہے جو ان انگلش الفاظ کو سیاق و سباق کی روشنی میں چیک کرتے ہیں اور ضروری تبدیلیاں بھی کرتے ہیں۔

(11) **پیج سیٹ اپ:** ان تمام مراحل سے گزرنے کے بعد المدینۃ العلمیہ کے طے شدہ مدنی پھولوں کے مطابق مکمل بیان کا پیج سیٹ اپ کیا جاتا ہے۔

(12) **فائنل پروف ریڈنگ:** یوں تو اب تک کئی بار بیان کی سرسری پروف ریڈنگ ہو چکی ہوتی ہے مگر غلطی کے امکان کو ختم کرنے کیلئے اس مرحلے پر مکمل بیان کی از اول تا آخر باریک نظر سے پروف ریڈنگ کی جاتی ہے۔ بیان میں موجود آیاتِ کریمہ اور ان کے ترجمہ کا بھی تقابل کیا جاتا ہے۔

(13) **نگرانِ پاک کابینہ سے بیان کی تنظیمی تفتیش:** ان تمام مراحل سے گزار کر اسلامی بھائیوں کا بیان نگرانِ پاک کابینہ ورکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو رجب محمد شاہد عطاری مدظلہ کے پاس فیصل آباد بھیج دیا جاتا ہے جو بیان کو از اول تا آخر پڑھتے اور اس کی تنظیمی تفتیش فرماتے اور ضرورت پڑنے پر بیان میں تبدیلیاں بھی کرواتے ہیں، ان سے چیک ہو کر بیان دوبارہ المدینۃ العلمیہ آتا ہے اور اس میں ضرورتاً تبدیلیاں کی جاتی ہیں اور بیان کابینہ مکتب بھیجا جاتا ہے۔ پھر کابینہ مکتب سے وہ بیان فائنل کر کے پاکستان بھر میں متعلقہ مقامات تک پہنچا دیا جاتا ہے۔

(14) **بیرونِ ملک کے اعتبار سے تبدیلیاں:** اسلامی بھائیوں کا فائنل ہونے والا یہی بیان بعد میں پاکستان کے سوا دنیا بھر میں ہوتا ہے۔ یوں ہر بیان میں بیرونِ ملک کے اعتبار سے بھی تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔ اور اسے اسلامی بہنوں کے اعتبار سے بھی تیار کیا جاتا ہے۔

(15)**اسلامی بہنوں کے انداز میں تیاری:** اسلامی بھائیوں کا بیان جب پیج سیٹ اپ کے مراحل سے گزر جاتا ہے تو اب اسی بیان کو اسلامی بہنوں کے انداز میں تیار کیا جاتا ہے اور اسلامی بہنوں کے اعتبار سے اس میں مناسب تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔ مذکر کے صیغوں اور جملوں کو مؤنث کے صیغوں اور جملوں میں تبدیل کیا جاتا ہے اور جو مواد اسلامی بہنوں سے متعلق نہیں ہوتا اسے بھی بیان سے ہٹا دیا جاتا ہے۔

(16)**اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے چیکنگ:** بیان کو اسلامی بہنوں کے انداز میں ڈھال کر اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے چیک کروایا جاتا ہے اور ان کے نشان زدہ مقامات پر تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کی کارکردگی

(1)اَلْحَمْدُلِلّٰہ مارچ 2014 سے دسمبر 2019 تک ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے اس شعبے میں ساڑھے چار سو(450) سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔

(2)اس کے ساتھ ساتھ شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی(پاکستان)اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کے اسلامی بھائیوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والے بیانات کی پہلی جِلد "**سُنّتوں بھرے بیانات**" کے نام سے **شعبان المعظم 1439 سن ہجری مطابق 27 اگست 2017 سن عیسوی** میں مکتبۃ المدینہ سے شائع ہو کر منظرِ عام پر آچکی ہے۔ اس دیدہ زیب جلد میں 4 اسلامی مہینوں یعنی **محرم الحرام تا رَبِیعُ الْاٰخِر** کے اصلاحی موضوعات پر 18 سنتوں بھرے بیانات شامل کئے گئے ہیں۔

(3)مزید بر آں کہ شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی(برائے اسلامی بہنیں / پاکستان)اور مکتبۃ المدینہ کے

تعاون سے پاکستان کی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے بیانات کے لیے ایک کتاب بنام "**اسلامی بیانات جلد 1**" **ذوالحجۃ الحرام 1441 سنِ ہجری مطابق 11 اگست 2019 سنِ عیسوی** میں مکتبۃ المدینہ سے چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔اس دیدہ زیب جلد میں بھی 4 اسلامی مہینوں یعنی **محرم الحرام تا رَبِیعُ الاٰخِر** کے اصلاحی موضوعات پر 19 سنتوں بھرے بیانات شامل ہیں۔

(4)اسی طرح شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (برائے اسلامی بہنیں) اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے بیانات کے لیے دوسری کتاب بنام "اسلامی بیانات جلد 2" **ربیع الآخر 1441 سنِ ہجری مطابق دسمبر 2019 سنِ عیسوی** میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔اس جلد میں بھی 4 اسلامی مہینوں یعنی **جُمادَی الاُولیٰ تا شَعْبَانُ الْمُعَظَّم 1441ھ مطابق جنوری 2020 تا اپریل 2020 سنِ عیسوی** کے اصلاحی موضوعات پر 17 بیانات شامل ہیں۔

(5)جبکہ **اسلامی بیانات جلد 3** پر شعبے میں کام جاری ہے۔اِنْ شَآءَ اللہ اپریل کی ابتدا میں یہ کتاب بھی شائع ہو جائے گی اور مکتبۃ المدینہ پر دستیاب ہو گی۔

پاکستان کے اجتماعات و شرکائے اجتماعات کی تعداد

اب تک کی معلومات کے مطابق صرف پاکستان میں اسلامی بھائیوں کے ہونے والے اجتماعات کی تعداد 751 ہے جس میں لاکھوں اسلامی بھائی شریک ہوتے ہیں۔جبکہ اسلامی بہنوں کے ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کی تعداد 7340 اور شرکائے اجتماع کی تعداد 241462 ہے۔پاکستان بھر میں جہاں جہاں بھی ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات ہوتے ہیں وہاں تمام مقامات پر ہونے والے بیانات کا موضوع ایک ہی ہوتا ہے۔

بیرونِ ملک کے اجتماعات و شرکائے اجتماعات کی تعداد

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (پاکستان) سے جو بیانات فائنل ہو جاتے ہیں کچھ ماہ کے فرق سے وہی بیانات ضروری تبدیلیوں کے ساتھ بیرونِ ملک کے اسلامی بھائیوں کے لئے مرتب کئے جاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ تادمِ تحریر بیرونِ ملک میں اسلامی بھائیوں کے اجتماعات کی مجموعی تعداد 747 اور شرکائے اجتماعات کی تعداد 33808 ہے جبکہ اسلامی بہنوں کے اجتماعات کے مقامات کی تعداد 3047 اور شریک ہونے والی اسلامی بہنوں کی تعداد 106786 ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کے لیے

ہر جُمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''غور و فکر'' کے ذریعے **مَدَنی اِنْعامات** کا رسالہ پُر کرکے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنائیے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَاللّٰه۔ اپنی اصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنْعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَاللّٰه۔









ISBN 978-969-631-113-3
0109784

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net